قیمت دو روپے سالانہ

مع محصول ڈاک

طابع و ناشر
عبد القادری

جامع
اکبر حیدری

مطبوعہ شاہجہانی پریس

مجلس دار التصنیف دہلی

مقاصد و قواعد

(۱) اسلام کی حفاظت و اشاعت اور مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی اصلاح کے متعلق ضروری کتابیں و رسائل شائع کرنا۔

(۲) ہندوستان کے مسلمانوں میں تصنیف و تالیف کا مذاق بڑھانا اور مصنفین کی جماعت پیدا کرنا +

(۳) ادبی و انشائی رسالے شائع کرنا +

(۱) جو صاحب مجلس دار التصنیف کو پچاس روپے یکشت یا ایک سال تک پانچ روپے (۵) ماہوار عطا فرمائینگے وہ مجلس کے رکن دائمی اور مربی سمجھے جائینگے، ان کو پھر کوئی فیس کبھی ادا کرنی نہیں پڑے گی اور وقت رکنیت سے دار التصنیف کی تمام مطبوعات ماہانہ و سالانہ انکو ہمیشہ دی جایا کرینگی، اور مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر ہمیشہ اُن کی خدمت میں بھیجا جائے گا +

(۲) جو صاحب دار التصنیف کو ۲۵ یکشت یا ایکسال تک ۲ ماہوار عطا فرمائینگے وہ اعانت رکن اعانت سمجھے جائینگے اور اُن کو سال کی تمام مطبوعات با قیمت نصف کی جائینگی اور مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر ہمیشہ اُن کی خدمت میں بھیجا جائے گا۔

(۳) جو صاحب دار التصنیف کو بیس روپے یکشت یا ایکسال تک ۲ ماہوار عطا فرمائیں وہ دوم رکن اعانت سمجھے جائینگے، اُنکو سال کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر بھیجا جائیگی اور رسالہ تکبیر مفت

(۴) پانچ روپے (۵) سالانہ ادا کرنیوالا دار التصنیف کا ہر خصوصی ہوگا اسکو ماہوار رسالہ تکبیر سال بھر تک بھیجا جائے گا۔

(۵) ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر بنام ناظم مجلس دار التصنیف [illegible]

مجلۂ "تکبیر" کے ۲ شعبے

(۱) **شعبہ ترتیب** - اس شعبہ سے جو مراسلت کی جائے (جس میں رسائل اور اخبارات کا تبادلہ۔ ترسیلِ مضامین اور تمام وہ مکتوبات شامل ہیں جن کا تعلق ایڈیٹر سے ہے)

ان میں براہِ کرم یہ پتہ تحریر فرمائیے:-

پروفیسر محمد اکبر خان صاحب حیدری ایم۔ اے آر۔ اے۔ ایس

اکبر منزل - دہلی

---

(۲) **شعبہ نشر و انتظام** - اِس شعبہ سے جو خطاب کیا جائے گا۔ (جس میں ترسیلِ زر۔ درخواستِ خریداری - مضامین اشتہار وغیرہ شامل ہیں)

اِس کا پتہ یہ ہوگا :-

مولانا زاھد القادری صاحب - ناظم مجلسِ علمیہ "دار التصنیف"

کٹرہ مہر پرور

دہلی

تکبیرِ اوّلین

(مولانا عاشق حسین صاحب سیماب صدیقی اکبرآبادی وارثی)

صبح ازل کی مسرور فضاؤں میں جب ہنگامہ زار کائنات کا دیباچہ مرتب ہو رہا تھا ایک کیف افروز سبک اور سنجیدہ صدائے نور "اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ" کے مست نغمے کانوں میں بھرتی ہوئی بجلی کی طرح نکل گئی۔ اور کسی زبان سے اقرار عبودیت کے سوا کچھ نہ نکلا۔

یہی اقرار وجہ تخلیق تھا۔ اور یہی اعتراف سبب خلقت۔ گہوارۂ ہستی میں آنکھ کھلی۔ ابھی ہوش بھی نہ آیا تھا کہ اسی اعتراف کا اعادہ کانوں میں کیا گیا اور سب سے پہلے قوتِ سامعہ نے جسے قبول کیا وہ یہ تکبیر تھی کہ

"اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ۔

اپنے کبر و جبروت کا اقرار۔ اور اس سختی کے ساتھ۔ رگ و پے میں شہدؔ کی الوہیت سما گئی۔ اور روحِ تازہ کو دنیا میں آتے ہی ذوقِ معرفت مل گیا۔ مکبّرؔ صبح ازل کی طرح منظرِ تعارف سے اب بھی پوشیدہ تھا۔ مگر تکبیر کی اثر آفرینی کو کیا کہوں کہ دل اور روح دونوں کو بزمِ ازل کی امن و سکون آفرینیاں یاد آگئیں۔ اور اب تک کوئی اسی طرف کھینچے لئے جا رہا ہے

کیا خبر نجد ازل میں کون کرتا ہے کشش
جسم کے محمل میں ہے بے چین لیلائے حیات

اعتراف عبودیت قیامت تک ہوتا رہے گا۔ فطرتِ انسانی شہادتِ وحدت کے لئے مجبور ہے۔ گریۂ صبر روح جو لذت کش جلوۂ الست ہے تجدید خطاب پر مُنحصر ہے۔ بیگانگی کے عالم میں زبان روح سے جو چاہا کہلوا لیا نطق ہوش خدا جانے کیا کہتا۔ اور کس طرح کہتا بہرحال ذوقِ اعتراف لذاتِ اوّلین سے وابستہ ہے۔ اُسی تکبیر اوّلین کے لئے کان پراگندۂ شورش ہیں۔ اور دل مجبور التماس!

ہاں اے نوائے صبحِ ازل شام ہوگئی
اک نغمہ پھر اُسی ترنّم صدا کے ساتھ

"تکبیر" ہی اچھی ہے تقریر میں جھگڑے ہیں

ترک اُس کو کیا ہم نے جس شور میں شر دیکھا

کریگا قوم میں کیا جوش پیدا نالۂ شیون
عوض نالہ کے مشق نعرۂ "تکبیر" پیدا کر
(اکبر۔ مرحوم)

پھر پلٹ دو ن صفحۂ تاریخ کو ایک بار پھر
کچھ تو کیفِ نعرۂ "اللہ اکبر" دے مجھے
(افسر۔ میرٹھی)

مساوات حقوق پر ایک نظر

(جناب مولانا سید محمود صاحب زیدی کے قلم سے)

نفسانی اغراض و مقاصد نے ہمیشہ دنیا کے امن عامہ کو زیر و زبر رکھا ہے ۔ ظلمت آباد کرۂ ارضی پر ذاتی مفاد اور حصول منفعت کے لئے ہمیشہ قتل و غارت کا طوفان بے پایان برپا کیا گیا ہے ۔ امم ماضیہ کی تاریخ نیز دور موجودہ کا مشاہدہ ببانگ دھل پکار رہا ہے کہ انسانوں نے اپنے منافع اور شہوت زراندوزی کے لئے قیامت قایم کردی ہے ۔

ہر شخص اپنے فوائد کے لئے دوسرے کی جان و مال کی ذرّہ برابر قدر و وقعت نہیں کرتا ۔ ہمہ وقت اپنی بہبودی مدنظر ہے ۔ اس مرض خرمن میں ایک ناتوان اور بیکس آدمی سے لیکر ایک شہنشاہ ہفت اقلیم تک مبتلا ہے ۔ سنگ سلاطین دنیا ہمیشہ اسی حرص و آز کے لئے رہی ہیں ۔ غرض کہ دنیا میں طمع اور لالچ نے ایسی وسعت پائی ہے کہ تمام عالم تاریک ہو رہا ہے ۔ آئیے! ہم آپ کو اس تاریکی میں ایک روشنی ۔ ایک لمع لامعہ ۔ اور اس بطالت میں ایک صداقت آبی اور حق پژوہی کا جگمگاتا ہوا آفتاب دکھلائیں ۔

آج سے تیرہ سو برس قبل وادیٔ بطحا میں ایک داعی حق پیدا ہوا (صلے اللہ علیہ وسلم) جس نے ظاہر ہو کر انسانوں کو تمام قیود و پابندیوں سے آزاد کر دیا ۔ تمام کے حقوق مساوی قایم فرمائے اور کسی کو کسی کے معاملہ میں ایک دوسرے کا محتاج نہ رکھا ۔ جس سے نہ صرف امن عامہ ہی پیدا ہوا بلکہ اشرار الناس پر تہذیب الاخلاق نے وہ اثر کیا کہ ایک دنیا مہذب بن گئی ۔ اوس مقدس وجود نے (علیہ الف الف صلوۃ وسلام) نسبی ۔ قانونی ۔ اقتصادی ۔ ہر ضرورت زندگی میں اصلاح فرمائی ۔ اور تمام میں مساوات کی روح پھونک دی ۔ جسکی بدولت غارت گری ۔ قتل و خونریزی ۔ و دیگر بداخلاقیاں یک دم فنا ہو گئیں ۔

اسلام جس طرح دوسری خوبیوں میں دیگر مذاہب سے فوقیت اور امتیاز رکھتا ہے مساوات

حقوق میں بھی وہ دیگر امم و ملل میں بے نظیر ہے۔

ہم قرآن حکیم و آثار نبوی و سیر سے اسلامی مساوات کا نمونہ پیش کرتے ہیں ان پر غور کیجئے۔ اور دیکھیئے کہ اسلام نے اکر دنیا کے امن کو کس طرح برقرار رکھا ہے۔ اور جنگجوئی کا کیسے خاتمہ کر دیا ہے۔

"مساوات اسلام نسبی"

قومی اور نسبی امتیاز و افتخار ہمیشہ اقوام عالم میں خونریزی کا سبب رہا ہے لیکن اسلام نے اس خصوصیت کو قطعاً میٹ دیا ہے اور مسلمانوں میں کسی قسم کی ترجیح نہیں رکھی قرآن مجید میں ارشاد ہے

یاایھا الناس انا خلقنکم من ذکر و انثی وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرم کم عند اللہ اتقکم (حجرات)	لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قوم اور قبائل بنایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو۔ خدا کے نزدیک تم میں سب سے بزرگ اور مکرم وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہوگا۔

اسی سورہ میں دوسری جگہ فرمایا گیا ہے۔

انما المومنون اخوۃ	مسلمان آپس میں سب بھائی ہیں۔

حدیث نبوی میں ارشاد ہوا ہے۔

ان اللہ قد اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا بالآباء۔ انما ھو مومن تقی وفاجر شقی الناس کلھم بنو آدم وآدم من تراب۔ (ترمذی باب المفاخرہ)	خدا نے جاہلیت کی نخوت اور باپ داداؤں پر فخر کرنا تم سے دور کر دیا ہے۔ آدمی یا مومن اور پرہیزگار ہے یا بدکردار اور شقی ہے تم سب آدم کے بیٹے ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔

مشکوٰۃ میں فرمایا گیا ہے۔

انسابکم ھذہ لیست بمسبۃ علی احد	نسب کسی کا کسی کے لئے باعث عار نہیں ہے

کلکم بنو آدم لیس لاحد علی احد فضل الا بالدین وتقویٰ (باب المفاخرہ) — تم سب آدم کے بیٹے ہو ایک کو دوسرے پر دین اور تقویٰ کے سوا اور کوئی فضیلت نہیں ہے ۔

اسلام نے نسبی شرافت کو فنا کردیا اور اس کی جگہ تقوٰے اور پرہیزگاری کو فضیلت اور بزرگی کا معیار قرار دیا ۔

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبش کے غلام تھے جن کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کردیا تھا جب انہوں نے مدینہ میں آکر شادی کرنا چاہی تو اہل مدینہ سے یوں مخاطب ہوئے ۔

لوگو! تم جانتے ہو کہ میں ایک معمول زرخرید غلام ہوں تم میں کوئی شریف ہے جو اپنی بیٹی میری زوجیت میں دیدے ۔

انصار نے کہا ۔۔

اے بلال! مدینہ کا ہر شریف اپنی لڑکی تمہارے نکاح میں دینا اپنی عزت و آبرو سمجھتا ہے ۔

یہ اسلام کی روحانی تعلیم تھی جس نے زبردست اور نہ چھوٹنے والی رسم کو اس طرح مٹادیا کہ نسب پر فخر و غرور کرنے والے ایک زرخرید غلام کو جو کسی طرح ان کی جماعت ، دربرادری کے قابل نہ تھے اپنا داماد بنانا عزت سمجھنے لگے

اسلام ایک ایسی وسیع اور ہمجنس برادری کا نام ہے کہ جس میں ہر کالا ۔ گورا ہندی عربی ۔ ایشیائی ۔ یورپی ۔ ہر معاملہ میں برابر کا سہیم و شریک ہے ۔ فتنہ ارتداد نے ہندوستان کی فضائے امن کو بہت کچھ مکدر کردیا ہے لیکن اسلامی روحانیت پر اس کا غلبہ ناممکن ہے سوامی شردھانند جی نے بیحد کوشش کے بعد بعض نادانوں کو مرتد بنایا ہے لیکن مساوات کی روحانی کشش سے وہ اب تک محروم ہیں مرتدین کے ساتھ وہ اسلام کی طرح مساوات ہرگز قایم نہ کر سکے جسکے باعث مرتدین واپس داخل اسلام ہو رہے ہیں (باقی آیندہ)

ماہِ صیام

رمضان المبارک وہ مقدس اور بابرکت مہینہ ہے جس کی تیسری تاریخ کو صحف ابراہیمؑ چھٹی کو توراۃ، تیرھویں کو انجیل اور چوبیسویں کو قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا۔

نزول قرآن سے پہلے دنیا میں گمراہی اور تاریکی پھیلی ہوئی تھی لیکن اس پیغام الٰہی کے صادر ہوتے ہی ہدایت و رحمت کی اشاعت ہوئی اور ہر قسم کی گمراہیاں مٹ گئیں۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔ (سورۂ بقر رکوع ۲۳)

ماہِ صیام وہ متبرک مہینہ ہے جس میں قرآن مجید لوگوں کی رہنمائی کے لئے نازل کیا گیا اور راہ حق کی کھلی نشانیاں ظاہر ہوئیں اور حق و باطل کا فرق واضح ہوا تم میں سے جو کوئی اس ماہ مبارک کو پائے اسکے روزے رکھے

اس مبارک مہینے میں عبادات کا ثواب زیادہ ملتا ہے چنانچہ بیہقی نے لکھا ہے کہ نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر حاصل ہوتا ہے، روزہ رکھنے سے بھوکوں اور پیاسوں کی مصیبتوں کا اندازہ کرنے کا موقع ملتا ہے بیکسوں کی ہمدردی کی تحریک ہوتی ہے۔ بھوک پیاس کی برداشت کرنے پر قدرت حاصل ہوتی ہے، ہر قسم کی رطوبتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ قوائے شہوانی اعتدال پر آجاتے ہیں، اخلاقی حالت کی اصلاح ہوتی ہے، ایمان اور اطاعت الٰہی میں ترقی ہوتی ہے، خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور بھی بے شمار فائدے ہیں۔

رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہیں جن کی فرضیت آیت قرآنی نص قطعی سے ثابت ہے جو فرض نہ سمجھے وہ مسلمان نہیں اور جو بغیر عذر شرعی کے روزہ ترک کرے

وہ سخت گنہگار ہے، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے ۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ أَيَّامًا مَّعْدُودَاتٍ ۝

(سورۂ بقرہ رکوع ۲۳)

اے مسلمانو! جس طرح پہلی امتوں پر روزہ رکھنے فرض تھے اسی طرح تم پر بھی گنتی کے دن روزے رکھنے فرض کئے گئے ہیں تاکہ تم شاید پرہیزگار بنو ۔

اس آیۂ کریمہ سے پرہیزگاری حاصل کرنے کی تاکید ثابت ہوتی ہے، رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزے کی حالت میں جھوٹ، غیبت، زنا، چوری، مکر، فریب اور جملہ افعال قبیحہ سے پرہیز کرو اگر پرہیز نہ کیا تو تمہارا روزہ مقبول نہیں محض کھانا پینا چھوڑنے سے روزے کی تکمیل نہیں ہوتی روزہ سے مقصود توجہ الی اللہ ہے جو لوگ کہ روزہ رکھتے ہیں اور پرہیزگاری حاصل کرتے ہیں وہ خدا کے نیک بندے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائیگا

وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝

اور جو لوگ ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اجر آخرت ان لوگوں کے لئے بہتر ہے

(سورۂ یوسف رکوع ۷)

ضروری مسائل

نمبر ۱ ۔ رمضان المبارک کا چاند نظر آجانے یا شعبان کے ۳۰ دن پورے ہونے پر روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے اگر آسمان پر ابر یا غبار ہو تو رمضان کے چاند کے لئے ایک مرد یا ایک عورت نیک بخت نمازی پرہیزگار کی شہادت کافی ہے ۔

نمبر ۲ ۔ روزہ میں نیت کرنا شرط ہے بغیر نیت کے روزہ ادا نہیں ہوتا رات کو دل میں ارادہ کر لینا چاہئے کہ میں کل روزہ رکھوں گا اگر رات کو نیت نہ کی ہو تو دوپہر سے قبل کر لینی چاہئے زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں دل میں ارادہ کر لینا کافی ہے ۔

نمبر۳ ۔ روزہ کی حالت میں قصداً کوئی دوا یا غذا کھانے اور پینے سے قضا لازم آتی ہے اور کفارہ بھی لازم ہوتا ہے کفارہ یہ ہے ۔ساٹھ روزے پے در پے رکھے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے ۔

نمبر۴ ۔ اگر روزہ کی حالت میں سہواً یعنی بھولے سے کوئی چیز کھالے تو روزہ نہیں ٹوٹتا

نمبر۵ ۔ اگر دھواں یا غبار بے اختیار حلق میں چلا جاوے تو روزہ نہیں ٹوٹتا ۔

نمبر۶ ۔ اگر کلی کرتے ہوئے پانی حلق میں اتر جائے تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا لازم آتی ہے لیکن کفارہ عائد نہیں ہوتا، اگر یہ سمجھ کر روزہ افطار لیا کہ آفتاب غروب ہوگیا اور واقع دن باقی تھا تو روزہ کی قضا لازم ہے اگر ایسا ہو کہ رات ہونے کے خیال سے سحری کھائی اور پھر معلوم ہوا کہ صبح ہو گئی تو قضا لازم آئے گی لیکن ان دونوں حالتوں میں کفارہ عاید نہیں ہوتا ۔

نمبر۷ ۔ کان میں پانی ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن تیل ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے سُرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگرچہ سُرمہ حلق میں اُتر آئے اور کھکار میں بھی اُس کا اثر پایا جائے تو بھی مضائقہ نہیں ۔

نمبر۸ ۔ تیل لگانے نہانے اور خوشبو لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اگر کوئی شخص دریا میں نہائے غوطہ لگائے لیکن منہ اور ناک کے راستہ سے پانی حلق میں نہ جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا مسواک کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ۔

نمبر۹ ۔کسی کھانے کا چکھنا یا ذائقہ دریافت کرنا خواہ ذرا سا نمک چکھے تو منع ہے لیکن جس عورت کا شوہر بدمزاج ہو اور وہ اُسکے خوف سے نمک چکھ لے تو مکروہ نہیں ہے اسیطرح بچہ کا کھانا جو تیار ہوتا ہو اُس کا چکھنا بھی مکروہ نہیں ۔

نمبر۱۰ ۔ جو آدمی بیمار ہو اور بیماری ایسی ہو کہ جسکے بڑھ جانے کا خوف ہو تو جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے ۔ لیکن تندرست ہو جائے تو جس قدر روزے نہیں رکھے سب کی قضا لازم ہے اور اگر ایسی بیماری ہے کہ جس میں روزہ رکھنا مُضر نہ ہو تو چھوڑنا ہرگز جائز نہیں ۔

نمبر ۱۱ - اگر کوئی شخص مسافر ہو اور سفر ایسا ہو جس میں تکالیف اور مشکلات کا سامنا ہو تو ایسی صورت میں روزہ نہ رکھے اور جتنے دن روزہ نہ رکھے ہوں مقیم ہونے پر ان کی قضا لازم ہے۔

نمبر ۱۲ - حاملہ عورت یا بچہ کو دودھ پلانے والی عورت جس کو روزہ کے سبب سے اپنی یا بچہ کی جان کا خوف ہو اُسکو جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے قضا کر لے پھر رکھے۔

نمبر ۱۳ - حیض اور نفاس والی عورت روزہ نہ رکھے جب پاک ہو جائے تب جتنے روزہ نہ رکھے ہوں ان کی قضا کر لے۔

نمبر ۱۴ - شیخ فانی یعنی اس قدر بوڑھا آدمی جسکو روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو اُسکو جائز ہے کہ روزہ نہ رکھے اور ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کو دونوں وقت کھانا کھلائے۔

نمبر ۱۵ - اگر رات کو غسل کی حاجت ہو اور حاجت جنابت میں صبح ہو جائے تو کچھ کراہیت روزہ میں نہیں آتی، صبح کو نماز فجر سے قبل غسل کر لینا چاہیئے لیکن اگر صبح غسل نہ کیا تو دوپہر سے قبل کر لینا چاہیئے اور اگر دن بھر غسل نہ کیا اور حالتِ جُنُب میں رہا تو روزہ ہو جائیگا مگر سخت گنہگار ہوگا۔

نمبر ۱۶ - روزہ میں جھوٹ، غیبت، چوری، زنا، مکر و فریب وغیرہ افعال قبیحہ سے سخت کراہیت آجاتی ہے بلکہ بعض کے نزدیک تو روزہ بالکل فاسد ہو جاتا ہے پس ان سے اجتناب لازم ہے۔

وَاللہُ الموفق والمعین وبہٖ نستعین ۃ

زاھد القادری

زہّاد تو نے محوِ تحمید کیا — عُشاق کو محوِ لذتِ دید کیا

طاعت میں رہا نہ حق کی ساجھی کوئی — توحید کو تو نے آکے توحید کیا

(حالی مرحوم)

فرشتے اور سائنس

(از جناب ڈاکٹر عزیز الدین صاحب پی - ایچ - ڈی)

اسلام کی عقاید کی کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ خدا کی ایک نورانی مخلوق ہے جنکو فرشتے کہتے ہیں وہ لطیف الجسم ہیں اور نور سے ان کی پیدایش ہے اس لئے وہ انسانوں کو نظر نہیں آتے، وہ مختلف خدمات پر مامور ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو جن کاموں کے لئے متعین کر دیا ہے وہ ان کو انجام دیتے ہیں -

چند سال پیشتر اہل سائنس نے اسلام کے اس عقیدہ پر اظہار نفرت کیا تھا اور کہا تھا کہ یہ سب وہمی باتیں ہیں جنکو عقیدت مندوں نے تسلیم کر لیا ہے ورنہ اصلیت کچھ بھی نہیں - خدا کا شکر ہے کہ آج اہل سائنس زبردست تحقیقات کے بعد فرشتوں کے وجود کو تسلیم کرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں، چنانچہ لندن کی "سائنس اسوسی ایشن" کے فاضل پریسیڈنٹ "سر آلیور لاج" ڈی - ایس - سی - ایل - ایل - ڈی نے ایک معرکۃ الآرا مضمون "ریویو آف ریویوز" میں شائع کرایا ہے جس کا اقتباس ذیل میں درج کیا جاتا ہے - پریسیڈنٹ موصوف لکھتے ہیں کہ

"ہم اس کرۂ زمین پر بعض حیثیتوں سے محدود حالت میں ہیں اور گرد و پیش جو کچھ ہو رہا ہے اس میں سے بہت سے حصے ہمیں نظر نہیں آتے تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ ہم ایسی ہستیوں سے گھرے ہوئے ہیں جو کہ ہمارے ساتھ کام کرتی رہتی ہیں - انسان تنہا نہیں ہے بعض روحانی ہستیاں اُس کے ساتھ ہیں جنکو فرشتے کہتے ہیں ان نورانی ہستیوں سے ہمارا تعلق ہے لیکن جسم کے ذریعہ اُس تعلق کا حال معلوم نہیں ہو سکتا بلکہ رُوح سے ہو سکتا ہے ہم تسلیم کرتے ہیں کہ فرشتوں کا وجود ہے اور اُن سے ہمارا تعلق بھی ہے لیکن وہ تعلق ایسے ذرائع سے ہے جو جسمانی اعضا سے وابستہ نہیں"۔

التوحید فی الاسلام

(حضرت الشیخ امام علامہ محمد عبدہٗ مصری کے فاضلانہ مضمون کا ترجمہ)

مذہب اسلام وہ مذہب ہے جس نے توحید کی اعلیٰ اور مکمل تعلیم پیش کی ہے "اسلام" خدا کی ذات اور اسکے افعال میں کسی کو شریک نہیں کرتا اور اسکو مخلوق کی مشابہت سے پاک ظاہر کرتا ہے اس نے اس بات پر بہت سی دلیلیں قایم کی ہیں کہ دنیا کے لئے ایک پیدا کرنے والا ہے جو علم۔ قدرت ارادہ وغیرہ اعلیٰ درجہ کی صفات کے ساتھ متّصف ہے اور مخلوق میں سے کوئی شے اسکے مشابہ نہیں ہے۔ مخلوق کے ساتھ اسکو کوئی نسبت نہیں ہے مگر صرف یہ نسبت ہے کہ وہ اُن کا مُوجد اور پیدا کرنے والا ہے اور وہ اُسی کے پیدا کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اے پیغمبر یہ لوگ جو تم سے خدا کا حال پوچھتے ہیں تو تم ان سے کہو کہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا نہ کوئی اُس کی برابر کا ہے۔

اس پاکیزہ تعلیم کے ذریعہ اسلام نے ہر ایک قسم کی بُت پرستی کی بیخ کنی کر دی۔ اور تمام باطل عقیدوں اور غلط خیالات کو دُور کر کے انسانوں کو خدا کا خالص بندہ بنا دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ توحید کی بحث میں ہی اسلام کے روشن اور چمکتے ہوئے امتیازات ظاہر ہوتے ہیں وہ بالکل خالص توحید کی طرف لوگوں کو رجوع کرتا ہے اور بتلاتا ہے کہ بنی نوع انسان کا فطرتی دین یہ ہے کہ وہ اکیلے اللہ کو اپنا خالق مان کر اُسی کے آگے سر جھکائے کیونکہ وہی پیدا کرنے والا ہے وہی مارنے والا ہے وہی رزق عطا فرماتا ہے اور سب کچھ اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے پس معبود حقیقی کو چھوڑ کر معبودان باطل کی پرستش کرنا جائز نہیں

"توحید" چونکہ اسلام کا سب سے اہم و اقدم مقصد ہے اس لئے جابجا قرآن حکیم میں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے اس جگہ چند آیتیں لکھی جاتی ہیں جن سے ظاہر ہوگا کہ اسلام سے بہتر کسی مذہب نے توحید کی تعلیم نہیں دی۔

الحمد للہ الذی لم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل۔	ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے جس کی نہ اولاد ہے نہ اس کی سلطنت میں کوئی شریک ہے نہ وہ کمزور ہے کہ اس کا کوئی مددگار ہو۔
لا الہ الا ھو الحی القیوم لا تاخذہ سنۃ ولا نوم لہ ما فی السموات وما فی الارض	اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہ زندہ ہے اور قایم ہے نہ اُسے نیند آتی ہے نہ غفلت، اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اُسی کا ہے۔
اللہ خالق کل شیئ وھو علی کل شیئ وکیل لہ مقالید السموات والارض	اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور ہر چیز اُسی کے سپرد ہے اور آسمان و زمین کے خزانوں کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

انّنی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی"	ہمارے سوا کوئی معبود نہیں پس ہماری پرستش کیا کرو۔

اسلام نے ہر شخص پر فرض کر دیا کہ وہ اس بات کا اقرار کرے۔

انی وجھت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک	میں نے تو اپنا رخ ایک ہی ذات پاک کی طرف کر لیا ہے جس نے آسمان و زمین کو بنایا اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں میری نماز اور عبادت اور میرا مرنا جینا خدا ہی کیلئے ہے

أُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ط

جو سارے جہان کا پروردگار ہے کوئی اسکا شریک نہیں اور مجھ کو ایسا ہی حکم دیا گیا ہے اور میں اسکے فرمانبرداروں میں سے سب سے پہلا ہوں۔

اس قسم کی بہت سی آیات قرآن مجید میں وارد ہوئی ہیں جن کا اس مختصر مضمون میں جمع کرنا ناممکن ہے مقصد یہ ہے کہ اسلام نے مدلل طریقہ پر اس حقیقت کو ظاہر کر دیا کہ معبود حقیقی خدائے واحد القہار ہے اسکے سوا کوئی نہیں۔ آج دنیا کا کوئی مذہب اسلام کی اس پاکیزہ تعلیم اور اعلیٰ اور مکمل توحید کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔

زاهد القادری

آپ جا نکلیں کسی سمت اگر سیرِ کناں
ٹوٹے پھوٹے سے مکاناں نظر آئیں وہاں

"ہو" کا عالم در و دیوار سے ہوتا ہو عیاں
دودِ مطبخ ہو نکلتا ہوا آہوں کا دھواں

کہیں حسرت کی۔ کہیں قبر ہو ارمانوں کی

بس سمجھ لیجئے "یہ بستی ہے مسلمانوں کی"

اختر۔ انبالوی

تاریخ اسلامیہ کی ایک یادداشت

"اسلامی غزوات کے اسباب"

نام	سنہ	سبب
غزوۂ بدر کبریٰ	سنہ ۲ھ	مسلمانوں کے مکہ سے ہجرت کر جانے اور مدینہ چلے جانیکے بعد کفار قریش وقتاً فوقتاً اہل مدینہ کے نام یہ پیام بھیجا کرتے تھے کہ چونکہ تم نے مسلمانوں کو شہر میں پناہ دی ہے اس لئے ہم تم سے جنگ کرینگے اور تم کو لوٹ لیں گے اس خطرہ کو مٹانے کے لئے مسلمانوں نے کفار قریش سے لڑائی کی
غزوۂ اُحد	سنہ ۳ھ	چونکہ جنگ بدر میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی تھی اور کفار قریش ہار گئے تھے اس لئے اس سال کافروں نے مسلمانوں سے بدلہ لینے کے لئے یہ جنگ کی اور مسلمانوں کو مدافعانہ جنگ کرنی پڑی
غزوۂ بدر ثانی	سنہ ۴ھ	کفار قریش نے مسلمانوں کو دھمکی دی تھی کہ اس سال ہم تم سے ضرور جنگ کریں گے اور تم کو شکست دیں گے اس لئے مسلمان میدانِ بدر میں جمع ہوئے لیکن لڑائی نہیں ہوئی۔
غزوۂ خندق	سنہ ۵ھ	کفار قریش نے مدینہ پر حملہ کیا اور مسلمانوں کو مٹانا چاہا لیکن وہ ناکامیاب رہے اور مسلمانوں نے پُرجوش مدافعت کی
غزوۂ خیبر	سنہ ۷ھ	قلعہ خیبر کے یہودی نہایت شورش پسند اور فتنہ پرداز تھے وہ ہمیشہ مسلمانوں کو تکلیفیں پہونچاتے رہتے تھے جب مسلمانوں کا کوئی قافلہ تجارت کے لئے شام کی طرف جاتا وہ مزاحمت کرتے اسلئے مسلمانوں نے اس شورش کو مٹانے کیلئے لڑائی کی

نام	سنہ	سبب
غزوۂ موتہ	سنہ ۸ ہجری	رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی حضرت حارث بن عمرؓ کو گورنر بصرہ کے پاس بھیجا تھا۔ اسکو خط میں لکھا تھا کہ تم بت پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرو اور اسلام قبول کرلو۔ اس نے حضرت حارث کو قتل کر ڈالا۔ مسلمانوں نے اس قتل ناحق کا انتقام لینے کے لئے یہ جنگ کی۔
فتح مکّہ	سنہ ۸ ہجری	سنہ ۶ ہجری میں بمقام حدیبیّہ اہل قریش اور مسلمانوں کے درمیان یہ معاہدہ ہوگیا تھا کہ اب امن و سکون کی زندگی بسر کرینگے اور ایک دوسرے کے حلیفوں کو نہ ستائیں گے لیکن کفار قریش نے معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور قبیلہ خزاعہ کے ۲۳ آدمیوں کو بلا وجہ قتل کر ڈالا جو مسلمانوں کے حلیف تھے، اس خلاف ورزی کی بنا پر مسلمانوں نے اہل مکّہ پر چڑھائی کی اور مکہ فتح کرلیا۔
غزوۂ تبوک	سنہ ۹ ہجری	قبیلۂ غسان نے قیصر روم کی اعانت سے ایک جرّار لشکر تیار کرکے مسلمانوں کو مغلوب کرنے کی کوشش کی تھی لیکن مسلمانوں نے تلوار سنبھال کر ان کے فاسد ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔

ظل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم
سو بار کرچکا ہے تو امتحاں ہمارا

(اقبالؔ)

لڑائیوں میں مسلمانوں کی تعداد

نام	تعداد
غزوۂ بدر کبریٰ میں	تین سو پانچ (۳۰۵) مجاہدین اسلام تھے کافروں کا لشکر ایک ہزار سے زائد تھا لیکن اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو کامیابی عطا فرمائی۔
غزوۂ اُحد میں	سات سو مسلمان تھے کافروں کی تعداد زیادہ تھی۔
غزوۂ بدر ثانی میں	ڈیڑھ ہزار (۱۵۰۰) مسلمان تھے لیکن دشمنوں سے مقابلہ نہیں ہوا۔
غزوۂ خندق میں	تین ہزار (۳۰۰۰) مجاہدین اسلام شریک جنگ تھے۔
غزوہ خیبر میں	ایک ہزار چھ سو (۱۶۰۰) مسلمان شریک تھے۔
غزوۂ موتہ	تین ہزار مسلمان شریک تھے۔
فتح مکہ میں	دس ہزار (۱۰۰۰۰) مجاہدین اسلام شریک تھے۔
غزوۂ تبوک میں	تیس ہزار (۳۰۰۰۰) فرزندانِ اسلام شریک تھے۔

کانٹا ہے ہر اک جگر میں اٹکا تیرا　　　حلقہ ہے ہر اک گوش میں لٹکا تیرا

مانا نہیں جس نے تجھ کو جانا ہے ضرور

بھٹکے ہوئے دِل میں بھی ہے کھٹکا تیرا

(حالی مرحوم)

۷۸۶

تبرکاتِ وفا

(از حکیم عبدالہادی صاحب وفاؔ (مرحوم) رامپوری)

مجھے چلتا ہے پتہ اگلے پریشانوں کا | میں ہوں آغازِ بیاں کتنے ہی افسانوں کا

چلا ہے کس ادا سے کاروانِ ناز در پردہ | بہارِ خلد محمل ہے تبسم ہائے پنہاں کا

دو عالم سے پرے کمبخت نے بستر لگایا ہے | ذرا پہلو بدل دو آرزوئے خانہ ویراں کا

ہجومِ جلوہ آگے آگے اور صبحِ ازل پیچھے | دو عالم کو غبارِ کاروانِ ناز ہونا تھا

اتنی سی بات پر ہے تمنا کا فیصلہ | اک تم مجھے نصیب نہیں دو جہاں نصیب

یہ پستیٔ اقبال ہے معراجِ بلندی | میں کون ہوں اور کسکی نگاہوں سے گرا ہوں

انہی ذرّوں کو چھانے جاؤ آخر برق نکلے گی | اسی بے پردگی کا سلسلہ رازِ نہاں تک ہے

انتخابِ "صاد" ہے داغِ سیہ کاری مجھے | دور سے پہچانتی ہے شانِ غفّاری مجھے

میں سکھاؤں ہمتِ عنقا کو بال افشانیاں | سر اٹھانے دے اگر ذوقِ گرفتاری مجھے

میں نوآموزِ وفا لٹنے سے پہلے لٹ گیا | تم سکھاتے ہی رہے طرزِ خریداری مجھے

سبھی کچھ دے چکے ہو۔ دے چکے ہو داغِ بربادی
سبھی کچھ لے چلا ہوں لے چلا ہوں آرزو دل کی

اعترافِ شکست

(۱)

تم مجھے جانو یا نہ جانو میں تمہیں جانتی ہوں ۔ ہاں تم مجھ سے محبت نہ کرو تمہیں اختیار ہے مگر تم مجھے محبت کرنے سے باز نہ رکھ سکو گے "تم مجبور رہو" میں نے تمہیں دیکھا جب تم مجھے نہیں دیکھ رہے تھے ۔ خوش نصیب تھی وہ کتاب جس کا مطالعہ تمہیں دنیا و مافیہا سے بے خبر کئے ہوئے تھا ۔ ہاں تمہیں اس کا علم نہ تھا کہ ایک "مضطرب دل" ایک "پشیماں تمنّا" اور ایک "محجوب نظر" تمہاری ایک "نیم نگاہی" کو "سرمایۂ پرستش" بنانے کو تیار ہے، تم ناواقف تھے کہ ایک "معصوم زندگی" ایک "پردردہ ترنّم" دِل تمہاری "نگاہ لُطف" کو "دعوتِ انبساط" دے رہا ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "کاش تم اِدھر دیکھتے"

آخر وہی ہوا جس کا خوف مجھے مضطرب اور منتشر کئے ہوئے تھا، تم نے نہیں نہیں، تمہاری ایک "محبوب نگاہ" نے، میری "محجوب اُمید" اور "منفعل تمنّا" کی پذیرائی نہ کی اور میں ناکام ونامراد رہی ۔ ۔ "تم نے اِدھر نہ دیکھا" میری محبت آنسوؤں میں منتقل ہوکر فضا کے دامن میں جذب ہوگئی تم نے اس فضا میں سانس لیا، میرے آنسوؤں کی نمی نے ہوا کو خوشگوار بنایا، تم اسکی خنکی سے محفوظ ہوئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

تاروں بھری رات میں جب "شورشِ عالم" "خوابِ نوشیں" کے مزے لے رہی تھی، جب دُنیا اور اہلِ دُنیا ایک "سکونِ مستقل" کی صورت اختیار کر چکے تھے، میں نے اُن تاروں کو جو رات کے ابتدائی حصے میں

دھندلے اور مضمحل نظر آرہے تھے، دیکھا، مگر اب وہ تمہاری نگاہوں سے ہمکنار ہو کر اپنا اضمحلال کھو چکے تھے تمہاری تجلیات اُن کی رگ و پے میں سرایت کر چکی تھیں اور وہ شاداں و فرحاں ایک دوسرے سے مصروف نشاط تھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "کاش میں بھی اُن میں سے ایک ہوتی"

میں نے ماہتاب کو دیکھا، جو تمہارے حُسن سے منعکس ہو کر ایک "شعلۂ رنگین" بن چکا تھا، میرے احساسات و مدرکات بیدار ہو گئے اور میں نے اپنی روح کے عمیق پردوں میں تمہارے حسن کی تجلی دیکھ لی، میں نے ماہتاب کو اپنا ہمراز بنایا، اور میرا پیام محبت ماہتاب کی کرنیں بن کر تم تک پہنچا ۔ ۔ ۔ "مگر تم خوابِ راحت میں تھے"

تمہارے "استغنا" نے میرے "صبر و شکیب" کو شکست دی، میرے "ضبط" کو پاش پاش کر دیا اور میں "گدائے محبت" بنکر "بارگاہ حُسن" میں پہنچی، تم نے میرے "دستِ سوال" کو ٹھکرایا، میری تمناؤں کی توہین کی، میرے ارمانوں کا خون کیا، اور میری محبت کی پذیرائی خلاف مصلحت سمجھی، میں نے محبت کے اس تہتک پر احتلال سے کام لیا، اور خاموش ہو گئی تم نے اس سکوت مجبور کو غفلت سے تعبیر کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "اور اپنی غلطی کا احساس کر کے پشیمان ہوئے"

تمہاری "پشیمانی"، میری "نامرادی" سے "ہم آغوش ہو کر" مسرت کا "مجسمہ" بن گئی، میری مایوسی ایک "سکونِ مستقل" میں تبدیل ہو گئی، میں مطمئن ہوں اور تم پشیماں، میری ناکام محبت اب بھی میرے لئے "خضرِ راہ" ہے، درد نے دوا کی صورت اختیار کر لی، تمہارا تصور اب بھی میری قید میں ہے اور میں اسکی نگران ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کیا تم مجرم نہیں ہو؟

اس کا جواب تمہاری پشیمانی دے گی

(ساحرہ)

ارتقائے حسن

تین حرفوں کا خطرناک مجموعہ جب "حُسن" کی صورت اختیار کرلیتا ہے تو فنا کی دسترس سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔ یقیناً گمراہ ہیں وہ دِل جو حُسن کو فانی سمجھتے ہیں، حسن بذاتِ خود غیر فانی ہے، اگر آپ غور سے اس کا مطالعہ کریں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ یہ "مجسّم فریب" ایک جگہ رہنا اپنی توہین سمجھتا ہے "لیلےٰ" سے نکلا تو "شیریں" پر پہنچا، اسکے پنجے سے چھٹا تو "عذرا" کے فانی جسم میں پناہ لی، اسی طرح مختلف صورتوں میں جلوہ گر ہوتا رہا، اور جب تک ایسے یہ فانی قیام گاہیں ملتی رہیں گی یہ خیمہ زن ہوتا رہے گا، آپ اپنے زعمِ باطل سے گمراہ ہوکر یہ سمجھ لیں کہ آپ نے حسن کو اپنے آغوشِ محبت میں لیلیا، مگر یہ ستم ظریف آپ کی اس کم نگاہی پر تبسم ہوکر "جسم" کو آپ کے آغوش میں دیدیتا ہے اور اس سے پیشتر کہ آپ اپنی غلطی کا احساس کریں یہ دوسری قیام گاہ تلاش کرلیتا ہے، بدنصیب ہے وہ دِل جو حُسن کی فطرت سے ناآشنا ہے، نابینا ہے وہ آنکھ جو حسن کے "ارتقا" کو نہیں دیکھ سکتی۔

"گم کردہ راہ" ہے وہ ہستی جو حُسن کی عارضی قیامگاہ تکو حسن کو اپنی ملکیت سمجھتی ہے، اور اس خیالِ خام سے متاثر ہوکر "آغوشِ محبّت" سے انحراف کرتی ہے، یا "دستِ ہوس" کی "دستگیری" پر نازاں ہوتی ہے۔

کلیاں کھلیں اور پھول بن گئیں، پھول منتشر ہوئے اور خاک میں مِل گئے مگر اِن کا حُسن وہ رنگ کی صورت میں ہو یا خوشبو کے پردے میں، غیر فانی ہی رہا، اس حُسن نے خاک کے دوسرے ذرّوں کو منتخب کیا اور اپنی منزلیں طے کرنے کے بعد ایک دوسری کلی اور ایک دوسرے پھول میں جلوہ گر ہوگیا، "خدائے سخن" نے اِس ارتقا کو دیکھا اور بے تکلف کہدیا

سب کہاں کچھ لالہ وگُل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہوگئیں

(ناھید)

یارانِ طریقت

(بصیغۂ راز)

تمہارے خط کا جواب لکھا جاتا، مگر میری ٹائپسٹ ایک نوجوان مِس ہے، اُس کی شخصیت کا احترام ہے وہ الفاظ جو تمہارے لئے موزوں ہو سکتے ہیں اُن کے لکھنے کی متحمل اُس کی نسائیت نہو گی، میں ایک شریف ہوں اسلئے میری زبان بھی اُن سے آلودہ نہیں ہو سکتی، تم چونکہ ہم دونوں میں سے کوئی نہیں ہو، اسلئے خود خیال کرلو کہ تمہارے متعلق میری رائے کیا ہے۔

تمہارے "نزدیک کلیسا" امن کی جگہ نہ سہی، کلیسا والے تمہارے نغموں کا جواب خاموشی سے دیں گے، بہت ممکن ہے کہ یہ نغمے کلیسا کے گنبد کو عبور کر کے وہاں تک پہونچ بھی سکیں کیا "مریم" کی رعایت سے آیندہ عنوان "خانہ کا گھر" موزوں نہو گا۔

"قمر" کا خیالی مجسمہ اب "کلامہ" کی صورت میں ظاہر ہو چکا "نذرِ نیاز" اب "عنوانِ ناز" کی محتاج ہے، اب بھی اگر کوئی "دلگیر" "دلگیر" رہ سکے تو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسکے "نقاد" ہونے میں شک ہے "دنیائے تخیل" میں شرابِ تصوّر کے مزے سے ناآشنا "مینائے خام" روشناس کیف" نہیں ہو سکتا، جس طرح "گلاس" اُس شربت کے مزے سے ناآشنا ہے جو اُس میں بھر دیا جائے تذکیر و تانیث کی قیود سے آزاد ہو کر تم سمجھے کہ تم کون ہو "جوشِ نیاز" نے تمہاری قلعی کھولدی اور یہ "معمہ" حل ہو گیا۔

خدا تمہیں اور بلند کرے "اسسٹنٹ" کی منزلوں کو عبور کر کے "خود مختار" ہو، مگر کیا یہ بتا سکتے ہو کہ "انصاری" اور "خواجہ" کا لقب نام میں شامل کر دینے کے بعد "خود مختار" بننے پر کیا اضافہ ہو گا شانِ فاروقی، حق و صداقت کے سامنے گردن خم کرنے کے بعد "صبح صادق" کو "شب صادق" ماننے کیلئے تیار ہے، کیا "یہ خبطِ جہانگیری" قابلِ پذیرائی ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اسکا جواب ۱۹۲۵ء کا کیلنڈر دیگا

(حفیظ)

(۱)

خلیق - زاہدہ اگر تم مجھ سے شادی نہ کروگی تو میں کسی دوسری عورت سے بھی شادی نہ کرونگا

زاہدہ - لیکن اگر میں تم سے شادی کر لوں تب بھی اس عہد پر قائم رہو گے ؟

(۲)

"الف" آپ کے سر کے تمام بال سپید ہیں مگر آپ کی مونچھیں بالکل سیاہ ہیں -

"ج" جی ہاں، سر کے بال مونچھوں سے پندرہ برس بڑے ہیں -

(۳)

(خ) کمینے سے کمینے شخص کی تیسری پشت میں ایک شریف بچہ پیدا ہو ہی جاتا ہے -

(ش) آپ کے "پوتے" کی خوش قسمتی قابلِ رشک ہے -

(۴)

بیوی - تمہیں مجھ سے بہت زیادہ محبت کب ہوتی ہے ؟

بدکار شوہر - جب کوئی دوسری عورت نہیں ملتی -

(۵)

بیوی - اچھا بتاؤ - میں تم سے بہت زیادہ محبت کب کرتی ہوں ؟

شوہر - جب کوئی نیا "زیور" بنوانا چاہتی ہو -

(۶)

(س) کیا "لیڈری" کے لئے کوئی امتحان پاس کرنا پڑتا ہے ؟

(ج) جی ہاں -

(س) کہاں ہوتا ہے - (ج) جیل خانے میں -

رُوحِ جذبات

حضرت آزاد - سہارنپوری

فغاں بے سبب آہ وزاری فضول — تمہارے لئے بے قراری فضول

وہ اُمیدوارانہ حالت کہاں — یہ اندازِ غفلت شعاری فضول

وہ بگڑی نہیں ہے کہ بن جائے گی — مقدّر کی ناسازگاری فضول

ترا درد پھرتا بہ لب آ چلا — کوئی کوششِ پردہ داری فضول

کوئی بات پوچھے وہ قسمت کہاں — تقاضائے بے اختیاری فضول

نہ وہ دِل - نہ وہ شوقِ سیرِ چمن — یہ نیرنگِ فصلِ بہاری فضول

وہ رنگینیٔ طبع ہی مٹ گئی — گلستاں کی سب لالہ کاری فضول

ہمارے چمن میں بہار آ چکی — تیرے لطف کی آبیاری فضول

تم آزاد کس دام میں آ پھنسے
بس اب خواہشِ رستگاری فضول

حضرت دلگیر۔ اکبرآبادی

ایڈیٹر نقاد۔ آگرہ

بہت تنگ آ گئے جانِ حزیں سے
قضا ایسے میں آجائے کہیں سے

نہ بزمِ ناز سے اس کو نکالو
چلا آیا ہے دیوانہ کہیں سے

یہی مہمان آخر جان لے گا!
توقع تھی خدنگِ دل نشیں سے

بڑے کام آئے اُن کے در کے سجدے
لحد روشن ہوئی داغِ جبیں سے

تجھے پیدا کیا قاتل بنا کر!
یہ پوچھے کون صورت آفریں سے

نسیم جاں فزا اترا رہی ہے
اڑا لائی ہے یہ خوشبو کہیں سے

چھپایا نا چہرے کو چلمن گرا کر
ہمیں سے یہ ادا ظالم ہمیں سے

کوئی سخت حادثہ گذرا یہاں پر
پتہ چلتا ہے مقتل کی زمیں سے

تمنا تھی نگاہِ شوق اپنی
کبھی ملتی نگاہِ شرمگیں سے

نہ پونچھا اس نے اب تک ایک آنسو
مجھے شکوہ ہے اُن کی آستیں سے

اِدھر بھی دیکھ او سرشارِ جلوہ
ہوئے ہیں بیکسے دل حاضر کہیں سے

کرے گی شوق کی کتنی رعایت؟
یہ پوچھے کون چشمِ شرمگیں سے

میری تقدیر کے یہ پیچ دلگیر
نکل کر آئے زلفِ عنبریں سے

حضرت مولانا سیماب صدیقی الوارثی اکبرآبادی ایڈیٹر "پیمانہ"

وجا ہے جب سے تجھ کو محراب بیخودی میں
سو حسن بڑھ گئے ہیں آدابِ بندگی میں

شاید پتہ لگائے یکرنگیٔ تخیل
میں ڈھونڈنے خدا کو نکلا ہوں بیخودی میں

یہ تیری جستجو کا انجام سوچتا ہوں
میں جستجو سے تھک کر کھو جاؤنگا تجھی میں

ن اپنی ڈھونڈھنے کی تحریک بھی مجھی سے
پھر یہ ستم ظریفی وہ آچھپا مجھی میں

معمورۂ فنا کی کوتاہیاں تو دیکھو
اک موت کا بھی دن ہے دو دن کی زندگی میں

معصوم ہے وہ جلوہ لیکن یہ واقعہ ہے
جب سامنا ہوا ہے برباد کر گیا ہے

تصویر میں مصوّر جلوے دکھا رہا ہے
انسان خدا نہیں ہے لیکن خدا نما ہے

رہا تیری گلی میں طوفانِ نقشِ پا ہے
کس کو پتہ ملے گا، کس کو پتہ ملا ہے

سرور تھا تو کیا تھا مغموم ہوں تو کیا ہے
حب بھی وہ ہی خدا تھا اب بھی وہی خدا ہے

یری نیازمندی ہے بارگاہِ عالم
ہر ذرہ پر نشانِ سجدہ بنا ہوا ہے

سرگشتۂ حرم آ کر سیرِ بزمِ معنیٰ
نیرنگِ بیخودی کے ہر روپ میں خدا ہے

فطرت سے بندگی کو گنجائشیں ملی ہیں
ہر در پر ایک بت ہے ہر گھر میں اک خدا ہے

خبر نہیں ہے وارفتۂ طلب کو
سجدہ کہاں کیا ہے سجدہ کسے کیا ہے

نع کی صنعتوں پہ سو حسن کیوں نہ برسیں
اپنی کسی ادا کو انسان بنا دیا ہے

سیماب معرفت کی گہری نظر سے دیکھو
ذروں میں ہے تجلی مٹی میں کیمیا ہے

جناب ہادی مچھلی شہری

(سید محمد ہادی صاحب - بی - اے - ایل - ایل - بی)

شورِ جنون کا عشق میں سامان لئے ہوئے
بیٹھا ہوں - یعنی چاک گریباں لئے ہوئے

نشترے نہ ہوں وہ خونِ دلِ داغدار کے
کچھ پھول سے ہیں دامنِ مژگان لئے ہوئے

مایوس کس طرح میں کہوں تیرِ یار کو
نکلا ہے دل سے خونِ رگِ جان لئے ہوئے

اب دیکھیں کیا ہو اٹھی ہے وہ چشمِ سحر کار
ہر گوشۂ نگاہ میں پیکان لئے ہوئے

مقصود ہے نمائشِ انجامِ اضطراب
پھرتا ہوں تار ہائے گریباں لئے ہوئے

پیکانِ یار دل سے بھی نکلا تو ہائے ہائے
ہمراہ میری عمرِ گریزاں لئے ہوئے

آتا ہے دل میں اس کا تصورِ شبِ فراق
افزائشِ خیال کا سامان لئے ہوئے

اٹھی ہے آج میری طرف وہ نگاہِ ناز
مکتوبِ التفات کا عنوان لئے ہوئے

اللہ رے جنون میں گریباں کی وسعتیں
نکلا ہے سو ہزار گریباں لئے ہوئے

ابتک کیا نہ جانِ حزیں کو نثارِ دوست
بیٹھا ہوں یہ فریضہ آسان لئے ہوئے

ہر شے سے بے نیاز ہیں خوکردگانِ جور
آغوشِ دل میں دولتِ حرماں لئے ہوئے

کھینچیں نہ تیر سینے سے میرے وہ زینہار
نکلے گا ورنہ کاوشِ پنہاں لئے ہوئے

پابندیِ خیالِ وفا سے مفر نہیں
آزادیاں بھی ہیں مری زنداں لئے ہوئے

سنکر کہ اس کا دستِ کرم گلفشاں ہے آج
میں بھی چلا ہوں وسعتِ داماں لئے ہوئے

نکلا ہے تیرِ یار دلِ بے قرار سے
اندازِ ناصبوریِ پنہاں لئے ہوئے

لذتِ سکونِ تام کی حاصل ہو کسطرح
ہے بیخودی مری خلشِ جان لئے ہوئے

آئی ہیں تیرے ناوکِ مژگان کے ساتھ ساتھ
بے مہریاں ہزار نمکداں لئے ہوئے

آوارۂ مصائبِ ہستی ہوں ہجر میں
پھرتی ہے مجھکو گردشِ دوراں لئے ہوئے

نکلا ہوں آرزو کو شبِ ہجر ڈھونڈھنے
داغِ جگر کی شمعِ فروزاں لئے ہوئے

اللہ رے جنونِ محبت کی وسعتیں
پھرتا ہوں اپنے ساتھ بیاباں لئے ہوئے

اے اشکِ غم ٹپک مری آنکھوں سے بارہا
اور ساتھ رنگِ خونِ رگِ جاں لئے ہوئے

تم بے قصور روزِ جزا اُس پہ یہ ستم
دامن میں داغِ خونِ شہیداں لئے ہوئے

کب تک ستم شعار تری بزمِ ناز میں
بیٹھا رہوں میں شوقِ پشیماں لئے ہوئے

کیونکر کہوں کہ مجھ پہ نہیں وہ نگاہِ لطف
لیکن عتابِ ناز کا عنواں لئے ہوئے

ہادی جمالِ یار اگر برق پاش ہے
آیا ہوں میں بھی دیدۂ حیراں لئے ہوئے

اے دردِ محبت مجھے گمراہ نہ کرنا
خون ہو کے جگر جائے مگر آہ نہ کرنا

اظہار روا رکھتے ہیں اربابِ محبت
میرا تو عقیدہ ہے مگر آہ نہ کرنا

میں جاتا ہوں اس بزم سے تنہا نہیں جاتا
تم اپنے تصور کو بھی ہمراہ نہ کرنا

یاد آتی ہے اب بھی ہمیں اکبر کی وصیت
اُن کو میرے احوال سے آگاہ نہ کرنا

اکبر حیدری

ابوالمعانی مرزا یاس عظیم آبادی

ہنوز زندگی تلخ کا مزا نہ ملا
کمال صبر ملا صبر آزما نہ ملا

جواب کیا وہی آوازِ بازگشت آئی
قفس میں نالۂ جانکاہ کا مزا نہ ملا

مری بہار و خزاں جسکے اختیار میں تھی
مزاج اُس دلِ بے اختیار کا نہ ملا

امیدوار رہائی قفس بدوش چلے
جہاں اشارۂ توفیقِ غائبا نہ ملا

ہزار ہاتھ اِسی جانب ہے منزل مقصو
دلیل راہ کا غم کیا ملا ملا نہ ملا

امید و ہم نے مارا مجھے دوراہے پر
کہاں کے دیر و حرم۔ گھر کا راستا نہ ملا

ہوا کے دوش پہ جاتا ہے کاروانِ نفس
عدم کی راہ میں کوئی پیادہ پا نہ ملا

سمجھ میں آگیا جب عذرِ فطرتِ مجبور
گناہگار ازل کونسا بہا نہ ملا

بس ایک نقطۂ فرضی کا نام ہے کعبہ
کسی کو مرکزِ تحقیق کا پتا نہ ملا

خوشا نصیب جسے فیضِ عشق شور انگیز
بقدر ظرف ملا ظرف سے سوا نہ ملا

بجز ارادہ پرستی خدا کو کیا جانے
وہ بدنصیب جسے بخت نارسا نہ ملا

نگاہِ یاس سے ثابت ہے سعی لاحاصل
خدا کا ذکر تو کیا بندۂ خدا نہ ملا

آغوشِ بیخودی

(جناب ساغر نظامی سیمابی (علیگ) سب ایڈیٹر "پیمانہ")

نغمے ہوا نے چھیڑے فطرت کی بانسری میں
پیدا ہوئیں زبانیں جنگل کی خامشی میں

کیا ہو گی سیرِ عالم اِس دورِ بیخودی میں
آثارِ شام پیدا ہیں صبحِ زندگی میں

ہر دردِ جاں گسل ہے ہر رنج روح فرسا
پھر بھی بڑے مزے ہیں اس غم کی زندگی میں

کچھ بجلیاں ستم کی کچھ شوخیوں کے نشتر
کیا کیا چھپا ہوا ہے اندازِ کافری میں

ہشیاریوں سے کہدو دنیا کی سیر کر لیں
جذبات سو رہے ہیں آغوشِ بیخودی میں

جس میں بسی ہوئی تھی حسن و وفا کی دنیا
تھا ایک وہ بھی لمحہ لمحاتِ زندگی میں

کچھ تو لطیف ہوتیں گھڑیاں مصیبتوں کی
تم ایک دن تو ملتے دو دن کی زندگی میں

ہنگامۂ تبسم ہے میری ہر خموشی
تم مسکرا رہے ہو دل کی شگفتگی میں

اُس وقت کی اُداسی ہے دیکھنے کے قابل
جب کوئی رو رہا ہو افسردہ چاندنی میں

خالی پڑے ہوئے ہیں پھولوں کے سب صحیفے
رازِ چمن نہاں ہے کلیوں کی خامشی میں

وحشی بھی لطفِ سیرِ خاموش لے رہے ہیں
آسودگی ہے کتنی جنگل کی چاندنی میں

سید ظہور احمد صاحب وحشی

(شاہجہاں پوری)
ایڈیٹر "دین و دنیا" دہلی

جو تم طرب فزا نہیں تو عیش روزگار کیا
بہارِ لالہ زار کیا۔ کنارِ جوئبار کیا

ترے بغیر ساقیا نشاطِ میکشی کہاں
جو تو نہیں تو کیف کیا، سرور کیا، خمار کیا

شمیمِ زلف اگر نہیں تو اے جنونِ آرزو
ہوائے مشکبار کیا، نسیمِ نو بہار کیا

اگر وہ صوتِ نازنیں گہر فشاں جاں نہیں
تو یہ نوائے ساز کیا یہ نغمۂ ہزار کیا

ترس نہ جس پہ کھا سکے کبھی خیالِ خوابِ بھی
وہ شوقِ دستِ شوخ کیا وہ حسرتِ کنار کیا

افکارِ پریشان

دلسا خداپرست اور قائلِ سحرِ سامری ‏ پر وہ نگاہِ مست تھی کیف و سرور سے بھری

الم نصیب ہوں جسکے نصیب میں نہیں ‏ جلوۂ بے پناہِ دوست - بزمِ نشاطِ دلبری

نے درد سن لیا - اب بھی اگر ہو لا دوا ‏ میرے نصیب کی خطا بخت سیہ کی یاوری

شِ ننگِ عشق ہے یا میری گنہگاریاں ‏ آپکا اجتناب ہی شرمِ جہانِ دلبری

یرے دلِ تباہ نے یاس سے رسم و راہ کی ‏ جاؤ تمہیں نصیب ہو دونوں جہان کی سروری

ہشِ وصل و وداع حسرتِ عشق و فراق ‏ حسن نے انتخاب کی دستِ ہوس کی یاوری

یری وفا کا راز خود آپ ہو گا منکشف ‏ اپنی جفا پہ ڈالئے ایک نگاہِ سرسری

ن کے تصورات نے دونوں کو ہیچ کر دیا ‏ جامِ جہاں نمائے جم آئینہ سکندری

اکبرِ غم نصیب سے اہلِ ہوس بھی سیکھ لیں
مسلکِ حسن و عشق میں صبر و رضائے حیدری

اکبر حیدری

شذرات

کیا "دنیائے صحافت" ستم ظریفی" کی اس سے بہتر کوئی مثال پیش کر سکتی ہے کہ "تکبیر" مسکے "جامع" کو اُس وقت تک "جامع" ہونے کا علم نہ ہو جب تک پہلا پرچہ شائع نہ ہوگیا۔ کیا یہ ایثار قابل قدر نہیں کہ پہلے نمبر میں "جا... کے نام سے ایک مضمون بھی شائع ہوگیا۔ اور "دنیائے اسلامی کا شملہ" جامع کی جامعیت کا طرۂ امتیاز قرار پایا۔ مجھے اِس مضمون سے اِتنا ہی تعلق ہے جتنا حضرت غالب کو اِن جذبات سے۔ ع

میرے شبر شاباش رحمت خُدا کی

"دار التصنیف" کے ناظم میرے محترم دوست مولانا زاہد القادری (سابق ایڈیٹر الہلال) یقیناً ستائش کے مستحق ہیں کہ اُنھوں نے میری غیر حاضری میں پہلے نمبر کی تدوین کی مگر میرے فرائض کا بار اپنے ذمہ لینے سے میرے عزیز کرم فر... نے اپنی ذمہ داریوں کو قطعی فراموش کر دیا۔ ..... اِس کا ثبوت پہلے نمبر میں کتابت کی ناقابلِ برداشت غلطیاں ہیں ..... کیا دار التصنیف کے ارکان اس کوئی توجہ نہ کریں گے؟ ؎

غفلت ہے کہ گھیرے ہوئے ہے چار طرف سے
اور معرکۂ گردشِ ایام ہے درپیش

کیا میرے محترم عنایت فرما۔ جنکے مضامینِ نظم و نثر اِس بے توجہی کا شکار ہو

میں میری اس "معذرت" کو جو میرا "اخلاقی فرض" ہے، شرفِ قبول نہ بخشینگے؟
"کسی کی ہو خطا اب تو میری تقصیر نکلی ہے"

مبارکباد کے مستحق ہیں ارکانِ مجلس کہ انہوں نے "دارالتصنیف" جیسی اہم اور بکار آمد انجمن کی بنیاد ڈالی ۔ اور صرف تین ماہ کے قلیل عرصے میں ابتدائی مراحل طے کر کے آخر مارچ ۱۹۲۴ء میں اپنا ادبی رسالہ شائع کر دیا۔ یہ کہنا کہ انجمن کے پیش کردہ مقاصد کی تکمیل کا ضامن یہ رسالہ کہاں تک ہوگا ابھی قبل از وقت ہے ۔ اِس سوال کا جواب رسالہ کے صفحات مجھ سے بہتر دے سکیں گے ؎

باطن میں اُبھر کر ضبطِ فغاں، لے اپنی نظر سے کارِ زباں
دل جوش میں لا فریاد نہ کر۔ تاثیر دکھا تقریر نہ کر

جب اِس رسالہ کا نام "تکبیر" انتخاب کیا گیا تو اُس وقت ارکانِ مجلس صرف مذہبی مضامین کی اشاعت اِس کا مقصد سمجھتے رہے ۔ مگر تجربہ اس پر مُصر ہے کہ اس میں ادبی۔ اخلاقی وغیرہ وغیرہ غرض ہر قسم کے علمی مضامین شائع ہوں تاکہ اِس کی اشاعت کا دائرہ وسیع ہو سکے اور مجلس پر اسکے اخراجات کا جس قدر کم بار پڑے بہتر ہے ۔

"تکبیر" کے موجودہ نمبر کا مذہبی حصہ یقیناً قابلِ قدر ہے اور میں اپنے تمام کرمفرماؤں کا جنہوں نے اسے دلچسپ بنانے میں امداد دی ہے ممنون ہوں آیندہ مجھے اُمید ہے کہ حضرات مذکورہ بالا ذرا کدوکاوش سے کام لیکر بہترین

مضامین فراہم کریں، اربابِ قلم مجلس کے شکریے کے مستحق ہوں گے اگر قلمی امداد سے اِس کی اعانت کریں ۔

اِسی نمبر کے "حصۂ نظم" میں ملک کے بہترین شعرا کے جذبات ہیں۔ مجھے اِس کامیابی پر ناز ہے اور میں فخریہ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی دوسرا رسالہ اس کی مثال پیش کرنے سے یقیناً قاصر ہے ۔
میں جملہ حضرات کا شکر گزار ہوں اور مستدعی ہوں کہ وہ آیندہ بھی اپنے تازہ ترین جذبات سے "تکبیر" کے صفحات کو مزیّن فرمائیں ۔

مجھے افسوس ہے کہ موجودہ نمبر میں تمام وصول شدہ مضامین شائع نہ ہو سکے جن حضرات کے مضامین واپس نہ پہنچیں وہ اطمینان رکھیں ۔ آیندہ نمبر میں شائع ہوں گے ۔ "انشاءاللہ"

مجھے معلوم نہیں کہ "اربابِ ادب" اس نوخیز صحیفہ کا خیر مقدم کن الفاظ میں کریں گے ۔ مگر میں اِن الفاظ کے شائع ہونے سے پیشتر یہ ظاہر کر دینا مناسب سمجھتا ہوں کہ "دارالتصنیف" جیسی "نوزائیدہ مجلس" کسی طرح بھی "دارالمصنفین" یا "انجمنِ ترقی اُردو" یا اور کسی مہتم بالشان و مستند انجمن کا جواب نہ سمجھی جائے اور اِسی لحاظ سے اِس کا شائع کردہ رسالہ "تکبیر" ہمعصر "معارف" "اُردو" یا قابلِ قدر "نگار" کے بلند معیار پر نہ کسا جائے ۔ بلکہ اِس کی بساط اتنی ہی سمجھنی چاہیئے جتنی اِسکے پیش کردہ مقاصد اور محدود وسائل سے ظاہر ہے ۔

یہ ایک مستند کلیہ ہے کہ "قوم" نام ہے افراد کا اور افراد کی اصلاح قوم کی اصلاح ہو۔ اس کلیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے ممکن ہے کہ "تکبیر" کا وجود قوم میں کچھ ایسی انفرادی شخصیتیں پیدا کر سکے جن کی اصلاح کا راز "تکبیر" کی اشاعت میں مضمر ہو۔ یہ اصلاح ادبی ہو یا اخلاقی سیاسی ہو یا مذہبی اس سے بحث نہیں۔ مدعا تو صرف اسی قدر ہے کہ موجودہ انحطاط جو ادب، اخلاق اور مذہب کی موت کا پیش خیمہ ہے۔ کسی طرح دور ہو۔ ان نتائج کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ جس قدر رسالے شائع ہوں ان کو قائم رکھا جائے، ہر رسالہ اپنے مخصوص دائرہ میں رہ کر قوم کی خدمت کر سکتا ہے۔ ہر نیا رسالہ جو شائع ہوتا ہے اپنے مخصوص نامہ نگار اپنے ساتھ لاتا ہے اور اس طرح مختلف علمی مضامین جو منتشر خیالات کی صورت میں پیدا ہوتے ہیں قلمبند ہو جاتے ہیں، رسالہ کا حجم مجھے مجبور کر رہا ہے کہ اس مسئلہ پر اختصار سے کام لوں ورنہ ابھی بہت کچھ لکھنے کی گنجایش ہے۔ مدعا صرف اسی قدر ہے
کہ ہمارے محترم ہمعصر "تکبیر" پر تبصرہ کرتے وقت وسیع النظری اور فراخدلی کا ثبوت دیں۔

منقولات

رشحاتِ سلیم

(مولانا سید وحید الدین صاحب سلیم پروفیسر جامعہ عثمانیہ (دکن)

جو آشنا ہیں حقیقت کی دلنوازی سے
وہ بھاگتے ہیں صنم خانۂ مجازی سے

بجائے خون مری رگ رگ میں برق دوڑے اگر
ڈروں نہ سوزِ محبت کی جاں گدازی سے

پھنسایا دام میں اس نے کہاں کہاں مجھ کو
خدا بچائے تمنا کی عشوہ سازی سے

پھری خمار زدوں کی طرف نہ چشمِ کرم
سبو لنڈھا دئے ساقی نے بے نیازی سے

کروں طواف نہ کیوں تیرے گرد میں اے دل
ہوا ہوں مست حسینوں کی دلنوازی سے

قدم سنبھل کے رکھ اس دشتِ عاشقی میں سلیم!
جلے گا طور تجلی کی بے نیازی سے

دبے گا جذبۂ عہدِ شباب کیا ناصح!
فسوں گری سے تری یا فسانہ سازی سے

ہزار مرتبہ گل گیر نے زبان پکڑی
رکا نہ شمع کا شعلہ زباں درازی سے

فضائے دہر میں جن کی ہے گونج ابھی باقی
وہ سُر بلند ہوئے پردۂ حجازی سے

فضائے نور میں گم ہو گیا دلِ حیران
سبق لیا ہے یہ شبنم کی دل گدازی سے

نئے جہاں بھی پیدا ہوں تو اگر چاہے
تری نگاہِ تخیل کی سحر سازی سے

اگرچہ برقِ تجلی سے دل ہو خاکستر
نہ باز آئیں گی آنکھیں نظارہ بازی سے

درِ نیاز پہ پیشانیاں ہیں جن کی جھکی
بلند گردنیں ان کی ہیں سرفرازی سے

نہ آرزوؤں کے جمگھٹ سے دل ہوا خالی
ہے اسکو ذوق سدا انجمن طرازی سے

سلیم اس کی تجلی کو دیکھ سکتا ہوں
رہی وہ پردہ میں اپنی نظر گدازی سے

(معارف)

بیت القلم میں لکھا گیا

واقعات مجلد ۱۲؍

حجاج بن یوسف عبدالملک کی طرف سے حجاج بن یوسف ایک جرار فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کرتا ہے حضرت عبداللہ ابن زبیر حرم محترم میں محصور ہو جاتے ہیں اور آخر کار ایک خوفناک مقابلہ کے بعد شہید ہوتے ہیں حسن و محبت کے واقعات نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے ۸؍

امین و مامون درباریان خلافت عباسیہ کے جوڑ توڑ عربوں اور ایرانیوں کی کشمکش خلیفہ ہارون رشید کے فرزند امین و مامون کا مجادلہ ایرانی پولیٹیکل خفیہ اور پر اسرار انجمنوں اور انقلابی سوسائٹیوں کی جد و جہد معلومات کے خزانہ کو مالا مال کرنے والے سچے تاریخی واقعات حسن و عشق کے دل آویز سوز و گداز فراق و وصال کے دلگداز مناظر قیمت ۸؍

عروس مصر احمد بن طولون ترکی گورنر مصر کا عہد حکومت۔ قبطیوں کی معاشرت اس زمانہ کے سیاسی اور اجتماعی حالات اور اُس کے ساتھ ساتھ حسن و عشق کا ایک نہایت دلفریب تاریخی افسانہ قیمت فی جلد ۶؍

عبدالرحمن ناصر سرزمین اندلس میں اسلامی حکومت کا انتہائی عروج خلیفہ عبدالرحمن ناصر کے دلچسپ واقعات اسلامی عمارات اور اُن کے ساز و سامان کی حیرت انگیز تفصیلات، اس زمانہ کے مسلمان امراء کی عشرت پسندی سیاسی سازشیں،

اندلس کی سب سے زیادہ حسین عورت زہرا کے حالات حسن و عشق کی دل آویز داستان فی جلد ۸؍

شارل و عبدالرحمن سرزمین فرانس پر عربوں کا حملہ امیر عبدالرحمن والی اندلس اور کونٹ اوڈو اور شارل چارلس حکمران فرانس کی پرجوش سپاہ کا مقابلہ۔ جنگی مناظر فتوحات اسلام کے متعلق راز مسیحی بزرگان مذہب کی رائے مانی اور ریمنڈ کی محبت کے پاک جذبات فی جلد ۸؍

محبوبۂ شام محبت کے جذبات لطیف نہایت عمدگی سے دکھائے گئے ہیں بدکار لوگوں کی تاریک زندگی اور شرارتوں کا خاکہ قیمت فی جلد ۸؍

محبوبۂ بغداد جنگ عراق کے ہولناک مناظر ترکوں کے دلیرانہ کارنامے حسن و عشق کے حیرت انگیز اور پر لطف کرشمے قیمت فی جلد ۱۲؍

انقلاب سیاسی تاریخی اور دلچسپ ناول مصر سوڈان میں مہدی سوڈانی اور انگریزوں کی زبردست معرکہ آرائیاں خرطوم پر انگریزوں کا قبضہ توفیق آفندی اور زبیدہ کی داستان محبت عزیز نامی ایک مخلص دوست کی رفاقت قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔

محاصرۂ دردانیال دردانیال کے گزشتہ محاصرہ پر مختصر بحث، جنگی جہازوں اور سپاہ کی کارگزاریاں دردانیال کے قدرتی استحکامات افواج متحدہ کی انتھک کوشش گویا محبت کی ایک جھلک قیمت ۱۲؍

جنگ طرابلس یا حسن جمرا تاریخی ناول کورٹ کی بہادرانہ شجاعت وشی قیمت مجلد ۱۲ر

حیرت انگیز شہر یہ کتاب بظاہر تو ایک عربی ناول کا ترجمہ ہے جس میں حسن وعشق کی چاشنی بھی موجود ہے لیکن درحقیقت یورپ امریکہ کی ترقی کا راز سربستہ اس کے اوراق میں فاش کیا گیا ہے اور اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک پست ہمت آدمی کس طرح ابھر سکتا ہے اور وہ پستی سے نکلکر کیونکر عروج کی بلندیوں پر پہنچ سکتا ہے یہ کتاب مصر کے ایک سیاسی لیڈر نے یورپین اقوام کا بغور مطالعہ کرکے تصنیف کی ہے قیمت عہ

اجتماع ضدین اردو میں ایسے ناول بہت کم ہیں جو ادبی خوبیوں سے آراستہ ہوں اور جن میں اعلیٰ درجہ کی بلند ترین زبان استعمال کی گئی ہو لیکن اجتماع ضدین کی یہ ممتاز خصوصیت ہے کہ وہ نہایت شائستہ اور بلند اردو میں لکھا گیا ہے قصہ بھی نہایت دلچسپ ہے اور جہانتک معلوم ہوا ہے ایک سچے واقعہ پر مبنی ہے قیمت ۸ر

انقلاب قسطنطنیہ ترکوں کی فساد ادبہاں [illegible] کا مرقع۔ جنگ کی خوفناک تصویریں جن کے ملاحظہ سے رگوں میں جنبش اور بازو میں حرکت پیدا ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ حسن و عشق کی دل کش داستان بھی ہے ۸ر

کورٹ شپ کیا ہے [illegible] کہ کورٹ شپ کیونکر ہوتی ہے لڑکیوں سے راہ ورسم کس طرح پیدا کیجاتی ہے زمانہ کورٹ شپ میں باہم کس طور پر گذر ہوتی ہے سہیلیوں سے خط وکتابت کیونکر ہونی چاہئے وغیرہ وغیرہ تو فوراً منگا کر دیکھئے قیمت ۴ر

سوز ایک جنٹلمین نے مغربی معاشرت اختیار کی وضع قطع کھانے پینے اور رہنے سہنے ہی میں انگریزوں کی تقلید نہیں کی بلکہ پردہ بھی اٹھا دیا بیوی کو ہوا خوری کے لئے ساتھ لیجاتا اور دوستوں کی محفل میں بلا تکلف بلاتا تھا اس جنٹلمین کی آزاد مزاجی سے جو واقعات پیش آئے اور بیوی کی بے پردگی کا جو نتیجہ ہوا وہ اس ناول میں لکھا گیا ہے قیمت ۱۲ر

گلبدن سراغ رسانی کی ایک عجیب وغریب کہانی پنجابیوں کی اندرونی معاشرت عیاشیوں کی عیاریاں شاہان بازاری کی چالاکیاں قیمت مجلد بارہ آنے

آئینہ روزگار عیاشی کے خوفناک نتائج بچوں کے زیور پہنانے اور انکی دیکھبھال نہ رکھنے کا خوفناک اور جگر خراش انجام قیمت عہ

گیتی آرا ایک ناعاقبت اندیش اور خود سر نوجوانوں کی خود سرانہ حرکات سال کی بد دعا کا خوفناک نتیجہ بیوی کی دلگداز کہانی۔ آجکل کے نوجوانوں کا کچا چٹھا ۱۲ر

آہ ان خودسر اور ناعاقبت اندیش [illegible]

اطلاعات

(۱) رسالہ "تجبیر" مجلس علمیہ دار التصنیف دہلی کے ذریعے ہر انگریزی مہینے کی پانچویں تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔ اس میں ملک کے عظیم القدر ارباب قلم کے مضامین درج ہوتے ہیں۔

(۲) "تجبیر" کا اہم مقصد مذہب اسلام کی حفاظت و حمایت، مسلمانوں کی ترقی و اصلاح اور ادب عالیہ و انشائے لطیف کی نشر و اشاعت ہے۔

(۳) "تجبیر" کا دوسرا مقصد مجلس علمیہ دار التصنیف کے حلقہ کو وسیع کرنا اور ملک کے ہر گوشہ میں اس کے ممبروں کی تعداد بڑھانا ہے، اسی لیے اس کا چندہ نہایت قلیل یعنی صرف دو روپے سالانہ مقرر کیا گیا ہے، تاکہ ہر شخص جو ذوق ادب رکھتا ہو با آسانی "تجبیر" کا خریدار اور مجلس کا ممبر ہو سکے۔ یعنی جو شخص دو روپے سالانہ ادا کرے گا وہ مجلس کا ممبر بھی ہوگا اور سال بھر تک رسالہ "تجبیر" بھی اس کو بھیجا جائے گا۔

(۴) "تجبیر" کے لیے مضامین اور تبادلے کے اخبار و رسائل حضرت اکبر حیدری ناظم "تجبیر" اکبر منزل کھڑکی دالان دہلی کے پتہ پر آنے چاہئیں۔

ان کے علاوہ

[illegible] کے خطوط اور چندہ "تجبیر" (یعنی ممبری) اور مجلس [illegible]

زاہد القادری

ناظم مجلس دار التصنیف [illegible]

[illegible]

قیمت دو روپے سالانہ

مع محصول ڈاک

طابع وناشر
...د القادری

جامع
اکبر حیدری

مطبوعہ شاہجہانی پریس دہلی

مجلس دار التصنیف دہلی

مقاصد و قواعد

(۱) اسلام کی حفاظت و اشاعت اور مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی اصلاح کے متعلق ضروری کتابیں و رسائل شائع کرنا۔

(۲) ہندوستان کے مسلمانوں میں تصنیف و تالیف کا مذاق بڑھانا اور مصنفین کی جماعت پیدا کرنا +

(۳) ادبی و انشائی رسالے شائع کرنا +

(۱) جو صاحب مجلس دار التصنیف کو پچاس روپے یکمشت یا ایک سال تک پانچ روپے (ﷲ) ماہوار عطا فرمائینگے وہ مجلس کے رکن دائمی و مربی سمجھے جائینگے۔ ان کو پھر اور کوئی فیس کبھی ادا کرنی نہیں پڑے گی اور وقت رکنیت سے دار التصنیف کی تمام مطبوعات ماہانہ و سالانہ انکو ہدیتہً دی جایا کریں گی، اور مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر ہمیشہ اُن کی خدمت میں بھیجا جائے گا +

(۲) جو صاحب دار التصنیف کو ۲۵ یکمشت یا ایک سال تک ۲ ماہوار عطا فرمائینگے وہ اول رکن اعانت سمجھے جائینگے اور اُن کو سال کی تمام مطبوعات بلا قیمت نذر کی جائینگی اور مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر ہمیشہ اُن کی خدمت میں بھیجا جائے گا۔

(۳) جو صاحب دار التصنیف کو بیس روپے یکمشت یا ایک سال تک ۲ ماہوار عطا فرمائیں گے وہ دوم رکن اعانت سمجھے جائینگے۔ اُنکو سال کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر دیجائینگی اور رسالہ تکبیر ہمیشہ مفت بھیجا جائیگا

(۴) پانچ روپے (ﷲ) سالانہ ادا کرنیوالے دار التصنیف کا رکن خصوصی ہوگا۔ اُسکو مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر سال بھر تک بھیجا جائے گا۔

(۵) ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر بنام ناظم مجلس دار التصنیف انجمن اشاعت الاسلام کٹرہ مہر پرور دہلی ہونا چاہیئے

فہرست مضامین مجلّہ تکبیر دہلی

جلد ۱ | بابت ماہِ مئی سنہ ۱۹۲۴ء | نمبر ۳

مضمون	مضمون نگار	صفحہ
عید الفطر	مولانا زاہد القادری صاحب	۳ تا ۸
قرآن مجید کی معجزانہ بلاغت	"	
حقانیت اسلام	مولانا سید محمود صاحب زیدی فاضل الٰہیات	۹ تا ۱۴
سیرِ دلیراں	حضرت علامہ برکات احمد صاحب قدسی	۱۵ تا ۱۸
حضرت محمدؐ کے اخلاق	کاؤنٹ لیو ٹالسٹائی (ترجمہ المؤتید)	۲۳ تا ۲۴
نذرِ عید	اڈیٹر	۲۵ تا ۲۹
نغمائے رازِ عشق	"	۲۵ تا ۳۱
ستارِ محبت	ساحرہ	۳۲ تا ۳۴
ترانۂ مہجور	مہجور گیلانی	۳۴
ہم عبودیت	ناصید	۳۵
بید تفنن	کوئی ہوگا —	۳۶
روح	حضرت آزاد انصاری، جناب ساغر سیمابی، ابو المعانی مرزا	۳۷
جذبات	یاس عظیم آبادی — حضرت بادی مچھلی شہری بی۔ اے	تا
	ایل۔ ایل۔ بی —	۴۰

مجلّہ "تکبیر" کے دو شعبے

۱ - **شعبۂ ترتیب** - اِس شعبہ سے جو مراسلت کی جائے (جس میں رسائل اور اخبارات کا تبادلہ، ترسیل مضامین اور تمام وہ مکتوبات شامل ہیں جن کا تعلق ایڈیٹر سے ہے)

اِن میں براہِ کرم یہ پتہ تحریر فرمائیے :-

پروفیسر محمّد اکبر خان صاحب حیدری - ایم - آر - اے - ایس

اکبر منزل - دہلی

۲ - **شعبۂ نشر و انتظام** - اِس شعبہ سے جو خطاب کیا جائے گا (جس میں ترسیل و درخواست خریداری - مضامین اشتہار وغیرہ شامل ہیں)

اِس کا پتہ یہ ہو گا :-

مولانا زاھد القادری صاحب - ناظم مجلسِ علمیہ "دار التصنیف"

کٹرہ مہر پرور - دہلی

عید الفطر

دنیا کی ہر قوم کے لئے سال بھر میں دو چار تقریبیں ایسی ضرور آتی ہیں جن میں عیش و مسرّت حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے، اقوام عالم میں جشن منانے کے مختلف طریقے رائج ہیں لیکن مسلمانوں کا جشن یہ ہے کہ اُن کے سر اطاعتِ الٰہی میں جھکیں اور اُن کی زبانیں معبودِ حقیقی کی تحمید و تقدیس میں مصروف ہوں —

"عید الفطر" کا دن ربّ العزّت جل مجدہٗ کی طاعت و شکر گزاری کے لئے مقرر ہے اور یہ دن اُس ماہِ مقدّس کے اختتام کے بعد آتا ہے جس میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام سے فرزندانِ اسلام کو مخاطب فرمایا ہے —

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ أُنْزِلَ فِیْهَا الْقُرْاٰن — رمضان المبارک وہ مقدس مہینہ ہے جس میں قرآن کریم اوّل اوّل نازل کیا گیا —

دنیا میں مسلمانوں کی عزت و منزلت اور اُن کے عروج و اقبال کا آغاز ماہ شوال المکرم سے

ہوا ہے اِس لئے اس مبارک مہینے کا پہلا دِن "عید الفطر" اُن کے لئے باعث مسرت وشادمانی قرار دیا گیا، تاکہ افضالِ الٰہی کے ظہور اور قرآنِ کریم کے نزول کی یاد ہمیشہ قایم رہے۔

مسلمانوں کو یہ عیش و طرب کا موقع تیس دِن تک روزہ رکھنے اور عبادت و ریاضت میں مصروف رہنے کے بعد حاصل ہوتا ہے ان کی مسرت وشادمانی احکامِ الٰہیہ کی بجا آوری اور اظہار عبودیت پر مشتمل ہوتی ہے یعنی عید کا دِن کامل ایک ماہ کے امتحان رضاو تسلیم اور تکمیل اطاعت و فرمانبرداری کے بعد نصیب ہوتا ہے اور اِس یوم سعید میں وہ بارگاہِ الٰہیہ سے نعمتوں سے مالامال برکتوں سے شادکام رحمتوں سے بہرہ اندوز اور تمنّاؤں سے بامُراد کئے جاتے ہیں۔

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ	اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں، عمل صالح
فَيُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِيْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ هُوَ	کرتے ہیں اُن پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے
الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ۝ ۔	اور یہ عظیم الشان کامیابی ہے۔

لیکن درحقیقت عید الفطر کا دِن اُس وقت ہی صحیح معنوں میں عیش وسرور کا دِن تھا جبکہ مسلمانوں کے اعمال وعقائد کتاب الٰہی و اسوۂ نبوی کے مطابق تھے اور ان کے لئے شریعت اسلام کی پابندی سب سے زیادہ ضروری چیز تھی، اب عید کا دِن مسرت وشادمانی کے بجائے حسرت و نامرادی اور بدبختی و مایوسی کا دِن ہے اب یہ ہمارے لئے عیش و نشاط کا دِن نہیں رہا بلکہ مسکنت و ذلّت اور کفرانِ نعمت کی یادگار ہے، آج کتنے مدعیانِ اسلام ایسے ہیں جو حلف اٹھا کر یہ کہہ دینگے کہ ہم نے تیس۳۰ روزے پورے رکھے آج کتنے متموّل و ذی ثروت کلمہ پڑھنے والے ہیں جو ایمانًا یہ بتلائیں گے کہ انہوں نے "یاایھا الّذین اٰمنوا کُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ" (اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے) کی تعمیل کی ہے

ولئے بر ما وائے بر افعال ما ✤ شرم دار و عار بر اعمال ما

مسلمانو! عذابِ آخرت سے ڈرو "خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ" کے مصداق نہ بنو یاد رکھو اگر تمہاری غفلت و سرشاری اِسی طرح قایم رہی تو دُنیا و آخرت میں تمہیں ذلت نصیب ہوگی اور تم اقوامِ عالم میں حقیر ہوجاؤ گے ۔

دیکھو! عید کے یہ معنی نہیں کہ محض شان و شوکت دِکھانے کے لئے بیش قیمت کپڑے پہن لئے جائیں بلکہ اصلی عید یہ ہے کہ عذابِ آخرت سے ڈر کر فرائض مذہبی کی تکمیل کی جائے اور اپنی بداعمالیوں پر اظہار افسوس کیا جائے ۔

حضرت داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں :۔

لَیْسَ الْعِیْدُ لِمَنْ لَبِسَ الْجَدِیْدَ وَاَکَلَ الثَّرِیْدَ ۝ ترجمہ ۔ اُس شخص کیواسطے عید نہیں ہے جو نئے کپڑے پہنے اور شیر کھائے ۔

اِنَّمَا الْعِیْدُ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہِ الْمَجِیْدِ وَالْیَوْمَ الْوَعِیْدَ ۝ (بلکہ) عید تو اُس کی ہے جو اپنے پروردگار بزرگی والے سے ڈرا اور جس نے یوم آخرت کا خوف کیا ۔

اللہ تعالےٰ بطفیلِ سیّد الانام صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں عمل نیک کی توفیق مرحمت فرمائے ۔ آمین ۔

وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِیْنُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ ۝

(زاہد القادری عفاعنہ)

شکایت

جن حضرات نے نمونہ کا پرچہ منگا کر خریداری یا عدم خریداری کا جواب نہ دیا ہمیں اُن سے شکایت ہے، کاش وہ اپنی ضرورتوں کے بعد ہماری سہولتوں پر نظر کرتے اور ہمیں مطلع کردیتے ۔ آیندہ جو حضرات نمونہ کا پرچہ طلب کریں وہ ازراہِ بندہ نوازی ہمیں جلد زجلد اپنے فیصلہ کا جواب دیں ۔

(وحید وحیدانی مینجر تکبیر)

مسائلِ عیدالفطر

عید کے دن دو رکعت نماز پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے اور دو رکعتیں پڑھنے کے بعد خطبہ سُننا واجب ہے جو لوگ صرف نماز پڑھ کر اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور خطبہ نہیں سُنتے وہ سخت گنہگار ہوتے ہیں، عید کی نماز پڑھنے کے بعد دُعا نہیں مانگنی چاہئے ۔

جس وقت امام خطبہ پڑھ رہا ہو اُس وقت بات چیت کرنا، مصافحہ یا معانقہ کرنا حرام ہے، عید کے دن یہ چند باتیں مسنون ہیں :۔

علی الصبح اُٹھنا، غسل کرنا، خوشبو لگانا، اچھے کپڑے پہننا، سُرمہ لگانا، مسواک کرنا نماز کے وقت سے قبل عید گاہ میں جانا، عید گاہ جانے سے قبل کسی قدر شیرینی کھانا عید گاہ جاتے ہوئے راستہ میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۔ پڑھنا، صدقۂ فطر دینا، صدقۂ فطر کی مقدار دو سیر گیہوں یا چار سیر جَو مقرر ہے، اگر اناج نہ خرید سکے تو اس کی قیمت مسلمان مساکین کو دے، عید کے دن غیر مسلم کو صدقۂ فطر یا خیرات دینا ناجائز ہے، صدقۂ فطر صاحب نصاب پر واجب ہے اگر غیر صاحب نصاب ادا کرے تو بھی ثواب ہے، یہ صدقہ اپنی طرف سے اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے عید کی نماز سے قبل دینا چاہئے اگر نماز سے قبل موقع نہ ملے تو نماز کے بعد ادا کرے ۔

صاحب نصاب وہ شخص ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کا مالک ہو یا اسی قدر مال و دولت رکھتا ہو (زکوٰۃ میں مال کا چالیسواں حصّہ ہر سال دیا جاتا ہے)

اَلْعِیْدُ لِمَنْ خَافَ الْوَعِیْدَ (مشکوٰۃ)

طریقہ نمازِ عید الفطر

نیت دو رکعت نماز عید الفطر واجب مع چھ تکبیروں کے ساتھ امام کے کرے، اور بعد تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) ہاتھ باندھ لے اور سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھے اور پھر تین بار "اللہ اکبر" کہے اور ہر تکبیر کے ساتھ دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور ہاتھ نہ باندھے، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھے، اور قرأت امام سنے، امام کے ساتھ رکوع و سجود کرے پھر دوسری رکعت میں بعد فراغت قرأت کے تین تکبیریں ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر کہے اور ہاتھ کھلے رکھے، پھر چوتھی بار اللہ اکبر کہکر امام کے ساتھ رکوع و سجود کرے اور امام کے ساتھ سلام پھیرے، سلام پھیرنے کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر تکبیر پڑھے۔

فراغت نماز کے بعد دعا مانگنا جائز نہیں بلکہ متوجّہ ہو کر خطبہ سُنے، اگر امام کی آواز نہ پہونچتی ہو تب بھی ادب کے ساتھ خاموش بیٹھا رہے خطبہ ختم ہونے سے پہلے اُٹھ کھڑا ہونا، بات چیت کرنا، مصافحہ و معانقہ کرنا منع ہے۔

چند ضروری مسائل

مسئلہ۔ عید کی نماز کا وقت آفتاب ایک نیزہ بلند ہونیسے شروع ہوتا ہے اور دوپہر سے قبل تک رہتا ہے۔

مسئلہ۔ عید کی نماز عیدگاہ میں پڑھنی سنّت ہے لیکن مجبوری کی حالت میں شہر میں بھی جائز ہے۔

مسئلہ۔ اگر کسی کو عید کی نماز نہ ملی ہو تو اُس کو تنہا پڑھنا جائز نہیں، نہ اُسکی قضا واجب ہے

مسئلہ۔ اگر کوئی شخص عید کی نماز میں ایسے وقت میں شریک ہو کہ امام تکبیریں کہہ چکا ہو تو فوراً نیت باندھ کر تکبیریں کہہ لے، اگرچہ امام قرأت شروع کر چکا ہو کچھ حرج نہیں ۔

مسئلہ۔ اگر ایسے وقت میں شریک ہو کہ رکوع ہو رہا ہو تو فوراً نیت باندھ کر رکوع میں شریک ہو جائے اور حالت رکوع میں بجائے تسبیح کے تکبیر کہہ لے لیکن ہاتھ نہ اُٹھائے، اور قبل اس کے کہ پوری تکبیریں کہہ چکے امام رکوع سے سر اُٹھالے تو یہ بھی کھڑا ہو جائے جس قدر تکبیریں رہ جائیں وہ معاف ہیں۔

مسئلہ۔ اگر دوسری رکعت میں شریک ہو تو ایک رکعت مثل دوسری کے اسی طرح پڑھے جیسے امام پڑھتا ہے، اوّل قرأت پڑھے پھر تین تکبیریں کہے پھر چوتھی تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے اور سجدہ و التحیات وغیرہ پڑھ کر نماز تمام کرے۔

مسئلہ۔ عیدگاہ میں اگر کسی کا وضو ٹوٹ جائے اور وضو کرنے کا موقع نہ ہو تو جائز ہے کہ تیمم کر لے اور نماز میں شریک ہو جائے ۔

عبدہٗ المذنب

محمد زاہد القادری عفا اللہ عنہ

شکریہ

ہم اپنے محترم دوست سید محمد شریف صاحب، سپروائزر، سنگر سوئنگ مشین کمپنی کے شکر گزار ہیں کہ ممدوح نے "تکبیر" کی اشاعت میں ایک نمایاں حصہ لیا۔ ہم آیندہ بھی اپنے محسن دوست کی عنایتوں کے منتظر رہیں گے ۔ (زاہد القادری)

قرآنِ کریم کی معجزانہ بلاغت

قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت اور لطافت و سلاست نے اہلِ عرب کے دِلوں کو جس طرح تسخیر کیا اُس کا حال ذیل کی روایات سے ظاہر ہوتا ہے۔

عمائدین قریش میں سے ایک دِن ولید بن المغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے محمدؐ! میں وہ کلام سُننا چاہتا ہوں جس کو تم مُنَزَّلٌ مِنَ اللہِ کہتے ہو آنحضرتؐ نے اُس وقت ابن مغیرہ کو یہ آیت سُنائی۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

(پارہ ۱۴ سورۂ نحل)

اللہ انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے اور لوگوں کے ساتھ احسان کرنے کا اور قرابت والوں کو مالی امداد دینے کا اور منع کرتا ہے بیحیائی کی باتوں اور نامعقول حرکتوں اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تم کو شاید کہ تم نصیحت حاصل کرو۔

ولید ابن مغیرہ اِس آیہ کریمہ کو سُن کر نہایت متاثر ہوا اور کہا بے شک اِس کلام میں ایک حیرت انگیز لطافت و بلاغت ہے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ بشر کا کلام نہیں۔

چنانچہ جب وہ اپنی جماعت کے پاس گیا تو اُس نے کہا اے لوگو! تم جانتے ہو کہ میں تم میں سب سے زیادہ عالم ہوں اور تم میں سب سے زیادہ شعر کا جاننے والا ہوں تمہیں معلوم ہے کہ میں اشعار کی تمام اقسام اور انواع سے واقف ہوں پس میں تمکو یقین دلاتا ہوں کہ محمدؐ نے مجھ کو جو کلام سُنایا ہے وہ ایک نہایت پاکیزہ کلام ہے جس کی فصاحت و بلاغت اور حلاوت و لطافت کو انسانی طاقت نہیں پہونچ سکتی۔

(زاد المعاد)

داعیٔ اسلام کی صداقت کا امتحان

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "کعبہ" کے ایک گوشہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور دوسری طرف مشرکین قریش جمع تھے، اُن میں سے "ابوالولید" ایک سردار نے اپنے دوستوں سے کہا کہ آج میں محمدؐ کو سمجھاتا ہوں کہ تم ہمارے بتوں کو بُرا نہ کہو یہ کہکر وہ آنحضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا محمدؐ امین! اگر آپ ہمارے بتوں کو بُرا نہ کہیں اور ہم کو اسلام کی دعوت نہ دیں تو ہم اہل قریش آپ کے احسان مند رہیں گے، آپ کو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیں گے اپنے مال وزر میں سے کافی حصّہ آپکی خدمت میں پیش کریں گے اور اگر آپ شادی کرنا چاہیں گے تو ہم عرب کی بہترین عورت سے آپ کی شادی کردیں گے۔

جب ابوالولید اپنی تقریر ختم کرچکا تو آنحضرت صلعم نے فرمایا اے شخص تم اپنی بات ختم کرچکے اب ذرا متوجہ ہوکر اللہ کا کلام سنو، یہ کہہ کر آپ نے بسم اللہ پڑھی اور سورہ سجدہ تلاوت کی

الٓمّٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ	الٓمٓ۔ کچھ شبہ نہیں ہے کہ اس کتاب کا نزول
مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اَمْ يَقُوْلُوْنَ	ربُّ العٰلمین کی طرف سے ہے کیا وہ کہتے ہیں؟ کہ یہ
افْتَرٰىهُ ۚ بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ	غیر منزّل من اللہ ہے (پرستاران باطل کا یہ قول
لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ	غلط ہے) بلکہ وہ تو تیرے رب کی طرف سے حق ہے
قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ الخ	تاکہ تو اُس قوم کو ڈرائے جنکے پاس تجھ سے پہلے
پارہ ۲۱ سورہ سجدہ	کوئی ڈرانے والا نہیں آیا شاید وہ راہ پائیں گے

یہ سورت سنانے کے بعد آنحضرت صلعم نے کہا اے ابوالولید! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں حق بات ظاہر نہ کروں، باطل پرستی کو اچھا کہوں، اور جس رب العزت نے یہ کلام مجھ پر نازل فرمایا ہے اور مجھے رسول بناکر بھیجا ہے میں اُس کے احکام کی تعمیل نہ کروں سنو!

ابوالولید نہ مجھ کو تمہارے احسان مند ہونے کی ضرورت ہے نہ میں تم پر بادشاہت اور حکومت چاہتا ہوں نہ مجھ کو مال و دولت کی تمنا ہے نہ میں کسی خوبصورت عورت سے شادی کرنا چاہتا ہوں میرا مقصد تو صرف اِس قدر ہے کہ تم بُت پرستی چھوڑ دو اور خدا پرستی اختیار کرو، ابوالولید نہایت سکوت کے ساتھ تمام باتیں سُنتا رہا اور پھر اپنی جماعت کے پاس چلا گیا، وہاں پہونچکر اُس نے کہا اے جماعتِ قریش! میں محمدؐ امین کے پاس اِس لئے گیا تھا کہ ان کو بُتوں کی مذمّت سے منع کروں تمہارا پیغام پہونچاؤں میں نے اس کام کو انجام دیا، لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ محمدؐ نے مجھ کو جیسا کلام سُنایا ہے میں نے آج تک نہیں سُنا وہ نہایت لطیف اور پاکیزہ ہے پس میں تم سے کہتا ہوں کہ تم محمدؐ کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور ان کے کام میں مزاحمت نہ کرو وہ مغلوب نہیں ہوسکتے (طبقات جلد ثانی)

عرب میں فصاحتِ کلام کی قدر

یہ امر مستند تاریخوں سے ظاہر کہ عرب میں فصاحتِ کلام کی قدر صدیوں سے ہوتی چلی آتی تھی، مکّہ میں ہر سال ایک عظیم الشان مجلس منعقد ہوتی تھی جس میں مختلف مقامات سے فصحا و بلغاء آتے تھے اور اپنے کلام سناتے تھے جس ادیب یا شاعر کا مضمون مقبول ہوتا تھا اُس کی بہت کچھ عزّت کی جاتی تھی اور جو قصائد عام طور پر پسند کئے جاتے تھے ان کو علیٰ قدر و مراتب کعبہ کے دروازہ پر آویزاں کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت سات قصیدے کعبہ کے دروازے پر لٹکے ہوئے تھے جن کو "معلّقات سبعہ" کے نام سے موسوم کیا جاتا تھا اِن قصیدوں میں امرء القیس کا قصیدہ سب سے بالاتر تھا۔ جب قرآن مجید کا نزول ہوا اور آیۂ کریمہ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ

کعبے کے دروازے پر لٹکائی گئی تو تمام فصحا و بلغائے عرب چیخ اُٹھے کہ "مَا هٰذَا كَلَامُ الْبَشَرِ" یہ توکسی بشر کا کلام ہو ہی نہیں سکتا۔
اِس کے بعد کعبہ کے دروازے سے تمام قصیدے اُتار لئے گئے۔

(تاریخ الاسلام جلد اوّل)

مدینہ میں اشاعتِ اسلام

آفتابِ اسلام کی نُورانی شعاعیں جب مدینہ میں پہونچیں تو عصیان و تمرّد کی ظلمت دن بدن کم ہونے لگی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو مدینہ بھیجدیا کہ وہ نومسلموں کو احکام اسلام سے آگاہ کریں اور دینِ حق کے محاسن ظاہر کریں، جب حضرت مصعب بن عمیرؓ مدینہ پہونچے تو وہاں چالیس پرستارانِ توحید موجود تھے آپ نے اسلام کے فضائل و محاسن ظاہر کئے اور تبلیغ اشاعت کا سلسلہ جاری کیا۔ ایک دن آپ اسعد بن ظفر کے گھر میں بیٹھے ہوئے اسلام کی خوبیاں اور فضیلتیں بیان کر رہے تھے کہ اُسید بن خطیر (رئیس مدینہ) تیوری چڑھائے اور تلوار ہاتھ میں لئے آپ کے پاس آیا اور کہا اے مصعب! تم ہمارے آبائی مذہب کو مٹانا چاہتے ہو اور نئے دین کی اشاعت میں مصروف ہو اگر میں تم پر سختی کروں تو میرا فعل قابل اعتراض نہ ہوگا، حضرت مصعبؓ نے کہا اے اُسید! تم ذرا میرے پاس بیٹھو، اُسید فوراً بیٹھ گیا تب آپ نے سورۂ مدثّر کی تلاوت کی۔

	ترجمہ
يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَأَنذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝ وَلَا تَمْنُن تَسْتَكْثِرُ ۝ وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝ فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ ۝ فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ عَلَى	اے پیغمبر! جو کملی اوڑھے پڑے ہو، اُٹھو! اور لوگوں کو عذابِ آخرت سے ڈراؤ، اور اپنے پروردگار کی عظمتیں بیان کرو، اور اپنے لباس کو پاک و صاف رکھو اور نجاست سے الگ رہو، اور تبلیغ رسالت کو اپنا اہم فرض سمجھو، اور اعلائے کلمۃ الحق

اَلْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝ — میں جو مشکلات پیش آئیں اُن پر اپنے پروردگار کی رضا جوئی کیلئے صبر کرو، پھر جب صُور پھونکا جائیگا تو وہ دِن کافروں کے لئے بڑی سختی کا ہوگا۔

اُسَید نے یہ سُورۂ مقدسہ سُن کر کہا مرحبا اے مصعبؓ! تم نے مجھے بہت اچھا کلام سُنایا اب تم مجھے بھی مسلمان کرلو۔ چنانچہ وہ مسلمان ہوگئے۔ (شمس التواریخ صفحہ ۸۴)

سعد بن معاذ مدینہ میں ایک جلیل القدر رئیس تھے، ایک دِن وہ حضرت مصعبؓ کے پاس آئے اور کہا تم لوگوں کو نئی نئی باتیں سکھلاتے ہو اور آبائی مذہب سے نفرت دِلاتے ہو، یہ مصیبت ہم کیونکر برداشت کریں؟ حضرت مصعبؓ نے اُن سے کہا اے رئیس القریہ! میں جس مذہب مقدسہ کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف ہوں تم ذرا اس کی خوبیوں پر نظر ڈالو اور جاہلانہ طریقہ پر مخالفت نہ کرو، یہ کہکر آپ نے سورۂ مزمل کی یہ آیتیں سُنائیں۔

	ترجمہ
يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝	(اے پیغمبر) جو چادر لپیٹے پڑے ہو، رات کے وقت نماز میں کھڑے رہا کرو ساری رات نہیں بلکہ کم، یعنی نصف شب کبھی اس میں سے بھی کم کرلیا کرو یا کبھی بڑھا دیا کرو اور قرآن کو خوب ٹھہرا ٹھہرا کر پڑھا کرو۔
(سورۂ مزمل)	

سعد بن معاذ ان آیات کو سُنکر اس قدر متاثر ہوئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے پھر اُنہوں نے بڑی رضا و رغبت کے ساتھ اسلام قبول کرلیا۔

(شمس التواریخ صفحہ ۸۵)

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ

حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کا واقعہ چونکہ قرآن مجید کی معجزانہ بلاغت سے متعلق ہے اس لئے یہاں درج کیا جاتا ہے۔ "صاحب مشکوٰۃ الانوار" لکھتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمرؓ نہایت غیظ و غضب کی حالت میں

آنحضرت صلعم کے قتل کا ارادہ کرکے گھر سے روانہ ہوئے راستہ میں ان کو سعد بن ابی وقاص ملے انہوں نے پوچھا اے عمر تلوار چمکاتے ہوئے کہاں جا رہے ہو جواب دیا محمدؐ کو قتل کرنے جاتا ہوں، حضرت سعد نے کہا محمدؐ کو قتل کرنے کیا جاتے ہو خود تمہاری بہن فاطمہ بنت خطاب اور تمہارے بہنوئی سعید بن عاصم مسلمان ہو چکے ہیں پہلے ان کو تو سمجھاؤ۔ یہ سنکر عمرؓ پہلے اپنی بہن کے گھر گئے وہاں پہونچکر انہوں نے بہن بہنوئی دونوں کو زدوکوب کیا یہاں تک وہ لہولہان ہوگئے۔ آخر ان کی بہن فاطمہ بنت خطاب نے کہا اے عمر خواہ تم ہم کو جان سے مار ڈالو لیکن ہم اسلام کو ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔

حضرت عمرؓ نے یہ استقلال دیکھ کر کہا اچھا جو کلام محمدؐ پر نازل ہوا ہے وہ مجھے بھی سناؤ ان کی بہن نے سورۂ "طٰہٰ" نکال کر سامنے رکھدی حضرت عمرؓ نے اس کو پڑھا اور جب "تَنْزِيلًا مِّمَّنْ خَلَقَ الْأَرْضَ وَالسَّمَاوَاتِ الْعُلَى ۝"

"خالق زمین و آسمان نے اس کو نازل فرمایا ہے"

پر پہونچے تو بہت متاثر ہوئے آنکھوں سے آنسو بہنے لگے پھر کہا اچھا اب مجھے محمدؐ کے سامنے لیچلو اور اسلام میں داخل کرلو، آخر خدمت نبوی میں حاضر ہوکر مسلمان ہوگئے۔

(مشکوٰۃ الانوار صا)

غرضکہ اسلامی تاریخ کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہوتا ہے کہ اشاعت اسلام میں فصاحت و بلاغت قرآن کو بہت کچھ دخل رہا ہے اور ایسے نازک وقت میں جب کہ اسلام بے یارو مددگار تھا قرآن پاک کے اعجاز نے مسلمانوں کی تعداد بڑھانے میں لاثانی کرشمہ دکھایا۔

عبدہٗ

زاھد القادری عفا عنہ

حقانیت اسلام

(مولانا سید محمود صاحب زیدی (فاضل الٰہیات)

کسی مذہب کی صداقت معلوم کرنے کے لئے ارباب علم و عقل نے جو معیار قایم کیا ہے وہ "تکمیلِ توحید" ہے دُنیا کے بڑے بڑے حکماء اور فلاسفروں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ توحید مذہب کی اصل روح اور صداقت مذہب کا اوّلین اصول ہے۔ پس جس مذہب میں توحید کی اعلیٰ اور مکمل تعلیم موجود ہے وہ مذہب حق ہے اور اُس کی اتباع انسانی فطرت کا عین اقتضا ہے اور جس مذہب میں توحید نا مکمل یا ناقص ہے وہ مذہب حق نہیں اور اس کی اتباع فطرتِ انسانی کے بالکل خلاف ہے۔ اس معیار کو پیش نظر رکھ کر ہم اسلام اور دیگر مذاہب کی توحید کا موازنہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ صداقتِ اسلام آشکارا ہو جائے اور طالبانِ حق کسی صحیح نتیجہ پر پہونچ سکیں۔

اسلامی توحید

مذہب اسلام خدا کی ذات وصفات اور اس کے افعال میں توحید کی تعلیم کرتا ہے اور اس کو مخلوق کی شابہت سے پاک ظاہر کرتا ہے، قرآن مجید میں اس قسم کی بہت سی آیات وارد ہوئی ہیں جن میں صاف طور پر بتایا گیا ہے کہ بنی نوعِ انسان کا فطرتی دین یہ ہے کہ وہ اکیلے اللہ کو اپنا رب مان کر اُسی کے آگے سر جھکائے، ذیل میں چند آیتیں لکھی جاتی ہیں جن میں خدا تعالیٰ کی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے۔

	ترجمہ
وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ؀	تمہارا معبود تو وہی خدائے واحد ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ نہایت رحم کرنے والا اور مہربان ہے۔

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط	خدا تعالیٰ واحد و یکتا ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے اور قایم ہے نہ اسے نیند آتی ہے نہ غفلت اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب اُسی کا ہے ۔
ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُھَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ ۔	اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمام جہان کا بادشاہ ہے پاک ذات ہے تمام عیبوں سے بری ہے امن دینے والا ہے نگہبان ہے، زبردست ہے صاحب جبروت ہے، صاحب عظمت ہے ۔
ھُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ	وہی اللہ ہر چیز کا خالق، ہر چیز کا موجد اور طرح طرح کی صورتیں بنانے والا ہے ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ ۔	ساری حمد اللہ کے لئے ہے جس کی نہ اولاد ہے نہ اس کی سلطنت میں کوئی شریک ہے نہ وہ کمزور ہے کہ اس کا کوئی مددگار ہو ۔

ان آیتوں میں اس امر کی طرف رہنمائی کی گئی ہے کہ اکیلے اللہ کو مانو اُسی کی رضا طلب کرو وہی پیدا کرنے، مارنے والا اور رزق دینے والا ہے اور وہی تمہارے اعمال کی جزا و سزا دیگا اس پاکیزہ تعلیم کے ذریعہ اسلام نے باطل پرستی کے لشکر پر جو انسانی نفوس پر غالب ہو رہے تھے سخت حملہ کرکے ان کو شکست دی اور بت پرستی کے خیالات جو دماغوں میں راسخ ہو گئے تھے ان کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیا، اس نے کہا انسان اس لئے نہیں پیدا کیا گیا کہ وہ پتھروں، درختوں یا رسولوں کی پوجا کرے بلکہ اس کی فطرت میں اس بات کی استعداد رکھی گئی ہے کہ وہ علم و عقل سے کام لیکر معبود حقیقی کو پہچانے اور تمام معبودانِ باطل سے بیزار ہو کر خدائے واحد کے سامنے سر جھکائے اور صرف اسی کی عبادت کرے ۔

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا ۔ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ ۔

اسلامی توحید کو بیان کرنے کے بعد اب ہم دیگر مذاہب کی توحید پر روشنی ڈالتے ہیں تاکہ ارباب علم بآسانی موازنہ کر سکیں ۔

یہودیوں کا عقیدہ

یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا اور اس کا بیٹا عُزیر لائق پرستش ہیں یہ دونوں مخلوق کو پالتے ہیں پس ان کی عبادت کرنی چاہیئے ۔ (ریلیجنز آف دی ورلڈ)

خداوند مہربان باپ ہے اُس نے اپنے بیٹے کو ہمارے پاس بھیجا (کتاب الخروج)

عیسائیوں کا عقیدہ

عیسائیوں میں کئی فرقے ہیں لیکن سب کا عقیدہ یہ ہے کہ یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے کنواری مریم خدا کی بیوی ہے پس باپ بیٹا اور رُوح القدس تینوں قابل عبادت ہیں (ریلیجنز آف دی ورلڈ)

خدا آسمان و زمین اور سب چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے یسوع مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا ہے باپ اور بیٹا جو ہر واحد ہیں، یسوع مسیح کنواری مریم سے مجسّم ہوا ۔ (کومن پریئر باب اوّل)

زردشتیوں کا عقیدہ

زردشت موحد نورانی متبعین یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ دنیا کے پیدا کرنے والے دو خدا ہیں ایک کا نام آہرمن ہے اور دوسرے کا یزدان دونوں قابل عبادت ہیں ۔ (الملل والنحل جلد دوم)

ہندوؤں کا عقیدہ

ہندوؤں میں بہت سے فرقے ہیں لیکن ان میں دو جماعتیں بہت مشہور ہیں ایک سناتن دھرمی اور دوسری نوزائیدہ جماعت آریہ سماجیوں کی ہے، سناتن دھرمیوں کا عقیدہ ہے کہ پرمیشور اوتاروں کے اندر سماتا ہے وہ شیو، برہما، بشن اور مہیش میں سمایا، اسی خیال کی بنا پر وہ ۳۳ کروڑ دیوتاؤں کی پرستش جائز سمجھتے ہیں ۔ (پُران مت پریالوچن)

آریوں کا عقیدہ

آریوں کا عقیدہ ہے - پرمیشور (خدا) جیو (روح) اور پرکرتی (مادّہ) انادی (قدیم) ہیں پرمیشور نے اپنے گیان سے جیو اور پرکرتی پر قابو پاکر ان سے دنیا قایم کی -

(ستیارتھ پرکاش و اگوید آدی بھاشیہ بھومکا)

غرضیکہ دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں کسی میں خالص توحید کی تعلیم موجود نہیں ہے اور یہ عزت صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ وہ توحید کی اعلیٰ اور مکمل تعلیم پیش کرتا ہے پس وہ لوگ جو عقل سلیم رکھتے ہیں برائی اور بھلائی میں تمیز کریں اور اسلام کے حلقہ میں داخل ہوکر نجات آخرت حاصل کریں ۔

وَاللّٰہُ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝

(سید محمود غفرلہٗ)

الموعظۃ الحسنہ

اِس نام کا ایک رسالہ ہمیں بغرض ریویو موصول ہُوا ہے جس کے مصنف جناب مولوی قاضی فیض محمد صاحب مجسٹریٹ ریاست کوٹہ (راجپوتانہ) ہیں

اس رسالہ میں فریضۂ دعوت و تبلیغ کی طرف مسلمانوں کو توجہ دلائی گئی ہے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی تفسیر کی گئی ہے، رسالہ کے ہر لفظ سے مترشح ہے کہ جناب مصنف اپنے قلب میں اسلام کی سچی محبت رکھتے ہیں، مسلمانوں کو "الموعظۃ الحسنہ" مصنف صاحب کے پتہ سے منگا کر پڑھنا چاہئے ۔ (زاہد القادری عفاعنہ)

سرِّ دلبراں در حدیثِ دیگراں

ساتویں صدی ہجری میں جبکہ داعیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شورش پسندوں کی معاندانہ سازشوں سے نجات حاصل کی تو آپ نے شاہانِ عالم کے نام دعوتِ اسلام کے خطوط روانہ فرمائے۔ اس زمانہ میں شام و بیت المقدس کی حکومت عیسائیوں کے پاس تھی، اور شاہ ہرقل جو روما کی مشرقی سلطنت کا جلیل القدر شہنشاہ تھا بیت المقدس میں رہتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ بن کلبیؓ کو اپنا سفیر بنا کر ہرقل کے پاس بھیجا اور اسلام کی دعوت پیش کی آپ نے دعوت نامہ میں لکھا تھا کہ

اے ہرقل! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں میں تم سے کہتا ہوں کہ تم خدائے واحد القہار کی اطاعت قبول کرو اور اسکے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کرو کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھیراؤ میں ظاہر کرتا ہوں کہ عیسٰی ابن مریم اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر تھے جو مریم طیبہ عفیفہ کے بطن سے باذنِ اللہ پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو بھی بغیر ماں باپ کے پیدا کیا تھا اللہ ہر بات پر قادر ہے، اے ہرقل میں تم کو دعوت دیتا ہوں کہ خدا کی توحید پر ایمان لاؤ وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں، میں تمہیں امرِ حق کی طرف بلاتا ہوں تم میری تعلیم کا سچے دل سے اقرار کرو کیونکہ میں اللہ کا رسول ہوں، سلامتی ہو اس پر جو صراطِ مستقیم پہ چلتا ہے۔

اللہ کا پیغام پہونچانے والا
"محمدؐ"

جب ہرقل کے پاس یہ نامۂ مبارک پہونچا تو اُس نے سفیر نبوی کی بہت عزت کی اور بہت سے حالات دریافت کئے، پھر ارا کین سلطنت کو حکم دیا کہ اگر میری مملکت میں اس وقت مکہ کا کوئی شخص آیا ہوا ہو تو اس کو میرے دربار میں پیش کرو تاکہ میں مزید تحقیقات کروں۔

اتفاق سے اُن دنوں ابوسفیان معہ دیگر تاجران مکہ کے شام میں آیا ہوا تھا اُسے بیت المقدس میں پہنچایا گیا اور ہرقل کے دربار میں پیش کیا گیا۔

ہرقل نے تاجران مکہ سے کہا کہ میں ابوسفیان سے چند سوال کرنا چاہتا ہوں اگر یہ کوئی جواب غلط دے تو مجھے تبلا دینا۔

اس وقت تک ابوسفیان پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا اُس کا اپنا بیان ہے کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ میرے ساتھ والے میرا جھوٹ ظاہر کر دینگے تو میں بہت باتیں بناتا مگر اُس وقت قیصر ہرقل کے سامنے مجھے سچ سچ ہی کہنا پڑا۔

ہرقل اور ابوسفیان میں جو سوال وجواب ہوئے وہ یہ ہیں:۔

قیصر۔ محمدؐ کا خاندان اور نسب کیسا ہے؟

ابوسفیان تاجر۔ شریف وعظیم۔

یہ جواب سنکر ہرقل نے کہا سچ ہے نبی شریف گھرانے کے ہوتے ہیں تاکہ ان کی اطاعت میں کسی کو عار نہ ہو۔

قیصر۔ محمدؐ سے پہلے بھی کسی نے عرب میں یا قریش میں نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے؟

ابوسفیان تاجر۔ نہیں

یہ جواب سنکر ہرقل نے کہا" اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھ لیتا کہ اپنے سے پہلے کی تقلید کرتا ہے"۔

قیصر۔ نبی ہونے کے دعوے سے پہلے کیا یہ شخص جھوٹ بولا کرتا تھا۔ یا اس کو جھوٹ بولنے کی کبھی تہمت دی گئی تھی۔

ابوسفیان۔ نہیں۔

ہرقل نے جواب سُنکر کہا "یہ نہیں ہوسکتا کہ جس شخص نے کبھی لوگوں پر جھوٹ نہ بولا وہ خدا پر جھوٹ باندھے"

قیصر۔ اس کے باپ دادا میں سے کوئی شخص بادشاہ بھی ہوا ہے ؟

ابوسفیان ۔ نہیں ۔

ہرقل نے اس جواب پر کہا "اگر ایسا ہوتا تو میں سمجھ لیتا کہ نبوّت کے بہانے سے باپ دادا کی سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے ۔

قیصر۔ محمدؐ کے ماننے والے مسکین غریب لوگ زیادہ ہیں یا سردار اور قوی لوگ ؟

ابوسفیان ۔ مسکین ۔ حقیر لوگ ۔

ہرقل نے اس جواب پر کہا " ہر ایک نبی کے پہلے ماننے والے مسکین لوگ ہی ہوتے رہے ہیں"

قیصر۔ اِن لوگوں کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے یا کم ہوتی جاتی ہے ؟

ابوسفیان ۔ بڑھ رہی ہے ۔

ہرقل نے کہا ۔ ایمان کا یہی خاصّہ ہے کہ آہستہ آہستہ بڑھتا ہے اور حد کمال تک پہنچ جاتا ہے ۔

قیصر۔ یہ شخص کبھی عہد و پیمان کو توڑ بھی دیتا ہے ؟

ابوسفیان ۔ نہیں ۔

ہرقل نے کہا بیشک نبی عہد شکن نہیں ہوتے عہد شکنی دنیا دار کیا کرتا ہے، نبی دُنیا کے طالب نہیں ہوتے ۔

قیصر۔ کبھی اس شخص کے ساتھ تمہاری لڑائی بھی ہوئی ہے ؟

ابوسفیان ۔ ہاں ۔

قیصر۔ جنگ کا نتیجہ کیا رہا ؟

ابوسفیان ۔ کبھی وہ غالب رہا (بدر میں) اور کبھی ہم (اُحد میں)

ہرقل نے کہا خدا کے نبیوں کا یہی حال ہوتا ہے لیکن آخر کار خدا کی مدد اور فتح اِن کو ہی حاصل ہوتی ہے ۔

قیصر ۔ اس کی تعلیم کیا ہے ؟

ابوسفیان ۔ ایک خدا کی عبادت کرو ۔ باپ دادا کے طریق (بُت پرستی) کو چھوڑ دو، نماز، روزہ، سچائی، پاکدامنی، صلہ رحم کی پابندی اختیار کرو ۔

ہرقل نے کہا ۔ نبیٔ موعود کی یہی علامتیں ہم کو بتلائی گئی ہیں، میں سمجھتا تھا کہ نبی کا ظہور ہونے والا ہے، لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ عرب میں سے ہوگا ۔ ابوسفیان ! اگر تم نے سچ سچ جواب دئے ہیں تو وہ ایک روز اس جگہ پر جہاں میں بیٹھا ہوا ہوں ضرور قابض ہو جائے گا ۔ کاش میں ان کی خدمت میں پہونچ سکتا اور نبی کے پاؤں دھویا کرتا ۔

حضرت دحیہ بن کلبیؓ کا بیان ہے کہ ہرقل قیصر روم اِن تمام حالات کو سُنکر نبیٔ کریم کی صداقت کا قائل ہوگیا تھا اور اسلام کی طرف اُس کا رُجحان بھی ہوا ۔ لیکن بعض سرکش اور شریر النفس بشپ پادریوں کے خوف سے وہ مسلمان نہ ہوسکا اور خاموش ہوگیا ۔ ابوسفیان کہتے تھے کہ میرے دِل میں اُسی روز سے اپنی ذلت کا نقش اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیندہ عظمت کا یقین ہوگیا تھا ؎

خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

(برکات احمد قدسی)

حضرت محمدؐ کے اخلاق

(فاضل محقق "کاونٹ ٹالسٹائی" کے قلم سے)

کوئی مصنف مزاج شخص حضرت محمدؐ کے حالات زندگی مطالعہ کرنیکے بعد اُن کی صداقت اور اخلاقی جرأت کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتا، وہ ساتویں صدی عیسوی میں پیدا ہوئے اور اُس زمانہ کی مکمل تاریخ اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے تاریخ ظاہر کرتی ہے کہ حضرت محمدؐ کے ظاہر ہونے سے پہلے دُنیا میں گمراہی پھیلی ہوئی تھی اور عالمگیر تاریکی چھا رہی تھی وہ اس تاریکی میں نُور بن کر چمکے۔ اور اپنی روشنی سے ذرّہ ذرّہ کو روشن کر دیا، آپ نے ایک ایسی قوم کی اصلاح کی جو صدیوں سے قعر ذلت میں پڑی ہوئی تھی اور جسکا کوئی نظم و تمدن نہیں تھا۔ پس ہم یقین کرنے پر مجبور ہیں کہ محمدؐ کی تبلیغ و ہدایت خالص سچائی پر مبنی تھی۔

حضرت محمدؐ نے جب حق پرستی کا اعلان کیا اور بُت پرستی کی بُرائیاں ظاہر کیں تو عرب کے سنگدلوں نے اُن پر اور اُن کے ہمراہیوں پر طرح طرح کے ظلم و ستم کئے اس بناء پر بہت سے مسلمانوں کو مکّہ سے ہجرت کرنی پڑی اور وہ حبشہ چلے گئے وہاں کے رحمدل بادشاہ نجاشی نے مسلمانوں سے پوچھا کہ اے لوگو! تمہارے ہاں کیا انقلاب عظیم پیدا ہوا جو تم کو گھر بار چھوڑنا پڑا؟

مسلمانوں نے کہا اے بادشاہ! ہم لوگ بُت پرست تھے ناپاک زندگی بسر کرتے تھے ہم انسانی محسوسات سے بیگانہ اور خدا پرستی سے ناآشنا تھے خدا نے ہماری حالت پر رحم کیا اور ہم میں ایک شخص پیدا کیا جس کی سچائی، ایمانداری، اور پاکبازی سے ہم واقف تھے اُس نے ہم کو خدا کی وحدانیت بتائی اور اُسکے ساتھ کسی کو شریک کرنے سے منع کیا ہمکو بُرائیوں سے بچنے اور نیکیاں اختیار کرنے کی ہدایت کی۔ ہم ان پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی تعلیموں کو قبول کیا۔ افسوس کہ بعض نادان لوگوں نے ہم کو تکلیف پہنچائی اور ہمکو

گھر بار چھوڑ کر یہاں آنا پڑا۔

نو مسلموں کے اِس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ محمدؐ کی صداقت کے کس قدر قائل اور معترف تھے!

حضرت محمدؐ کی صداقت کا ایک بیّن ثبوت یہ ہے کہ سب سے پہلے جو ایمان لائے ہیں وہ اُن کے گھر والے اور اقارب ہیں، یہ سب ان کی خانگی زندگی اور تمام حالات سے بخوبی اور پورے پورے واقف تھے اگر اُن میں صداقت نہ ہوتی تو یہ لوگ اعتراضات اور اختلافات کا طوفان برپا کر دیتے۔

نہایت مستند اور معتبر تاریخوں سے ثابت ہے کہ حضرت محمدؐ بے انتہا منکسر المزاج۔ رحمدل۔ راستباز خلیق، متحمل، انصاف پسند اور جلیل القدر ریفارمر تھے، آپ کے نزدیک دنیاوی مفاخرت کوئی چیز نہ تھی، آپ جتنی عزت کہ ایک دولتمند کی کرتے تھے اُتنی ہی ایک غریب اور مفلوک الحال کی بھی کرتے تھے، کبھی کسی غریب آدمی کو آپ نے نظر حقارت سے نہیں دیکھا۔ ہر ایک سے بڑی محبت کے ساتھ پیش آتے تھے، بیماروں کی عیادت کو تشریف لیجاتے، غریبوں کی دعوت قبول کر لیتے، بکریوں کا دُودھ دوھتے، اپنے کپڑوں میں پیوند لگا لیتے، آگ سُلگاتے جھاڑو دیتے اپنی جُوتیاں گانٹھتے، غرضکہ گھر کے ادنیٰ ادنیٰ کام اپنے ہاتھ سے انجام دیتے تھے۔ دُنیا کے تمام انصاف پسند محققین اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت محمدؐ کا طرزِ عمل اخلاق انسانی کا ایک حیرت انگیز کارنامہ ہے۔ انتہائی کامیابی کے زمانہ میں بھی آپ کے اخلاق و اطوار اور ظاہری لباس میں وہی سادگی پائی جاتی تھی جو کہ سخت سے سخت تکلیف و بیکسی کے ایام میں تھی ۸ جون ۶۳۲ء کو اس مقدس زندگی کا آخری نظارہ دِکھائی دیتا ہے وفات سے پہلے آپ نے اپنے متبعین کو نصیحتیں کیں۔

مسلمانو! امن کی زندگی بسر کرنا، ایک دوسرے کے مددگار اور بھائی بن کر رہنا، کینہ اور عداوت کو دِل میں جگہ نہ دینا دیکھو میں نے تمہیں وہ سب کچھ پہونچا دیا جس کے لئے میں خدا کی طرف سے تمہارے پاس بھیجا گیا تھا۔

(مترجم از المؤید)

(۱)

سرشارانِ عید۔ عید کی مسرتوں میں غرق ہونے والو۔ خدا تمہیں عید مبارک کرے۔ عید کی خوشیاں تم پر سایہ فگن ہوں اور تم کامیابِ عید۔ عید کا دامن تم کو۔ تمہارے ارمانوں کو۔ تمہاری امیدوں کو۔ شادمانی کے پھولوں سے آراستہ کرے۔ اور تم آغوشِ عید میں جلوہ فگن ہو کر مسکراؤ۔ تمہارے تبسم کا عکس کسی مجبور اور حرمان نصیب دل پر پڑے۔ اور وہ تمہیں مسرور دیکھکر خود بھی مسرور ہو۔

"کاش اسکی یہ مسرت کامیاب ہو"

یہ عید۔ یہ تجدید انبساط۔ یہ مسرت کا تازہ ترین مرقع۔ اپنی تمام دلفریبیوں اور رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر ہے۔ اِس کا نمایاں اثر شادی و غم میں جو آج کے لئے اور صرف آج کے لئے مخصوص ہیں۔ اپنا جلوہ دکھا رہا ہے۔ یہی عید۔ یہی ہلالِ عید مجمع اضداد ہے۔ کوئی خنداں ہے۔ کوئی گریاں۔ کوئی وصالِ یار سے سرشار ہے تو کوئی خنجرِ فراق کا کشتہ۔ کہیں نوائے ساز ہے تو کہیں صدائے سوز۔

"کاش یہ سوز و ساز قائم رہے"

یہ ہلالِ عید۔ یہ خنجرِ دو دم۔ یہ نویدِ شادمانی کا خاموش رقعہ۔ مجھے مدعو کر رہا ہے اور میں ایک دعوتِ انبساط کا بدنصیب مرکز۔ اس محشرستانِ عید کی طرف کھنچا جاتا ہوں۔ اسکی مسرتوں میں جذب ہونا چاہتا ہوں۔

"مگر آہ میرے نصیب"

(۲)

خوش آمدید ۔ اے ہلالِ عید ۔ اہلاً و مرحباً اے سرچشمہ مسرت ۔ میں تیری مسرتوں کو "لبیک" کہنے کو تیار ہوں ۔ میں تیرا خیر مقدم کرنے کے لئے اپنی متاعِ حیات کا بہترین سرمایہ ۔ اپنے خونِ جگر کا عزیز ترین قطرہ پیش کرتا ہوں ۔ میرے اِس ہدیہ کو قبول کریں جانتا ہوں کہ میرا حقیر تحفہ اِس قابل نہیں کہ تیرے مسرور دامن میں پناہ لے سکے ۔

"مگر مجھے مطمئن اور مسرور کرنا تیرا فرض ہے"

میں جانتا ہوں کہ تیرے رنگین دامن پر یہ سپید قطرہ ایک بدنما دھبا ہوگا ۔ مگر میں مجبور ہوں ۔ جب تک یہ دل کی صورت میں تھا یہ بھی رنگین تھا ۔ مگر اب جب تمام دُنیا کا رنگ بدل گیا ہے اور میرے لئے دُنیا کی تمام رنگینی فنا ہو چکی ہے ۔ میں رنگ کہاں سے لاؤں ۔ محبت کا خون سپید ہوگیا ۔ مجھے کوئی شکایت نہیں ۔ اگر میرے اپنے خون کی سُرخی سپیدی میں منتقل ہوگئی تو میں کیا کروں ۔

"کیا تو اے ہلالِ عید اسے قبول نہ کرے گا"

دیکھ یہ تیرے رنگین دامن پر سپید حاشیہ بن کر اُسے اور خوبصورت بنائیگا ۔ تیرے "زرکار" اور "مرصع" دامن پر عقیق اور نیلم قطار در قطار سہی مگر یہ موتیوں کی جھالر نہایت خوشنما معلوم ہوگی اور جب تیرے حُسن کی تجلّی ان پر عکس افگن ہوگی تو یہ آتشِ حُسن کے پرتو سے چمک اٹھینگے

"اے ہلالِ عید اِن کو قبول کر"

اے ہلالِ عید تو مجھے اُن سطحی ہستیوں میں نہ شمار کر جو تجھے دیکھتے ہی خوشی سے باغ باغ ہو گئیں۔ یہ کوتاہ اندیش "مرغِ زریں" تیری ہمنوائی دیر تک نہ کر سکینگے۔ جب تک تو ہلالِ نو کی صورت میں جلوہ گر ہے یہ تیرے پرستار رہیں گے۔ مجھ سے تیرا پیام چھین کر۔ تیری معصومیت کی روح حاصل کر کے جلد اور بہت جلد بھے بھول جائینگے۔ یہ کل تک میری ہنسی دیکھکر خود بھی ہنستے تھے۔ آہ۔ مجھے متبسم دیکھکر تمام دُنیا مُسکراتی تھی۔ آج میں روتا ہوں تو میرے ساتھ کوئی نہیں روتا۔

"اے ہلالِ عید میں تجھے یقین دلاتا ہوں"

---

(۳)

عیش و عشرت کے سرشارو۔ مُسرّت اور شادمانی کے شیداؤ۔ تمہارے دن عید اور تمہاری راتیں شب برات۔ مگر کیا تم اتنا ایثار روا رکھو گے کہ اپنی بے پایاں مسرت اور لازوال شادمانی کا ایک اور صرف ایک دن ایک مجبور اور بدنصیب پر رحم کھا کر اسے دیدو تاکہ وہ بھی

"عید کے مسرور دامن میں پناہ لے سکے"

نہیں اگر تمہاری نازک طبیعت اسکی متحمل نہ ہو سکے تو جانے دو۔ وہ بدنصیب ایک گھنٹے ہی کے لئے مسرور ہو سکتا ہے اگر تمہاری ایک نگاہِ لطف اُسکی امداد کرے۔ اگر اتنا بھی نہیں تو ایک لمحہ ہی کے لئے اپنی مسرتوں کا ایک لمحہ اُسے دیدو۔ تاکہ ایک ناملول دل۔ ایک بدنصیب محبت۔ ایک ہجراں نصیب آغوش کیفِ وصال سے سرشار ہو۔

"اور ایک مجبور تبسم ہلالِ عید کی نذر کر سکے"

---

(۴)

معاف کر لے ہلالِ عید۔ معاف کر اے سائلِ مسرت۔ میں معذور ہوں۔ میری معذوری کا واسطہ رحم کر۔ دُنیا اور اہلِ دُنیا میری سائلانہ گزارش پر مُسکراتے ہیں۔ مجھے دیوانہ سمجھتے ہیں میں نے تیرے لئے بھیک مانگی۔ دستِ سوال پھیلایا۔ مگر میری بدنصیبی اور نامرادی میرے ساتھ ہے۔ خدا حافظ اے ہلالِ عید۔ میرے پاس تیری میزبانی کے لئے کچھ نہیں۔ ماسوا اِن آنسوؤں کے ہار کے جو میں نے پہلے ہی تیری نذر کر دیا ہے۔ میری مجبوریاں تجھ پر روشن ہیں۔ دُنیا والوں نے اگر میری درخواست کو مسترد کر دیا تو تو اسے کامیاب بنا۔ اور یہ آنسوؤں کے چند قطرے قبول کر۔

"تاکہ میں بھی مطمئن اور مسرور ہو سکوں"

اکبر۔ حیدری

تہنیت عید

ناظرین "تکبیر" کو عید مبارک ہو۔ مگر آہ کیا موجودہ ادبار جو عالم اسلام پر منڈلا رہا ہے ہمیں اس کی اِجازت دیتا ہے کہ ہم "عید مبارک" کے خوش کُن الفاظ سے مسرور ہو سکیں، اِس عید کا واسطہ اسلام پر رحم کیجئے" اور اسے اس روزانہ انحطاط سے محفوظ کیجئے جو آپ کی اور صرف آپ کی غفلت کا نتیجہ ہیں۔ اصراف سے پرہیز کیجئے، حقداروں کے حقوق نظر انداز نہ کیجئے، اسلامی دوکانداروں کی ہمت افزائی کیجئے، مذہبی تعلیم کو اپنا نصب العین بنائیے، اور کوئی حرکت ایسی نہ کیجئے جس سے عید کا تقدس مجروح ہو، اسلام کی توہین ہو، اگر آپ ہماری مبارکباد کے اہل ہیں تو ہم سچے دِل سے آپ سے کہتے ہیں کہ۔

عید مبارک

(زاھد۔ القادری)

اخفائے رازِ عشق

میں نے اپنی محبت کے راز کو اپنے دل کے عمیق ترین گوشے میں چھپایا اور اس لئے چھپایا کہ تم اس سے آگاہ نہو۔ تمہیں اس کا علم نہو کہ ایک بدنصیب تمہارے خیالی مجسمے کے سامنے دو زانو بیٹھکر تمہاری پرستش کرتا ہے۔ تم نہ جانو کہ ایک نامراد آنکھ تمہارے تصوّر کی منّت گزار ہے۔ ہاں میں نے تم سے اپنا راز چھپایا اور اس لئے چھپایا کہ میری محبت خود غرضی کے ناپاک جرم سے پاک تھی۔ میں جانتا تھا کہ محبّت اُسی حالت میں پُر امن رہ سکتی ہے جب ایک اور صرف ایک سینے میں مقید رہ سکے۔ دو دلوں میں تقسیم ہونے کے بعد محبت خطرناک صورت اختیار کرلیتی ہے۔ مجھے اس کا علم تھا۔ اور میں اسکے انجام سے بے خبر نہ تھا۔

میری زبان میرے راز سے آشنا نہوئی۔ میرے کانوں نے میرے دل کا راز نہ سُنا۔ اور میں مطمئن تھا کہ میرا راز محفوظ ہے۔ میں گُل کا انجام دیکھ چکا تھا۔ گُل کی زندگی اُس کا راز تھی۔ جسے کوتاہ بیں نظریں نکہت کے نام سے یاد کرتی تھیں۔ گُل کا نازک سینہ اِس راز کا متحمل نہوا اور اُس نے "صبا" کی دلداریوں سے متاثر ہوکر اپنا راز صبا پر ظاہر کردیا اور صبا نے رُخ بدلکر یہ راز تمام گلستان سے کہدیا۔ گُل نے اپنے راز کو یوں برباد ہوتے ہوئے دیکھکر ایک آہ کی اور مرجھا کر رہ گیا۔ اُسکے ذرّے منتشر ہوگئے۔ اور دیکھنے والوں نے کوئی توجہ نہ کی۔

میں جانتا تھا کہ میرا جگر بھی گُل کی طرح شق ہوجائیگا۔ مجھے معلوم تھا کہ یہ راز طشت بام ہوکر رہے گا۔ اسکے باوجود میں نے اِسکے چھپانے کی کوشش کی جلتی ہوئی آگ پر پردہ ڈالا۔ اور اِس بات کا منتظر رہا کہ کب یہ طلسم منصۂ شہود پر ظاہر ہوتا ہے۔ مگر نہیں میرا کلیجہ

شق نہوا۔ میرا جگر پاش پاش نہوا۔ اور میں سمجھتا رہا کہ میرا راز محفوظ ہے۔ میں اِس جوشِ مسرت میں رقص کرنے لگتا اور میرے آنسو نکل آتے۔ میرا دل ہلکا ہو جاتا اور میں مطمئن۔ ایک دن مجھے احساس ہوا کہ میری راز پوری طاقت کے ساتھ محبوس نہیں۔ میرے خیالی شکوک نے یقین کی صورت اختیار کر لی۔ میں مضطرب اور پریشان ہو کر اُس چور کی جستجو کرنے لگا جس نے میری متاعِ حیات کے عزیز ترین سرمایہ کو برباد کر دیا۔ میرے شکوک مختلف صورتوں میں جلوہ گر ہوتے رہے۔ مگر مجھے کچھ کامیابی نہوئی۔

آخر مجھے معلوم ہو گیا میرے آنسو فضا کے دامن میں جذب ہو گئے۔ شبنم کے ساتھ پرواز کرنے لگے۔ آفتاب کی شعاعوں میں منتقل ہو گئے۔ یہ شعاعیں اُن کو آسمان پر لے گئیں۔ اور ماہتاب کی کرنوں کے سپرد کر دیا۔ انھوں نے چرخِ نیلوفری پر نمایاں ہو کر ستاروں کی صورت اختیار کر لی۔ میں نے اِن کو ان صورتوں میں جلوہ گر دیکھا مگر مجھے معلوم نہوا کہ یہ میری محبت کا گم شدہ راز ہیں۔

ایک دن جب کہ ابرِ گہر بار زمین اور آسمان کے درمیان ایک رشتۂ محبت قائم کر رہا تھا۔ دُنیا اور اہلِ دُنیا آسمانی رحمتوں سے مالا مال ہو رہے تھے۔ باغ کو گُل و لالہ۔ راغ کو سبزہ۔ اور بدنصیب شور بوم کو خس مرحمت ہو رہی تھی۔ سمندر نے اپنا وسیع آبی دامن پھیلایا اور کہا "اے ابرِ گہر بار۔ اے دُنیا و مافیہا کی زندگی۔ اے منبعِ جود و سخا۔ اے آسمانی نعمتوں کے تقسیم کرنے والے"۔ مجھے اِن پانی کے قطروں کی جن پر زمین ناز کرتی ہے۔ ضرورت نہیں۔ مجھے کوئی ایسی جنسِ لطیف عطا ہونی چاہیے جس پر میں ناز کر سکوں اور اپنی حیات کا ماحصل سمجھوں۔

ابرِ گہر بار اِس درخواست کو سُنکر دم بخود ہو گیا۔ ساکنانِ عرش حیرت میں آگئے۔ آسمان پر ایک سکوت طاری ہو گیا۔ ابر نے ایک حوصلہ شکن آہ کی اور مضطرب ہو کر چاروں طرف دیکھنے لگا۔ میرے آنسو۔ میری محبت کا راز۔ جو اپنی مخصوص تجلی کے

ساتھ روشن تھا اُسے نظر آیا۔ وہ کیفِ سرور سے مست ہو کر رقص کرنے لگا۔ اُسکی ناعاقبت اندیشی نے میرا راز سمندر کے سپرد کر دیا۔ اربابِ قضا و قدر متبسم ہوئے۔ بجلی کانپنے لگی بادل فریاد کرنے لگا۔ مگر میرا راز سمندر کے سینے میں منتقل ہو گیا۔

سمندر نے اس امانت کا احترام کیا اور ایک صدف میں بند کر کے اپنی عمیق گہرائیوں میں دفن کر دیا۔ موجیں اسکی نگرانی کرنے لگیں۔ سمندر کے مہیب اور خطرناک جانور اسکی حفاظت پر مقرر ہوئے۔ سمندر اِس بے بہا عطیہ کو پا کر رقص کرنے لگا۔ اُسکی موجیں کیفِ مسرت سے سرشار ہو کر ایک دوسرے سے اٹکھیلیاں کرنے لگیں۔ پانی انگڑائیاں لیتا ہوا متحرک ہو گیا۔ اور میری محبت کے راز نے سمندر کے مُردہ جسم میں ایک نئی روح پھونکدی

مگر میری محبت کا راز۔ وہ بدنصیب راز جو اپنے مولد و منشا سے نکلکر آوارہ ہو چکا تھا سمندر کی عظیم الشان شخصیت سے مرعوب نہوا۔ اُسکی تمام کوشش اخفائے راز کامیاب نہوئی مشیت ایزدی کو اس حق تلفی کا احساس ہوا۔ اُسے علم تھا کہ میرا راز تمہاری اور صرف تمہاری ملکیت ہے اسکی معراج تمہارے گوش گزار ہونا ہے۔ اِس لئے اُس نے ایک "نذر پرست" اِنسان کی سرفروشیوں کی معرفت سمندر کا جگر چیر کر یہ امانت حاصل کر لی اور ایک گوہر آبدار کی صورت میں منتقل کر کے تمہارے سامنے پیش کی۔ تم نے اسکی پذیرائی کی اور اپنے حسین اور نازک کان کا آویزہ بنا لیا۔

میں خوش ہوں کہ میرا راز طشت از بام ہو گیا۔ میں مطمئن ہوں کہ حق بحقدار رسید۔ میری محبت کے راز نے اپنی معصومیت قائم رکھی۔ ناقص العقل دنیا کی آنکھ اور کان اس سے ناآشنا رہے۔ اور یہ تم تک۔ تمہارے کان تک اپنی معصومیت میں ڈوبا ہوا پہنچ گیا۔ اس نے دنیا کی متجسس نگاہوں کو شکست دی۔ اپنے لئے ایک غیر فانی فتح اور میرے لئے ایک ابدی مسرت حاصل کی۔

تم نے اِسکی پذیرائی کی۔ اِسے سر چڑھایا۔ اپنے حُسن کی تجلی سے کامیاب کیا۔ تمہارا احسان ہے مگر کبھی دُنیا و مافیہا سے بے خبر ہو کر اِسکی سیاحت کا ماجرا اور اِسکی دردبھری داستان سُن لو۔ یہ تمہیں خود کام دنیا کی خودغرضی سُنائیگا اور تم یقیناً محظوظ ہوگے۔ اِسکے تجربات تمہاری دلچسپی کا باعث ہونگے تمہیں اِس سے محبت ہوگی اور مجھ پر اگر ممکن ہو تو مجھے اِسکی موجودہ صورت اِسکے حسین اور نازک آشیانے کے آغوش میں دکھا دو میں یقیناً اسے اس معراج عروج پر دیکھکر مطمئن اور مسرور ہونگا۔ (اکبر۔ حیدری)

پرستارِ محبّت

وہ شاعر تھا مگر اُسکے اشعار میں سوز و گداز نہ تھا۔ وہ واقعات نظم کرتا تھا مگر الفاظ میں درد نہ پیدا کرسکتا تھا۔ اُسکے تخیل میں ندرت نہ تھی۔ اُسکے خیالات جدت سے بے نیاز تھے۔ وہ اِن تاثرات میں برقیت پیدا کرنا چاہتا تھا۔ مگر ہمیشہ ناکام رہتا۔ اُسکی طبیعت بلند پروازی کی جویا تھا مگر وہ اُسکے حصول سے عاجز تھا۔ وہ ہر چیز میں شعریت ڈھونڈھتا مگر اُسے نظر نہ آتی آخر اُس نے اپنی ناکامی کا اعتراف کیا۔

"اور شاعری چھوڑ دی"

وہ ناثر تھا مگر اُسکی نثر الفاظ کا مجموعہ تھی۔ وہ مضامین لکھتا مگر اپنا مفہوم ادا نہ کرسکتا اُسکی نثر جذبات سے معرّا رہتی۔ وہ الفاظ میں ادبیت نہ پیدا کرسکتا۔ اِس لئے وہ صفحات سیاہ کرنے کے بعد اُنہیں چاک کر دیتا۔ اُس نے اپنے جذبات نقد و تبصرہ کے لئے پیش کئے مگر کسی نے اُنکی پزیرائی نہ کی۔ وہ اپنی نامرادی پر پشیمان ہوا۔

"اور اُس نے نثر نگاری چھوڑ دی"

وہ موسیقی کا دلدادہ تھا۔ اُس نے ایک ہارمونیم خریدا۔ اور اپنی تمام محنت صرف کر دی مگر اُسے اِن نغموں میں کچھ لطف نہ آیا۔ وہ مختلف آوازیں نکال سکتا تھا مگر اُسکی آوازیں کریہہ اور تکلیف دہ صورت اختیار کرلیتی تھیں۔ وہ حیران تھا مگر اپنی حیرانی دور نہ کرسکتا تھا۔ آخر اُس نے اپنی ناکامی کا انتقام لیا۔

"اور ہارمونیم کے ٹکڑے کر دیئے"

وہ محبت کی طاقت سے ناواقف تھا۔ وہ حُسن کے برقی اثرات کا قائل نہ تھا۔ وہ عشق کا نام سنکر مُسکرا دیتا۔ خیالِ خام سے تعبیر کرتا۔ اُس کا مقولہ تھا کہ "حسین" ایک لفظ ہے جسکو ناول نویسوں نے اپنی سہولت کے لئے تراش لیا ہے۔ دلربائی اور ناز آفرینی ہر "ہیروئن" کی تعریف ہے۔ اُس کا خیال تھا کہ عشق ایک مرکز ہے جسپر ہر "فسانہ" گردش کرتا ہے۔

"اور وہ اِسے گُل و بلبل کی داستان کہتا تھا"

آخر ایک وقت آیا کہ اُسے اپنی رائے بدلنی پڑی۔ اُسے اعتراف کرنا پڑا کہ وہ "گم راہ" تھا۔ وہ عشق کا قائل ہوگیا۔ اب اُسے معلوم ہوا کہ جس چیز کو اُسکی فطرت دھونڈھتی تھی وہ حقیقت میں محبت تھی۔ اُسکی روح محبت کے لئے مضطرب تھی۔ اُس کا تخیل درد آفرینی کا خراج مانگتا تھا۔ اُسکے جذبات سوز و گداز مشتعل ہوگئے۔

"اور اُس نے محبت کے سامنے سر جھکا دیا"

اُس نے اپنی محبوبہ کو ایک اور صرف ایک نظر دیکھا تھا۔ اِس نیم نگاہی کی سزا قیدِ ابد تھی اور اُس نے بہ خوشی یہ تعزیر منظور کرلی۔ اب وہ درد و غم کا مجسمہ تھا۔ وہ بہت کم مُسکراتا۔ مگر وہ اپنے آنسوؤں میں اپنے تبسّم کو منتقل کر دیتا۔ وہ اپنی محبّت کا راز دُنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز سمجھتا۔ اُس نے محبّت کی قیمت نہ مانگی اور اپنی محبوبہ کو اِس راز سے آگاہ نہ کیا۔

"اور اپنی محبّت کی معصومیت کا احترام کیا"

اب اُسکے اشعار حاملِ مشاعرہ سمجھے جانے لگے۔ اُس کا کلام ادبی رسائل میں

جلی قلم سے لکھا جانے لگا۔ اور وہ ایک قادر الکلام شاعر ہو گیا۔ اُسکی نثر مقبول ہوئی۔ اُسکے خیالات قابلِ پزیرائی ہوئے۔ اُسکے الفاظ "انشائے لطیف" کی سرخیوں سے مزین ہوئے۔ اب اُسکے نغمے فضا میں گونجنے لگے۔ ہر ساز اُس کی درد بھری صدا کا ہمنوا ہو گیا۔ مگر اب وہ اِن تکلفات سے بے نیاز تھا۔

"اور اپنی محبّت کی پرستش کرتا رہا"

(ساحرہ)

تاثراتِ مہجور

جناب سیّد محمد اولاد علی صاحب گیلانی مہجور ایم۔ اے منشی فاضل ایم آر اے ایس

مست تھا پیر و جواں وہ محو شوخ و شنگ تھا
عاقل و دیوانہ بزمِ یار میں یک رنگ تھا

سب کے سب تھے وقفِ حسرت دیکھ کر اُس کا جمال
خامشی طاری تھی سب پر جو کوئی تھا دنگ تھا

میرے آئینہ میں کیونکر آنہ جاتا عکسِ یار
شیشۂ دل گو شکستہ تھا مگر بے زنگ تھا

تھا رواں اک سیلِ دریا رات اُس کی یاد میں
میری آنکھیں تھیں آنی یاد ہائے گنگ تھا

دل در و دیوار سے سُننے لگا آوازِ یار
نغمۂ سرمد مرے نالے سے ہم آہنگ تھا

اُسکے کوچے میں پہنچ کر ہیبتِ دیدار سے
دو قدم چلنا مجھے مانندِ صد فرسنگ تھا

پُرخطر راہِ طلب میں تاکہ ہو حاصل وصال
سب سے پہلے جو بڑھا میرا ہی پائے لنگ تھا

دیر میں پایا نشان اُس کا بتانِ سنگ سے
کعبے میں بھی جا کے دیکھا اک مکانِ سنگ تھا

میری اُس کی گفتگو سے سب رہے نا آشنا
کاتبِ اعمال بھی محتاجِ صد فرہنگ تھا

سخت جانی تھی سپر تیرِ مژہ کے سامنے
جنگِ ہجراں میں جنوں میرا صلاح جنگ تھا

اہلِ وسعتِ طلب کے ناز نخرے دیکھئے
سارا عالم اُس کی نظروں میں مقامِ تنگ تھا

جسم کی جتنی رگیں ہیں تار ہیں اُس ساز کے
جسکے نغمے پر فدا اول سے نام و ننگ تھا

عشق میں حُسنِ ازل کے ہم نشیں مہجور کو
بوریائے ابنِ ادہم[1] بہتر از اورنگ تھا

---

[1] حضرت سلطان ابراہیم بلخی ابن ادہم قدس سرہ ۱۲

نظمِ عبودیت

آدھی رات کو میں نے اپنا رباب چھیڑا۔ نغمے پیدا ہوئے۔ ہوائیں گونجیں اور فضا کے بسیط میدان میں گم ہوگئے۔ مگر میں نے دیکھا کہ میرے نغموں میں روحانیت تھی۔ مجھے تجربہ ہوا کہ گناہوں میں ڈوبی ہوئی دُنیا۔ رات کے روشن اور تاریک پردوں کے ساتھ یکساں سلوک کررہی ہے۔ چاند کی معصوم روشنی۔ ستاروں کا لازوال حُسن اور آسمان جو ایک محشرستانِ جمال بنا ہوا ہے۔ اِن کم نظر دُنیا والوں کی نگاہ میں کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ مجھے رنج پیدا ہوا میں نے اپنا رباب پھر اٹھالیا۔

میرا رباب کیا تھا؟ دل کے حسین پردوں کو مجتمع کرکے میں نے ایک ظرف بنایا۔ دل کا لہو۔ آنسوؤں کے تار میں منتقل کیا۔ آنکھوں سے لیکر دامن تک ایک سلسلہ قائم کیا۔ محبت کی آگ مشتعل کی اور اپنی روح کو بیدار کرلیا۔ اِس ساز میں نغمے پیدا ہونے شروع ہوئے۔ دُنیا والوں نے ان نغموں کا نام۔ آہ۔ فریاد۔ فغاں اور خدا جانے کیا کیا رکھ دیا اور اپنے کان اِن نغموں سے ہٹالئے۔ اُن کی روحانیت فنا ہوگئی۔

مگر میرے نغمے۔ میری روح کی بیداری۔ روحانیت کی دُنیا میں ایک تلاطم پیدا کرگئی۔ ستارے ایک ایک کرکے چاند میں جذب ہوگئے اور چاند یہ مجموعہ نور شعاعوں میں تحلیل ہوکر میرے اردگرد رقص کرنے لگا۔ آسمان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور شبنم کے قطروں میں تبدیل ہوگئے۔ فضا نے مست ہوکر غنچوں کو گدگدایا اور وہ ہمہ تن گوش بن کر کیف سرور میں وجد کرنے لگے۔ گلوں نے اپنا جگر چاک کرلیا۔ شاخیں جھومنے لگیں۔ سبزہ بیدار ہوگیا اور تمام گلستان میں ایک نئی زندگی پیدا ہوگئی۔

روحانیت کے پرستار میری انجمن میں جمع ہوگئے۔ آسمان کی نیلگوں چادر۔ چاند کی ہنود روشنی۔ گل کی معصوم نکہت۔ صبا کے مخمور جھونکے۔ سبزے کا مخملیں فرش۔ شبنم کی گلاب پاشی سب اِس روحانی کیف سے سرشار ہونے کو حاضر ہوئے۔ نظمِ عبودیت پڑھی گئی۔ روحانیتِ عالمِ بالا جوش میں آئی۔ ساکنانِ عرش رقص کرنے لگے۔ اور نغمہ زنِ الست نے اپنا رباب اُٹھالیا ؎

نظمِ عبودیت پڑھی میں نے کچھ ایسے لحن سے
ہنسکے رباب اُٹھالیا نغمہ زنِ الست نے

"ناہید"

("تفنن")

عید

مسلمانوں کا وہ مقدس تہوار جس کا تقدس ناقابلِ احترام سمجھا جائے۔ وہ مسرت کا دن جسمیں خلقِ خدا کی دل آزاری روا رکھی جائے۔ وہ سالانہ تقریب جسکے لئے قرض اور سودی روپیہ لیکر لباس مہیا کیا جائے۔ وہ پردہ جسمیں خدا کے احکام کا مضحکہ اڑایا جائے۔ وہ "عیدِ رمضان" جسکے لئے ہر طرح کی تیاریاں ہوں سوائے احترامِ رمضان کے۔ وہ شادمانی جسمیں روزہ خور زیادہ لیں۔ فطرہ کی ادائیگی فرض ہو یا نہو مگر محفلِ رقص و سرود کے لئے چندہ ضرور دیا جائے۔ بیواؤں کی خبر گیری کی جائے یا نہ کی جائے مگر بازار کی ستو کل ہستیوں کو ضرور کچھ نہ کچھ ملنا چاہئے۔ بیکس یتیموں کو کچھ ملے یا نہ ملے مگر ان جوان یتیموں کو جو سرے سے باپ ہی نہیں رکھتیں ضرور کچھ پہنچانا چاہئے۔ کس مپرس مسکین فاقے کرتے ہیں تو کرنے دو مگر "مس کین" کی دعوت ضرور ہوگی۔ دوگانہ اگر پڑھا جائے تو کن انکھیوں سے برابر والوں کو دیکھ لیا جائے کہ ہاتھ باندھتے ہیں یا چھوڑتے ہیں۔ نماز اگر پڑھی جائے تو اس مقصد سے کہ "لباس" کی نمایش ہو۔ ریشمی کوٹ اور طلائی انگوٹھی واجب الاظہار سمجھی جائے وضو چنداں لازمی نہیں۔ ممکن ہے "سلما کریم" یا "ہیزلین اسنو" کی سپیدی زائل ہو کر چہرے کو بدنما کر دے۔ صبح اٹھ کر چھواروں سے روزہ افطار کیا جائے یا نہ کیا جائے مگر سگار اور سگرٹ ضرور پئے جائیں۔ ڈاڑھی پر استرا ضرور پھیرا جائے۔ سوئیوں اور چھواروں کو "اولڈ فیشن" قرار دیا جائے۔ شراب و کباب حلال اور قطعی حلال کر لئے جائیں۔ محبت کی حقدار معصوم بیوی ایک نگاہِ لطف سے محروم رہے تو چنداں حق تلفی نہیں مگر ہوس پرستیوں کی تکمیل کے لئے "ہیرا بائی" کی ریشمی ساڑی ضرور آنی چاہئے۔ اپنے بچے برہنہ پا پھرتے ہیں تو کچھ پروا نہیں مگر حرام کی اولادوں کے لئے "وصلی کے جوتے" ضرور آنے چاہئیں۔ دوست اور احباب کو گلے لگایا جائے یا نہ لگایا جائے چنداں ضروری نہیں مگر "زہرہ جان" کو گلے لگانے کے لئے رات کو دو بجے تک بیٹھا رہنا چاہئے۔ عزیز و اقارب کے لئے تہنیتِ عید کے کارڈ اتنے ضروری نہیں جتنے "جہانگیر بیگم" کی عید کے روپوں کا منی آرڈر۔ "تکبیر" کے لئے مضمون لکھنے کا وعدہ ہے تو ہونے دو۔ "شمی جان" کو عید کی مبارکبادی کی نظم ضرور جائیگی۔ ع

"ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا"

روحِ جذبات

مولانا آزاد انصاری سہارنپوری

ہمارے دل کو صرفِ یاسِ کامل دیکھتے جاؤ
ہمارے خبطِ بے حاصل کا حاصل دیکھتے جاؤ

وہ دل جو ابتدا سے کامیابِ حلِّ مشکل تھا
اُسے ناکامیابِ حلِّ مشکل دیکھتے جاؤ

وہ ربطِ عشق جسکو ضبطِ عرضِ حالتِ دل تھا
اُسے بیزارِ عرضِ حالتِ دل دیکھتے جاؤ

وہ رہرو جو کبھی دیوانۂ قطعِ منازل تھا
اُسے بیگانۂ قطعِ منازل دیکھتے جاؤ

وہ طالب جو کبھی بہرِ طلب سرتاپا دل تھا
اُسے سو بیدلوں کا ایک بیدل دیکھتے جاؤ

وہ نظریں جو کسی دن تم سے لڑکر دل میں نازاں تھیں
اب اُن کو اپنی بدبختی کا قائل دیکھتے جاؤ

وہ آنکھیں جو کبھی پروانۂ رخسارِ تاباں تھیں
اب اُنکو گریۂ حسرت میں شاغل دیکھتے جاؤ

وہ اُلفت جسکے استحکام پر دُنیا کو حیرت تھی
اب اُسکو مثلِ رنگِ خام زائل دیکھتے جاؤ

وہ بدبختِ محبت جسکی فطرت ہی محبت تھی
اب اُسکو صبر کر لینے کے قابل دیکھتے جاؤ

وہ آزادِ حزیں جو آج تک آزادِ ناقص تھا
اُسے نازانِ آزادیِ کامل دیکھتے جاؤ

داستانِ آرزو

جناب ساغر نظامی سیمابی (علیگ) ایڈیٹر پیمانہ

آرزو کا ڈھیر ہیں یہ کُشتگانِ آرزو
اِنکے ہر ذرہ سے پیدا ہے جہانِ آرزو

قید دل سے تنگ تھا جذبِ نہانِ آرزو
چند آنسو بنگئے آخر زبانِ آرزو

کیوں ہے اے چشمِ تمنا اب نہ کھلنے کا گلہ
مانگ کر کیوں لائی تھی خوابِ گرانِ آرزو

آرزو کے چار حرف اور وہ بھی "درسِ زندگی"
"زندگی" کے چار دن اور وہ بھی جانِ آرزو

زیورِ حسنِ تمنا حسرتِ ناکام ہے
نا امیدی کچھ بڑھا دیتی ہے شانِ آرزو

عشق کی قسمت میں کیوں تیرِ تمنا کھدیا
حسن کے ہاتھوں میں کیوں دیدی کمانِ آرزو

آرزو مندی کی ہے دنیا میں کیا مٹی خراب
کوئی سُنتا ہی نہیں ہے داستانِ آرزو

آرزو کا وار تیغِ مرگ سے بھی بڑھ گیا
حشر کے دن بھی نہ اُٹھے کُشتگانِ آرزو

نغمات

(۱)

دل کا حال یاس میں یوں خراب ہوگیا
جو خیال آگیا اضطراب ہوگیا

کی تھی شرحِ آرزو مختصر سے مختصر
ایک نقطِ آرزو اک کتاب ہوگیا

چھین لیں رقیب نے میری کامیابیاں
میری حسرتوں کا چور کامیاب ہوگیا

انکی جلوہ گستری برقِ کوہِ طور تھی
پھر نظر سے چھپ گئے پھر حجاب ہوگیا

سادگی کی لذتیں کیوں وداع ہوگئیں
ہائے عہدِ کمسنی کیوں شباب ہوگیا

حشر کے دن اب مجھے چین کیونکر آئیگا
رات کا تھا آسرا وہ بھی خواب ہوگیا

اب وہ دشمنِ وفا سب سے ہے پھرا ہوا
شکوۂ جفا مرا مستجاب ہوگیا

جل جلا کے بہہ گیا ساغر اپنا لختِ دل
کچھ کباب ہو گیا کچھ شراب ہو گیا

(۲)

برباد کرے گی ستم آرا کوئی دن اور — آباد رہے گی ابھی دنیا کوئی دن اور

کر لے دلِ ویراں میں بسیرا کوئی دن اور — حسرت کوئی دن اور تمنا کوئی دن اور

رہتی خلشِ ہجر گوارا کوئی دن اور — اے کاش ترا وصل نہ ہوتا کوئی دن اور

وہ وعدۂ دیدار وہ ہنگامۂ محشر — ایفا کے لئے چاہئے اچھا کوئی دن اور

مایوسیوں کا قول کہ مرنا ہی بھلا تھا — امید کا ارمان کہ جینا کوئی دن اور

تھیں جانِ تمنا ترے کوچے کی ہوائیں — رکھا نہ رہا میرا جنازہ کوئی دن اور

ابوالمعانی مرزا یاس عظیم آبادی

ناخدائے کم ہمت ہاتھ پاؤں مار آیا — تہ کی کیا خبر لاتا۔ حوصلہ بھی ہار آیا

شوق میں ہائی کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں — دن پھرے اسیروں کے موسمِ بہار آیا

یاس اُمیدِ فردا نے واہ کیا تسلی دی — مضطرب نگاہوں کو حکم انتظار آیا

بجلی کی لہر مژدۂ وحشت اثر میں ہے — ایک ایک شکستہ پر ہوس بال و پر میں ہے

دیکھیں تو چپ کی داد بھی ملتی ہے یا نہیں — اب تک زباں فریبِ اُمیدِ اثر میں ہے

حُسنِ عمل پہ وعدۂ فردا کا ہے یقیں — یاں آج ہی سے نشۂ سو جام سر میں ہے

مژدۂ صبر آزما کنجِ قفس ملا ہے کیوں — بوسۂ امیدِ بے وفا یاس آزمائے کیوں

آبِ ہوائے [illegible] زہرِ نفاق [illegible] — دشمنِ ننگ و بو سے پھر [illegible] جائے کیوں

شعلۂ [illegible] — زحمت کشِ بار [illegible] عشق اُٹھائے کیوں

جناب سیّد محمد ہادی صاحب مچھلی شہری - بی - اے - ایل ایل بی

ہلچل میں دو گھڑی کو پھر آج اک جہاں ہو — پھر میرے ضبطِ غم کا اے کاش امتحاں ہو

کچھ تیرے روئے رنگیں کی بھی جھلک ہو آئیں — ہر قطرہ اشکِ غم کا تصویرِ گلستاں ہو

میں اور چشمِ تر کی طغیانیوں کو روکوں — دل اور تیرے غم میں آزردۂ فغاں ہو

ہاں اے خیالِ جاناں پھر چھیڑ میرے دل کو — اے فرصتِ محبت پھر غم کی داستاں ہو

اظہارِ مدعا سے پیدا ہے شانِ گریہ — آستانہ کوئی یارب خوگردۂ فغاں ہو

صورت مری دکھائے تصویر بیکسی کی — جو لفظ منہ سے نکلے ترکیبِ الاماں ہو

پھر خونِ دل کا دریا آنکھوں سے میری امڈے — برباد کر کے مجھکو پھر رازِ غم عیاں ہو

توضیح کی حقیقت اجمال سے ہو پیدا — ہر حرف شرحِ غم کا لبریز داستاں ہو

پھر ناوکِ نظر سے تم کام لو کسی دن — پھر کوئی مضطرب ہو پھر کوئی نیمجاں ہو

اظہارِ غم کے ڈر سے کب تک کوئی نہ بولے — خاموشیوں میں اپنی کب تک کوئی نہاں ہو

وہ نامرادِ ہستی دنیا میں ایک میں ہوں — جس کا ہلاک ہونا تمہیدِ امتحاں ہو

برقِ بلا گری ہے بیدردیوں سے جس پر — اے ہم نفس وہ شائد میرا ہی آشیاں ہو

اے دل نہیں مناسب ترکِ رسومِ ایذا — آزردۂ خموشی آمادۂ فغاں ہو

گردش اگر ہے تجھ میں - تو منقلب اگر ہے — اے آسماں شریکِ حالِ بلاکشاں ہو

پامالِ راہِ حسرت ہو جائے خاک میری — میرا نشانِ غم بھی اے کاش بےنشاں ہو

بیکار جا رہی ہے میری شبِ مصیبت — اے نالہ دادِ غم دے اے اشک خوں رواں ہو

اک آہ تک ہے نسبت صبر و ستم کی قائم
پھر ہم کہاں ہوں ہادی یہ آسماں کہاں ہو

———:(+):———

(اشرف الکتابت محلہ شیا محل میں لکھا گیا)

قابل قدر علمی جواہر ریزے

(تصانیف علامہ شبلی مرحوم)

آغاز اسلام۔ اسلام کی تاریخی معلومات اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح حالات واہم واقعات کا بہترین مجموعہ مستند کتاب ہے قیمت آٹھ آنہ ۸ر

الفاروق۔ علامہ شبلی کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جس میں حضرت فاروق اعظم کی مفصل سوانحعمری اور آپکے زمانہ کے تمام واقعات کی محققانہ تفصیل اور عظیم الشان فتوحات کا ذکر ہے رسول اللہ کے زمانہ سے لیکر خلافت فاروقی تک جس قدر کارنامے ہیں ان سبکا تفصیلی حال اسلامی قانون کا اجرا محکموں کی ایجاد وغیرہ سب درج ہیں قیمت دو روپیہ عہ،

سوانحعمری مولینا روم۔ مولینا روم کے حالات زندگی مثنوی شریف پر نہایت عمدہ تبصرہ حضرت شمس تبریزی کا ذکر اور مولانا روم کی زندگی کے شاندار کارنامے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

المامون۔ خلیفہ عباسی مامون رشید کے زمانہ میں اسلام نے کیسی ترقی کی مسلمانوں نے کس طرح حکومت کی اور شہنشاہ مامون رشید نے کیسے عظیم الشان کارنامے دکھلائے تفصیلی حالات درج ہیں قیمت ہر دو حصہ کامل ایکروپیہ آٹھ آنہ عہ

الہارون۔ خلیفہ ہارون رشید کے دلچسپ حالات زندگی اسلامی دربار کی شان وشوکت خلیفہ کے شاندار کارنامے قیمت ایک روپیہ عہ،

مجموعہ نظم معہ سوانحعمری۔ مولینا شبلی کی مذہبی سیاسی اور ادبی نظموں کا مجموعہ جس میں مولینا مرحوم کے حالات زندگی بھی لکھے گئے ہیں قیمت آٹھ آنہ ۸ر

سیرۃ النبی دنیا بھر میں بے مثل کتاب تسلیم کیگئی ہے قیمت پانچروپیہ صہ،

حیات سعدی۔ حضرت شیخ سعدی کی سوانح عمری اور ان کے کارناموں پر تبصرہ قیمت آٹھ آنہ

حیات حافظ حضرت حافظ شیرازی کے حالات زندگی اور ان کے کلام پر تنقید قیمت آٹھ آنہ

سیرۃ النعمان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے حالات علم فقہ کی زبردست بحث امام صاحب کے عظیم الشان کارنامے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

الغزالی حضرت امام غزالی کے حالات زندگی علمی کارنامے امام صاحب کی تصانیف پر تنقید اور بعض اہم تاریخی واقعات کا انکشاف تصوف و حقایق پر تبصرہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

سفرنامہ روم ومصر وشام۔ مقامات مقدسہ اور ممالک اسلامیہ کے نہایت دلچسپ حالات قسطنطنیہ مصر فلسطین شام بیت المقدس کے عجیب وغریب حالات قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

کیا اورنگ زیب عالمگیر ظالم تھا۔ محققانہ کتاب ہے شہنشاہ عالمگیر کے صحیح حالات زندگی شاندا

تاجر کتب ...

مواعظ حسنہ ناصحانہ خطوط کا مجموعہ۔ عہ

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم تقطیع خورد ترجمہ بالمقابل صفحہ پر جلد چرمی نقرئی ہدیہ سات روپیہ ۷عہ/

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم بین السطور کتابی صورت کی تقطیع کاغذ چکنا اور سفید جلد شدہ ہدیہ دس روپیہ ۱۰/

حمائل شریف ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب کا نقل سفید چکنا جلد شدہ ہدیہ مجلد ۶عہ/ غیر مجلد ۵ علاوہ محصولڈاک

منتخب الحکایات سبق آموز دلچسپ نتیجہ خیز کہانیوں کا مجموعہ، حکایات لقمان کے ہم پلہ بچوں کے لئے نہایت مفید قیمت آٹھ آنے ۸/

چند پند بہترین منتخب سبق آموز مضامین کا مجموعہ اخلاقی تعلیم کا ذخیرہ قیمت آٹھ آنے ۸/

رسم الخط بچوں کو املا لکھنے کی تعلیم مع مخرج حروف کی پہچان کے طریقے قیمت چھ آنے ۶/

نصاب خسرو حضرت امیر خسرو کی خالق باری مع مناسب ترمیمات و اضافات فارسی اور عربی الفاظ کے معنی قیمت چھ آنے ۶/

صرف صغیر آمدنامہ کی طرز پر فارسی زبان کے قواعد بچوں کے لئے مفید قیمت ۴/

الانموذج فی الصرف عربی گرامر بطرز جدید ۱۲/

مبادی الحکمت علم منطق میں عجیب کتاب ہے۔ عہ/

تصانیف مولوی بشیر الدین احمد صاحب خلف ڈپٹی نذیر احمد مرحوم

اقبال دلہن رسوم شادی و غمی اور زن و شوہر کے باہمی تعلقات کی اصلاح، تعدد ازدواج کی خرابیاں، قصہ کے پیرایہ میں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے عہ/

حسن معاشرت پھوہڑ اور سلیقہ مند عورتوں کی حالات زندگی اور طرز عمل کا موازنہ قصہ کے پیرایہ میں عہ/

اصلاح معیشت مردوں کے بگاڑنے اور سنوارنے میں عورتوں کو کہاں تک دخل ہے قصہ کے پیرایہ میں عہ/

لخت جگر انسان کی زندگی کے اہم فرائض اور شادی کے بعد فرض منصبی کے طریقے قیمت ہے

فرمان اشرف شوہروں کی بدسلوکی و بد اطواری کے نتائج ایک شریف خاندان کا سچا قصہ عہ/

حرز اطفال کم عمر لڑکیوں کے لئے اخلاقی تعلیم اور بیش بہا نصیحتوں کا ذخیرہ مفید اخلاقی مضامین کا قابل قدر مجموعہ قیمت ایک روپیہ عہ/

نشاط عمر نوجوان اور ناکتخدا لڑکیوں کیلئے قیمتی نصیحتوں اور اخلاقی تعلیم کا ذخیرہ قیمت عہ/

عصائے پیری عمر رسیدہ لوگوں کے ساتھ ایک ایسا ذخیرہ معلومات جو دنیا کی آخری منزل میں بھی کام آسکے قیمت ایک روپیہ عہ/

بچیوں سے دو دو باتیں بچیوں کی تعلیم

کی ابتدائی کتاب قیمت ایک روپیہ
عزم بالجزم ہمت و استقلال کا ایک قصہ ۔ ۱۲ ر

واقعات مملکت بیجاپور باتصویر تین جلد نیس منہ
واقعات دار الحکومت دہلی باتصویر تین جلدوں میں منہ

تصانیف مصورِ غم علّامہ راشد الخیری دہلوی

محبوبہ خداوند قرون اولیٰ کے پرجوش مسلمانوں کی جانبازیوں کا عبرتناک مرقع۔ اسلامی جوش اور سلف صالحین کی محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ عیسائی راہبوں کی شرمناک کارروائیوں کا آئینہ نہایت ہی پردرد اور دلچسپ ناول ۱ عہ

صبح زندگی ۔ شام زندگی ۔ شب زندگی
ان کتابوں میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک پُردرد دلچسپ پیرایہ میں وہ تمام باتیں بیان کردی گئی ہیں جن کی پیدائش سے لیکر وفات تک ضرورت پڑ سکتی ہے ۔

صبح زندگی میں نسیمہ کا بچپن کا زمانہ دکھا کر یہ بتایا گیا ہے کہ پیدائش سے شادی تک لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کیونکر کرنی چاہیے قیمت عہ

شام زندگی اس میں سسرال کے زمانہ کی مشکلات کو ایسے موثر طریقہ سے سمجھایا ہے کہ سعید لڑکیاں میکہ سے نکلنے کے بعد بھی خوش رہ سکیں عہ

شب زندگی اس میں موت کے بعد کا بیان اور عالم بالا کا حال ہے قیمت ایک روپیہ

نوحۂ زندگی بیوہ عورت کی زندگی اور اُس کے دردناک مصائب ایک پردرد اور دلچسپ قصہ کے پیرائے میں ۔ قابل دید کتاب ہے قیمت ۱۲ ر

طوفانِ حیات مسلمانوں کو تباہ کرنیوالی رسوم قبیحہ کی اصلاح ۔ قصہ کے پیرایے میں ۔ عہ

بنت الوقت جدید تعلیمیافتہ عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت کا خاکہ ۔ نئی روشنی کی تعلیم و تربیت کے جگر خراش اور افسوسناک نتائج قیمت ۸ ر

سراب مغرب مغربی تمدن کے دھوکوں کا انکشاف ۔ کورانہ تقلید فرنگ کے نقائص قیمت ۸

سات روحوں کے اعمالنامے موت و مابعد الموت کی کیفیت ۔ عالم ارواح کی سیر نہایت دلچسپ اور عبرتناک قصہ ۔ قیمت چھ آنے ۔

الزہرا سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہرا کی نہایت دلکش اور پُرسوز سوانح عمری ۱۲ ر

عروس کربلا ۔ کربلا کے تاریخی واقعات شہادت امام کی دل ہلادینے والی داستان غازۂ کربلا کی طرز پر قیمت فی جلد عہ

جوہر قدامت آج سے پچاس برس پہلے عورتوں کی کیا حالت تھی عجیب قصہ ۔ عہ

موودہ لڑکیوں کو ترکہ سے محروم کرنے کی مخالفت ۔ پرسوز اور عبرت خیز قصہ کے رنگ میں ۸

آفتابِ دمشق تثلیث و توحید کی آویزش ہلال و
صلیب کے مقابلہ اسلام و نصرانیت کے معرکے پر
درد تاریخی اور نہایت دلچسپ ناول قیمت عہ

تائید غیبی اندلس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کے
مناظر و اسباب مسلمانوں کے سرفروشانہ کارنامے ۸ر

یاسمین شام عہد فاروقی کا ایک نہایت دلچسپ ناول
فتح بیت المقدس کے واقعات حسن و عشق کی کرشمہ
سازیوں کی چاشنی کے ساتھ قیمت عہ

سمرنا کا چاند ایک نہایت پرلطف ناول عورتوں
کی تعلیم و تربیت اور سیاسیات حاضرہ کے متعلق
دلچسپ بحث مولانا کی تازہ تصنیف قیمت عہ

ماہ عجم فاروق اعظم کے عہد میں مسلمانوں کے جنگی
کارنامے فرزندانِ ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش
حسن و عشق کے جذبات لطیفہ قیمت عہ

منازل السائرہ مولانا راشد الخیری کی ابتدائی تصنیف
سائرہ کی نہایت دردناک و دلچسپ سرگذشت ۔
لڑکیوں کے لئے نہایت مفید قیمت ایک روپیہ عہ

سنجوگ محض دولت کی طمع سے بے سوچے سمجھے
لڑکیوں کا نکاح کر دینے کے خوفناک نتائج ۱۰ر

گوہر مقصود دو چھوٹے مگر دلچسپ قصے ۔ ۶ر

سوکن کا جلاپا نکاح ثانی کے مضر نتائج ایک ستائی
اور مصیبت زدہ لڑکی کی دردناک سرگذشت قیمت ۸ر

انجام زندگی ۔ نہایت پرسوز اور عبرتناک فسانہ
ہے دہلی کی زبان میں قیمت ۸ر

جذبات راشد مولانا کی دردناک نظمیں ۸ر

درِ شہوار ۔ مازندران ایران اور سیستان کی
ہولناک جنگوں کا نقشہ عشق و محبت کے ساتھ ۱۰ر

انگوٹھی کا راز ایک نہایت پردرد اور دلچسپ
ناول قیمت آٹھ آنے ۸ر

جوہر عصمت خاوندوں کو وفاداری اور
بیویوں کو عصمت سکھانے والا نہایت پردرد
دلسوز اور قابل دید ناول ۱۲ر

فسانۂ سعید معصوم اولاد پر ایک ظالم اور بے رحم
باپ کے ہولناک مظالم کی دردبھری داستان
جس کو پڑھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے
ہیں قیمت دس آنے ۱۰ر

لڑکیوں کی انشا بچیوں کو خط و کتابت
کی تعلیم دینے والی اور نہایت کارآمد باتیں
سکھانے والی کتاب ۔ نہایت پیاری زبان
میں نہایت آسان طرز بیاں کے ساتھ ۱۲ر

حالات سرمد شہید

حضرت مولانا ابوالکلام
آزاد اسیر قید فرنگ نے حضرت سرمد شہید کا
شہادت نامہ حضرت خواجہ حسن نظامی کی خواہش
سے تحریر فرمایا ہے سرمد کا قتل شاہ عالمگیر کے حکم سے
ہوا جس کی مفصل کیفیت اس میں درج ہے قیمت ۴ر

قربانگاہ حسن ۔ مولانا نیاز کا لکھا ہوا ایک نہایت
دلچسپ فسانہ قیمت ۴ر

حضرت خواجہ حسن نظامی کی تصانیف

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کے لئے تمام ضروری باتوں کا سبقاً سبقاً بیان نہایت مفید نہایت دلچسپ اور عام فہم قیمت غیر مجلد ایک روپیہ عہ

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے جو حال ہی میں چھپا ہے قیمت فی جلد قسم اول عہ قسم دوم عہ علاوہ محصولڈاک۔

اولاد کی شادی یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جس میں حضرت مولانا خواجہ صاحب نے والدین کو اولاد کی شادی کرنے کے وہ عمدہ اصول نکات تعلیم فرمائے ہیں جن پر ہر شخص کو عمل کرنا نہایت ضروری ہے قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول۔

اسرار یہ کتاب درحقیقت فلک درویشی کے مخفی ستاروں کی دوربین، باطنی کائنات کے نظارہ کے لئے ہے اور جس سے پیکر انسانی کی طلسم کشائی ہوتی ہے اور جس کے لفظ لفظ میں رموز تصوف کو بھر دیا گیا ہے اصل متن مع اردو ترجمہ کے قیمت عہ

فلسفہ شہادت اس میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر فلسفیانہ بحث کی گئی ہے قیمت ایک آنہ

میلاد نامہ نئے رنگ کا قابل دید شاہ مولود شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس حالات اور پاک و پاکیزہ اخلاق کا پاک و پاکیزہ بیان قیمت عہ

محرم نامہ خلافت کے جھگڑوں کا مفصل بیان جنگ جمل و صفین کی پوری کیفیت شہادت امام حسین کا معتبر اور درد انگیز نظارہ قیمت عہ

یزید نامہ معرکہ کربلا کے بعد کے واقعات حجاج بن یوسف کے مظالم کی تفصیل اہلبیت کی بربادی عجیب و غریب کتاب قیمت عہ

سی پارۂ دل مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کے ادبی اور مذہبی قابل دید مضامین کا مجموعہ قیمت عہ

آپ بیتی حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت نہایت دلچسپ اور قابل دید سوانح عمری قیمت عہ

جگ بیتی درد و غم کے پرسوز اور عبرت خیز [illegible] الم انگیز قصوں کا درد بھرا ہوا مجموعہ قیمت ۱ر

طمانچہ برخسار یزید اس میں افراد بنی امیہ کی خفیہ اور شرمناک سازشوں اور بدچلنیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے نہایت دلچسپ قیمت عہ

فاطمی دعوت اسلام ان دلچسپ دلکش اور حیرت انگیز اور مخفی طریقوں کا بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے اشاعت اسلام کے لئے اختیار کئے قیمت عہ

سفرنامہ مصر و شام و حجاز حضرت خواجہ صاحب کے سفر بلاد اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات [illegible]

نہایت دلچسپ اور پُرلطف کتاب ہے قیمت ۴ر

کرشن بیتی ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن جی مہاراج کی قابل دید سوانح عمری خواجہ صاحب کے قلم سے عہ

گیارہویں نامہ گیارہویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کیلئے خواجہ صاحب کی نادر و عجیب کتاب ہے قیمت ۱۲ر

اور دو دعائیں ہر موقع اور ہر محل کے لئے موثر اور مناسب دعاؤں کا مجموعہ جو خاص اوقات میں مرتب ہوا ہے قیمت ۵ر

بچوں کی کہانیاں بچوں کے بہلانے کے لئے نہایت دلچسپ اور سبق آموز کہانیوں کا دلکش اور باتصویر مجموعہ قیمت فی جلد ۱۰ر

تسخیر مہر و قمر اعمال حزب البحر کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی نہایت مقبول اور مشہور کتاب ہر شخص کے لئے مفید ۱ر

معلومات سیر دہلی جو حضرات غیر مقامات سے دہلی آتے ہیں یا گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنی چاہتے ہیں ضرور دیکھیں قیمت ۱۲ر

تسکین احساس تصوف کے ابتدائی اصول و قواعد اور اذکار و اشغال کی تعلیم میں قابل قدر کتاب ہے قیمت ۸ر

خدائی انکم ٹیکس یعنی زکوٰۃ ادا کرنے کی ترکیب۔ زکوٰۃ کا فلسفہ زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے بہت سی ضروری معلومات قیمت ۱ر

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت خواجہ صاحب کے ظریفانہ مگر سنجیدہ نتیجہ خیز مضامین کا قابل دید اور بے مثال مجموعہ جس کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے قیمت ۱۲ر

شیطان کا طوطا ضخامت ۹۰ صفحے لکھائی چھپائی معمولی کاغذ درمیانہ یہ ایک عبرت انگیز اور نہایت دلچسپ کہانی ہے جس میں مغربی تعلیم و تہذیب کی برائیاں اور خراب صحبت کے نتائج بآخر قصہ کے پیرایہ میں ظاہر کئے گئے ہیں قیمت دو آنے ۲ر

روزنامچہ سفر ہندوستان حضرت خواجہ صاحب کے سفر بمبئی و کاٹھیاواڑ وغیرہ کی دلچسپ حالات قیمت ۱۲ر

خطوط اکبر حضرت خواجہ صاحب کے نام مرحوم حضرت اکبر کے بعد انکی علمی یادگار کا پہلا حصہ اس مجموعہ میں حضرت کے نادر الوجود فلسفیانہ صوفیانہ اور ظریفانہ خطوط ہیں فصاحت و بلاغت کا دریا ہے خطوط نویسی کا سبق ہر صفحہ پر موجود ہے یہ کمال کسی اردو نویس میں نہیں ہے کہ ایک فقرہ میں ایک بڑی کتاب کا مضمون ادا کر دیا جائے حضرت اکبر میں یہ کمال موجود تھا ان کے اشعار میں بھی اور خطوط میں بھی یہ صفت پائی جاتی ہے، جو شخص مختصر الفاظ میں بڑا مطلب ادا کرنا چاہتا ہے اُسے یہ خطوط اکبر کا مجموعہ پڑھنا چاہئے قیمت عہ

کم تو موت عشق دنیا کی بھول سے بچانے اور ہر وقت موت کو یاد دلانے والی نہایت

دردانگیز اور قابل دید کتاب ہے قیمت ۸ر

جرمنی خلافت شیخ سنوسی کا چھٹا حصہ جو چھپتے ہی ۱۹۱۳ء میں ضبط کر لیا گیا تھا اور اب واپس دیا گیا ہے قابل دید ۶ر

اسلام کا انجام یہ توفیق بکری کی معرکۃ الآرا کتاب کا قابل دید اردو ترجمہ ہے ضرور طلب فرمائیے ۲ر

قرآن آسان قاعدہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے پڑھانے کیلئے خواجہ صاحب کا لکھا ہوا عجیب و غریب قاعدہ جس کی تمام ملک میں دھوم مچی ہوئی ہے قیمت آٹھ آنہ ۸ر

تعلیم القرآن یہ کتاب قرآن آسان قاعدہ کے بعد بچوں کو پڑھائی جاتی ہے اور اس کو پڑھ کر وہ قرآن کی تمام ضروری باتوں سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں قیمت صرف ۸ر

گاندھی نامہ مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کا دلچسپ اور قابل دید تذکرہ قیمت ۸ر

سکھ قوم اس میں سکھ قوم کے تمام مذہبی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے ۔ ۶ر

حلال خور اس میں ہندوستان بھر کے حلال خوروں کے مذہبی قصے رسم و رواج وغیرہ درج ہیں ۸ر

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستانی پسترہ حملوں کا تذکرہ قابل دید قیمت ۸ر

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب اعیان اسلام کی معلومات کے لئے خاص طور پر لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸ر

اسلامی توحید توحید اسلام کا بیان ۳ر

لڑائی کا گھر خواجہ صاحب کے مضامین متفرق علاوہ توپخانہ بم بندوق وغیرہ کا دلکش مجموعہ قیمت ۸ر

قبروں کے غیبی نوشتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کے مزارات کیلئے موثر کتبے بالکل نئی چیز قیمت فی جلد ۴ر

مرگ نامہ کم از موت جیسی مشہور کتاب کا دوسرا قابل دید حصہ حضرت خواجہ صاحب نے حال ہی میں مرتب فرمایا ہے قیمت ۶ر

امام الزمان کی آمد شیخ سنوسی کے پانچویں رسالہ کا خلاصہ امام الزماں کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ واقعات جس میں حیرت انگیز پیشنگوئیاں شامل ہیں قیمت صرف ۱۰ر

اتالیق خطوط نویسی خواجہ صاحب کی مشہور کتاب حصہ اول و دوم قیمت صرف ۱۲ر

مجموعہ خطوط حسن نظامی یہ اتالیق خطوط نویسی کا تیسرا حصہ ہے قیمت ۱۲ر

داعی اسلام اس کتاب میں ہر مسلمان کو داعی اسلام کا کام کرنے کی ترکیبیں اور حکمتیں بتائی ہیں ۳ر

نئے دور کا اسلام حضور سرور کائنات کی مدحت دردسوز بھرا ہوا اسلام قیمت ایک آنہ ۱ر

جانباز مسلم ۔ ان مجاہدین اسلام کے حالات جو مر گئے مگر مرتد نہ ہوئے ۔ قیمت ۳ر

اسلامی رسول ۔ پیغمبر اسلام کے محققانہ حالات و اخلاق ۳ر

ملنے کا پتہ ۔ منیجر رسالہ تکبیر و مجلس دار التصنیف کٹرہ مہر پرور دہلی

ہندوستان میں غدر

خواجہ حسن نظامی صاحب کے لکھے ہوئے غدر دہلی کے دردناک افسانے

پہلا حصہ آنسوؤں کی بوندیں اس حصہ میں وہ دردناک حالات درج ہیں جو غدر ۱۸۵۷ء میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی اور اُنکی بیگمات اور بچوں کو پیش آئے واقعات اس قدر عبرت خیز کہ پڑھکر کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے قیمت ایک روپیہ عہ

دوسرا حصہ انگریزوں کی بپتا اس حصہ میں حضرت خواجہ صاحب نے انگریزوں کے اُن مصائب کا حال تحریر فرمایا ہے جو غدر ۱۸۵۷ء میں انکو باغیوں کے ہاتھوں برداشت کرنے پڑے قیمت فی جلد صرف ۸ر

تیسرا حصہ محاصرہ دہلی کے خطوط غدر دہلی تیسرے حصے میں خواجہ صاحب نے اُن خطوط کو مہیا فرما کر درج کیا ہے جو محاصرۂ دہلی کے متعلق انگریز افسروں نے افسران پنجاب کو لکھے تھے غدر کے حالات کی رپورٹ قیمت ۸ر

چوتھا حصہ بہادر شاہ کا مقدمہ اس مقدمہ کی تفصیل ہے جو انگریزوں نے دہلی کے آخری مسلمان بادشاہ پر قائم کیا تھا اس میں بہادر شاہ کا جواب اور صفائی کے گواہوں کے بیانات اس کا دیباچہ بھی قابل دید ہے قیمت فی جلد عہ

پانچواں حصہ گرفتار شدہ خطوط اس میں وہ خط و کتابت درج جو غدر کرنے والوں اور بہادر شاہ بادشاہ کے درمیان ہوئی اور وہ خطوط اور فرمان جو بادشاہ کی طرف سے اُن کو بھیجے گئے تھے اور جنکو بعد فتح دہلی قلعہ سے انگریزوں نے گرفتار کیا قیمت ۱۲ر

چھٹا حصہ غدر دہلی کے اخبار اس میں غدر ۱۸۵۷ء کے ان اخبارات کے مضامین ہیں جو دہلی وغیرہ میں چھپکر شایع ہوئے اور جن پر غدر کی آگ کا الزام لگایا گیا تھا عجیب کتاب ہے قیمت فی جلد ۸ر

ساتواں حصہ - غالب کا روزنامچہ سنی سنائی باتیں نہیں بلکہ غدر کے چشمدید حالات مرزا نوشہ غالب کے قلم سے جس میں غالب کی مشہور فارسی کتاب دستنبو کا ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے قیمت فی جلد ۱۲ر

آٹھواں حصہ دہلی کی جان کنی - یہ قصہ عجیب وغریب ہے اور کئی نایاب عکسی تصاویر کے ساتھ ہے اس میں غدر کی کیفیت مرزا الٰہی بخش کی حکمت عملیاں جنرل ہڈسن کے مظالم شہزادوں کا قتل اور بادشاہ کی گرفتاری اور جلاوطنی وغیرہ کا مفصل بیان ہے قیمت [illegible]

شمس العلما مولانا محمد حسین صاحب آزاد دہلوی مغفور کی تصانیف

جنکی دنیا میں دھوم مچی ہوئی ہے

اگر آپ نے ابتک نہیں منگائیں تو فوراً ان کی خریداری پر توجہ فرمائیے۔

دربار اکبری ہندوستان کے جلیل القدر اور نامور اولعزم مسلمان بادشاہ جلال الدین اکبر کے نو رتن اور عہد اکبری کے مکمل و مفصل اور دلچسپ حالات ہندو مسلم اتحاد ۲۲×۲۹ کی بڑی تقطیع ۸۵۰ صفحوں کی ضخیم کتاب عمدہ قیمتی کاغذ ے ؏

نگارستان فارس فارسی زبان کے مشاہیر شعرا کا تذکرہ رودکی سے لیکر خان آرزو تک آب حیات کے لفظوں میں ے ؏

سخندان فارس فارسی زبان کی مکمل تاریخ جس میں مختلف زبانوں کے مقابلے سے قوموں کے باہمی رشتوں کے مٹے ہوئے سراغ نکالے گئے ہیں نیز مدد پہلوی۔ دری سنسکرت کے الفاظ کا مقابلہ کر کے تاریخی نتائج نکالے ہیں قیمت مجلد ؏

آب حیات مشاہیر شعرائے اردو کی سوانح عمری اور اردو زبان کے عہد بعہد ترقیوں کا حال ہے مشرقی شاعری کی آخری جھلک اور آخری بہار کا دلفریب اور دلسوز افسانہ حجم ۵۵۲ صفحے لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ قیمت ے علاوہ محصول

سیر ایران مشرقی زبانوں کے محقق نے ہندوستان اور پنجاب سے نکلکر افغانستان اور ایران تک تحقیق کا دامن بچھا دیا تھا وہاں سے واپس آنے کے بعد اپنے سفر کے حالات مولانا نے خود بیان فرمائے ہیں اس میں رائی سے لیکر پربت تک روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ؏

جانورستان مولانا نے یہ کتاب جانوروں کے ظاہر و باطن پر لکھی ہے جس میں درندوں چرندوں پرندوں کے حالات ہیں قیمت ۱۲

دیوان ذوق مغل شہنشاہی کے آخری چراغ ابوظفر محمد بہادر شاہ کے استاد ملک الشعرا حضرت ذوق کا کلام انکی تمام غزلیات قصائد قطعات رباعیات تاریخیں اور اشعار وغیرہ مع سوانح عمری ضخامت ۳۰۰ صفحے قیمت ے علاوہ محصول

تذکرہ علماء اس میں مولانا مصنف نے ہندوستان کے چالیس علما و مشاہیر کا تذکرہ لکھا ہے شروع میں حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کا دیباچہ ہے قیمت آٹھ آنے

مکتوبات آزاد مولانا کے کئی سو دلچسپ سبق آموز خطوط کا گرانبہا مجموعہ قیمت مکمل ؏

نظم آزاد قابل دید قیمت نو آنے **نصیحت کا کرنپھول** بچوں کیلئے **قند پارسی** ۱۱ **نیرنگ خیال** ؏

سیاسی نماؤنکے کارنامے

تازہ مضامین مولانا ابوالکلام آزاد ۱۹۲۱ء کے تمام مضامین کا نادر مجموعہ قیمت دس آنے

مضامین مولانا ابوالکلام حصہ اول ۱۰ر حصہ دوم ۱۲ر حصہ سوئم ۱۲ر حصہ چہارم ۱۲ر حصہ پنجم ۱۲ر حصہ ششم بارہ آنے۔

دعوت حق کی اسلام سے ایک مثال دربار مامون الرشید میں مناظرہ ۲ر

صدائے حق مسئلہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی پوری تشریح ۸ر

حزب اللہ مسلمانوں کی تکالیف کا علاج ۲ر

خطبات سیاسیہ سیاست اور مذہب کا تعلق مساجد کی حقیقت اور اسکا استعمال ۸ر

جہاد اور اسلام اس میں جہاد کے معنے اور مفہوم اور اس کی غرض و غایت پر عالمانہ اور محققانہ بحث کی گئی ہے قیمت ۲ر

دعوت عمل مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور ان کا علاج قیمت آٹھ آنے ۸ر

تاریخ حریت اسلام اسلامی تاریخ کے تمام عہد ہائے گذشتہ کے راستباز و حق پرست مسلمانوں کے ولولہ انگیز استقلال جوش ایثار و جانبازیوں کے حالات قیمت تین روپے ۳ے

غازی مصطفیٰ کمال پاشا سرگروہ مجاہدین ترکی کی باتصویر مفصل سوانح عمری ہے جو آجکل دشمنان اسلام سے مصروف جہاد ہیں اور ہر مسلمان انکو دعائیں دے رہا ہے قیمت عہ

غازی انور پاشا امام حریت فاتح ایڈریانوپل غازی انور پاشا کی مکمل باتصویر سوانح عمری ہے جس میں اُن کے کئے ہوئے سرفروشانہ کارنامے اور تمام حالات درج ہیں قیمت ۶ر

سوانح عمری مولینا ابوالکلام ۲ر

نہایت دلچسپ قابل دید تاریخی ناول

صدائے قریش حضرت عثمان کی خلافت و شہادت جنگ جمل و صفین احد اور اسلام کی بعثت کے واقعات ۱۲ر

لیلائے کربلا حجر بن عدی کا قتل اس کی بیٹی سلمیٰ اور بھتیجے عبدالرحمن کی انتقام کیلئے آمادگی سلمیٰ کے عاشق عبدالرحمن کی گرفتاری حجر کے بوڑھے باپ عدی کی رہنمائی سلمیٰ کا یزید کے محل میں داخل ہونا یزید کے ہاتھوں سے اُسکا اور عبدالرحمن کا نجات پانا کربلا کے خونفشاں مناظر حضرت امام حسین کی شہادت کا دردناک

جنگ طرابلس یا حسن حمرا تاریخی ناول ترکوں کی بہادری جانفروشی قیمت مجلد ۱۲ر

حیرت انگیز شہر یہ کتاب بظاہر تو ایک عربی ناول کا ترجمہ ہے جس میں حسن و عشق کی چاشنی بھی موجود ہے لیکن درحقیقت یورپ و امریکہ کی ترقی کا راز سربستہ اس کے اوراق میں فاش کیا گیا ہے اور اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک پر جوش آدمی کس طرح ابھر سکتا ہے اور وہ پستی سے نکلکر کیونکر عروج کی بلندیوں پر پہنچ سکتا ہے یہ کتاب مصر کے ایک سیاسی لیڈر نے یورپین اقوام کا بغور مطالعہ کرکے تصنیف کی ہے قیمت ۸ر

اجتماع ضدین اردو میں ایسے ناول بہت کم ہیں جو ادبی خوبیوں سے آراستہ ہوں اور اور جن میں اعلیٰ درجہ کی بلند ترین زبان استعمال کی گئی ہو لیکن اجتماع ضدین کی یہ ممتاز خصوصیت ہے کہ وہ نہایت شائستہ اور بلند اردو میں لکھا گیا ہے قصہ بھی نہایت دلچسپ ہے اور جہانتک معلوم ہوا ہے ایک سچے واقعہ پر مبنی ہے قیمت ۸ر

انقلاب قسطنطنیہ ترکوں کی خداداد بہادری کا مرقع۔ جنگ کی خوفناک تصویریں جن کے ملاحظہ سے رگوں میں جنبش اور بازو میں حرکت پیدا ہوتی ہے ساتھ ہی اسکے حسن و عشق کی دل آویزیاں بھی ہیں ۱۲ر

کورٹ شپ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کورٹ شپ کیونکر ہوتی ہے لڑکیوں سے راہ و رسم کس طرح پیدا کیجاتی ہے زمانۂ کورٹ شپ میں باہم کس طور پر گذر ہوتی ہے لیڈیوں سے خط و کتابت کیونکر ہونی چاہئے وغیرہ وغیرہ تو فوراً منگا کر دیکھئے قیمت ۴ر

سوز ایک جنٹلمین نے مغربی معاشرت اختیار کی وضع قطع کھانے پینے اور رہنے سہنے ہی میں انگریزوں کی تقلید نہیں کی بلکہ پردہ بھی اٹھا دیا بیوی کو ہوا خوری کے لئے ساتھ لیجاتا اور دوستوں کی محفل میں بلا تکلف بلاتا تھا اس جنٹلمین کی آزاد مزاجی سے جو واقعات پیش آئے اور بیوی کی بے پردگی کا جو نتیجہ ہوا وہ اس ناول میں لکھا گیا ہے قیمت ۱۲ر

گلبدن سراغ رسانی کی ایک عجیب و غریب کہانی پنجابیوں کی اندرونی معاشرت عیاروں کی عیاریاں شاہدان بازاری کی چالاکیاں قیمت مجلد بارہ آنے

آئینہ روزگار عیاشی کے خوفناک نتائج بچوں کے زیور پہنانے اور انکی دیکھ بھال نہ رکھنے کا خوفناک اور جگر خراش انجام قیمت ۸ر

گیتی آرا ایک ناعاقبت اندیش اور ضدی نوجوانوں کی خود سرانہ حرکات ساس کی بد دعا کا اثر شوہر ستم بیوی کی دلگداز کہانی۔ آجکل کے نوجوانوں کا کچا چٹھا ۱۲ر

آہ - اُن خود سر اور ناعاقبت اندیشوں کیلیے

کی سرگذشت جو ماں باپ کا کنا نہ ان کر طرح طرح کی خرابیوں اور رسوائیوں کا باعث ہوئی ہیں اور جنہوں نے اپنی زندگی ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر دی نہایت عبرتناک اور دلگداز قیمت بارہ آنے

شمع سحر لارڈ ولٹن کے ایک مشہور معرکۃ الآرا ناول سے اس کا پلاٹ لیا گیا ہے حسن و محبت کے کرشمے صداقت اور پاکبازی کا خوشگوار انجام عجیب غریب دلچسپ افسانہ ہے قیمت ۱۲ ار

حسرت اقبال و ادبار دولتمندی تہیدستی کی تصویریں، ایک وفادار شوہر کا طرح طرح کی مصائب و مشکلات کے باوجود ثابت قدم رہنا۔ نہایت دردناک اور عبرت انگیز واقعات قیمت بارہ آنے

لطیف بیگم اس افسانہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آدمی کو خدا دیتی کس طرح کرنی چاہئے ایک پاکدامن عورت کی سچی محبت، خاوند کی بے اعتنائی اور پھر ندامت انداز بیان نہایت دلچسپ اور متین قیمت ۱۲ ار

یوسف پاشا ایک مشہور ترکی شہزادہ کے حیرت انگیز کارناموں کا آئینہ ہے ایک نہایت حسین پری پیکر مسیحی ملکہ کا عشق اور اسکی محیر العقول کرشمہ سازیاں ڈاکوؤں کا ایک پراسرار اور خوفناک قلعہ اور یوسف پاشا کے ہاتھ سے اس قلعہ کی بربادی جنگ و جدل کا قیامت نما مرقع۔ اور کشت و خون کے دلسوز مناظر قابل قدر و لایق دید کتاب قیمت ۱۲

تسخیر فرانس شکسپیر کے معرکۃ الآرا مشہور و معروف ڈرامے ہنری دی ففتھ ..

کا نہایت دلچسپ نہایت دلکش اور نہایت پرلطف اردو ترجمہ ڈرامے کے طرز اور اردو کی بلند انشاپردازی کے ساتھ جسکا ہر سین حیرت افزا دلسوز اور عبرتناک ہے قیمت ۸

جنگ بلقان گذشتہ جنگ بلقان کے دل ہلا دینے والے مناظر ترکوں کے سرفروشانہ کارنامے مسلمان عورتوں کی دلیریاں حسین و جمیل و دوشیزہ لڑکیوں کی سرفروشانہ کارروائیاں حسن و عشق وصل و ہجر کے دلسوز و تحیر خیز مناظر اور رنگینیاں اردو زبان کا عجیب و غریب رزمیہ اور تاریخی ناول قیمت عہ

جنگ روس و جرمنی نہایت پرلطف تاریخی ناول جس میں جنگ روس و جرمنی کی ہولناک نظارے کشت و خون کے جاں فرسا حالات اور عشق و محبت کے تمام مراحل و منازل کی ہوشربا کیفیتیں پاک و پاکیزہ جذبات کی حقیقی تصویر مصائب و آفات اور صبر و استقلال کا بیش بہا خزانہ۔ نہایت دلچسپ پرلطف اور قابل دید قیمت ۸

محبوبہ کربلا مصر کے مشہور رسالہ الہلال کے ایڈیٹر جرجی زیدان کی مقبول تصنیف "فاجعۃ کربلا" کا قابل دید اردو ترجمہ جس میں ایک نوعمر حسین و دوشیزہ لڑکی نے حاکم وقت سے اپنے باپ کے خون کا انتقام لیا ہے قیمت ۱۲

عروس سمرنا - غازی مصطفیٰ کمال پاشا فاتح سمرنا اور انکی محبوبہ لطیفہ خانم کے حسن و عشق کے حالات [illegible]

جواہر منظوم ترجمہ اردو رباعیات سرمد مرحوم

۳۲۱ رباعیاں فارسی سرمد شہید کی اور ہر فارسی رباعی کے تحت میں اردو رباعی بطور ترجمہ درج ہے شروع میں حضرت مولینا ابو الکلام آزاد کے قلم سے سوانح سرمد بھی شامل ہے۔ ہر رباعی میں تصوف و معرفت کے خزانے مخفی ہیں۔ قیمت مجلد عہ بلا جلد ۱۲ر علاوہ محصول۔

نمونتاً ایک رباعی معہ ترجمہ درج ذیل ہے

از جرم فزوں یافتہ ام فضل ترا | ایں شد سبب معصیت بیش مرا
ہر چند کرم بیش گنہ بیشتر است | دیدم ہمہ جا و آزمودم ہمہ را

ہر جرم سے پایا ہے سوا فضل ترا | ترجمہ | باعث یہ فزونی معاصی کا ہوا
افزوں ہیں اگر گنہ کرم افزوں تر | | دیکھا ہر طرح خوب سب کو جانچا

رباعیات عمر خیام (معہ ترجمہ) ملک الکلام

مشرق کی اس سے زائد بدقسمتی اور کیا ہوگی کہ اسے اپنے خزانے مخفی خود معلوم نہیں اور یورپ انہیں کھینچے لئے جاتا ہے عمر خیام کیطرف سے مشرق نے جلا پردا ہی برتی اور اس کے فلسفہ کو جس طرح ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا اس کا صحیح جواب مغرب کے اہل تعدداتوں نے دیا آج عمر خیام یورپ کی نگاہیں خدا معلوم کیا بنا ہوا ہے اس رباعیات مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر بچے بچے کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں اور ہر شخص انکا قدردان بنا ہوا ہے مدت کے بعد جب یورپ میں اتنا شور ہوا تو اب ہندوستان کی آنکھیں کھلیں اور عمر خیام کی کم و بیش نو سو رباعیاں جن میں فلسفہ کے جواہر کھنا چاہئے اردو میں ترجمہ ہو کر ناظرین کے سامنے آگئیں ضرورت ہے کہ ہندوستان میں اسکی کافی قدر کیجا شے اور ہر شخص لے اپنی میز پر رکھے قیمت ۱۲ علاوہ محصول

آمد سحرے ندا ز میخانۂ ما | کاے رند خراباتی دیوانۂ ما
برخیز کہ پر کنیم پیمانہ ز مے | زاں پیش کہ پر کنند پیمانۂ ما

[illegible] آئی یہ میخانے سے | اے رند خرابات مرے دیوانے
[illegible] | [illegible] بادہ [illegible]

فلاح دین و دنیا

ہر اُس مسلمان کے لئے جو دین و دنیا کی بھلائی چاہتا ہے جو اسلام کی معلومات اور دینی مسائل سے واقف ہونے کے علاوہ دنیا میں بھی عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اس کے لئے فلاح دین و دنیا نہایت ضروری کتاب ہے۔ اس کتاب کو پڑھکر ہر مسلمان عالم دین اور واقف دنیا بن سکتا ہے قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ

مولانا زاھد القادری مدظلہ کی تصنیفات و تالیفات

معارف القرآن۔ اردو زبان میں طرز جدید پر قرآن حکیم کی بے مثل تفسیر جس میں نہایت جامع طریقہ پر سورۃ والعصر کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ اس کے ضمن میں عقائد اسلامی پر مبسوط و مدلل تبصرہ کیا گیا ہے نیز بعض بحوث و مسائل شریعت بھی سلیس عبارت میں درج کئے گئے ہیں قیمت صرف ۸ر

اسوۃ النبی حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن و مناقب اور اخلاق فاضلہ و خصائل کریمہ کے متعلق بہترین کتاب ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت و صداقت کو یورپ کے سربرآوردہ محققین اور دنیا کے تمام مشہور و معروف غیر مسلم مستندین کے اقوال و اعتراف سے بین طور پر ثابت کیا گیا ہے قیمت ۸ر

الکلام المبین اس معرکۃ الآرا کتاب میں معاندین اسلام کے عقائد باطلہ کی مدلل طریقہ پر تردید کی گئی ہے اور اسلام کے محاسن کو دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے خدائے تعالےٰ کے واجب الوجود ہونے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے اور قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کے متعلق ہزارہا عقلی و نقلی دلائل لکھے گئے ہیں جن کو پڑھکر کسی شخص کو انکار کی گنجائش نہیں رہ سکتی قیمت ایک روپیہ

مشکوٰۃ الانوار۔ رسول اعظم صلعم کا بیان میلاد نہایت مستند اور معتبر کتابوں سے اخذ کرکے مولانا نے تیار کیا ہے نظمیں بھی بہت دلگداز ہیں قیمت ۸ر

سیرت غوث الاعظم میں سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زندگی کے پاک حالات درج ہیں اور مولانا کی تاریخ گردانی اور کتب بینی کا ثمرہ ہے کہ آپنے غوث پاک کے اس قدر مختصر اور مستند حالات جمع کئے ہیں حضور کے اخلاق حمیدہ خصائل کریمہ آپ کی کرامات و خرق عادات اور آپ کے فضائل مناقب بالتفصیل درج ہیں قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ: دار التصنیف کٹرہ مہر پرور دہلی ...... [illegible]

اطلاعات

(۱) مجلہ "تکبیر" مجلس علمیہ دار التصنیف دہلی کے دفتر سے ہر انگریزی مہینے کی
پچیس تاریخ کو شائع ہوتا ہے اس میں مُلک کے عظیم القدر ارباب علم کے دلنواز
مضامین درج ہوتے ہیں۔

(۲) "تکبیر" کا اہم مقصد مذہب اسلام کی حفاظت و حمایت مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی
بہبود اور ادب عالیہ و انشائے لطیف کی نشر و اشاعت ہے۔

(۳) "تکبیر" کا دوسرا مقصد مجلس علمیہ دار التصنیف کے حلقہ کو وسیع کرنا اور ملک
کے ہر گوشہ میں اس کے ممبروں کی تعداد بڑھانا ہے، اسی لیئے اس کا چندہ
نہایت قلیل یعنی صرف دو روپئے سالانہ مقرر کیا گیا ہے تاکہ ہر شخص جو ذوقِ علمی
رکھتا ہو بآسانی "تکبیر" کا خریدار اور مجلس کا ممبر ہو سکے۔ یعنی جو شخص دو روپے سالانہ
ادا کرے گا وہ مجلس کا ممبر عمومی ہو گا اور سال بھر تک رسالہ تکبیر بھی اُسکو بھیجا جائیگا

(۴) "تکبیر" کے لیئے مضامین اور تبادلہ کے اخبار و رسائل حضرت اکبر حیدری
صاحب مدیر "تکبیر" اکبر منزل مچھلی والان دہلی کے پتہ پر آنے چاہئیں۔

ان کے علاوہ

ہر قسم کے خطوط، زر چندہ "تکبیر" (فیس ممبری) اور جملہ فرمائشات

زاہد القادری

ناظم مجلس دار التصنیف و دفتر رسالہ تکبیر
کوچہ چیلاں - کٹرہ مہر پرور دہلی
کے نام بھیجیں۔ منیجر

اَللّٰہُ اَکْبَرْ

مجلہ تکبیر

مجلس دار التصنیف دہلی کا ماہوار علمی رسالہ

قیمت دو روپے سالانہ
مع محصول ڈاک

طابع و ناشر
زاھد القادری
ایم۔آر۔اے۔ایس (لندن)

جامع
اکبر حیدری
ایم۔آر۔اے۔ایس (لندن)

مطبوعہ شاہجہانی پریس دہلی

شذرات

رسالے کا محدود دائرہ مجبور سرمایہ۔ مخصوص حجم۔ میری خواہشات کی تکمیل کیلئے کافی نہیں مگر میں مجبور ہوں اور میری مجبوریاں ناقابل اظہار۔ آپ ہی فرمائے کیا چالیس صفحات کی محدود ضخامت اس قابل ہو سکتی ہے کہ ایک ادبی اور مذہبی رسالے کو کامیابی سے مقبول بنا سکے؟ .... ارکان مجلس ارشاد فرماتے کہ مذہبی مضامین زیادہ تعداد میں ہوں۔ ناظرین کا بڑا حصہ ادبی مضامین کا جویا ہے "انشائے لطیف" اور "شاعری" کو نظر انداز کرنا ایک دوسرے گروہ کی دل آزاری کا باعث ہوگا .... موجودہ سرمایہ ضخامت میں کسی مزید اضافہ کی اجازت نہیں دیتا .... فرمائیے کیا کیا جائے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

ایک ادبی رسالے کو کامیابی سے زندہ رکھنے کی تین صورتیں ہیں۔ اول تو یہ کہ کاسۂ گدائی ہاتھ میں لے کر خداوندان جاہ و ثروت کے سامنے دست سوال پھیلایا جائے اور درخواست کی جائے کہ دست یکتا جانب کشکول مادر۔ ممکن ہے کہ ہم بے حیائی کے ہاتھوں ایسا کرنے پر مجبور بھی ہوں مگر کیا موجودہ ارباب دول کی عیش پسندی گمراہ زندگی اور فقدان ذوق ادب۔ ہماری درخواست کی پذیرائی کا متحمل ہو سکے گا؟ .... کیا یہ گم کردہ راہ ہستیاں جو مذہب اور مذہب کی مقدس تعلیم کو حرف غلط کی طرح مٹا چکی ہیں اور جنہوں نے اپنی زندگی کا مقصد حرام کاری اور شراب نوشی قرار دے دیا ہے ہماری درخواست کو شرف

قبولیت بخشینگے؟........ اگر آپ اس کے جواب میں مجھ سے متفق نہیں تو کوشش کیجیے اور میں آپ کی کامیابی کے لیے دست بدعا ہوں۔

دوسری صورت یہ ہو کہ ناشران تکبیر اپنے ذاتی سرمایہ کو معرض خطر میں ڈال کر اپنی کوتاہ اندیشی کی سزا۔ اس کوتاہ اندیشی کی سزا جو انہوں نے "تکبیر" کی نشر و اشاعت کا بار اپنے اوپر لے کر ظاہر کی ہے۔ بہ خندہ پیشانی برداشت کریں۔ اور مجھے یہ کہتے میں ذرا بھی تامل نہیں کہ یہ صورت حتیٰ الامکان قائم رکھی جائیگی۔ اگر خدا کو منظور رہے تو "تکبیر" رہر ذاتی قربانی کا نعم البدل سمجھا جائیگا۔

تیسری صورت یہ ہو کہ وہ تکبیر کی توسیع اشاعت میں کوشش کیجائے۔ اور اس کا دائرہ اتنا وسیع کردیا جائے کہ یہ اپنا بار اپنے آپ اٹھانے کے قابل ہوسکے اور یقین جانیے کہ یہ صورت سب سے آسان اور سب سے احسن ہے مگر یہ کارکنان تکبیر کی دسترس سے بالا ہے اس کا احساس موجودہ خریداران تکبیر کو ہونا چاہیے اگر آج ہی تکبیر کا ہر خریدار ایک نیا خریدار پیدا کرنے کی کوشش کرے تو دو روپے کی حقیر رقم کے مقابلہ میں وہ یقیناً کامیاب ہوگا۔ اور اس کامیابی کا لازمی نتیجہ تکبیر کی کامیابی کی صورت میں ظاہر ہو کر رہے گا۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپکی جد وجہد کا نتیجہ یقیناً مشکور ہوگا اور ناشران تکبیر اپنی شکر گذاری کا ثبوت تکبیر کو خوب سے خوب بنا کر دینگے۔ اس کے حجم میں معقول اضافہ ہوسکیگا۔ کاغذ اور طباعت کا انتظام موجودہ معیار سے بلند اور بہت بلند پیمانے پر ہوگا آپکے ذوق ادب اور ذوق نظر کی رعایت ملحوظ رکھی جائیگی

میں آپ کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہوں کہ تکبیر کسی شخصی کوشش کا نتیجہ نہیں اور نہ ہی کوئی ذات واحد اس کی مالک ہے نہ اس کا اندوختہ سرمایہ کسی ہستی کی ملکیت ہے اس لئے جو کچھ بھی اس کا حاصل ہوگا وہ اسی کی ذات پر صرف ہوگا اور اسطرح آپ کی تمام کوششیں آپ کی اپنی ذات پر صرف ہونگی۔ غالبًا یہ بتانا بھی کسیطرح دور از بحث نہ ہوگا کہ موجودہ تکبیر کا انہماک کسی مالی یا دنیاوی مفاد کی غرض سے نہیں بلکہ اُن کے ایثار کا نتیجہ ہے۔ ...... مجھے امید ہے کہ آئندہ مجھے اس ناگوار شعبہ پر کچھ لکھنے کی ضرورت نہ ہوگی اور ناظرین تکبیر اپنا اخلاقی فرض ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں گے۔

میں خوش ہوں کہ تکبیر کے گذشتہ نمبر بہ نظر پسندیدگی دیکھے گئے اور ارباب ادب کی نکتہ چین نگاہوں نے انکا استقبال بہترین الفاظ میں کیا۔ ہمعصر رسائل اور جرائد نے بہترین آرار کا اظہار کیا۔ میں ان خیالات کا احترام کرتا ہوں اور انشاء اللہ تکبیر کو مزید دلچسپ بنانے کی کوشش کرونگا۔ خریداران تکبیر بھی میرے شکریہ کے مستحق ہوں گے اگر وہ تکبیر کے متعلق اپنی اپنی رائے کا اظہار بے کم و کاست مجھے لکھ بھیجیں۔ اس سے مجھے بڑی امداد ملیگی اور میں تکبیر کو اُنکے ذوق کے مطابق دلچسپ بنانے کی کوشش کرسکوں گا۔

ناشکر گذاری ہوگی اگر میں اس موقع پر اپنے اُن کرمفرما حضرات کے شکریہ کا اظہار کروں جنہوں نے اپنے بے بہا مضامین نظم و نثر سے اوراق تکبیر کی زیب و زینت کی اس سلسلہ میں میرے قدیم عنایت فرما جناب سید نظام الدین شاہ صاحب دلگیر۔ اڈیٹر نقاد خاص طور سے قابل ستائش ہیں۔

موجودہ نمبر میں۔ عروس محبت۔ جذبات قمر۔ اور شہید التفات آپکی عنایت کا نتیجہ ہیں

جناب وحشی ایڈیٹر دین ودنیا۔ اور جناب ساغر اڈیٹر پیمانہ۔ نے بھی نہ صرف خود اپنے جذبات قلمبند کرنیکی زحمت گوارا کی بلکہ دیگر حضرات کا کلام مہیا کر کے تکبیر کی اعانت فرمائی۔ میں دونوں حضرات کا ممنون احسان ہوں۔

جن حضرات نے تکبیر کے مضامین نظم و نثر بے تکلف اور بے حوالہ اپنے رسالہ میں نقل فرمائے وہ بھی میرے شکریہ کے مستحق ہیں مجھے افسوس ہے کہ تکبیر کی خوش نوائیاں میرے دو حریفان بادہ پیما، پر سرقے کا قابل نفرت جرم عائد کرنے میں کامیاب ہوئیں

جن حضرات نے توسیع اشاعت میں حصہ لے کر اپنے اخلاقی فرض کو پورا کیا وہ سب سے زیادہ مشکور رہیں اور مجھے امید ہے کہ جناب ناظم تکبیر بھی کسی آیندہ اشاعت میں اس کا اعلان کر کے اپنے فرض سے سبکدوش ہونے کی کوشش کرینگے۔

نفس وضمیر کی کشمکش

از سید ظہور احمد صاحب وحشی ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا دہلی۔

نفس اپنی ہوا پرستی اور سرمستی میں مصروف ہے۔ نمائش و تفاخر۔ کذب و افترا۔ بے ایمانی و مکاری۔ فریب و ریاکاری۔ منافقت و ظاہرداری کا خوگر ہو رہا ہے لیکن ضمیر انسانی دل کی نازک شہ رگوں میں اس طرح موجود ہے جس طرح پھولوں میں شمیم چراغ میں نور اور قوس قزح میں رنگ جب نفس سرکشی پر آمادہ ہوتا ہے تو ضمیر اپنے ریمارک سے دل میں نشتر چبھو دیتا ہے اور بندہ نفس تڑپ اٹھتا ہے اس نشتر زنی کے انداز ملاحظہ کیجیے۔

نفس (قد آدم آئینہ کے سامنے) یہی جامہ زیب بدن ہے جس نے مجھے احباب میں ممتاز کیا ہے یہی خوبصورت چہرہ ہے اور یہی متناسب اعضا ہیں جو دوسروں کو ہر لحظہ اپنی بدشکلی کا احساس دلاتے ہیں مجھے دیکھکر ہر شخص اپنے آپ کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ کیونکہ اسے یقین آ جاتا ہے کہ جنس قوی کی ظاہر پرست نگاہیں ہوں یا جنس لطیف کا بازاری طریقہ ہو میرے مقابلہ میں اسے کبھی فتح حاصل نہیں ہو سکتی۔

ضمیر صورت زیبا پر فخر کرتے کرتے تمہارا دل یکایک اس امر واقعہ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے کہ تم ایک طوائف کے نواسے ہو، اور حسن کی دولت تمہیں اپنی جدہ سے ورثہ میں ملی ہے اس خیال کے ساتھ ہی تم اپنے حسن و جمال سے شرمانے لگتے ہو اور تمہاری غیرت پکارتی ہے کہ کاش تم لولے لنگڑے [illegible] ہوتے لیکن عیب النسب نہ ہوتے۔

نفس ضمیر کی گفتگو سنتا ہے لیکن ضبط سے کام لیتا ہے پھر ایک دفعہ
جذبات اُسے گدگداتے ہیں اور وہ کہتا ہے۔

نفس:۔ اللہ اللہ آج تو جب میں نے لوگوں سے اپنی آمدنی بیان کی اور اپنی جائداد کا حال انہیں بتایا تو وہ حیران رہ گئے آوازیں بلند ہوئیں کہ تم خوش نصیبی کا مجسمہ ہو۔ فضل الٰہی کے مرکز ہو تمہیں خدا نے ذہن رسا عطا کیا ہے تمہاری عقل دولت خداداد ہے۔ یہ تمام کامیابی اُس علم و ہنر کی بدولت ہے جو تم نے حاصل کیا ہے پہلے کوئی ایسا صاحب علم و عقل ہوئے پھر تمہاری کامیابی پر رشک کرے۔ لوگوں کی یہ رائے سن کر مجھے کئی بوتلوں کا نشہ محسوس ہوا لیکن میں نے اپنے مخصوص تبسم کے ساتھ جس کی ہر لہر میں غرور و ناز کی دنیا آباد تھی یہ کہکر گفتگو کا سلسلہ ختم کر دیا کہ ابھی میں کیا ہوں یہ آپ لوگوں کی محبت اور قدر دانی ہے

ضمیر:۔ لیکن استاد دل میں تو تم شرمار ہے تھے اور خوب جانتے تھے کہ اس تعریف کے تم مستحق نہیں۔ تمہاری کامیابی علم و عقل پر نہیں بلکہ تمہاری چالاکی۔ مکاری اور جوڑ توڑ پر مبنی ہے شاباش تمہیں یہ بھی یاد آ رہا ہوگا کہ اپنے کتنے دستوں کے گلے پر چھری پھیر کر اور کتنے اہل فن کی دماغ سوزی کا کریڈٹ بے ایمانی سے اپنی طرف منسوب کر کے تم اس عہدہ جلیلہ پر پہنچے ہو اور جو باتیں تمہاری طباعی اور عقلمندی کا نتیجہ سمجھی جاتی ہیں وہ درحقیقت تمہاری خبثیانہ کوششوں اور ابلیسانہ سرگرمیوں سے پیدا ہوئی ہیں

نفس ضمیر کی گفتگو سن کر چیں بہ جبیں ہو جاتا ہے
اسی اثنا میں اُس کی بیوی آ جاتی ہے اور
وہ اُس سے کہتا ہے

نفس:۔ (بیوی سے) بیگم تمہاری پر زر پوشاک اور قیمتی زیورات عورتیں بڑی حیرت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہو نگے اور اس لیئے تم جس قدر ناز کرو کم ہے لیکن آج کا واقعہ سن کر تم حیرت زدہ رہ جاؤ گی۔ میں ایک دوست کے ہاں گیا تھا وہاں

اتفاق سے ایک درجن آدمی بیٹھے ہوئے تھے لیکن تم یقین کرو کہ مجھ سے بہتر کسی کی پوشاک نہ تھی۔ جو لوگ معمولی کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ تو مجھے دیکھکر بغلیں جھانکنے لگے بس جس وقت میں نے جیب سے چاندی کی منقش ڈبیا نکال کر پان کھایا تو دیکھنے والوں نے اپنے افلاس کے احساس سے سر جھکا لیا۔،،

ضمیر:۔ مگر دوست بیوی کے جس زیور پر اور اپنے جس سوٹ پر تم اتراتے ہو کیا تمہیں یاد نہیں کہ ایک دوست کی امانت ہضم کر کے تم نے بنوایا ہے اور چاندی کی جس ڈبیا پر تمہیں ناز ہے وہ تم مراد آباد جاتے ہوئے جبکہ تم ایک مستعمل ٹکٹ استعمال کر رہے تھے سکینڈ کلاس سے چرا کر لائے تھے یہ ڈبیا لکھنو کے ایک نواب کے پاس تھی جو اُس دن تمہارا ہم سفر تھا۔

نفس ضمیر کا طعنہ سن کر بے چین ہو جاتا ہے اور دیر تک دونوں میں ہاتھا پائی ہوتی ہے۔ نفس کئی گھنٹے خاموش رہکر پھر گرم تکلم ہوتا ہے۔

نفس تین چار دن قبل دو تین دوست میرے مکان پر آئے انہوں نے نل کے نیچے تانبے کی ایک نقشی بالٹی دیکھکر بہت تعریف کی مجھے جوش آگیا اور میں نے گھر میں سے چاندی اور تانبے کی نہایت قیمتی اور خوشنما ظروف منگا کر دکھائے وہ لوگ بے حد مرعوب ہوئے اور میری دولتمندی کا لوہا مان گئے میرے ہاں سے اٹھکر کئی جگہ انہوں نے میرے سلیقہ کی تعریف کی میری نسبت کہا کہ بھئی ایسے لوگوں کی خوش قسمتی کی قسم کھانا چاہئے۔،،

ضمیر:۔ ارے بدمعاش اپنے سلیقے اور دولت پر کس قدر ناز کر رہا ہے گویا اب تجھے یاد نہیں کہ یہ چیزیں ایک پردیسی پڑوسی نے تیرے پاس امانت

رکھی تھیں۔ وہ یکایک مرگیا جب اس کے وارث تیرے پاس ان اشیاء کے لئے جو متوفی نے اپنی بیٹی کے جہیز کے لئے فراہم کی تھیں تو تو نے صاف انکار کر دیا کیونکہ کوئی قانون کارروائی نہیں ہوسکتی تھی۔

نفس یہ پتہ کی باتیں سنکر قابو سے باہر ہوجاتا ہے اور ضمیر کے ایسی ڈنڈا جھاڑتا ہے کہ وہ غش کھا کر گر پڑتا ہے اتنے میں چند دوست آجاتے ہیں اور نفس اُن سے کہتا ہے۔

نفس:۔ ہاں صاحب کل مشاعرہ میں تو آپ کی دعا سے میری غزل بہت کامیاب ہوئی ایک ایک شعر دس دس دفعہ پڑھوایا گیا۔ لوگ سر دھنتے ہیں احباب کی رائے ہے کہ شہر میں کوئی شاعر میرا جواب نہیں رکھتا۔ ہا

ضمیر (جو اب سنبھل کر اٹھ بیٹھا تھا بجائز نسکیوا کے کہتا ہے) تیری غزل تھی یا سب ترکیبیں چرائی ہوئی سب مضامین دوسروں کے اشعار مسخ کر کے حاصل کئے ہوئے۔ سب پرانی پرانی۔

ضمیر کا جملہ ابھی پورا نہیں ہوا تھا کہ نفس نے دھول دھپا شروع کر دیا اور ضمیر پھر زمین پر گر پڑا تھوڑی دیر کے بعد نفس نے دوستوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

نفس:۔ میری نظم کا نمونہ تو جناب نے دیکھا ہے اب میری نثر بھی ملاحظہ کیجئے۔ یہ ایک تازہ مضمون میں آپ کو سناتا ہوں:۔

نفس نے مضمون پڑھکر سنایا۔ حاضرین پر وجد کا عالم طاری فقرہ موتیوں کی لڑی معلوم ہوتا تھا ایک ایک لفظ پر داد دی جاتی تھی

ضمیر (پھر سنبھل کر اور طنز سے مسکرا کر) شاباش۔ شاباش خوب مضمون لکھا ہے کیوں بہ خورد بُرد۔ یہ قزاقی۔ کاش تعزیرات ہند میں ان ڈکیتوں کے لئے بھی کوئی

دفعہ ہوتی۔ ایسے ایک لفظ بھی تو تیرا نہیں معانی سے الفاظ تک سب کچھ چوری چوری نہیں بلکہ سینہ زوری۔ کیا مفت کا کریڈٹ حاصل کیا ہے واہ رے شریف چور اور مہذب جیب کترے"

ضمیر کے یہ نعرے تیر و نشتر کی طرح نفس کو تکلیف دے رہے تھے وہ یکبارگی ضمیر پر حملہ آور ہوا اور اسے سخت زخمی کیا سنتے ہیں کہ ضمیر نے ملکوتی تھانہ میں رپٹ لکھوائی ہے اور کہتا ہے کہ مقدمہ کا چالان ہونے پر وہ مدعا علیہ کا پورا کچا چٹھا بیان کرے گا۔

دعوت و تبلیغ

(از جناب مولینا سید محمود صاحب نبیدی)

دنیا کے تمام ملل و امم کے تنزل اور انحطاط کے اسباب کا اگر بنظر غائر مطالعہ کیا جائے تو سب سے بین اور روشن تر علت یہی نظر آئیگی کہ ان ادیان کے تمام افراد نے فرض اشاعت و نشر مذہبی سے بعد و ہجر اختیار کر لیا دنیا کے عشق و الفت نے دوران تبلیغ کے مصائب و آلام سے ان کو پست ہمت بنا دیا۔

جمیع ادیان میں جب تک تبلیغی جد و جہد اور مبلغین کی مخلصانہ سرفروشیاں کام کرتی رہیں۔ تب تک ان کو ترقی ہوتی رہی۔

اسلام پر جو حوادث و آفات اور غیر اقوام کے ارتدادی حملے سب اسی تبلیغی عشق کے فقدان کا باعث ہیں۔

اسلام کی تیرہ سو سالہ تاریخی زندگی میں اس ہمہ گیر اشاعت اسلام کی ترقی ہو چکی جبکہ

اسلام ایک بے سروسامان قوم کے ظل حمایت میں نشو ونما پا رہا تھا نہ اس کے پاس خزائن و ذخائر ہی تھے کہ جس سے تالیف قلوب یا تحریری پروپیگنڈا کیا جاتا اور نہ اس کے پاس حکومت ہی تھی، کہ جابرانہ اور قاہرانہ لوگوں کو تبدیل مذہب کی دعوت دی جاتی۔

اسلام کی اس وقت کی اشاعت و تبلیغ نہایت محیر العقول ہے اسلام نے اس بیکسی کی حالت میں قلیل زمانہ کے اندر وہ ترقی کی کہ مذاہب عالم اسکی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان جان نثاران ملت میں تبلیغ و دعوت کا سچا جذبہ موجود تھا دنیا کی کوئی محبت انہیں اس عشق سے جدا نہیں کر سکتی تھی ہر موسم ہر وقت ہر ملک و دیار میں انکا سفر ہوتا تھا۔ اور شمع دعوت کی روشنی پھیلاتے تھے۔

یہ ہماری غایت بدبختی ہے کہ ہم نے اپنے اسلاف کے تمام قابل تقلید و عمل اوصاف کو نہ صرف بھلا یا بلکہ ہم نے خود انہیں میٹ دیا عیش و عشرت میں جس قدر ہم زیادہ پڑے ایثار و قدامت کا جذبہ صادق ہم سے کنارہ کش ہوتا گیا، نوبت باینجا رسید کہ اسلام کا منور چہرہ غبار آلود نظر آنے لگا۔

دشمنان اسلام نے ہم پاسبانوں کو غفلت شعار دیکھکر اس شمع ملت کو باد کفر سے بجھا دینے کا تہیہ کر لیا آج اسلام نہ صرف یورپ میں ہدف ظلم ارتداد ہے بلکہ ہندوستان کے بت پرست بھی گنگا اور جمنا کے پانی سے ہمارے دلوں، اسلامی محبت و عشق کو دہو دینا چاہتے ہیں۔

ہم تبلیغ دعوت کو غیر ضروری اور فتنہ برپا کرنے والی شے سمجھتے ہیں اور شجر ممنوعہ کی طرح اس پر عمل پیرا ہونے کو ناجائز تصور کرتے ہیں،

حالانکہ ہمارا یہ خیال محض خدعہ نفس ہے جو صد اعنت آبی سے ہمیں محروم کرتا ہے اور ہماری روحانیت ملیہ کو فنا کے گھاٹ اتار رہا ہے۔

دیکھئے قرآن حکیم کس فصاحت اور روشن بیانی سے اس فرض کو ہم پر عائد کر رہا ہے

ولتکن منکم امتہ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون
(آل عمران) مسلمانوں تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے جو نیکی کی دعوت دے اور اچھے
کاموں کی تعلیم کرے اور برے فعلوں سے روکے یہی جماعت فلاح پانے والی ہے
دوسری جگہ ارشاد ہوتا ہے -
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر و تومنون باللہ
(لوگوں کی رہنمائی کیلئے جتنی اُمتیں پیدا ہوئی ہیں، ان میں تم سب سے بہتر ہو کر اچھے
کام کرنے کو کہتے اور برے کام سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو -
یہ آیات بلا کسی تخصیص و تفریق کے باواز بلند اعلان کر رہی ہیں کہ مسلمان صرف اس لئے
دنیا میں بھیجے گئے ہیں کہ انکا ہر سر فرد حق کا مبلغ، صداقت کا معلن اور ہر برائی کا ناہی
ہے یہی ہماری خصوصیت کبریٰ ہے جسکی وجہ سے تمام اقوام عالم میں ممتاز و نمایاں ہیں
ہماری ہر ادا اگر خدا کو پسند ہے اور ہمارا ہر کام جو خدا کو مرغوب ہے تو اس کا صرف یہی سبب ہے کہ
اس نے ہمیں اپنی یکتائی و وحدانیت کا علمبردار بنا کر دنیا میں بھیجا ہے -
سید نبوت سے کس پر در الفاظ میں اہمیت تبلیغ پر صدا اٹھتی ہے
بلغوا عنی ولو آیتہ (اگر ایک آیت بھی جانتے ہو تو اسکی اشاعت کرو، دوسری جگہ
فرمایا گیا من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ وان لم یستطع
فبقلبہ و ذالک اضعف الایمان تم میں جو شخص کسی برائی کو دیکھے اس کو ہاتھ سے
مٹا دے اور طاقت نہ رکھے تو زبان سے اور اگر زور نہ رکھے تو قلب سے اور یہ ضعیف تر
ایمان ہے - حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کیسے زوردار الفاظ میں فرماتے ہیں
لو وضعتم الصمصامۃ علی ھذہ واشار الی قفاہ ثم ظننت انی انفذ کلمۃ
سمعتھا من النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل ان تجیزوا علی لانفذتھا -
اگر تم تلوار کو میری گردن پر رکھدو اور مجھے یہ توقع ہو کہ گردن کٹنے سے قبل

کسی کلمہ حق کی تبلیغ کرسکونگا، جو نبی علیہ السلام سے سن چکا ہوں تو ضرور کہکے رہونگا حضرت ابو ذر کو کس قدر تبلیغ سے عشق ہے کہ تلوار کے نیچے گردن ہوتے ہوئے بھی وہ اس کو نہیں بھولتے ہیں صحابہ کرام کی حیات مبارکہ سے اس امر کا بخوبی پتہ چلتا ہے کہ ایک ایک فرد اس فرض تبلیغ کے لئے اپنے کو تیار رکھتا ہے قیدخانہ کی کوٹھریاں اور اسیری بھی انکو تبلیغ واشاعت کی ذمہ داری سے باز نہ کرسکتا تھا۔

جب سے مسلمانوں نے اس ذمہ داری کو محسوس کرنا چھوڑدیا غیر اقوام کی تیز اور تند یلغار نے انکی قوتوں کو پامال کرڈالا ہر طرف سے کفر کی گھٹائیں چھانے لگیں، تمام مسلمانوں کو دین حنیف سے پھیر دینا چاہتے ہیں آج ہندوستان میں شردھانند کے فتنہ ارتداد نے ہزاروں وابستگان شریعت الٰہیہ کو ملت غرا کی پیروی سے ہمیشہ کے لئے محروم کردیا ہے اور شبانہ روز یہی سعی جاری ہے کہ جس طرح ہوسکے مسلمانوں سے انکی خدائی نعمت چھین جائے اور ان کے دلوں کو جو اس وقت خدا اور اس کے رسول کی محبت سے معمور ہیں، روح مادہ نیوگ کی ناپاکیوں سے آباد کردیا جائے،

برادران ملت! کیا ذلت و رسوائی کی انتہا نہیں ہوئی خدارا دین حنیف کی عزت برقرار رکھنے کے لئے اٹھئے اور اسلام کے ہر ہر فرزند سے ان کا فرض تبلیغ ادا کرلیئے - قرآن حکیم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ کیلئے بارہا فرمایا گیا ہے

وانذر عشیرتک الاقربین قم فانذر وربک فکبر قرآن کو تمہارے پاس اسلئے بھیجا گیا ہے تاکہ اسکی نشر و اشاعت ہو واوحی الی ھذا القرآن لانذرکم ومن بلغ ایک جگہ آنحضرت کو پھر یوں خطاب کیا گیا

یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ

اس قدر روشن دلائل کے بعد بھی مسلمانوں نے فرضیت تبلیغ واشاعت کو نہ محسوس کیا تو دنیا کی تمام مصائب و آلام کے لئے آمادہ ہونا چاہیئے۔

حقیقت اسلام

چھٹی صدی عیسوی میں جبکہ دنیا میں کفر و شرک کی ظلمت چھائی ہوئی تھی فطرت کا حسن حقیقی معصیت کی تاریکی میں نہاں تھا تو ہمات باطلہ نے انسانوں کے دینی و دنیوی اعتقادات کو غارت کر دیا تھا تہذیب و تمدن کی عمارت متزلزل ہو رہی تھی اور انسان اس کمال سے محروم ہو چکا تھا کہ جس کی استعداد اس میں موجود تھی ایسے نازک وقت میں "اسلام" کا ظہور ہوا جس نے عالم انسانی کو از سر نو حیات دی اور سب سے پہلے اس اس قوم کی اصلاح کی جو وادیٔ وحشت میں سرگرداں تھی نہ دین کو جانتی تھی نہ تہذیب و تمدن کو، وحشیانہ زندگی کے دن بسر کر رہی تھی، اسلام نے اس کو رذائل کی انتہائی پستی سے نکال کر فضائل و حسنات کے اوج پر پہنچایا، اس کے شرک و کفر کو "توحید" سے جبر و استبداد کو "انصاف" سے جہالت و گمراہی کو علم و ہدایت سے عداوت و نفرت کو محبت و الفت سے جنگ و جدال کو امن و امان سے شقاوت کو سعادت سے عصیان کو طاعت سے نفاق کو اتحاد سے ضعف کو قوت سے فواحش کو عفت سے بدلا اور وہ پاکیزہ تعلیم دی جسکی فطرتاً انسان کو ضرورت تھی یہانتک کہ عرب کی وحشی قوم بہترین قوم عالم ہو گئی اور یہ سب کچھ چشم زدن میں ہو گیا۔
پھر اس نور کی شعاعیں مشرق و مغرب میں پھیلیں اور انسانی دنیا نے ایک نئی حالت میں قدم رکھا۔ اور قابل قبول اقوام نے دعوت اسلام کو لبیک کہا اسلام اختیار کیا اور وہ سب کچھ پالیا جس کی استعداد انسانی

فطرت میں مرکوز تھی -

اسلامی تمدن کی ترقی

اسلام کی تعلیم میں چونکہ ترقی کے اصول موجود تھے اس لئے مسلمانوں کا تمدن دن دوگنا رات چوگنا بڑھنے لگا جو لوگ تہذیب و تمدن کے نام سے بھی آشنا نہ تھے وہ اعلیٰ درجہ کے مہذب و متمدن بن گئے جو مفلوک الحال اور درماندہ تھے وہ مالک الملک ہو گئے اور یہاں تک ترقی کی کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک انکی عظمت و جلالت حکومت و ریاست اور اخوت و سیاست کا ڈنکہ بج گیا - مگر آہ! یہ سماں زیادہ دیر نہ رہا انہوں نے ٹھوکر کھائی اور گرے اور ایسے گرے کہ آج تک نہ اُٹھ سکے روندے گئے اور پامال ہوئے مگر ان کو خبر نہ ہوئی - حالانکہ کبھی ان کا تمدن نہایت محکم اور ان کا ملکی و قومی نظام بے مثل تھا - اُن میں کا ایک ایک لاکھوں پر بھاری تھا - اور دنیا ان کی عزت کے سامنے اپنا سر جھکاتی تھی - وہ عزت والے تھے اور عزت اُنکی تھی - اُن کا بول بالا تھا اور قوت کامل دنیا کی قومیں یقین کرتی تھیں کہ اگر سعادت ملسکتی ہے تو اسلام کی شریعت سے اور مسلمانوں کے دروازے سے، مسلمان اگرچہ تھوڑے تھے مگر اُن کا اقتدار دنیا کے ہر حصہ اور ہر گوشہ میں موجود تھا لیکن ؎

یہ قصہ جب کا ہے باقی تھا جب عہد شباب اپنا

اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ ناگفتنی ہے،، نہاں نہیں ہے عیاں ہے مسلمانوں نے جب مذہب کی طرف سے غفلت اختیار کی، نفس پرستی اور خود غرضی جب اُن میں پیدا ہوئی . . . . تو اُن کے تمدن کی بنیاد کھوکھلی ہو گئی - شیرازہ نظام بکھر گیا۔ اختلاف پیدا ہوا اور اتحاد مٹ گیا -

باہمی اعانت اٹھ گئی۔ اور وہ تعلقات جو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث تھے منقطع ہوگئے۔ افراد ملت، "حفظ ملت" کی طرف سے منہ موڑ کر نفسی نفسی میں پڑ گئے۔ یہانتک کہ دنیا بھر کی خرابیاں ان میں جمع ہوگئیں اور آج وہ ذلیل ترین زندگی بسر کر رہے ہیں۔

"اسلام" کی نسبت غلط فہمیاں

مسلمانوں کی اس ابتر حالت کو دیکھکر دنیا کے ناعاقبت اندیش آج "اسلام" کی نسبت طرح طرح کی ہرزہ سرائیاں کر رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی ذلت و پستی کا باعث قرآن اور شریعت اسلام ہے اسلام مانع ترقی دنیا ہے مسلمان جب تک کہ اس تنگ و تاریک مذہب سے دست بردار نہ ہوں گے وہ ہرگز دنیا میں ترقی نہیں کر سکتے معاندین کا ذکر چھوڑیئے خود مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ ان کو کسی طرح یہ یقین نہیں آتا کہ "اسلام" ایک کامل اور مکمل مذہب ہے۔ اور تہذیب و تمدن کا سرچشمہ ہے فیا حسرت علی العباد اسی قسم کی غلط فہمیوں کی بنا پر ہمارے بعض نوجوانوں کا یہ خیال ہے کہ تہذیب و تمدن کا مطلع یورپ ہے اور یورپ کے زریں اصول ہی ہر قسم کی ترقیوں اور کامیابیوں کی طرف رہنمائی کر سکتے ہیں۔

کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے اور نہایت ہی قابل اعتراض ہے پس وہ خیال کرتے ہیں کہ یقیناً اسلام مانع ترقی دنیا ہے اور مسلمان کبھی دنیا میں کامیاب زندگی بسر نہیں کر سکتے۔

"اسلام" ہدف ملامت کیوں بنا

اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اسلام

کی نسبت اس قسم کی غلط فہمیاں کیوں پیدا ہوئیں اور اسلام ہدف ملامت کیوں بنا؟ اس کا جواب صرف یہ ہے کہ مسلمان اپنی نفس پرستیوں اور بداعمالیوں کے باعث دن بدن حقیقت اسلام سے ناآشنا ہوتے جاتے ہیں اور انکی زندگی کتاب اللہ اور اسوۂ نبوی سے بالکل تباین نظر آتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ "اسلام" جیسے دین کی نسبت یہ خیال کرنا کہ اس کو تہذیب و تمدن اور دنیاوی ترقیوں سے کوئی علاقہ نہیں سرتاپا غلط ہے اور محض نادانی کا نتیجہ ہے۔ لاریب "اسلام" انسان کو بہترین تمدن سکھانے والا اور نامعلوم حد تک انسان کو ترقی دینے والا ہے اور وہ کفیل ہے دنیا اور آخرت کی سعادت کا۔ جسکا ثبوت اس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ اسلام نے چشم زدن میں عرب اور عربوں اور اسلام لانے والی قوموں کی حالت بدل دی اور وہ [illegible] ترقی کرتے ہوئے اتنی جلد متمدن بن گئے کہ تاریخ دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں ملتی مگر مجبور ہیں اور معذور ہیں وہ مسلمان جنہوں نے آنکھ کھولی تو مغربی تمدن کے آفتاب کو نصف النہار پر چمکتا ہوا دیکھا۔ اور اہل مغرب کو مہذب متمدن مسلمانوں کی حالت گری ہوئی نظر آئی اس لئے وہ سمجھ بیٹھے کہ اسلام مانع ترقی ہے خرابی یہ ہے کہ جن لوگوں کو مذہب سے کچھ محبت ہے وہ بھی بس اتنا ہی جانتے ہیں "اسلام" ہمارا دین ہے قرآن ہماری ایک مذہبی کتاب ہے جس میں روزے نماز حج و زکواۃ کے متعلق احکام ہیں اور کچھ قصے ہیں باقی اور کچھ نہیں۔

آہ یہی وہ بدبختی ہے جو آج مسلمانوں کی ذلت و پستی کا باعث ہے یہی وہ غفلت ہے جس کے باعث بعض نوجوانوں کے دل شبہات سے لبریز نظر آتے ہیں۔ اور اسلام کی صحیح عظمت قائم نہیں ہوتی۔ ان کی زبان سے بار بار سننے لگتا ہے کہ مسلمانوں کو مغربی تہذیب و تمدن اختیار کرنا چاہئے۔ بلکہ اگر

مسلمان اسلام کی حقیقت کو جانتے اور اسکی موافق فطرت تعلمات پر غور
تے تو ہرگز ان کی یہ رائے نہ ہوتی۔ بلکہ وہ یہ کہتے کہ مسلمانوں نے ناقدردانی
سے جن بیش بہا موتیوں کو کنکر پتھر سمجھکر پھینکدیا تھا اہل یورپ نے پہچان کر ان کو
ٹھا لیا اور انکی قدر و عزت کی جتنی خوبیاں آج ہم اہل مغرب میں دیکھ رہے ہیں
وہ سب اسلام کی برکتیں ہیں۔ حریت، مساوات، اخوت۔ اتحاد۔ خودداری۔
دردی قوم غمخواری منت محنت۔ استقلال۔ راستبازی، حق پسندی وقت
پابندی، ایثار کم گوئی۔ غور و تفکر کی عادت۔ تلاش علم و حقایق۔ اپنے اوپر بھروسہ
غیر کا محتاج نہ بننا رزق و معاش کی تلاش میں سرگرم رہنا۔ واقعات کائنات
سے عبرت پکڑنا یہ تمام بہترین صفتیں اسلام کی تعلیم کی ہوئی ہیں۔

اسلام اور دنیاوی ترقی

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم صرف یہ ہے کہ دنیاوی ترقی سے اجتناب
کرو اور مسجد کے حجرے میں بیٹھے ہوئے ہر وقت تسبیح پڑھتے رہو۔ یا جن لوگوں
کا یہ خیال ہے کہ دنیا مسلمان کیلئے نہیں ہے بلکہ کافروں کیلئے ہے مسلمانوں کو
تو دنیا میں راہبانہ زندگی بسر کرنی چاہیے بالله العظیم ایسے لوگ نہایت خطرناک
غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور حقیقت اسلام سے نابلد ہیں۔ اسلام کی تعلیم تو یہ
ہے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
یا اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی اور عذاب دوزخ سے بچا۔
[illegible] صحیح واقعہ ہے کہ ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
تذکرہ کیا کہ یا رسول اللہ فلاں شخص صائم الدہر، اور قائم الصلوٰۃ ہے ہر وقت
عبادت الٰہی میں مصروف مشغول رہتا ہے اور کسی سے کچھ سروکار نہیں رکھتا
آپ نے دریافت فرمایا پھر کھاتا کہاں سے ہے صحابی نے عرض کیا کہ اسکا ایک

بھائی ہے جو کماتا ہے خود بھی کھاتا ہے اور اس کو بھی کھلاتا ہے حضور نے فرمایا اخوہ افضل منہ ۔ "اس کا بھائی اس سے بہتر ہے" پھر صحابہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا لان تدع اولادک اغنیا فھو خیر من ان تدعھم عالۃ یتکففون (اگر تم اپنی اولاد کو غنی چھوڑ دو تو یہ بہتر ہے اس سے کہ محتاج ہوں اور مانگتے پھریں اور دوسروں کے دست نگر ہوں) پھر فرمایا والفقر سواد الوجہ فی الدارین (مفلسی اور محتاجی دونوں جہاں کی روسیاہی کا باعث ہے)

کیا قرآن و حدیث کی ایسی بیّن شہادتوں کے باوجود بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام دنیا طلبی اور دنیاوی ترقی کا مانع ہے ؟ لاریب اسلام اس اتہام عظیم سے پاک ہے اسلام ہرگز رہبانیت کو پسند نہیں کرتا ۔ لا رہبانیۃ فی الاسلام (بیشک اسلام میں رہبانیت نہیں) یہ تو ایک ایسا مکمل اور شائستہ دین ہے کہ جو سیدھی سادی خدا پرستی سکھلانے اور شرک و کفر سے بیزار رکھنے کے ساتھ ہی دنیا کی زندگی کے لئے بھی زیادہ سے زیادہ جد و جہد کرنے کا حکم دیتا ہے ۔ اور دنیا طلبی کو ہرگز منع نہیں کرتا ۔ خلاصہ مافی الباب یہ کہ اسلام انقطاع دنیا اور معاش کی طرف سے ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے کی تعلیم نہیں بلکہ وہ نہایت جامع مذہب ہے جو تمدن اور انسانی تہذیب و ترقی کے لئے حکم دیتا ہے

لیس للانسان الا ما سعی

المذنب

زاہد القادری عفا عنہ

فلسفی و درویش

شہر سے دور، سود و زیاں کے تفکرات سے قطعیتہً آزاد، ایک قطعۂ غیر آباد میں ایک چرواہا اقامت گزیں تھا کبرسنی سے اس کے بال نقرہ رنگ ہوگئے تھے اور تجربۂ دراز نے اسے ہم منزلت درویش بنا دیا تھا۔ موسم گرما کی مہلک حدت اور سرمائی زمہریت کو بھی اس کو چراگاہ میں، بکریاں چرانے سے باز نہ رکھ سکنے کا اعتراف عجز تھا۔ اس کی ساعات حیات یکسر شادمانی و انبساط میں پرواز کرتیں اور جذبات حرص و حسد سے وہ قطعاً غیر آگاہ تھا اس کی فراست و کیاست صدق و خدا پرستی نے تمام شہر میں اس کو معروف کر دیا۔

ایک حاسد فلسفی (جس کا اخلاق، تربیت مدرسہ کا مرہون منت تھا) اس چرواہے کے حجرۂ اتقا کی تلاش میں کامیاب ہوا۔ اور آتے ہی اپنا سلسلۂ کلام ان ونی سوالات رشک سے شروع کیا، "تو نے کہاں تعلیم پائی ہے؟ کیا تیری کتب درسیہ محنت نیم شبی کی شاہد ہیں؟ کیا یونان و روم کی فلسفہ طرازیاں تجھ میں مجتمع ہوگئی ہیں؟ کیا سقراط نے تیری روح کو درس فلسفہ دیا ہے؟ یا تو نے مختلف و متعدد ممالک میں سیاحت کر کے وہاں کے رسوم، قوانین اور خصائل کا وزن کیا ہے؟ چرواہے نے نہایت سنجیدگی اور شگفتہ پیشانی سے جواب دیا، "میں کبھی صراط تعلیم پہ گامزن نہیں ہوا! نہ میں بیرونی ممالک میں فطرت انسانی، یا قوانین صنائع کے مطالعہ کے لئے گیا یہ علم قلیل جو مجھے حاصل ہے صرف، فطرت سادہ، اثر تربیت ہے۔ ایک مکھی کی روزانہ محنت شاقہ، میری روح کے خواب کاہلی کے لئے تازیانۂ بیداری ہے، اور موسیا مال کی -

انجام بینی، میرے دماغ غافل کو فکر مستقبل کا درس عظیم۔ میرا کتا دا پنی قسم میں بہترین اپنے اظہار تشکر سے میرے قلب کو مشتعل کر دیتا ہے اور میں اس کی فداکارانہ و جانبازانہ خدمات سے سبق حاصل کرتا ہوں۔ استواری استقامت اور فرائض شوہری میں قمری سے سیکھتا ہوں۔ مرغی، جو اپنے بچوں کو، نمناک ہوا سے، اپنے متبرک پر پھیلا کر محفوظ رکھتی ہے، اور ہر چڑیا، جو جوّ سما میں مصروف پرواز ہے الفت اولاد سے مجھے باخبر کرتی ہے۔

معلم فطرت نے، مجھے کسی کے تمسخر و استہزار سے احتراز کرنا سکھایا ہے میں کبھی حریفانہ طور پر کسی کو مرعوب کرنے کے لئے گفتگو نہیں کرتا۔ میری زبان کی حکومت میرے حدود ہی میں ہے کیونکہ جو زیادہ گوئی کرتا ہے وہ یا وہ گوئی کرتا ہے۔ میں مجرمانہ طور پر اپنے ہمسایہ کے حقوق غصب نہیں کرتا......

خونخوار حیوانات، جنسے ہم متنفر ہیں چیل، باز، یا بھیڑیا، سب کے ساتھ سب کی قسمت ہے۔ سانپ یا درندے سے نفرت کرنے میں ہم ہرگز حق بجانب نہیں کیونکہ حسد، بغض، رشک میں زیادہ زہریلے اثرات ہیں..........

اس طرح ہر شئے مخلوق، تامل و تخوض اگر کیا جائے تو ہمارے سامان اندر رکھتی ہے اور ایک خوش خصائل اور اخاذ انسان کے لئے خفیف ترین شئے ذریعہ ہدایت ہو سکتی ہے۔

ور تماشائی فطرت،،
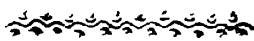
پیغمبر اسلام صلعم کے شاندار کارنامے

(مولانا سید محمود صاحب الوری فاضل الہیات)

داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام جب دنیا میں تشریف لائے تو ہر طرف تاریکی چھا رہی تھی آپ نے جلوہ افروز ہو کر اپنی صداقت کی روشنی سے ظلمت کو دور کیا۔ آپ سرزمین عرب میں پیدا ہوئے اور آپ کی ہدایت کی روشنی دنیا کے ہر حصہ میں پہونچی۔ آپ جس وقت مبعوث ہوئے ہیں تو خدا کی وسیع زمین پر کوئی خدا پرست موجود نہیں تھا صفحات تاریخ شاہد ہیں کہ باطل پرستیوں نے ارض الٰہی پر قبضہ کر رکھا تھا ہر متنفس گمراہی و ضلالت میں مبتلا تھا تہذیب و تمدن کا جنازہ نکل رہا تھا اور انسانی خباثتوں سے بحر و بر پناہ مانگ رہے تھے۔ آخر ۲۰ اپریل ۵۷۱ء عیسوی کو ہدایت کا آفتاب طلوع ہوا اور اسکے طلوع ہوتے ہی خشکی کے ہر ذرے اور دریا کے ہر قطرے سے یہ آواز بلند ہوئی

ایکہ بر تخت سیادت تا ازل جا داری

انچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام نہایت اہم اور مشکل تھا لیکن آپ نے اس کو نہایت خوش اسلوبی، صبر و حلم، عزم و استقلال اور استقامت و تحمل سے انجام دیا آپ نے شرک و کفر کو مٹا کر خدا پرستی سکھلائی آپ نے تہذیب و تمدن اور علم و اخلاق کو پھیلایا آپ نے نسل اور قومیت کی خصوصیتوں امیری اور غریبی کی امتیاز کو مٹا کر اخوت اور مساوات کی پاکیزہ تعلیم دی آپ نے نفرت و عداوت کی جگہ محبت و مودت اور ظلمت و جہالت کی جگہ

ہدایت و صداقت قائم کی حقیقت یہ ہے کہ آپ کے شاندار کارناموں کا اندازہ کرنے کے لئے دنیا کی معتبر و مستند تاریخوں کی ورق گردانی کی ضرورت ہے اس لئے ہم چند تاریخی واقعات پیش کرتے ہیں۔

ذرا دیکھنا اسلام کے داعی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی مقدس تعلیم نے کیا اثر دکھایا ہے کہ شاہ نجاشی والی حبشہ اور شاہ جیفر والی عمان بڑی خوشی کے ساتھ نجد کے وحشی تہامہ کے بدو اور یمن کے مسکین کے دوش بدوش کھڑے ہونے پر نازاں ہو رہے ہیں ان کا ذکر جانے دو مشاہدات حاضرہ پر نظر ڈالو۔ ٹرکی کا تاجدار، افغانستان کا بادشاہ ایران کا والی نہایت خندہ پیشانی کے ساتھ ایک ادنیٰ غلام، ایک حقیر جیسا اسی ایک غریب مسلمان کے ساتھ کھانا کھانے، نماز پڑھنے، اور دوش بدوش کھڑے ہونے کو اپنا فخر سمجھتا ہے ؎

از فیض تو منور شد ذرہ ذرہ احمد

اقرا باسم ربک پیغام انتہائی

عہد نبوی کی تاریخ کا ورق الٹ کر دیکھو۔

عبد اللہ بن سلام یہودیت، اور ورقہ بن نوفل عیسائیت اور عثمان بن طلحہ ابراہمیت کی مسندہائے امامت چھوڑ کر اسلام کے خادم شمار کئے جانے پر مفتخر ہیں یہودیوں کا زرخرید غلام سلمان فارسی منا اھل البیت کے درجہ پر فائز ہو جاتا ہے اور بت پرستوں کے زرخرید غلام بلال حبشی کو بڑے بڑے جلیل القدر امراء اور رؤسا، یا سیدنا سید (اے سردار اے سردار) کہکر پکارتے ہیں ان اکرمکم عند اللہ اتقکم...... رنگتوں کا اختلاف زبانوں کا تباین، قومیت کا تفرقہ، ملکی خصوصیات کا امتیاز، سب کچھ جاتا رہا ہے حسب و نسب کی شرافت کا زبان پر لانا کمینگی کی دلیل بنگیا ہے دین

واحد نے سب کو ملت واحد بنا کر ایک ہی ولولہ دلوں میں ایک ہی جوش طبیعتوں میں، ایک ہی خیال دماغوں میں ایک ہی آوازۂ توحید زبان پر جاری کر دیا ہے

صاحب معراج پر تو صد سلام
صاحب صد تاج پر تو صد سلام

داعی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس تعلیم کے اثر سے دشمن دوست بن گئے سرکش جاں نثار ہو گئے اور وہ جو آپ کی مخالفت میں چوبیس گھنٹے مصروف رہتے تھے آپ کی غلامی کو اپنا فخر سمجھنے لگے وہ **عمرو بن عاص** جو حبش میں نجاشی کے پاس قریش کا سفیر بن کر گیا تھا کہ مسلمانوں کو بطور مجرموں کے حاصل کرے چند سال کے بعد وہی عمان کے پادشاہ کے پاس داعیٔ اسلام بن کر جاتا ہے۔ اور ہزاروں اشخاص کے مسلمان ہو جانے کی بشارت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں لاتا ہے۔

وہی **خالد بن ولید** رضؓ جو جنگ احد میں بت پرستوں کے رسالہ کی کمانڈ کرتا ہوا مسلمانوں کو تباہ کرنا اپنی زندگی کا اعلیٰ مقصد سمجھتا تھا کچھ عرصہ کے بعد حاضر ہوتا ہے لات عزیٰ کے مندروں کو اپنے ہاتھوں سے گراتا اور اسلامی فتوحات میں گرم جوش جنرل کا درجہ پاتا ہے۔

وہی عروہ بن مسعود رضؓ جو حدیبیہ میں آنحضرتؐ کو مکہ میں داخل ہونے سے روکنے کیلئے قریش کا سفیر بنکر آیا تھا خود بخود مدینہ میں حاضر ہوتا اپنی قوم میں دعوت اسلام کی اجازت حاصل کر کے اسی خدمت میں اپنی جان قربان کر دیتا ہے۔

وہی **سہیل** بن عمرو جو معاہدۂ حدیبیہ میں بت پرستوں کی طرف سے کمشنر

معاہدہ تھا اور جس نے عہد نامہ میں اسم مبارک محمد کے ساتھ لفظ رسول اللہ لکھے جانے پر انکار کیا تھا دین الٰہی کی حمایت میں منہمک ہو جاتا ہے۔

وہی **عمر بن خطاب** جو تلوار لیکر گھر سے آنحضرت صلعم کا سر قلم کرنے کیلئے نکلا تھا اسی روز سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر سر جھکا کر اپنی گستاخیوں کی معافی چاہتا ہے۔

وہی **وحشی بن عاصم** جس نے مسلمانوں کا خون بہانا کار ثواب سمجھ رکھا تھا اور جس نے حضرت حمزہ کو شہید کر کے ان کا کلیجہ نکال کر کھایا تھا ایک روز اسلام کی حمایت میں سرفروشانہ جہاد کرتا نظر آتا ہے۔

وہی **ابوسفیان** بن عبدالمطلب جو آنحضرت صلعم کا سب سے زیادہ دشمن تھا خدمت نبوی میں حاضر ہو کر اسلام کی سچی وفاداری کا عہد کرتا ہے۔

یہ سب کرشمہ اس پاک تعلیم کے تھے جو آہستہ آہستہ دلوں کو مسخر کرتی تھی اور سب سے زیادہ یہ کہ اس داعی حق کے ہر کام میں للٰہیت اور ہر فعل میں صداقت تھی کاش مسلمان اس پاکیزہ تعلیم کی قدر کریں۔ کاش وہ اپنے ہادی و رہنما کے پاک مقصد سے آگاہی حاصل کریں کاش وہ اسلام کی حفاظت و اشاعت کو اپنا فرض سمجھیں کاش وہ اسلام کی بقا کو اپنے نفسوں، اپنے بچوں اور اپنے بزرگوں کی حیات و بقا سے زیادہ ضروری سمجھنے لگیں۔

سیّد محمود غفرلہ

سکون قلب

ایس ایم رمضان صاحب مسرور رحبیل منشی سیالکوٹ

اس تماشاگاہ عالم میں روز آفرینش سے ہر متنفس "طمانیت قلب" کی جستجو میں سرگرم سعی و جہد نظر آتا ہے قادر مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے انسان ضعیف البنیان کو قوائے جسمانی و روحانی سے سرفراز فرمایا۔ سب سے بڑھ کر عقل سلیم عطا فرمائی۔ جسکے باعث انسان اشرف المخلوقات کہلایا۔

انسان حصول "اطمینان قلب" کی خاطر شب و روز اسی دھن میں محو و مستغرق رہتا ہے تمام ممکن ذرائع استعمال کرنے میں پس و پیش نہیں کرتا۔ عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے لیکن کچھ پیش نہیں آتا اور سکون قلب ہے کہ کوسوں بھاگتا ہے۔

سکون قلب تو ایک بات ہے۔ ایک جہان تیرے لئے مضطرب و پریشان ہے انسانی دل آرزوؤں کا مرکز و مسکن ہے۔ انسان دل میں ایک تمنا لے کر اٹھتا ہے اسے حاصل کرنے کے لئے مصروف جد و جہد ہوتا ہے سمجھتا ہے کہ اس تمنا کے بر آنے پر دائمی سکون قلب حاصل ہوگا لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ اول تو ہر ایک انسان کی آرزو حسب دلخواہ پوری ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ انسان حالات کے تابع ہے اگر انسان حالات پر قابو رکھتا تو اس دنیا کا کچھ اور ہی رنگ ہوتا۔ اگر کبھی حالات کی موافقت کی وجہ سے کچھ قدرے کوئی آرزو پوری ہوگئی تو دل مضطر کو چین پھر بھی نصیب نہیں ہوتا کیونکہ دل تمناؤں سے خالی نہیں ایک کے بعد دوسری پیدا ہو جاتی رہتی ہے لہذا دل کی بے چینیوں میں شب و روز اضافہ ہوتا رہتا ہے۔

ہر زندگی کا مطمح نظر سکون قلب ہے لیکن بہت کم افراد ایسے

خوش نصیب ہیں۔ جو اس بیش بہا نعمت سے بہرہ ور ہیں۔

ایک متمول انسان کے پاس ظاہری ساز و سامان موجود ہے۔ آرائش و آسائش کے تمام ذرائع مہیا ہیں گمان ہوتا ہے کہ اندریں حالات سکون قلب بھی جلوہ افگن ہوگا۔ لیکن اکثر یہ خیال بھی خیال خام ثابت ہوتا ہے برعکس اس کے ایک نادار غریب شخص دیکھا جاتا ہے جس کے پاس دنیاوی آرام و راحت کے سامان موجود نہیں لیکن "اطمینان قلب" جلوہ بار ہے۔

اے سکون قلب، تو ہی بتا کہ یہ کیا راز ہے۔ دنیا تیرے لئے سرگرداں ہے لیکن تو اپنے فیض سے معدودے چند دلوں کو ہی مسرت اندوز ہونے کا موقع دیتا ہے غریب اور امیری تیرے نزدیک کچھ امتیاز نہیں رکھتی۔ اس میں شک نہیں کہ دنیاوی اسباب آرام و راحت کے موجب ہوتے ہیں لیکن حقیقی راحت اکثر ان پر ہی موقوف نہیں۔

تمام آرزوئیں۔ تمنائیں۔ مرادیں حسرتیں اور امنگیں انسان کے دل ہی دل میں پیدا ہو کر رہ جاتی ہیں۔ مگر جب عز و جل شانہ کی نظر کرم مبذول ہو جاتی ہے تو آنکھ آن میں نقشہ بدل جاتا ہے خزاں رسیدہ دل موسم بہار کے مزے لینے لگتا ہے یہ قدرت کے کرشمے ہیں انسان کی خواہشات و جذبات غرضیکہ جو خیال بھی دنیا و مافیہا کی فنا ہونے والی کسی شئے سے بھی وابستہ ہو دائمی راحت کا باعث نہیں ہو سکتا بلکہ برعکس اس کے اگر انسان دائمی راحت قلب کا متمنی ہے تو دنیا میں رہتے ہوئے بقا سے لو لگائے۔ ذات باری کے قرب حاصل کرنے کے لئے اگر دل میں سچی تڑپ محبت اور شیفتگی موجود ہے تو اس کا ابدی نتیجہ راحت قلب ہے۔ دنیا میں جس کا دامن اس گوہر مقصود سے لبریز ہے خدا تعالیٰ بزرگ و برتر کی تجلیات و برکات اس کے قلب میں ہمیشہ موجزن رہتی ہیں وہ دنیا کی الجھنوں اور مخمصوں سے بے نیاز رہتا ہے دنیا کے نشیب و فراز اس کی نظر میں کچھ وقعت نہیں رکھتے وہ تمام باتوں سے مستغنی رہتا ہے۔

چیست دنیا؟ از خدا غافل بُدن
نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

یارب ہے استدعا پہ تری جنابمیں اب مسرور کردے ہم کو کرنے ہیں التجا سب
ایس ایم رمضان مسرور

افلاس اور اسلام

مولینا عبدالرحمن صاحب ندوی

ہندوستان آج افلاس کے عالمگیر حملہ سے چیخ اٹھا ہے، رعایا میں افلاس کے سبب سے ایک عجیب تلاطم برپا ہوگیا ہے گداگروں کی کثرت ہوتی جاتی ہے جس کے انسداد کے لئے گورنمنٹ بھی چارہ کار کی تلاش میں ہے لیکن کوئی تدبیر کارگر نہیں ہوتی بلکہ بھیک منگونکی تعداد میں روز بروز ایک معتدبہ اضافہ ہو رہا ہے اور اگرچہ اسوقت تک انکا شمار لاکھونکی تعداد میں پہنچ چکا ہے لیکن بایں ہمہ آیندہ کے لئے روک ٹوک کا کوئی انتظام نہیں ہورہا افلاس کے سدباب کیلئے کوئی مناسب تدبیر بتلاتی ہے۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے جو تمام حیثیات کا جامع ہے اور تمام دینی اور دنیوی ضروریات کے کفیل ہونیکا مدعی ہے، اس لحاظ سے ہم اپنے زیر بحث عنوان کے متعلق اسلام ہی کے نقطہ نظر سے بحث کریں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ مذہب ایک ایسا زبردست جذبہ اور ایک ایسی لازوال طاقت ہے جس کے سامنے دنیا کی ہر طاقت سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہے اور قانون شکنی اور غیر معتدل نظام کے خلاف استعمال کرنے کے لئے جو زبردست تازیانہ مذہب کے ہاتھ میں ہے وہ کسی دوسرے کے پاس نہیں لہذا ہم اس موقع پر یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ مذہب

اسلام نے کس خوبی اور کس شدت کے ساتھ اس عام اور کہنہ مرض کا علاج تجویز کیا ہے اور کس قدر سختی کے ساتھ عامہ مسلمین کو اُن تمام اعمال سے دفعتہً روک دیا ہے جن سے افلاس کے پیدا ہونے کا شبہ بھی کیا جا سکتا تھا۔

افلاس کے متعدد وجوہ نکل سکتے ہیں جن میں سے گداگری اور بیکاری یہ دو چیزیں زیادہ اہمیت رکھتی ہیں ہم کسیقدر تفصیل کے ساتھ اس موقع پر وہ احکام بھی نقل کرتے ہیں جنمیں مذکورہ بالا اوصاف ذمیمہ کی مخالفت کیگئی ہے اور پھر بسط کے ساتھ وہ مناسب تدبیریں بھی دکھلائینگے جو خود مذہب نے ہمیں ایک فارغ البال قوم بننے کے لئے بتائی ہیں۔

مذہب میں تحذیر و ترہیب کا سب سے بڑا آلہ عذاب آخرت ہے، اسلام نے اس مسئلہ میں بھی اکثر مواقع پر اس سے کام لیا ہے بخاری اور مسلم کی متفق علیہ روایت ہے

مایزال الرجل یسأل الناس حتے یاتی یوم القیامۃ لیس فی وجہہ مضغۃ لحم (انسان اپنے دوسرے ہمجنسوں کے آگے سوال کرتا رہیگا یہاں تک کہ قیامت کے دن ایسی صورت میں آئیگا کہ اس کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا نہوگا۔

اس حدیث کی شرح میں بیان کیا گیا ہے یاتی یوم القیامۃ ولاجاہ لہ یعنی قیامت میں وہ بالکل بے وقعت اور بے غیرت رہیگا۔ اس کی ہستی کسی شمار میں نہ ہوگی بعض شارحین نے اس حدیث کو آخرت ہی کے ساتھ مخصوص نہیں رکھا ہے بلکہ اس کو سائل کی دنیوی عزت و وقعت پر بھی محمول کیا ہے یعنی سوال سے جو ذلت و تحقیر دنیا میں سائلین نے اٹھائی ہے اسکی تشہیر قیامت میں اس طور سے ہوگی چنانچہ اُن کے خاص لفظ یہ ہیں۔

واما اعلانا بعلمہ انتھی و نسوان یکون منہ یعرفہ الناس بتلک العلامۃ انہ کان یسأل الناس فی الدنیا فیکون تحقیرا لہ وتشھیرا لحالہ او لا لہ کما اذل نفسہ فی الدنیا واراق ماء وجہہ بالسوال۔

مشکوٰۃ شریف ص ۱۶۳ ان صریح تصریحات کے بعد کون غیر متمدن ہے جو نہ صرف دین بلکہ

دنیا کی بھی تحقیر و ذلت برداشت کرنے کے لئے تیار ہو، ترمذی اور نسائی وغیرہ کی روایتیں اس سے بھی زیادہ صاف ہیں۔ عن عبد اللہ ابن مسعود قال رسول اللہ صلعم من سال الناس ولہ مایغنیہ جاء یوم القیامۃ والمسئلۃ فی وجہہ خموش او خدوش او کدوح عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ جس نے لوگوں سے باوجود مایکفی کے موجود ہونے کے سوال کیا قیامت کے دن اسکا سوال چہرہ پر ایک خراش کی صورت میں معلوم ہوگا۔

مایغنیہ کا لفظ گو عام ہے اور ہماری اصطلاح میں اس کا اطلاق ایک کثیر سرمایہ پر ہو سکتا ہے، مگر شارع علیہ السلام نے خود دوسرے موقع پر اسکی تصریح فرما دی ہے۔ **صحاح** کی روایت ہے کہ اگر کسی شخص کے پاس ایک دن کا کھانا بھی موجود ہو تو اس کے لئے سوال کرنا قطعی حرام ہے **ابو داؤد** کے صاف الفاظ یہ ہیں ان یکون لہ شبع یوم ولیلۃ شارع کا ایک خاص اصول یہ ہے کہ جس چیز کی ممانعت نہایت شدید کرنی ہوتی ہے اور اس کو از سرتا پا مٹانا مقصود ہوتا ہے تو نہ صرف اس شئے کی حرمت کا حکم صادر کیا جاتا ہے بلکہ اس کے تمام لوازمات و متعلقات بھی اسی ذیل میں شمار کئے جاتے ہیں شراب کی ممانعت کا جب قطعی حکم نافذ ہو چکا ہے تو ساتھ ہی اس کے تمام ظروف کا استعمال بھی ممنوع قرار دیا گیا اور سبکو ایک قلم برباد کر دینے کا ایک عام حکم جاری کیا گیا سوال بھی انہیں اقسام میں داخل ہے حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلعم نے مجھسے شرط کر لی تھی کہ میں کبھی کسی سے سوال نہ کروں یہانتک کہ اگر میرا کوڑا زمین پر گر جائے تو میرے لئے حکم نہ تھا کہ میں اس کو کسی دوسرے سے اٹھانے کی درخواست کروں بلکہ آپ نے یہاں تک ارشاد فرمایا تھا حتیٰ تنزل الیہ فتاخذہ [illegible] اتھاو مسند امام احمد میں یہ روایت تفصیل کے ساتھ [illegible] شیخ عبدالحق صاحب لمعات شارح **مشکوٰۃ** نے ان الفاظ میں ادا کیا ہے، مبالغۃ

فی من السوال وجہم لما دتہ وان لم یکن من السوال المحرمرد مشکواۃ شریف صفحہ ۱۶۴)
گداگروں کی ایک بڑی تعداد جو ہمیں آج نظر آتی ہے ان میں زیادہ تر قوی ہیکل
تنومند نوجوان ہوتے ہیں آنحضرت نے کس سختی سے اس فعل مذموم سے
روکا ہے ترمذی کی روایت ہیں ہے ان المسالۃ لا تحل لغنی ولا لذی مرۃ سوی
مستطیع اور صحیح و توانا لوگوں کے لئے سوال جائز نہیں ذو مرۃ سوی، کی تشریح
علماء نے ان الفاظ میں کی ہے ای الذی لہ قوۃ علی الکسب یعنی اس سے
مراد وہ شخص ہے جو کسب معاش کر سکتا ہو اسی روایت میں آگے چل کر ارشاد
ہے ورضفا یا کلہ من جھنم فمن شاء فلیقل ومن شاء فلیکثر سائل کو صرف
اسی پر اکتفا نہ کرنا ہوگا کہ وہ ذلت و نکبت کو برداشت کرلے بلکہ دوزخ کے جلتے ہوئے
شعلے اس کو کھانا پڑیں گے اس کے بعد نہایت بے پرواہی کے ساتھ آپ کا یہ فرمانا
کہ جس کا جی چاہے کم کرلے اور جس کا جی چاہے زیادہ کرے ایک قوی الاعتقاد مسلمان
کو فوراً لرزا دیگا اور بلا تاخیر اسے دست کشی پر آمادہ کردیگا۔
سائلین کو خود خلفار راشدین نے سخت سزائیں دی ہیں حضرت علی کی نسبت
یہ صحیح روایت مشہور ہے کہ آپ نے یوم عرفہ میں ایک شخص کو اسی حرکت پر کوڑے لے
سے تنبیہ کی ابوداؤد اور ابن ماجہ سے ہم ایک اور صحیح واقعہ نقل کرتے ہیں جس
سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ سوال کس درجہ مجبوری کی حالت میں جائز ہوسکتا تھا
اور اس کے دفعیہ کے لئے کس قدر مکلف اور اذیت دہ تدبیریں اختیار کی
جاتی تھیں۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ کوئی انصاری مفلس آنحضرت صلعم
کے پاس کچھ مانگتے ہوئے پہونچے آپ نے پوچھا کہ تمہارے اثاث البیت کی
کیا مقدار ہے؟ انہوں نے ایک ٹاٹ کا ٹکڑا اور کاٹھ کا پیالہ حاضر کیا آنحضرت صلعم

نے اسے نیلام کرکے دو درہم انکو دئے اور فرمایا کہ ایک سے اپنے کھانے پینے کا انتظام کرو اور دوسرے سے کچھ سامان لکڑی وغیرہ کاٹنے کا فراہم کرو اور پندرہ دن گذرنے کے بعد پھر میرے پاس آؤ۔

مدت معینہ گذرنے کے بعد انصاری" دربار رسالت میں اپنے دونوں ہاتھوں میں دس درہم لئے ہوئے حاضر ہوئے آنحضرت نے مسرت ظاہر کی اور ایک خاص نکتہ ارشاد فرمایا کہ ھذا خیرلک من ان تجئی المسئلۃ نکتۃ فی وجھک یوم القیامۃ تمہارا یہ عمل کہیں بہتر ہے اس سے کہ تم سوال کرتے اور اس کے آثار تمہارے چہرہ پر نمودار ہوتے اس واقعہ سے جو کچھ استنباط کیا جا سکتا ہے اس کے اعادہ کی حاجت نہیں اس کے ساتھ ہی تجارت کی جس خوش اسلوبی سے ترغیب دیگئی ہے وہ بھی قابل لحاظ ہے مگر احتیاج عجیب چیز ہے اس سے کون خالی رہ سکتا ہے **شارع** نے اس کا بھی خاص طور سے لحاظ کیا ہے ترمذی کی اسی روایت میں جسے ہم اصحاب کے متعلق حرمت سوال میں ذکر کر آئے ہیں آپ نے خود استثنا فرمادیا ہے کہ الا الذی فقر مدقع او غرام مفظع فعلۃ فضی الی الطلاق (ر) رفرض مکلف میں سوال جائز ہے لیکن اس کے ساتھ یہ امر غور کرنے کے قابل ہے کہ یہ دائرہ سوال زیادہ وسیع نہیں کیا گیا ہے دوسری روایت میں تصریح موجود ہے

اگر بجز سوال کے اور کوئی چارہ نہ ہو تو صرف صلحاء سے سوال کرو۔

تنذیر و تحذیر کے علاوہ ترک عمل پر تبشیر کرنا بھی انبیا کا ایک خاص طریق عمل ہے آنحضرت نے گداگری کو بھی اس سے محروم نہیں چھوڑا۔ چنانچہ نسائی ہی کی دوسری روایت ہے من یکفل لی ان لا یسأل الناس شیئا فانکفل لہ الجنۃ گر کوئی اپنی نسبت سوال نہ کرنیکی ضمانت کرلے تو میں اس کے لئے جنت کا کفیل ہوں اس حدیث کے راوی ثوبان ہیں خود انہی کا قول ہے کہ میں نے اسکے بعد پھر کبھی سوال نہیں کیا اس سے اس طریقے کے کارگر اور سود مند ہونیکا کافی ثبوت ملتا (باقی آئندہ)

نغمات آزاد

جناب حکیم الطاف احمد - آزاد - انصاری - سہارنپوری

میں اور میلان دل اک دل کے دشمن کی طرف
جستجوئے رہنمالائی تو رہزن کی طرف

راہ الفت لاتعد خطرات سے پر ہے تو ہو
لوٹتا مخدوش تڑپاتا ہوں مامن کی طرف

کون پوچھے میری کلفت میری بیتابی کی بات
کون دیکھے میری وحشت میری الجھن کی طرف

وہ ترا نفرت سے چتون پھیر کر بیجا عتاب
وہ مرا حیرت سے تکنا تیری چتون کی طرف

مجکو بھی حسرت ہی میں بھی ہمکلام دوست ہوں
لے چل اے ارمان لے چل دشت ایمن کی طرف

اب کسے معلوم وحشت میں کہاں کا قصد ہے
اب نہ منزل کی طرف رخ ہے نہ مامن کی طرف

جذبات وحشی

جناب سید ظہور احمد صاحب - وحشی شاہجہانپوری - ایڈیٹر رسالہ دین و دنیا دہلی

تیرے رخ پر اگر نقاب نہو
مجھے اتنا تو اضطراب نہو

نکتہ شوق پر مجھے شک ہے
یہی ظالم کہیں حجاب نہو

ابھی آغاز ہے فسانے کا
اس قدر جلد محو خواب نہو

دل ہو اور دل میں ہو نہ داغ الم
صبح ہو اور آفتاب نہو

سامنے ہوں وہ نرگسی آنکھیں
ہاں نہو ساغر شراب نہو

دل فگاران عشق ڈرتے ہیں
کہ وہاں بھی یہی عذاب نہو

اس نے لکھا تو ہے کہ آونگا
جب کوئی اور انقلاب نہو

میں سمجھتا ہوں اس کا روئے سخن
گو کسی کی طرف خطاب نہو

جیسے زاہد بہشت کہتا ہے — اک گنہگار کا شباب نہ ہو
کوئی پچھلے پہر سے روتا ہے — وحشی خانماں خراب نہ ہو

شہید التفات

(منشی ضمیر حسن خان صاحب جوش - ملیح آبادی)

کیا وہ بتائے کیا کیا لطف نگاہ یار نے
مارا ہو جس غریب کو حسن وفا شعار نے

اب وہ شہید التفات دل کی گرہ کسے دکھائے
بند کیا در طرب جس پہ کشود کار نے

سمجھیگا کون نکتہ رس اسکی حدیث خونچکاں
جسکا لہو بہا دیا سرخی لالہ زار نے

یک بیک اپنی موت کی وجہ وہ کیا بیاں کرے
جسکو دیا ہو بھر کے جام خضر سے بچہ ہوار نے

کون یقین لائیگا کس سے کہوں یہ ماجرا
وہ ساز خزاں، جسے دیا درد طرب نو بہار نے

وہ مصحف حسن دست لے آیت عشق پڑھیں کی
فتح سے دور کر دیا نصرت کردگار نے

مجکو گل نشاط نے تحفہ میں خار غم دے
وہ حزن، کی داستاں لکھی کلک طرب نگار نے

وہ گوہر انبساط لئے در اشک الم عطا کئے
شام شکست نذر کی، صبح ظفر شکار نے

وہ مخبر التفات نے غم سے کہا مجھے دبوچ
کیف سرور کھو دیا بادۂ خوشگوار نے

ساز غضب نشاط سے نیند حرام ہوگئی
آنکھوں کا نور لے لیا برق جمال یار نے

گیسوئے شوق لٹکے، پیچ، مرد نصیب کے
بھیجا پیام درد سر طرۂ مشکبار نے

ہر کا کام کر گیا بوسہ لعل شکریں،
تشنہ بنا کے جان لی، دعوت آبشار نے

مرہم دست ناز نے زخموں میں بھر دیا نمک
سینہ فگار کر دیا کاوش غمگسار نے

لطف مسیح، بن گیا باعث مرگ نا گہاں
رنگ چمن اڑا دیا جلوۂ نو بہار نے

حسن کے جذب عشق نے دل کو تباہ کر دیا
پھول کی روح کھینچ لی تبسم اشکبار نے

جنکی جفا ہو جانستاں اسکی وفا نہ پوچھئے | جس پہ فدا ہو اک جہاں آئے وہ جان وارنے
کیسے بچے وہ نیم جان کیسے جیئے وہ ناتواں | جسکو بطرز دلستاں دیکھا ہو چشم یار نے

بہیس میں آکے عشق کے جوش تجھے مٹا دیگا
مجھسے قسم یہ کھائی تھی حسن جفا شعار نے

شیرازۂ پریشاں

ابو الفخر حضرت مولانا سیماب صدیقی الوارثی اکبرآبادی

لے گیا کون شب غم دل نالاں میرا | لاؤ مجموعۂ جذبات پریشاں میرا
دل میں جوش تمنا سے ہراساں میرا | باوجودیکہ مقدر رہے پریشاں میرا
گل ہوئے چاک گریباں ہوئے برہم سنبل | باغ میں پھیل گیا رنگ پریشاں میرا
حسن ہے وجہ پریشانیٔ دل یا الفت | یہ پریشاں سے ہے تمہارا کہ پریشاں میرا
یہ بھی میری تمنا نے سکھائی ہے تجھے | تجھپر احسان ہے اے زلف پریشاں میرا
منتشر بال اخوریز نظر عالم نزع | ڈر گئے دیکھ کے وہ حال پریشاں میرا
میری آشفتگیٔ عشق کا کیا کہنا ہے | میں سمجھتا ہوں کہ وہ خود ہے پریشاں میرا
روز سلجھاتے ہیں پروانہ کے آگے زلفیں | وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بھی ہے پریشاں میرا
کثرت کشمکش شوق سے کھلتا ہی نہیں | میں پریشان ہوں یا دل ہے پریشاں میرا
ہوں نہ حائل شب غم راہ اثر میں آہیں | چرخ کو گھیر نہ لے دود پریشاں میرا
مجھسے الجھے ہوئے کرتے ہیں نکیرین سوال | آؤ کہدو کہ ہے یہ شخص پریشاں میرا
کبھی خلوت میں پریشاں نہیں ہوتا ہیں | ساتھ دیتے ہیں خیالات پریشاں میرا
س قدر بڑھ گئی روداد پریشانیٔ دل | ہو گیا کاتب اعمال پریشاں میرا
نیند ہو جائے پریشاں نہ کہیں آنکھوں میں | نہ سنو تم کہ فسانہ ہے پریشاں میرا

برق کہتے ہیں جسے اہل نظر برق نہیں
کوند جاتا ہے کبھی عکس پریشاں میرا

مبتلا ایک محبت نے کیا دونوں کو
میں پریشان ہوں اُس کا وہ پریشاں میرا

اب میں آشفتہ ہوں خود اپنی پریشانی کا
کتنا دلچسپ ہے انداز پریشاں میرا

جذبات قمر

(مولوی قمر الحسن صاحب۔ قمر۔ بدایونی)

وہ مجھ سے پوچھتے ہیں کیوں تمکو جاہتا ہے
اے بے بسی بتا دے اس کا جواب کیا ہے

ہر اک حال میرا کیا مجھسے پوچھنا ہے
الفت کی ابتدا ہے صدموں کی انتہا ہے

رخصت ہوئے طبیب بس ہو چکا مداوا
اب تو مریض فرقت کچھ اور جاہتا ہے

مل مجھسے یا عدو سے اتنا مجھے بتا دے
تو جان مدعی ہے یا جان مدعا ہے

تیری گلی میں آکر دونوں بچھڑ گئے ہیں
میں دل کو ڈھونڈتا ہوں دل مجکو ڈھونڈتا ہے

اظہار مدعا ہو یا شکوۂ جفا ہو!
آفت ہی آگئی ہے جب میں نے کچھ کہا ہے

رفع ملال ممکن ہو یا نہو ستمگر!
لِلّٰہ یہ بتا دے وجہ ملال کیا ہے

اے انقلاب تیری حالت نہیں بدلتی
اب کیا نظام عالم کچھ اور ہوگیا ہے

میں نے کہا روا ہے کیا جور نا روا بھی
کہنے لگے کہ ہاں ہاں معشوق کو روا ہے

ہم تم کبھی چھٹینگے ہم تم کبھی ملیں گے
وہ کون جانتا ہے یہ کون جانتا ہے

مایوسیوں سے پہلے راحت کہاں نصیب تھی
جب صبر جا چکا تھا اب صبر آ چکا ہے

میں نے یہ تنگ آکر پوچھا کہ جان دیدوں
وہ سر جھکا کے بولے ہاں دل تو چاہتا ہے

جیتے رہینگے جب تک مرتے رہینگے اُن پر
جینا قمر ہمارا مرنے کی انتہا ہے

افادات ہادی

(جناب سید محمد ہادی صاحب - ہادی مچھلی شہری - بی - اے ایل ایل بی)

قید ہستی میں بہ احوال پریشاں ہوں میں — مدعائے شوق کہ غمدیدۂ حرماں ہوں میں

آہ کیا پوچھتے ہو بخت نگوں کی حالت — اپنے ہی حوصلۂ دل سے پشیماں ہوں میں

روح کچھ تیری محبت کی ہے ایسی ساری — ہر رگ تن کو یہ دعوے ہے رگ جاں ہوں میں

داغ دل کہتا ہے مٹنا مرا آسان نہیں — ناوک یار کا پروردۂ احساں ہوں میں

راحت وصل کے قصے مجھے اب یاد کہاں — ایک مدت سے انیس غم ہجراں ہوں میں

نالہ کرنا تو ہے آسان مگر ڈر ہے یہی — درد کی بے اثری سے نہ پشیماں ہوں میں

اے ستم پیشہ ترے تیر نظر کے قرباں — دل کو دعوے ہے جواب گل خنداں ہوں میں

میری حالت ہے مرے درد نہاں کی تفسیر — سر سے لے تا بقدم صورت حرماں ہوں میں

مجکو ہستی کا کبھی لطف میسر نہ ہوا — خوں باقی ہے جسمیں وہ رگ جاں ہوں میں

تجھسے حاصل تو ہے نسبت وہ کسی طرح کی ہو ! — اپنی متا کام محبت ،، یہ بھی قرباں ہوں میں

آرزو دل میں نہیں دلولہ شوق ہے سیت — کیوں نہ اس زندگی مرگ سے نالاں ہوں میں

حاصل آتش فرقت ہے فراغت دل کی — غم کا بھی غم نہیں وہ سوختہ ساماں ہوں میں

خواہش جامہ دری کا ہو برا اے **ہادی** — جوش وحشت میں بھی پابند گریباں ہوں میں

نوائے عیش

جناب ساغر نظامی سیمابی (علیگ) اڈیٹر پیمانہ

بلبل باغ حسن ہوں نغمہ کو ناز کیوں نہ ہو — میری نوائے عیش ہیں ساز ہی ساز کیوں نہ ہو

دل ہے جہان عاشقی درد ہے کائنات حسن — دل کا ہر ایک اضطراب درد نواز کیوں نہ ہو

حسن کی رفعتیں بھی ہیں شمع تجلی دعویٰ نہیں بھی ہیں — شام کو بام پر کوئی جلوہ طراز کیوں نہ ہو
عشق کی شان حسن ہے حسن کی جان عشق ہے — لیلیٰ بزم غزنوی زلف ایاز کیوں نہ ہو
آپ جہان حسن میں حسن کے بادشاہ ہیں — ناز بجا ہے آپ کا۔ آپ کو ناز کیوں نہ ہو
آپ کی زلف پا نواز دوش پہ ہے کھلی ہوئی — میری شب وصال کی عمر دراز کیوں نہ ہو
گم شدگی دل کی تھی۔ روز ازل سے مدعا — تیری نگاہ سحر ساز شعبدہ باز کیوں نہ ہو
کیا ہے ضرور صبح حشر باعث انفعال ہو — خواب گنہگار عشق اور دراز کیوں نہ ہو
لذت حسن معنوی لوٹ رہا ہے غزنوی — بارگہ مجاز میں قدر ایاز کیوں نہ ہو
سجدہ مے پرست پہ ہوتی ہے بارش کرم — ساغر میکدہ نشیں۔ محو نماز کیوں نہ ہو

تفسیر التجا

(مولوی انیس مصطفےٰ صاحب بیناز میری مارہروی دملیگ)

پھیکا ہے رنگِ مستی چہرہ اُتر رہا ہے — ساقی نہ پوچھ مجھ سے کیا میرا مدعا ہے
کسل آفریں نظر خود تفسیر التجا ہے

دل میں کسی کا پیکاں نشتر چبھا رہا ہے — لطفِ خلش کسی نے رگ رگ میں بھر دیا ہے
جو قطرۂ لہو ہے راحت کشِ جفا ہے

ننی سی جاں کا یہ اللہ حوصلہ ہے — گر گر کے جل رہا ہے جل جل کے گر رہا ہے
پروانہ انجمن میں سرگشتۂ فنا ہے

نغموں کی روشنی میں گونجینگی فضائیں — سوز درِ فکر تشکوی باندھیں گے اب ہوائیں
دودِ چراغ محفل آہوں میں مل گیا ہے

ذوقِ نگاہ کیوں ہے میتا ہوں کا مجرم — کہتا ہے کون دل کو بے چینیوں کا مجرم
یہ حسن کا اثر ہے یہ حسن کی خطا ہے

آخر ہوئی ہمیں سے آرائش قیامت آرائش قیامت ہے شورش قیامت
اور شورش قیامت افسانۂ وفا ہے

ویران وادیاں ہیں محو درانوازی پھر خارہا ئے صحرا کرتے ہیں پانوازی
پھر آج جادہ پیما کو ئی شکستہ پا ہے

لذت کش جراحت راحت کش ستم ہوں راحت کش ستم ہوں لذت کش ستم ہوں
میں صبر کر رہا ہوں وہ صبر آزما ہے

اے نازش گلستاں اے گلستاں بدامن گلگشت کرنے والی! اوست سیر گلشن
ہنس ہنس کے غنچہ غنچہ کچھ تجھسے کہہ رہا ہے

تو زندگی میں کرلے کنج لحد معطر جب تک ہو سانس باقی ساقی کی منتیں کر
خوشبو اڑے کفن سے پینے کا یہ مزا ہے

دونوں میں منقسم ہے فطرت کا چلبلاپن ہے حسن و عشق دونوں مصروف نظم گلشن
میں خار چن رہا ہوں وہ پھول چن رہا ہے

ایسے بھی حسرت آرا جذبات ہیں کسی میں طلعت نواز غنچے ہنستے ہیں چاندنی میں
اور کنج گل میں میرا کمبخت رو رہا ہے

گریۂ تبسم

(حامد رضا خاں صاحب تبسم سیمابی (علیگڈہی)

جنبشیں لے کر لب اعجاز سے کچھ تو کہہ کشتگان ناز سے
تنگئی دل میں نہیں گنجائش! کیا کہوں تیر نگاہِ ناز سے
جاکے ابدل واپسی کا ادعا اور پھر اُن کے حریم ناز سے
ہمت ضبط محبت الوداع ہو گئے واقف وہ میرے راز سے

منتظر ہے ذرہ ذرہ طور کا
پھر نظر آ جا اُسی انداز سے

موت میں باقی ہیں کتنی ساعتیں
کون پوچھے میرے چارہ ساز سے

ہے جبین سجدہ مایوس نیاز
سرنگوں ہوں آستان ناز سے

اے تبسم مسکرانا سیکھ لے!
طرز خاموش لب اعجاز سے

افکار پریشاں

پریشاں ہے کیوں میری حالت نہ پوچھ
پشیماں ہوں کس کی بدولت نہ پوچھ

دہ یارائے اظہار حالت کہاں۔
براہ کرم میری حالت نہ پوچھ!

ضرورت ہے اظہار غم کی مگر۔،
خدا کے لئے بے ضرورت نہ پوچھ

غم نامرادی پہ بھی شاد ہوں
تمنائے دل کی حلاوت نہ پوچھ

کہیں راز ہر دو جہاں کھل نہ جائے
مرے درد دل کی حقیقت نہ پوچھ

نہ سن ماجرائے شب غم نہ سن
نہ پوچھ انتہائے مصیبت نہ پوچھ

تماشائے بیتابیٔ شوق کر۔
تمنائے چشم عنایت نہ پوچھ

سنہائے ناکامیٔ عشق دیکھ
کرمہائے افلاک وقسمت نہ پوچھ

نہیں پرسش غم کی اکبر کو تاب
کرم کر براہ عنایت نہ پوچھ

اڈیٹر

کارنامے اور طرز حکومت کا حال لکھا ہے اور تمام اعتراضوں
کا دنداں شکن جواب دیا گیا ہے قیمت آٹھ آنہ ۸؍

رسائل شبلی - مولینا شبلی کے تاریخی علمی و ادبی گیارہ
رسالوں کا مجموعہ جن کے پڑھنے سے عجیب معلومات حاصل
ہوتی ہیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ؍

مقالات شبلی - مولینا شبلی کے بلند پایہ مضامین کا
بہترین انتخاب جسمیں تاریخی و علمی اور ادبی معلومات
بھری ہوئی ہیں قیمت ایک روپیہ عہ؍

بیان خسرو - حضرت امیر خسرو کے صحیح حالات اور ان کے
کلام پر محققانہ تبصرہ قیمت آٹھ آنہ ۸؍

تصانیف شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب مرحوم و مغفور

وظایف قرآنی اُن دس سورتوں کا مجموعہ جو
اوراد و وظائف میں عموماً پڑی
جاتی ہیں تقطیع و خط مثل حمائل ترجمہ و حواشی و مختصر تفسیر
و شان نزول و خواص وغیرہ قیمت دس آنے

ادعیۃ القرآن قرآن مجید کی کل دعاؤں کا مجموعہ مع
ترجمہ و حواشی و فلسفہ دعا وغیرہ قیمت ۱۰؍

مطالب القرآن ڈپٹی صاحب مرحوم کی ناتمام
تفسیر جس میں عقائد پر مفصل بحث کیگئی ہے عمر؍

الحقوق والفرائض مسلمانی زندگی کا مکمل دستور العمل
اُن تمام فرائض اور ذمہ داریوں کا مفصل بیان جو ایک
مسلمان پر اسلام نے لازم کئے ہیں حقوق اللہ و حقوق العباد
اور اخلاقی تعلیمات کا جامع تذکرہ مکمل اسلامی قانون تین
جلدوں میں ۶؍

اجتہاد :- دلائل عقلیہ سے اسلام کے دین الفطرت
ہونے کا ثبوت، توحید و رسالت اور دین و دنیا کے
تعلق پر اعلیٰ مضامین کا مجموعہ اسلام کی حقانیت کا آئینہ
قیمت ایکروپیہ چار آنے عہ؍

نظم بے نظیر اُن تمام دلچسپ نظموں کا مجموعہ جو ڈپٹی
صاحب ہر لکچر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے عہ؍

لکچروں کا مکمل مجموعہ ڈپٹی صاحب کے مشہور و معروف
لکچروں میں سے کوئی لکچر ایسا نہیں رہا جو اس مجموعہ
میں شامل نہ ہو، دو حصوں میں مجموعی قیمت عہ؍

مراۃ العروس لڑکیوں کو امور خانہ داری اور سلیقہ
سکھانے کی سب سے بہتر کتاب اصغری اکبری کا پر لطف قصہ
قیمت ایک روپیہ عہ؍

بنات النعش مرآۃ العروس کا دوسرا حصہ عہ؍

توبۃ النصوح - عورتوں کو نیک کرداری اور مذہبی
و اخلاقی تعلیم کا بہترین ذریعہ قیمت عہ؍

محصنات : یعنی فسانۂ مبتلا - دو شادیاں کرنے
کی مصیبتوں کا دردناک بیان قیمت عہ؍

ایامیٰ بیو یوں کی دکھ بھری کہانی انہی کی زبانی عہ؍

رویائے صادقہ ڈپٹی صاحب کا اخیر ناول
مذہبی معلومات کا ذخیرہ اور مذہبی شکوک و شبہات
دور کرنے کا عمدہ ذریعہ قیمت عہ؍

ابن الوقت انگریزی وضع قطع میں کورانہ تقلید کی
خرابیاں، لامذہبی کے نقصانات و خطرات قیمت ایک روپیہ
آٹھ آنے عہ؍

مواعظ حسنہ ناصحانہ خطوط کا مجموعہ

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم تقطیع خورد ترجمہ بالمقابل صفحہ پر جلد چیپی نقرئی ہدیہ سات روپیہ

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم بین السطور کتابی صورت کی تقطیع کاغذ چکنا اور سفید چھپا شدہ ہدیہ دس روپیہ

حمائل شریف ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب کا نسخہ سفید چکنا چھپا شدہ ہدیہ مجلد بغیر مجلد علاوہ محصولڈاک

منتخب الحکایات سترہ دلچسپ نتیجہ خیز کہانیوں کا مجموعہ حکایات لقمان کے ہم پلہ۔ بچوں کے لئے نہایت مفید قیمت آٹھ آنے

چند پند بیس منتخب سبق آموز مضامین کا مجموعہ اخلاقی تعلیم کا ذخیرہ قیمت آٹھ آنے

رسم الخط بچوں کو املا لکھنے کی تعلیم مع مخرج حروف کی پہچان کے طریقے قیمت چھ آنے

نصاب خسرو حضرت امیر خسرو کی خالق باری مع مناسب ترمیمات و اضافات فارسی اور عربی الفاظ کے معنی قیمت چھ آنے

صرف صغیر آمد نامہ کی طرز پر فارسی زبان کے قواعد بچوں کے لئے مفید قیمت

مالابدمنہ فی الصرف عربی گرامر بطرز جدید

مبادی الحکمتہ علم منطق میں عجیب کتاب ہے۔

تصانیف مولوی بشیر الدین احمد صاحب خلف ڈپٹی نذیر احمد مرحوم

اقبال دلہن رسوم شادی و غمی اور زن و شوہر کی باہمی معاملات کی اصلاح، تعدد ازدواج کی خرابیاں، قصہ کے پیرایہ میں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

حسن معاشرت پھوہڑ اور سلیقہ مند عورتوں کی حالات زندگی اور طرز عمل کا موازنہ قصہ کے پیرایہ میں

اصلاح معیشت مردوں کے بگاڑنے اور سنوارنے میں عورتوں کو کہاں تک دخل ہے قصہ کے پیرایہ میں

لخت جگر ازدواجی زندگی کے اہم فرائض اور شادی کے بعد خوش رہنے کے طریقے قیمت

فغان اشرف شوہروں کی بدسلوکی و دل آزاری کے نتائج ایک شریف خاندان کا سچا قصہ

حرز اطفال کم عمر لڑکیوں کے لئے اخلاقی تعلیم اور بیش بہا نصیحتوں کا ذخیرہ مفید اخلاقی مضامین کا قابل قدر مجموعہ قیمت ایک روپیہ

تماشائے عمر نوجوان اور ناکتخدا لڑکیوں کیلئے قیمتی نصیحتوں اور اخلاقی تعلیم کا ذخیرہ قیمت

عصائے پیری عمر رسیدہ لوگوں کے سامنے ایک ایسا ذخیرہ معلومات جو دنیا کی آخری منزل میں بھی کارآمد ہے قیمت ایک روپیہ

بچیوں سے دو دو باتیں بچیوں کی تعلیم

کی ابتدائی کتاب قیمت ایک روپیہ
عزم بالجزم ہمت و استقلال کا ایک قصہ ۔ ۱۲؍

واقعات مملکت بیجاپور باتصویر تین جلد قیمت ۳؍
واقعات دار الحکومت دہلی باتصویر تین جلدوں میں ۴؍

تصانیف مصورِ غم علامہ راشد الخیری دہلوی

محبوبہ خداوند قرون اولی کے پرجوش مسلمانوں کی جانبازیوں کا عبرتناک مرقع۔ اسلامی جوش اور سلف صالحین کی محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ عیسائی راہبوں کی شرمناک کارروائیوں کا آئینہ نہایت ہی پردرد اور دلچسپ ناول ۱۲؍

صبح زندگی ۔ شام زندگی ۔ شب زندگی
ان کتابوں میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک پردرد دلچسپ پیرایہ میں وہ تمام باتیں بیان کردی گئی ہیں جن کی پیدائش سے لیکر وفات تک ضرورت پڑ سکتی ہے۔

صبح زندگی میں نسیمہ کا بچپن کا زمانہ دکھا کر یہ بتایا گیا ہے کہ پیدائش سے شادی تک لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کیونکر کرنی چاہئے قیمت ۱۲؍

شام زندگی اس میں سسرال کے زمانہ کی مشکلات کو ایسے موثر طریقہ سے سمجھایا ہے کہ سعید لڑکیاں میکے سے نکلنے کے بعد بھی خوش رہ سکیں ۱۲؍

شب زندگی اس میں موت کے بعد کا بیان اور عالم بالا کا حال ہے قیمت ایک روپیہ

نوحہ زندگی بیوہ عورت کی زندگی اور اس کے دردناک مصائب ایک پردرد اور دلچسپ قصہ کے پیرائے میں ۔ قابل دید کتاب ہے قیمت ۱۲؍

طوفانِ حیات مسلمانوں کو تباہ کرنیوالی رسوم قبیحہ کی اصلاح ۔ قصے کے پیرائے میں ۔ ۱۲؍

بنت الوقت جدید تعلیمیافتہ عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت کا خاکہ ۔ نئی روشنی کی تعلیم و تربیت کے جگر خراش اور افسوسناک نتائج قیمت ۸؍

سراب مغرب مغربی تمدن کے دھوکوں کا انکشاف ۔ کورانہ تقلید فرنگ کے نقائص قیمت ۸؍

سات روحوں کے اعمالنامے موت و مابعد الموت کی کیفیت ۔ عالم ارواح کی سیر نہایت دلچسپ اور عبرتناک قصہ ۔ قیمت چھ آنے ۔

الزہرا سیدۃ النسا حضرت فاطمہ زہراؑ کی نہایت دلکش اور پرسوز سوانح عمری ۱۲؍

عروس کربلا ۔ کربلا کے تاریخی واقعات شہادت امام کی دل ہلادینے والی داستان غازۂ کربلا کی طرز پر قیمت فی جلد ۸؍

جوہر قدامت آج سے پچاس برس پہلے عورتوں کی کیا حالت تھی عجیب قصہ ۔ ۱۲؍

موودہ لڑکیوں کو ترکہ سے محروم کرنے کی مخالفت ۔ پرسوز اور عبرت خیز قصہ کے رنگ میں ۸؍

آفتاب دمشق تثلیث و توحید کی آویزش ہلال و
صلیب کے مقابلہ اسلام و نصرانیت کے معرکے پر
درد تاریخی اور نہایت دلچسپ ناول قیمت عہ

تائید غیبی اندلس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کے
مناظر و اسباب مسلمانوں کے سرفروشانہ کارنامے ۸ر

یاسمین شام عہد فاروقی کا ایک نہایت دلچسپ ناول
فتح بیت المقدس کے واقعات حسن و عشق کی کرشمہ
سازیوں کی چاشنی کے ساتھ قیمت عہ

سدہنا کا چاند ایک نہایت پرلطف ناول عورتوں
کی تعلیم و تربیت اور سیاسیات حاضرہ کے متعلق
دلچسپ بحث مولانا کی تازہ تصنیف قیمت عہ

ماہ عجم فاروق اعظم کے عہد میں مسلمانوں کے جنگی
کارنامے فرزندان ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش
حسن و عشق کے جذبات لطیفہ قیمت عہ

منازل السائرہ مولانا راشد الخیری کی ابتدائی تصنیف
سائرہ کی نہایت دردناک و دلچسپ سرگذشت ۔
لڑکیوں کے لئے نہایت مفید قیمت ایک روپیہ عہ

سنجوگ محض دولت کی طمع سے بے سوچے سمجھے
لڑکیوں کا نکاح کر دینے کے خوفناک نتائج ۱۰ر

گوہر مقصود دو چھوٹے مگر دلچسپ قصے ۔ ۶ر

سوکن کا جلاپا نکاح ثانی کے مضر نتائج ایک گنا
ہ مصیبت زدہ لڑکی کی دردناک سرگذشت قیمت عہ

انجام زندگی ۔ نہایت دلسوز اور غمناک فسانہ
ہے دہلی کی زبان میں قیمت ۸ر

جذبات راشد مولانا کی دردناک نظمیں ۸ر

در شہوار ۔ مازندران ایران اور سیستان کی
ہولناک جنگوں کا نقشہ عشق و محبت کے ساتھ ۱۰ر

انگوٹھی کا راز ایک نہایت پر درد اور دلچسپ
ناول قیمت آٹھ آنے ۸ر

جوہر عصمت خاوندوں کو وفاداری اور
بیویوں کو عصمت سکھانے والا نہایت پر درد
دلسوز اور قابل دید ناول ۶ر

فسانہ سعید معصوم اولاد پر ایک ظالم اور بے رحم
باپ کے ہولناک مظالم کی درد بھری داستان
جس کو پڑھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے
ہیں قیمت دس آنے ۱۰ر

لڑکیوں کی انشا بچیوں کو خط و کتابت
کی تعلیم دینے والی اور نہایت کارآمد باتیں
سکھانے والی کتاب ۔ نہایت پیاری زبان
میں نہایت آسان طرز بیاں کے ساتھ ۱۲ر

حالات سرمد شہید حضرت مولانا ابوالکلام
آزاد اسیر قید فرنگ نے حضرت سرمد شہید کا
شہادت نامہ حضرت خواجہ حسن نظامی کی خواہش
سے تحریر فرمایا ہے سرمد کا قتل شاہ عالمگیر کے حکم سے
ہوا جس کی مفصل کیفیت اس میں مندرج ہے قیمت ۲ر

قربان نگاہ حسن ۔ مولانا نیاز کا لکھا ہوا ایک نہایت
دلچسپ فسانہ قیمت ۴ر

منیجر رسالہ تکبیر و مجلس دار التصنیف کٹرہ مہر پرور دہلی

حضرت خواجہ حسن نظامی کی تصانیف

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کے لئے تمام ضروری باتوں کا سبقاً سبقاً بیان نہایت مفید نہایت دلچسپ اور عام فہم قیمت غیر مجلد ایک روپیہ عہ

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے جو حال ہی میں چھپا ہے قیمت فی جلد قسم اول عہ قسم دوم عہ علاوہ محصول ڈاک۔

اولاد کی شادی یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جس میں حضرت مولانا خواجہ صاحب نے والدین کو اولاد کی شادی کرنے کے وہ وہ اصول و نکات تعلیم فرمائے ہیں جن پر ہر شخص کو عمل کرنا اشد ضروری ہے قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول۔

اسرار یہ کتاب درحقیقت ملک درویشی کے مخفی نظاروں کی دوربین، باطنی کائنات کے نظاروں کے لئے ہے اور جس سے پیکر انسانی کی طلسم کشائی ہوتی ہے اور جس کے لفظ لفظ میں رموز تصوف کو بھر دیا گیا ہے اصل متن مع اردو ترجمہ کے قیمت عہ

فلسفہ شہادت اس میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر فلسفیانہ بحث کی گئی ہے قیمت ایک آنہ

میلاد نامہ نئے رنگ کا قابل دید مشاہدہ مولود شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس حالات اور پاک پاکیزہ اخلاق کا پاک و پاکیزہ بیان قیمت عہ

محرم نامہ خلافت کے جھگڑوں کا مفصل بیان جنگ جمل و صفین کی پوری کیفیت شہادت امام حسین کی معتبر اور دردانگیز نظارہ قیمت عہ

یزید نامہ معرکہ کربلا کے بعد کے واقعات حجاج بن یوسف کے مظالم کی تفصیل اہلبیت کی بربادی عجیب غریب کتاب قیمت عہ

سی پارۂ دل مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کے ادبی اور مذہبی قابل دید مضامین کا مجموعہ قیمت عہ

آپ بیتی حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت نہایت دلچسپ اور قابل دید سوانح عمری قیمت عہ

جگ بیتی درد و غم کے پرسوز اور عبرت خیز مضامین ظلم انگیز قصوں کا درد بھرا مجموعہ قیمت ۱۰ار

طمانچہ بر رخسار یزید اس میں افسران بنی امیہ کی خفیہ اور شرمناک سازشوں اور بدچلنیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے نہایت دلچسپ قیمت عہ

فاطمی دعوت اسلام اُن دلچسپ و دلکش اور حیرت انگیز اور مخفی طریقوں کا بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے اشاعت اسلام کے لئے اختیار کئے قیمت عہ

سفرنامہ مصر و شام و حجاز حضرت خواجہ صاحب کے سفر بلاد اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات با تصاویر

نہایت دلچسپ اور پرلطف کتاب ہے قیمت ۴؍

کرشن بیتی ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن
جی مہاراج کی قابل دید سوانح عمری خواجہ صاحب
کے قلم سے ۸؍

گیارہویں نامہ گیارہویں شریف کی محفلوں میں
پڑھنے کیلئے خواجہ صاحب کی نادر اور عجیب کتاب
قیمت ۲؍

اور دو دعائیں ہر موقع اور ہر محل کے لئے موثر
اور مناسب دعاؤں کا مجموعہ جو خاص اوقات میں
مرتب ہوا ہے قیمت ۳؍

بچوں کی کہانیاں بچوں کے بہلانے کے لئے
نہایت دلچسپ اور سبق آموز کہانیوں کا دلکش اور
باتصویر مجموعہ قیمت فی جلد ۱؍

تسخیر مہر و قمر اعمال حزب البحر کے متعلق حضرت خواجہ
صاحب کی نہایت مقبول اور مشہور کتاب ہر شخص
کے لئے مفید ۱؍

معلومات سیر دہلی جو حضرات غیر مقامات سے دہلی آتے
ہیں یا گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنی چاہتے ہیں ضرور دیکھیں
قیمت ۲؍

تسکین احساس تصوف کے ابتدائی اصول و قواعد
اوراد کار واشغال کی تعلیم میں قابل قدر کتاب ہے
قیمت

خدائی انکم ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنیکی ترکیب۔ زکوٰۃ
کا فلسفہ زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا چاہئے بہت سی
ضروری معلومات قیمت ۱؍

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت خواجہ صاحب
کے ظریفانہ مگر بیحد نتیجہ خیز مضامین کا قابل دید اور
بے مثال مجموعہ جس کو پڑھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے
قیمت ۲؍

شیطان کا طوطا ضخامت ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی
معمولی کاغذ درمیانہ یہ ایک عبرت انگیز اور نہایت
دلچسپ کہانی ہے جس میں مغربی تعلیم و تہذیب
کی برائیاں اور خراب صحبت کے نتائج پر آخر قصہ
کے پیرایہ میں ظاہر کئے گئے ہیں قیمت دو آنے ۲؍

روزنامچہ سفر ہندوستان حضرت خواجہ صاحب
کے سفر بمبئی و کاٹھیاواڑ وغیرہ کی دلچسپ حالات
قیمت ۲؍

خطوط اکبر۔ حضرت خواجہ صاحب کے نام وفات
حضرت اکبر کے بعد انکی علمی یادگار کا پہلا حصہ۔ اس
مجموعہ میں حضرت کے نادر الوجود فلسفیانہ صوفیانہ
اور ظریفانہ خطوط ہیں فصاحت و بلاغت کا دریا
ہے خطوط نویسی کا سبق ہر صفحہ پر موجود ہے، یہ
کمال کسی اردو نویس میں نہیں ہے کہ ایک فقرہ
میں ایک بڑی کتاب کا مضمون ادا کر دیا جائے
حضرت اکبر میں یہ کمال موجود تھا ان کے اشعار میں
بھی اور خطوط میں بھی یہ صفت پائی جاتی ہے، جو
شخص مختصر الفاظ میں بڑا مطلب ادا کرنا چاہتا ہے
اسے یہ خطوط اکبر کا مجموعہ پڑھنا چاہئے قیمت ۱۲؍

کم ٹو موت عشق دنیا کی بھول سے بچانے
اور ہر وقت موت کو یاد دلانے والی نہایت

درد انگیز اور قابل دید کتاب ہے قیمت ۴ر

جرمنی خلافت شیخ سنوسی کا چوتھا حصہ جو چھپتے ہی ۱۹۱۷ء میں ضبط کر لیا گیا تھا اور اب واپس دیا گیا ہے قابل دید ۶ر

اسلام کا انجام یہ توفیق بکری کی معرکۃ الآرا کتاب کا قابل دید اردو ترجمہ ہے ضرور طلب فرمائیے ۶ر

قرآن آسان قاعدہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے پڑھانے کیلئے خواجہ صاحب کا لکھا ہوا عجیب و غریب قاعدہ جس کی تمام ملک میں دھوم مچی ہوئی ہے قیمت آٹھ آنہ ۸ر

تعلیم القرآن یہ کتاب قرآن آسان قاعدہ کے بعد بچوں کو پڑھائی جاتی ہے اور اس کو پڑھ کر وہ قرآن کی تمام ضروری باتوں سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں قیمت صرف ۸ر

گاندھی نامہ مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کا دلچسپ اور قابل دید تذکرہ قیمت ۸ر

سکھ قوم اس میں سکھ قوم کے تمام مذہبی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے - ۶ر

حلال خور اس میں ہندوستان بھر کے حلال خوروں کے مذہبی قصے رسم و رواج وغیرہ درج ہیں ۸ر

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ قابل دید قیمت ۸ر

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب اعیان اسلام کی معلومات کے لئے خاص طور پر لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸ر

اسلامی توحید - توحید اسلام کا بیان ۳ر

لڑائی کا گھر خواجہ صاحب کی سات متفرق رسائل توپخانہ بم بندوق وغیرہ کا دلکش مجموعہ قیمت ۶ر

قبروں کے غیبی نوشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کے مزارات کیلئے موثر کتبے بالکل نئی چیز قیمت فی جلد ۴ر

مرگ نامہ کم از موت جیسی مشہور کتاب کا دوسرا قابل دید حصہ حضرت خواجہ صاحب نے حال ہی میں مرتب فرمایا ہے قیمت ۶ر

امام الزمان کی آمد شیخ سنوسی کے پانچویں سال کا خلاصہ امام الزماں کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ واقعات جس میں حیرت انگیز پیشینگوئیاں شامل ہیں قیمت صرف ۱۰ر

اتالیق خطوط نویسی خواجہ صاحب کی مشہور کتاب حصہ اول و دوم قیمت صرف ۱۲ر

مجموعہ خطوط حسن نظامی یہ اتالیق خطوط نویسی کا تیسرا حصہ ہے قیمت ۱۲ر

داعی اسلام اس کتاب میں ہر مسلمان کو داعی اسلام کا کام کرنے کی ترکیبیں اور حکمتیں بتائی ہیں ۳ر

ـــلے دور کا اسلام حضور سرور کائنات کی عہد درد و سوز بھرا ہوا اسلام قیمت ایک آنہ ۱ر

جانباز مسلم - ان مجاہدین اسلام کے حالات جو مر گئے مگر مرتد نہ ہوئے - قیمت ۳ر

اسلامی رسول - پیغمبر اسلام کے محققانہ حالات و اخلاق ۳ر

ملنے کا پتہ - منیجر رسالہ تکبیر و مجلس دار التصنیف کٹرہ مہر پرور دہلی

ہندوستان میں غدر

خواجہ حسن نظامی صاحب کے لکھے ہوئے غدر دہلی کے دردناک افسانے

پہلا حصہ آنسوؤں کی بوندیں اس حصہ میں وہ دردناک حالات درج ہیں جو غدر ۱۸۵۷ء میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی اور اُنکی بیگمات اور بچوں کو پیش آئے واقعات اس قدر عبرت خیز کہ پڑھکر کلیجہ پاش پاش ہوجاتا ہے قیمت ایک روپیہ عہ

دوسرا حصہ انگریزوں کی بپتا اس حصہ میں حضرت خواجہ صاحب نے انگریزوں کے اُن مصائب کا حال تحریر فرمایا ہے جو غدر ۱۸۵۷ء میں انکو باغیوں کے ہاتھوں برداشت کرنے پڑے قیمت فی جلد صرف ۸؍

تیسرا حصہ محاصرہ دہلی کے خطوط غدر دہلی تیسرے حصے میں خواجہ صاحب نے اُن خطوط کو مہیا فرماکر درج کیا ہے جو محاصرۂ دہلی کے متعلق انگریز افسروں نے افسران پنجاب کو لکھے تھے غدر کے حالات کی رپورٹ قیمت ۸؍

چوتھا حصہ بہادر شاہ کا مقدمہ اس مقدمہ کی تفصیل ہے جو انگریزوں نے دہلی کے آخری مسلمان بادشاہ پر قائم کیا تھا اس میں بہادر شاہ کا جواب اور صفائی کے گواہوں کے بیانات اس کا دیباچہ بھی قابل دید ہے قیمت فی جلد ۱۲؍

پانچواں حصہ گرفتار شدہ خطوط اس میں وہ خطوط و کتابت درج جو غدر کرنے والوں اور بہادر شاہ بادشاہ کے درمیان ہوئی اور وہ خطوط اور فرمان جو بادشاہ کی طرف سے اُن کو بھیجے گئے تھے اور جنکو بعد فتح دہلی قلعہ سے انگریزوں نے گرفتار کیا قیمت ۱۲؍

چھٹا حصہ غدر دہلی کے اخبار۔ اس میں غدر ۱۸۵۷ء کے ان اخبارات کے مضامین ہیں جو دہلی وغیرہ میں چھپکر شایع ہوئے اور جن پر غدر کی آگ لگانے کا الزام لگایا گیا تھا عجیب کتاب ہے قیمت فی جلد ۸؍

ساتواں حصہ۔ غالب کا روزنامچہ سنی سنائی باتیں نہیں بلکہ غدر کے چشمدید حالات مرزا نوشہ غالب کے قلم سے جس میں غالب کی مشہور فارسی کتاب دستنبو کا ترجمہ بھی شامل کردیا گیا ہے قیمت فی جلد ۱۲؍

آٹھواں حصہ دہلی کی جانکنی۔ یہ قصہ عجیب وغریب ہے اور کئی نایاب عکسی تصاویر کے ساتھ ہے اس میں غدر کی کیفیت مرزا الٰہی بخش کی حکمت عملیاں جنرل ہڈسن کے مظالم شہزادوں کا قتل اور بادشاہ کی گرفتاری اور جلاوطنی وغیرہ کا مفصل بیان ہے قیمت عہ

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ تکبیر مجلس دار التصنیف کٹرہ مہر پرور دہلی

واقعہ فیجلد ۱۲ار

حجاج بن یوسف عبدالملک کی طرف سے حجاج بن یوسف ایک جرار فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کرتا ہے حضرت عبداللہ ابن زبیر حرم محترم میں محصور ہو جاتے ہیں اور آخر کار ایک خوفناک مقابلہ کے بعد شہید ہوتے ہیں حسن و محبت کے واقعات نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے عمر

امین و مامون درباریان خلافت عباسیہ کے جوڑ توڑ عربوں اور ایرانیوں کی کشمکش خلیفہ ہارون رشید کے فرزند امین و مامون کا مجادلہ ایرانی پولٹیکل خفیہ اور پر اسرار انجمنوں اور انقلابی سوسائٹیوں کی جد وجہد معلومات کے خزانہ کو مالا مال کرنے والے سچے تاریخی واقعات حسن و عشق کے دل آویز سوز و گداز فراق و وصال کے دلگداز مناظر قیمت عمر

عروس مصر احمد بن طولون ترکی گورنر مصر کا عہد حکومت۔ قبطیوں کی معاشرت اس زمانہ کے سیاسی اور اجتماعی حالات اور اس کے ساتھ ساتھ حسن و عشق کا ایک نہایت دلفریب تاریخی افسانہ قیمت فی جلد ۶

عبدالرحمن ناصر سرزمین اندلس میں اسلامی دولت حکومت کا شاندار مرقع خلیفہ عبدالرحمن ناصر کی دلچسپ واقعات اسلامی عمارات اور اُن کے ساز و سامان کی حیرت انگیز تفصیلات اس زمانہ کے مسلمان امرار کی علمدوستی سیاسی سازشیں،

اندلس کی سب سے زیادہ حسین عورت زہرا کے حالات حسن و عشق کی دل آویز داستان فیجلد ۸

شارل و عبدالرحمن سرزمین فرانس پر عربوں کا حملہ امیر عبدالرحمن والیٔ اندلس اور کونٹ اوڈ اور شارل چارلس حکمران فرانس کی پر جوش سپاہ کا مقابلہ جنگی مناظر فتوحات اسلام کے سربستہ راز مسیحی بزرگان مذہب کی رائے ہانی اور مریم کی محبت کے پاک جذبات فیجلد عمر

محبوبۂ شام محبت کے جذبات لطیف نہایت عمدگی سے دکھائے گئے ہیں بدکار لوگوں کی تاریک زندگی اور شرارتوں کا خاکہ قیمت فیجلد ۸

محبوبۂ بغداد جنگ عراق کے ہولناک مناظر ترکوں کے دلیرانہ کارنامے حسن و عشق کے حیرت انگیز اور پر لطف کرشمے قیمت فیجلد ۱۲ار

انقلاب سیاسی تاریخی اور دلچسپ ناول مصر سوڈان میں مہدی سوڈانی اور انگریزوں کی زبردست معرکہ آرائیاں خرطوم پر انگریزوں کا قبضہ توفیق آفندی اور زبیدہ کی داستان محبت عزیز نامی ایک مخلص دوست کی رفاقت قیمت فیجلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔

محاصرۂ دردانیال دردانیال کے گذشتہ محاصرہ پر مختصر بحث جنگی جہازوں اور سپاہ کی کارگزاریاں دردانیال کے قدرتی استحکامات افواج متحدہ کی ان تھک کوشش سچی محبت کی ایک جھلک قیمت ۱۴ار

منیجر رسالہ تکبیر و مجلس دار التصنیف کٹرہ مہر پرور دہلی

جنگ طرابلس یا حسن حمرا تاریخی ناول ترکوں کی بہادرانہ جانفروشی قیمت مجلد ۶ر

حیرت انگیز شہر یہ کتاب بظاہر تو ایک عربی ناول کا ترجمہ ہے جس میں حسن وعشق کی چاشنی بھی موجود ہے لیکن درحقیقت یورپ امریکہ کی ترقی کا راز سربستہ اس کے اوراق میں فاش کیا گیا ہے اور اس کے مطالعہ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ایک پر جوش آدمی کس طرح ابھر سکتا ہے اور وہ پستی سے نکلکر کیونکر عروج کی بلندیوں پر پہنچ سکتا ہے یہ کتاب مصر کے ایک سیاسی لیڈر نے یورپین اقوام کا بغور مطالعہ کرکے تصنیف کی ہے قیمت ۱۲ر

اجتماع ضدین اردو میں ایسے ناول بہت کم ہیں جو ادبی خوبیوں سے آراستہ ہوں اور اور جن میں اعلی درجہ کی بلند ترین زبان استعمال کی گئی ہو لیکن اجتماع ضدین کی یہ ممتاز خصوصیت ہے کہ وہ نہایت شائستہ اور بلند اردو میں لکھا گیا ہے قصہ بھی نہایت دلچسپ ہے اور جہانتک معلوم ہوا ہے ایک سچے واقعہ پر مبنی ہے قیمت ۸ر

انقلاب قسطنطنیہ ترکوں کی خداداد بہادری کا مرقع ۔ جنگ کی خوفناک تصویریں جن کے ملاحظہ سے رگوں میں جنبش اور بازو میں حرکت پیدا ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ حسن و عشق کی دل آویزیاں بھی ہیں ۱۲،

کورٹ شپ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے کہ کورٹ شپ کیونکر ہوتی ہے لڑکیوں سے راہ ورسم کس طرح پیدا کیجاتی ہے زمانۂ کورٹ شپ میں باہم کس طور پر گذر ہوتی ہے لیڈیوں سے خط وکتابت کیونکر ہونی چاہئے وغیرہ وغیرہ تو فوراً منگاکر دیکھئے قیمت ۴ر

سوتر ایک جنٹلمین نے مغربی معاشرت اختیار کی وضع قطع کھانے پینے اور رہنے سہنے ہی میں انگریزوں کی تقلید نہیں کی بلکہ پردہ بھی اٹھادیا بیوی کو ہواخوری کے لئے ساتھ لیجاتا اور دوستوں کی محفل میں بلا تکلف بلاتا تھا اس جنٹلمین کی آزادمزاجی سے جو واقعات پیش آئے اور بیوی کی بے پردگی کا جو نتیجہ ہوا وہ اس ناول میں لکھا گیا ہے قیمت ۱۲ر

گلبدن سراغ رسانی کی ایک عجیب وغریب کہانی پنجابیوں کی اندرونی معاشرت عیاروں کی عیاریاں شاہدان بازاری کی چالاکیاں قیمت مجلد بارہ آنے

آئینہ روزگار عیاشی کے خوفناک نتائج بچوں کے زیور پہنانے اور انکی دیکھ بھال نہ رکھنے کا خوفناک اور جگر خراش انجام قیمت ۱۲ر

گیتی آرا ایک ناعاقبت اندیش اور ضدی نوجوانوں کی خود سرانہ حرکات ۔ ماں کی بد دعا کا اثر شوہر ستم بیوی کی دلگداز کہانی ۔ آجکل کے نوجوانوں کا کچا چٹھا ۔ ۱۲ر

آہ ۔ اُن خودسر اور ناعاقبت اندیش لڑکیوں

کی سرگذشت جو ماں باپ کی کنا نہ مان کر طرح طرح
کی خرابیوں اور رسوائیوں کا باعث ہوئی ہیں
اور جنہوں نے اپنی زندگی ہمیشہ کے لئے تباہ
و برباد کر لی نہایت عبرتناک اور دلگداز قیمت بارہ آنے

شمع سحر لارڈ ولٹن کے ایک مشہور معرکۃ الآرا
ناول سے اس کا پلاٹ لیا گیا ہے حسن و محبت
کے کرشمے صداقت اور پاکبازی کا خوشگوار انجام
عجیب و غریب دلچسپ افسانہ ہے قیمت ۱۲ر

حسرت اقبال دادیاں دولتمندی تہذیب کی
تصویریں، ایک وفادار شوہر کا طرح طرح کی مصائب
و مشکلات کے باوجود ثابت قدم رہنا۔ نہایت
دردناک اور عبرت انگیز واقعات قیمت بارہ آنے

نظیر بیگم اس افسانہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آدمی
کو خدا ذہنی کسب کرنی چاہئے ایک پاکدامن عورت
کی سچی محبت، خاوند کی بے اعتنائی اور پھر ندامت
انداز بیان نہایت دلچسپ اور متین قیمت ۱۲ر

یوسف پاشا ایک مشہور ترکی شہزادہ کے حیرت
انگیز کارناموں کا آئینہ ہے ایک نہایت حسین
پری پیکر مسیحی ملکہ کا عشق اور اسکی تحیر خیز کرشمہ سازیاں
ڈاکوؤں کا ایک پر اسرار اور خوفناک قلعہ اور یوسف
پاشا کے ہاتھ سے اس قلعہ کی بربادی جنگ و جدل
کا قیامت نما مرقع۔ اور کشت و خون کے دلسوز
مناظر قابل قدر و لائق دید کتاب قیمت عہ

تسخیر فرانس شکسپیر کے معرکۃ الآرا مشہور
و معروف ڈرامے ہنری دی ففتھ۔ ،،
کا نہایت دلچسپ نہایت دلکش اور نہایت
پرلطف اردو ترجمہ ڈرامہ کے طرز اور اردو
کی بلند انشاپردازی کے ساتھ جسکا ہر سین
حسرت افزا دلسوز اور عبرتناک ہے قیمت ۱۲ر

جنگ بلقان گذشتہ جنگ بلقان کے دل
ہلا دینے والے مناظر ترکوں کے سرفروشانہ
کارنامے مسلمان عورتوں کی دلیرانہ سینہ سپریاں
بیسیوں دوشیزہ لڑکیوں کی سرفروشانہ کارروائیاں
حسن و عشق وصل و ہجر کے دلسوز و تحیر خیز مناظر
اور رنگینیاں اردو زبان کا عجیب و غریب رزمیہ
اور تاریخی ناول قیمت عہ

جنگ روس و جرمنی نہایت پرلطف تاریخی
ناول جس میں جنگ روس و جرمنی کی ہولناک
نظارے کشت و خون کے جاں فرسا حالات اور
عشق و محبت کے تمام مراحل و مناظر کی ہوشربا
کیفیتیں پاک پاکیزہ جذبات کی حقیقی تصویر مصائب
و آفات اور صبر و استقلال کا بیش بہا خزانہ۔
نہایت دلچسپ پرلطف اور قابل دید قیمت عہ

محبوبہ کربلا مصر کے مشہور رسالہ الہلال کے
ایڈیٹر جرجی زیدان کی مقبول تصنیف "عذراء کربلا"
کا قابل دید اردو ترجمہ جس میں ایک نو عمر حسین
و دوشیزہ لڑکی نے حاکم وقت سے اپنے
باپ کے خون کا انتقام لیا ہے قیمت ۱۲ر

عروس سمرنا۔ غازی مصطفیٰ کمال پاشا فاتح سمرنا
اور انکی محبوبہ لطیفہ خانم کے حسن و عشق کے حالات قیمت ۱۲ر

جواہر منظوم (ترجمہ اردو) رباعیات سرمد مرحوم

۳۲۱ رباعیاں فارسی سرمد شہید کی اور ہر فارسی رباعی کے تحت میں اردو رباعی بطور ترجمہ درج ہے شروع میں حضرت مولینا ابو الکلام آزاد کے قلم سے سوانح سرمد بھی شامل ہے۔ ہر رباعی میں تصوف و معرفت کے خزانے مخفی ہیں۔ قیمت مجلد عہ بلا جلد ۱۲؍ علاوہ محصول۔

نمونتاً ایک رباعی معہ ترجمہ درج ذیل ہے

از جرم فزوں یافتہ ام فضل ترا | ایں شد سبب معصیت بیش مرا
ہر چند کرم بیش گنہ بیشتر است | دیدم ہمہ جا و آزمودم ہمہ را

ہر جرم سے پایا ہے سوا فضل ترا | ترجمہ | باعث یہ فزونی معاصی کا ہوا
افزوں ہیں اگر گنہ کرم افزوں تر | دیکھا ہر طرح خوب سب کو جانچا

رباعیات عمر خیام (معہ ترجمہ) ملک الکلام

مشرق کی اس سے زائد بدقسمتی اور کیا ہوگی کہ اسے اپنے خزائن مخفی خود معلوم نہیں اور یورپ انہیں کھینچے لئے جاتا ہے عمر خیام کیطرف سے مشرق نے جو لاپرواہی برتی اور اس کے فلسفہ کو جس طرح ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا اس کا صحیح جواب مغرب کے اعلیٰ قدردانوں نے یہ دیا کہ آج عمر خیام یورپ کی نگاہوں میں خدا معلوم کیا بنا ہوا ہے اس رباعیات مختلف زبانوں میں ترجمہ ہوکر بچے بچے کے ہاتھ میں پہنچ چکی ہیں اور ہر شخص انکا قدردان بنا ہوا ہے بہت بعد جب یورپ میں اتنا شور ہوا تو اب ہندوستان کی آنکھیں کھلیں اور عمر خیام کی کم و بیش نو سو رباعیاں جنمیں فلسفہ کے جواہر کھنا چاہئے اردو میں ترجمہ ہوکر ناظرین کے سامنے آگئیں ضرورت ہے کہ ہندوستان میں اسکی کافی قدر کیجائے اور ہر شخص اسے اپنی میز پر رکھے قیمت عہ علاوہ محصول

آمد سحرے ندا ز میخانۂ ما | کاے رند خراباتی دیوانۂ ما
برخیز کہ پر کنیم پیمانہ زمے | زاں پیش کہ پر کنند پیمانۂ ما

اک صبح ندا آئی یہ میخانے سے | اے رند خرابات مرے دیوانے
جلد اس سے کہ تن سے بادہ جاں چھلکے | پیمانہ تن سے بادۂ جاں چھلکے

اللہ اکبر

مجلہ

(٦)

تحریر

مجلس دار التصنیف دہلی کا ماہوار علمی رسالہ

قیمت دو روپے سالانہ

مع محصول ڈاک

طابع و ناشر
ہد القادری

جامع
اکبر حیدری

(ایس) مطبوعہ شاہجہانی پریس دہلی

اطلاعات

(۱) مجلہ "تکبیر" مجلس علمیہ دار التصنیف دہلی کے دفتر سے ہر انگریزی مہینہ کی پانچویں تاریخ کو شائع ہوتا ہے، اس میں ملک کے عظیم القدر ارباب علم کے دلنواز مضامین درج ہوتے ہیں۔

(۲) "تکبیر" کا اہم مقصد مذہب اسلام کی حفاظت و حمایت مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی اصلاح اور ادب عالیہ و انشائے لطیف کی نشر و اشاعت ہے۔

(۳) "تکبیر" کا دوسرا مقصد مجلس علمیہ دار التصنیف کے حلقہ کو وسیع کرنا اور ملک کے ہر گوشہ میں اس کے ممبروں کی تعداد بڑھانا ہے۔ اسی لیے اس کا چندہ نہایت قلیل یعنی صرف دو روپے سالانہ مقرر کیا گیا ہے، تاکہ ہر شخص جو ذوق علمی رکھتا ہو بآسانی "تکبیر" کا خریدار اور مجلس کا ممبر ہو سکے۔ یعنی جو شخص دو روپے سالانہ ادا کریگا وہ مجلس کا ممبر عمومی ہوگا اور سال بھر تک رسالہ تکبیر بھی اسکو بھیجا جائیگا

(۴) "تکبیر" کے لیے مضامین اور تبادلہ کے اخبار و رسائل حضرت اکبر حیدری جامع "تکبیر" اکبر منزل محلی والان دہلی کے پتہ پر آنے چاہئیں۔

ان کے علاوہ

ہر قسم کے خطوط، زرچندہ "تکبیر" (فیس ممبری) اور جملہ فرمائشات

زاہد القادری

ناظم مجلس دار التصنیف و دفتر رسالہ "تکبیر"

کوچہ چیلان۔ کٹرہ مہر پرور دہلی کے نام بھیجیں منیجر

بصائر القرآن

حقائقِ کائنات

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ
الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ إِنَّ فِي خَلْقِ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي
فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ
مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ
بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَ
تَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝

اور تمہارا معبود اکیلا معبود ہے اسکے سوا کوئی معبود نہیں
وہ نہایت مہربان اور رحم والا ہے۔ بالیقین
آسمان و زمین کا بنانا اور
رات دن کا بدلنا اور کشتی کا چلنا
جو ایسی چیزیں لیکر چلتی ہے جو آدمیوں کو نفع دیتی ہیں اور
پانی (مینہ) جو اللہ نے آسمان سے اتارا اور پھر زمین
کو اسکی موت (بے سبزہ) کے بعد زندہ (سرسبز) کیا اور
اسمیں سب طرح کے چلنے والے جانور پھیلائے اور ہواؤں
اور مسخر بادلوں کا زمین و آسمان کے درمیان
پھیرنا یہ سب باتیں ایسی چیزیں ہیں عقلمندوں کیلئے علامت

کائنات کے حوادث عظیم جو ہر انسان اپنی زندگی میں دیکھتا ہے مثلاً آسمان کی بلندی زمین کی پستی اور ان کا باایں ہمہ عظمت مخلوق ہونا ، آسمان کا زمین کے گرد گھومنا یا زمین کا آفتاب کے گرد چکر لگانا اور کبھی نہ رکنا اور نہ باہم ٹکرانا ، دن کے بعد رات کا ہونا اور رات کے بعد دن کا آنا ، کشتیوں کا بوجھ سے لد کر سمندروں میں چلنا اور پانی میں نہ ڈوبنا ، آسمان سے مینھ کا برسنا اور مردہ زمین میں جان ڈالنا اور جلے بھنے میدانوں پہاڑوں کو سرسبز کر دینا ، خشکی وتری میں طرح طرح کے جانوروں کا پایا جانا ، ہواؤں کا بمقتضائے حال بدلتے رہنا ، اور بادلوں کا زمین و آسمان کے مابین معلق ہونا ،

یہ سب بزبان حال خدا کی وحدت کا اظہار کرتے ہیں ،،
اس لئے کہ اگر کئی ایک قادر مطلق اور مختار خداوند ہوں تو ممکن نہیں ہے ۔ کہ ان کی مشیتیں کبھی بھی باہم معارض نہ ہوں ، اور دنیا کا انتظام ایک ہی روش ایک ہی وتیرہ پر چلا جائے ، اور سر مو فرق نہ آئے ، اور جب خالق ایک ہے ۔ قادر ایک ہے ۔ منتظم ایک ہے ۔ تو معبود بھی ایک ہی ہونا چاہیئے ۔ وہی طاعت و عبادت کا مستحق ہے ۔ کسی مخلوق اور ماتحت کو کیا حق حاصل ہے کہ عبادت میں اس بے ہمتا کا شریک کیا جائے ۔ اور بندے دو تین اور سینکڑوں معبودوں کی پرستش کریں ،

بعض ناعاقبت اندیش کہتے ہیں ۔ کہ کیا خدائے واحد کی نگرانی و حرکت اتنی وسیع ہو سکتی ہے کہ جمیع انام کو کافی ہو جائے ۔
اس مہمل اعتراض کا جواب بھی ان ہی حوادث سے ظاہر و عیاں ہے

کیونکہ اُس نے اِن کو وہ صورت دی ان میں وہ انتظام رکھا اور وہ خواص عطا کئے جو سب کے سب مخلوق عالم کے حق میں انتہائی رحمت ہیں اور اس رحمت کے بغیر عموماً مخلوق کا قوام اور پھر اس کا قیام اور اس کی حیات محال ہے۔

اور بعض باتیں ایسی بھی ہیں جن سے خاص خاص مخلوق ہی مستفید ہوتی ہے۔

مطلب یہ کہ خدائے تعالےٰ کی ذات میں رحم عام بھی ہے اور رحم خاص بھی
اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الخ میں اشارہ ہے کہ اے عقل رکھنے والو * تم ان حوادث کائنات پر نظر غائر ڈالو اور ارضی وسمائی مخلوق کی نیرنگی میں غور کرو اس آیۂ کریمہ کے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ویل لمن قرء ھذہ الایۃ ولم یتفکر
افسوس ہے اس شخص پر جو اس آیتہ کو پڑھ جائے اور اس میں غور نہ کرے۔ یہ اس لئے فرمایا کہ خدا تعالےٰ نے اس آیتہ میں تمام پیش نظر مخلوق اور ایسے انقلابات کو غور کرنے کے لئے پیش کیا ہے جو اپنی وسعت کے لحاظ سے حوادث عالم کے ابواب ہو سکتے ہیں ، اسوقت سیکڑوں ہزاروں حکمت و فلسفہ کی کتابیں موجود ہیں۔ ان میں کیا ہے ان ہی حقائق عالم کا بیان ہے ، جن لوگوں نے ان حوادث و انقلابات پر نظر غائر ڈالی ہے اللہ تعالےٰ نے ان کو عاقل فرمایا ہے۔

اس لئے کہ ان پر غور و تامل کرنے سے صرف حقائق اور قوانین قدرت ہی نہیں معلوم ہوتے بلکہ اس قادر ذوالجلال کی قدرت اور اس کے نظام کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور جسقدر زیادہ غور کیا جاتا ہے اسی قدر اسکی عظمت کا

تصوبادر اس کی توحید کا یقین زیادہ ہوتا ہے - اور یہی اصل دین ہے اور باعث استحکام ایمان ہے ؛

خلاصہ مافی الباب یہ ہے کہ کائنات کا تحقیقی علم حاصل کرنا ہر انسان پر فطرۃً واجب ہے ، اور انسانی فطرۃ اس وجوب کو خود محسوس کرتی ہے لیکن اس کا کوئی علاج نہیں کہ مسلمان یہ سمجھ بیٹھیں کہ ہمیں غور و خوض کرنے کی کچھ ضرورت نہیں ، دوسروں نے جو کچھ لکھ دیا ہے وہ ہمارے لئے کافی ہے ، آہ یہی وہ پست خیالی ہے جس نے مسلمانوں کو نہ دین کے کام کا رکھا ہے نہ دنیا کے مطلب کا فیا حسرتا علی العباد

عقل رکھنے والو! سمجھو خدا تعالیٰ نے تم کو ہر قسم کی قوتیں عطا فرمائی ہیں ، اگر تم سعی و کوشش اور جد و جہد کرو گے تو دنیا میں بڑے بڑے کام کر سکو گے ، اور اگر ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ گئے اور یہ کہتے رہے کہ تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے وہ ہو جائے گا تو یاد رکھو دنیا کی روشن خیال قومیں تم کو ٹھکرا دیں گی

ماخوذ از المنار مصر

زاھد القادری

مناظر قدرت کو دیکھکر

اے آسمان مجھے بتا ، اے دریا مجھے خبر دے ، اے زمین بتلا کر اے روشن ستارو ! مجھے جواب دو ؟ کونسا ہاتھ ہے جس نے تم کو تھام رکھا ہے ، - - - - - - - - - - - - - - -

اے چودھویں رات کس نے تیری خوفناک تاریکی کو خوبصورتی سے بدل دیا

تو کس قدر وحشتناک تھی، اب تو کس قدر دلفریب اور عظمت مآب ہے!
او مژدہ رسان سحر کس نے تجھ کو اتنا دلکش اور فرحت بخش بنایا،
اے آسمان کس نے تیری چھت کو قبہ ہائے نور سے مرصع کیا ہے،
اے زمین کس نے تجھ پر خاکی فرش بچھایا ہے، تو اتنی سخت ہے
کہ عظیم الشان پہاڑوں کو اٹھائے ہوئے ہے، اور اتنی نرم کہ ایک تنکے
سے تجھکو کھودا جا سکتا ہے۔

اے آفتاب درخشاں، سچ بتا کہ تو کس کی ادائے طاعت کے لئے محیط
کے پردے سے باہر آتا ہے، اور نہایت فیاضی کے ساتھ اپنی روشن
شعاعیں عالم پر ڈالتا ہے۔

اے پر رعب سمندر، اے وہ کہ غضبناک ہو کر زمین کو نگل جانا چاہتا ہے
کس نے تجھ کو محبوس کر رکھا ہے، جس طرح شیر کٹہرے میں قید کیا جاتا
ہے۔ تو اس قید خانے سے بے فائدہ نکل جانے کی کوشش کرتا ہے
تیری موجوں کا زور ایک حد معین سے آگے نہیں بڑھ سکتا،

چشم بصیرت رکھنے والو! آسمان، چاند، سورج، اور ستاروں
کی طرف نظر اٹھاؤ، اور دیکھو کہ ان کو ایک حال پر قرار نہیں، کبھی عروج ہے
کبھی نزول، کبھی طلوع ہے کبھی غروب،

حاشا وکلا یہ تمام چیزیں پکار رہی ہیں کہ ان کا کوئی
صانع ضرور ہے جس نے بغیر زحمت کے ان کو بنایا ہے،

ہر گیاہے کہ از زمیں روید
وحدہٗ لا شریک لہٗ گوید

شبیر احمد عثمانی غفرلہ

افلاس اور اسلام

حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب ندوی

نمبر ۲

اسلام نے ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ جانے اور گداگری اختیار کرنے کی سخت ممانعت کی ہے جس کا ثبوت اشاعت ماسبق میں احادیث صحیحہ سے پیش کیا گیا ہے، اگر آج مسلمان تعلیم اسلام پر عملدرآمد شروع کر دیں، تو ان کے افلاس کا ایک بہت بڑا سبب مٹ جائے گا، ہمارے نزدیک مناسب ہے کہ ہندوستان کے تمام علمار بالاتفاق ان لوگوں کی مقاطعت کا فتویٰ صادر کر دیں، جو اس تباہ کن پیشہ کے مرتکب ہو رہے ہیں، جن کے ہاتھ پاؤں صحیح سلامت ہیں جن کے پاس نقد و زر جمع ہے، لیکن وہ بھیک مانگنے کو اپنا مستقل پیشہ سمجھتے ہیں اور محنت و مزدوری کر کے گزر اوقات کرنا اچھا نہیں سمجھتے اگر علمائے ہند اس قسم کا فتوے جلد صادر کر دیں تو یقیناً اس سلسلہ کے مٹ جانے کی امید کی جا سکتی ہے ہم نے اپنے اس مضمون میں ظاہر کیا ہے کہ اسلام نے گداگری کے تمام اقسام یک قلم موقوف کر دئے، اور اس کی تمام شاخیں سرے سے ناپید کر دیں اسلام نے اس ذلیل ترین پیشہ کے متعلق جسقدر سخت ممانعت کی ہے اس کی مثال دنیا کا کوئی دوسرا مذہب یا دنیا کا کوئی قانون نہیں پیش کر سکتا،

اب ہم ان احکام کا تذکرہ کرنا چاہتے ہیں جن سے شریعت اسلام نے افلاس کے دوسرے سبب "بیکاری" کو بالکل بیخ و بنیاد سے اکھاڑ کر پھینکدیا ہے۔ اسلام نے ایک خالص مسلمان کے لئے زندگی بسر کرنے کا جو طریقہ معین کیا ہے

وہ بیکاری و کاہلی کا ابتدا سے مخالف ہے، ایک مسلمان کی ہستی دنیا میں بیکار و بے سود رہنے کے لئے نہیں پیدا کی گئی اسلام میں محاسبۂ نفس یعنی اپنے اعمال کی نگرانی ایک ایسا فرض ہے جو ایک سچے مسلمان کو کسی حالت میں بیکار نہیں رکھ سکتا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ تعداد اشخاص کے اعتبار سے رعیت کی ملک، قوم خاندان نفس کے ساتھ تعبیریں کی گئی ہیں،

کاہلی و بیکاری کے جو عام معنی ہیں اُن کے دفعیہ کے لئے صرف اسقدر کافی ہے کہ ایک صادق العقیدہ مسلمان اپنے ان تمام فرائض سے واقف ہو جائے جو بانئے اسلام نے اس کے متعلق قرار دئے ہیں، حیات انسانی کے اس نظام سے اسے خود بخود پتہ چل جائے گا کہ اس کی زندگی کا ہر ہر لمحہ فرائض و اعمال سے وابستہ ہے اور وہ فطرۃً اپنے کو با قاعدہ منتظم کارکن اور مفید ہستی بنانے کے لئے مجبور ہے،

شریعت نے اس کا یہاں تک لحاظ کیا ہے کہ اوقات صلوٰۃ میں تاخیر کرنے والوں کو ان تہدید آمیز الفاظ میں خطاب کیا ہے ذالك صلوة المنافق احدكم يجلس يرقب الشمس (یہ ایک منافق کی نماز ہے کہ تم بیٹھے ہوئے کہا کرو۔ کہ آفتاب ابھی باقی ہے) ہم اس سے زیادہ بحث نہیں کرنا چاہتے ہیں کیونکہ تساہل کے عام معنی افلاس کے لئے چنداں ممد و معاون نہیں ہیں۔ بلکہ ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ شریعت نے ان تمام اسباب کی کیونکر بیخ کنی کی ہے جس کا منبع در حقیقت کاہل و تساہل ہے مگر تمدن نے اس وقت ان کو مہذب الفاظ میں بدل دیا ہے،

واقعہ یہ ہے کہ توکل علی اللہ اسوقت مسلمانوں میں ایک عام حیلہ بیکاری اور بے روزگاری کے لئے بنا لیا گیا ہے۔ ہندوستان کا ہر ہر گوشہ اسوقت ایسے آدمیوں سے بھرا ہوا ہے جو بخیال خود متوکل اور قناعت پسند ہیں، اور انکا مدار رزق صرف

قرآن حمید کی آیت ومن یتوکل علی اللہ پرہے ، ان مہذب گداگروں کی ایک بڑی تعداد ملک کے ہر حصہ میں پھیلی ہوئی ہے ، جن کا بار گراں مسلمانوں کی گردن پر پڑتا ہے ۔ مگر کیا اسلام ان باتوں کی اجازت دیتا ہے نہیں کیا قرآن مجید ان مشاغل کی تائید کرتا ہے کلا ان اللہ بری من ذلک قرآن مجید کی صاف تصریح ہے لیس للانسان الا ما سعی ، وہ ہم کو حکم قطعی دیتا ہے کہ زمین پر پھیلو اور خدا کا فضل تلاش کرو ،

فاذا قضیت الصلوۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ

نماز کے فرض کا انجام دیتے ہی خدا کے ملک میں پھیل جاؤ اور اُسکے فضل کو ڈھونڈو ،

مفسرین نے تصریح کر دی ہے کہ ابتغاء فضل سے مراد تلاش رزق ہے

توکل کا صحیح مفہوم آنحضرت صلی اللہ علیہ کے اقوال سے معلوم کیا جاسکتا ہے ترمذی میں حضرت ابوذر سے روایت ہے الزھادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا اضاعۃ المال ۔ دنیا سے اعراض کرنے کا یہ منشا نہیں ہے کہ تم حلال چیزوں کو چھوڑ دو اور مال کو ضائع کر دو ،

توکل وصبر شراح حدیث نے توکل کی اس سے زیادہ واضح تفسیر کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توکل سے پہلے حصول رزق کے لئے کوشش ایک ضروری امر ہے ملا علی قاری نے ایک عورت کی تصفیہ کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے جس کا ذکر احادیث میں آیا ہے ، کہ کسی غریب عورت کا یہ معمول تھا کہ چکی پیستے ہوئے کہا کرتی تھی کہ اللھم ارزقنا شارح مشکوۃ (علی قاری) نے اسی کے ذیل میں لکھا ہے

فیہ اشارۃ الی ان العبد یسعی فی طلب الحلال ما امکنہ الوقت ثم یستعین فی تحصیل مرادہ بالملک المتعال

بتلانا یہ ہے کہ بندہ اپنے امکان بھر حصول رزق کے لئے کوشش کرتا ہے پھر تکمیل کے لئے خدا سے دعا مانگتا ہے ،

ولا تبسط یدك مغلولۃ الی عنقك سے اسی توکل کو منع کیا گیا ہے توکل کا حقیقی مفہوم ہے۔ وہ صرف اعتقاد ہے کہ ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسك لہ وما یمسك فلا مرسل لہ من بعدہ ۔ جو خدا کی طرف سے آتا ہے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے اس نے روکا اسے کوئی دوسرا بھیج نہیں سکتا توکل کا تعلق قلب سے ہے نہ کہ صورت سے مسلم کی روایت ہے

ان اللہ لا ینظر الی صورکم واموالکم خدا کو ظاہر سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ باطن ولکن ینظر الی قلوبکم کو دیکھتا ہے ۔ اور اعمال پر نظر رکھتا ہے ۔

کیا سخر لکم ما فی السموٰت والارض ۔ کی تصدیق اسی کا نام ہے ۔ کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھ کر بیٹھ رہیں۔ والحق ما قال الی یفترون ام علی یجترؤن ۔

بہر حال اسلام ان تمام اسباب کا دشمن ہے جن سے افلاس پیدا ہوتا ہے اور اس نے یک قلم ایسے لوگوں سے تنفر ظاہر کیا ہے ، اس کے بعد ہم مختصراً اُن اسباب سے بحث کرتے ہیں جن سے معلوم ہوگا کہ اسلام نے اس لابدی افلاس کا کیا انتظام کیا ہے جو تقاضائے فطرت ہے ، ایک بچہ جس کے سر سے ماں باپ کا سایہ اٹھ گیا ہے وہ کیا کر سکتا ہے ۔ ایک پردہ نشین جو اپنے محبوب خاوند سے جدا ہو چکی ہے کیونکر بسر اوقات کر سکتی ہے اسلام اس سے بےخبر نہیں ہے اسنے پہلے ہی ایک حکم عام جاری کر دیا وانفقوا من طیبات ما کسبتم ہماری دی ہوئی چیزوں سے کچھ خرچ کرو ۔ اصطلاح قرآنی میں انفاق کا لفظ صدقات کے لئے مستعمل ہوتا ہے ، آگے چل کر مصرف تمام تفصیل کے ساتھ بتایا ہے ۔ کہ اس کے مستحق کون لوگ ہیں [illegible]

[illegible] کی حدیث ہے

الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ ۔ ترمذی صفحہ ۲۴۹

یتیموں اور مجاہدوں کی خبرگیری کرنے والا مجاہد کے برابر ہے۔

قرآن مجید میں انفاق کی تمثیل ایک دانہ سے دیگئی ہے جس سے متعدد بالیں نکلیں ہے۔

اور ہر بالی میں (دانوں کی) ایک بڑی مقدار موجود" ہمارا خیال ہے کہ اس تمثیل کا تعلق ارامل وایتام۔ فقرار ومساکین سے صرف تمثیلی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ واقعہ ہے کیونکہ ان کی پرورش افزایش نسل اور تکثیر فوائد کا باعث ہوتی ہے،

شاہ ولی اللہ صاحب اسرار زکوٰۃ میں لکھتے ہیں،

ودہما تکون المصلحۃ ان یلہمہم — صدقات زکوۃ کی ایک مصلحت یہ بھی ہے فی قلب زکی ان یقوم للہ — کہ اکثر اوقات بندوں کو جناب باری سے خلتہ — مساکین کے قضائے حوائج کا الہام ہوتا ہے

احادیث صحیحہ

میں بہت وضاحت کے ساتھ اس سر کو تبلایا گیا ہے کہ توخذ من اغنیاءھم وترد علی فقراءھم۔ امرار سے زکوۃ لیجاتی ہے۔ اور اسی سے فقرار کی پرورش کیجاتی ہے، اصحاب صفہ کا گزر اسی پر تہا، اصحاب کو اہل صفہ سے استناد نہیں لاسکتے۔ کیونکہ وہ امر الٰہی کی تبلیغ کرتے تھے و اسلام کے نغاشیہ برداروں میں تھے انھوں نے اس پاک مذہب کو دنیا کے ہر ہر گوشہ میں پھیلایا۔ خود عہد نبوت میں احکام کی تعلیم انکا فرض مذہبی تھا، اس لئے انکا حق تہا۔ کیونکہ اجبر لقدر کفاف متعدد واقعات سے ثابت۔

ان تمام تصریحات سے بخوبی روشن ہو گیا کہ اسلام نے افلاس کو جڑ سے مٹا دیا اور اس کا کلی استیصال کر دیا ہے مگر یہ ہماری بدبختی ہے کہ ہم انپر عامل نہیں ہیں

محمد عبدالرحمن غفرلہ دارالعلوم ندوہ

داعیٔ اسلام کا عزم و استقلال

" فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ "

اے نبی جس اہم فرض کے انجام دینے کے لئے تمہیں مامور کیا گیا ہے استقلال اور استقامت کے ساتھ اسکو انجام دو

دعوت و تبلیغ کا اہم فرض انجام دینے کے لئے عزم و استقلال کی سخت ضرورت ہے تاکہ دنیا کی کوئی طاقت اپنے جبر و استبداد کے ذریعے داعیٔ الی اللہ کو متزلزل نہ کر سکے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جہاں اور محاسن اخلاق سے بدرجہ غایت متصف تھے۔ وہاں استقلال کامل اور عزم راسخ بھی آپ کے خلق عظیم کی ایک نمایاں خصوصیت تھی،

آپ جس اہم فرض کے انجام دینے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس کے پورا کرنے میں اگرچہ آپ کو صدہا مشکلات اور ناقابل برداشت مصائب کا مقابلہ کرنا پڑا،

لیکن دنیا کی مستند تاریخیں ظاہر کرتی ہیں کہ آپؐ کے عزم راسخ میں کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی کوئی تغیر پیدا نہیں ہوا،

آپ جس وحشی اور جاہل قوم میں پیدا ہوئے تھے وہ علم و فضل سے بے بہرہ تہذیب و تمدن سے نا آشنا اور جملہ صفات انسانی سے محروم تھی بت پرستی اس کا شعار، خونریزی و بے رحمی اس کا مسلک بے غیرتی و

بے حیائی اس کا طریقہ اور ظلم و استبداد اس کا مشغلہ تھا داعئ اسلام علیہ الصلوۃ والسلام کو سخت سے سخت زحمتیں اور زیادہ سے زیادہ تکلیفیں اٹھانی پڑیں - لیکن آخر کار حق کا بول بالا ہوا اور باطل پرستی فنا و معدوم ہوگئی ،،

جس وقت آپ نے حق وصداقت کا اعلان کیا اور توحید کی دعوت پیش کی - تو سارا خاندان تمام قبائل اور ملک کا ملک دشمن بنگیا - جو قبیلے مادی طاقتیں رکھتے تھے جو اقوام ظلم وستم ڈھانے میں مشہور تھیں اُن سب نے پوری طاقت کے ساتھ استبداد و لوازی شروع کی یہاں تک کہ زمین عرب کا ہر متنفس آپ کے خون کا پیاسا بنگیا - بایں ہمہ آپ کے عزائم حسنہ میں تزلزل پیدا نہیں ہوا اور آپ اعلائے کلمۃ الحق میں منہمک رہے ،

صدائے توحید ایک ایسی دلغریب صدا تھی جس نے دشت و جبل میں ایک گونج پیدا کر دی اور جس کو سنکر ہر ادنے و اعلے چونک اٹھا پس جو سعید روحیں اور خوش نصیب ہستیاں تھیں وہ جھکیں اور اس صدائے حق کو سنکر پکار اٹھیں لبیك لبیك

جو بدبخت ازلی تھے وہ اس سعادت سے محروم رہے ، اور مخالفت پر کمر بستہ ہوگئے ،

دعوت و تبلیغ کے زمانہ میں رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم پر جو مصیبتیں نازل ہوئیں اگر تفصیل کے ساتھ اُن کو لکھا جائے - تو ایک مستقل کتاب کی ضرورت ہے ، اس مختصر مضمون میں چند واقعات لکھے جاتے ہیں

ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ کو جمع کر کے فرمایا اے لوگو! اگر میں تم سے کوئی بات کہوں تو تم یقین کروگے یا نہیں ؟ جب سب نے متفق اللسان ہو کر کہا اے محمد امین ہم نے آج تک تمہاری زبان کو

کوئی غلط بات نہیں سنی، پس ہم اقرار کرتے ہیں کہ تمہاری بات کو سچ سمجھیں گے اور یقین کریں گے، حضور اکرم نے فرمایا

"میں" تم سے کہتا ہوں کہ جس دنیا میں تم آباد ہو یہ ایک دن ختم ہو جائے گی جس زندگی میں تم اچھے برے کام کر رہے ہو یہ ہمیشہ نہیں رہے گی، تم کو ایک روز مرنا ہے اور میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ ایک روز جزا و سزا کا آنے والا ہے۔ تم سے اس وقت زندگی کے اچھے برے کاموں کو پوچھا جائے گا پس اے لوگو! خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، اس کے سوا کسی کے آگے گردن نہ جھکاؤ دیکھو جن بتوں کو تم پوجتے ہو خدا کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو وہ کوئی حقیقت نہیں رکھتے، پتھر کے ٹکڑے معبود نہیں ہو سکتے اللہ نے تم کو پیدا کیا ہے۔ وہی تمہارا خالق ہے۔ وہی تمہارا رازق ہے، وہ قادر ذوالجلال ہے۔ اسی کی عبادت لازم ہے۔ میں اللہ کا بندہ ہوں اس کا رسول ہوں، تمہیں اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اور حق کی طرف بلاتا ہوں اگر تم مان جاؤ گے تو تمہارے لئے بھلائی ہے،

اس تقریر کے سننے پر بدنصیبوں نے آپ کو برا بھلا کہا اور بعض شریروں نے آپ پر اسقدر پتھر برسائے کہ آپ لہولہان ہو گئے

بعض روایتوں میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ جب وقت آپ نے وضو کرنے کے لئے جوتا اتارنا چاہا تو خون جم جانے کی وجہ سے آپ کو جوتا اتارنے میں سخت تکلیف ہوئی (مشکوٰۃ الانوار)

دوسرا واقعہ ہے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے پاس عبادت میں مصروف تھے کہ ایک شریر النفس معاند عقبہ بن ابی معیط آپ کے پاس آیا

اور آپ کے گلے میں پھندا ڈال کر کھینچنے لگا یہاں تک کہ آپ کا دم گھٹنے لگا لیکن حضور اکرم نہایت اطمینان کے ساتھ سبحان ربی الاعلےٰ سبحان ربی الاعلےٰ فرماتے رہے۔

اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آگئے اور انہوں نے کہا

أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ وَقَدْ جَاءَكُم بِالْبَيِّنَاتِ

اے بدبخت کیا تو ایسے مقدس شخص کو قتل کرنا چاہتا ہے جو اللہ تعالےٰ کو اپنا رب کہتا ہے، اور ظاہر نشانیوں کے ساتھ تمہارے درمیان آیا ہے۔

جب ان مظالم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مرعوب نہ ہوئے۔ تو کفار قریش نے مشورہ کیا کہ چلو محمدؐ کی خوشامد کریں شاید وہ ہمارے بتوں کو برا کہنا چھوڑ دیں چنانچہ عتبہ کو اپنا نمایندہ بنا کر بھیجا، عتبہ نے کہا اے محمدؐ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں، حضور نے فرمایا کہو کیا کہتے ہو اُس نے کہا،

اے امینؐ! میں قریش کا نمایندہ ہوں۔ میں یہہ پیام لیکر آیا ہوں کہ اگر تم نئے مذہب کی اشاعت روکدو۔ ہمارے بتوں کی مذمت نہ کرو۔ تو ہم عہد کرتے ہیں کہ تم کو اپنا بادشاہ بنالیں گے تمہارے پاس اسقدر مال و دولت جمع کر دیں گے کہ ہم میں سے کسی کے پاس نہ ہو

اگر تم پسند کروگے تو ہم عرب کی سب سے بہتر اور سب سے زیادہ خوبصورت عورت آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ جس سے آپ شادی کرلیں کیا آپ ہماری درخواست کو منظور کرتے ہیں۔

حضور نے فرمایا۔

لوگو! مجھ کو بادشاہت کی ضرورت ہے نہ میں مال و زر چاہتا ہوں نہ مجھے

خوبصورت عورت کی خواہش ہے۔ میں تو صرف یہہ چاہتا ہوں کہ تم باطل پرستی چھوڑ دو سنگریزوں کی پرستش نہ کرو۔ اسلام قبول کر لو۔ اللہ کی عبادت کرو اسی کو معبود سمجھو۔ برائیاں چھوڑ دو بھلائیاں اختیار کرو۔

اللہ نے مجھ کو اسی کام پر مامور کیا ہے۔ اگر تم میرا کہنا مان جاؤ گے۔ تو دین اور دنیا میں فلاح پاؤ گے۔ اگر میری مخالفت کرو گے تو میں قدرت کے فیصلہ کا انتظار کرونگا،

حضور کے اس صداقت بھرے جواب کو سنکر عتبہ واپس چلا گیا اور قریش سے کہا

"محمدؐ ہمارے طمع ولالچ کی پرواہ نہیں کرتا" سیرۃ ابن ہشام

اس قسم کے صدہا واقعات ہیں جن کے لکھنے کی اس مضمون میں گنجائش نہیں بہرحال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزم واستقلال کا یہ نتیجہ ظاہر ہوا کہ جس زمین میں تین سو ساٹھ بتوں کی پرستش ہوتی تھی وہاں خدائے واحد القہار کی عبادت ہونے لگی جہاں ناقوس بجتے تھے وہاں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی صدا گونجنے لگی۔ جہاں شراب خواری زناکاری خونخواری کی کثرت تھی وہاں تسبیح وتقدیس اور حمد وثنا کے ترانے سنائی دینے لگے۔

رسول عربی کے غلامو! ان واقعات سے سبق حاصل کرو اور داعئی حق کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کرو، دعوت وتبلیغ تمہارا اہم واقدم فرض ہے۔ اگر موانع ومشکلات حائل ہیں تو عزم واستقلال سے کام لو اور خلوص کے ساتھ دین حق کی اشاعت میں لگے رہو۔ دولت کمانے اور شہرت حاصل کرنے کا خیال دل میں نہ لاؤ، ورنہ قدرت کی تائید سے محروم ہو جاؤ گے،

اگر آج شر وعداوت تمہارے دین پر حملہ کررہا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں

ہے ہمیشہ باطل پرستوں نے دین حق کو مٹانے کی کوشش کی ہے، لیکن تاریخ شاہد ہے کہ وہ خود مٹ گئے ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ شردھانند کسی مذہبی جذبہ سے متاثر ہو کر شدھی اور سنگٹھن کا راگ نہیں الاپ رہا بلکہ اس کا مقصد صرف نقد و زر اور شہرت حاصل کرنا ہے جس کو اس کی قوم بھی محسوس کر رہی ہے پس وہ کامیاب نہیں ہو سکتا

(مولانا) سید محمود الوری

عید الاضحیٰ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد

ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کا دن مسلمانوں کے لئے ایک عظیم الشان اور قابل عزت دن ہے ذوالحجہ کے پہلے دس دن کی عبادت خدا کو دوسرے دنوں کی عبادت سے زیادہ محبوب ہے۔ چنانچہ پہلی ذوالحجہ سے نویں تاریخ تک ہر روزہ کا ثواب ایک سال کے روزوں کے برابر ہے۔ اور ہر شب کی عبادت شب قدر کی مساوی ہے اور نویں ذوالحجہ کا روزہ ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

عید الاضحیٰ کے دن غسل اور مسواک کرنا اور اُجلے کپڑے پہننا۔ اور خوشبو لگانا نماز کے لئے ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا مسنون ہے۔

جو مسلمان استطاعت رکھتے ہیں اُن پر نماز عید الاضحیٰ کے بعد اللہ قربانی کرنا واجب ہے۔

یہ قربانی اس واقعہ عظیم کی یاد کو تازہ کرتی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تعلق رکھتا ہے،

یعنی ایک رات خواب میں ان کو خدا کی طرف سے حکم ہوا کہ اے میرے محبوب میری راہ میں سب سے پیاری چیز قربانی کرو، حضرت ابراہیم نے صبح اٹھ کر سو اونٹ قربانی کئے،

دوسری شب پھر وہی حکم ہوا۔ کہ ہماری راہ میں قربانی کرو۔ حضرت خلیل اللہ نے دوسرے دن پھر سو اونٹ ذبح کئے،

تیسری شب پھر حکم ہوا۔ کہ اے ہمارے خلیل ہم چاہتے ہیں۔ کہ ہماری راہ میں اپنے لخت جگر اسمٰعیل کو قربانی کرو،

حضرت ابراہیم نے صبح اٹھ کر اپنے لخت جگر سے کہا،

یَا بُنَیَّ اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ۔ اے فرزند عزیز! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا تجھے اللہ کے نام پر ذبح کر رہا ہوں، پھر تیرے خیال میں یہ بات کیسی ہے،

مقدس باپ کی زبان سے یہ پاکیزہ کلام سنکر حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ نے کہا،

یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین ۔ اے باپ! یہ تو گویا اللہ کی مرضی اور اس کے حکم کا اشارہ ہے۔ پس جو اس کا حکم ہے اس کو بلا تامل انجام دیجئے۔ اگر اللہ کی مرضی شامل رہی۔ تو آپ دیکھ لیں گے کہ میں صبر کرنے والوں میں سے ہونگا،

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

حضرت ابراہیم علیہ السلام اسمٰعیل ذبیح اللہ کو راضی برضائے الٰہی دیکھکر انکو

قربان گاہ میں لے جاتے ہیں اور اللہ کی راہ میں قربان کرنے کو تیار ہیں، چھری کا تیز ہو چکی ہے۔ ذبیح اللہ کو زمین پر لٹا دیا گیا ہے، خدا کا محبوب اپنے فرزند عزیز کی نازک گردن پر بسم اللہ اللہ اکبر کہنا چاہتا ہے۔ کہ روح الامین نازل ہوتے ہیں۔ اور خدا کا پیام سناتے ہیں،،

یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا انا	اے ابراہیم بس کرو تم نے اپنے خواب
کذلک نجزی المحسنین ان ھذا	کو سچ کر دکھایا، ہم ایسا ہی نیک بندوں کو
لھو البلاء المبین وفدیناہ بذبح	ان کے ایثار کا بدلہ دیا کرتے ہیں،
عظیم، وترکنا علیہ فی الاخرین،	بے شک یہ ایک نہایت کھلی ہوئی
سلام علی ابراھیم ،	یعنی ظاہری آزمایش تھی۔ اور ذبیح

اسمٰعیل کے فدیہ میں ہم نے ایک بہت بڑی قربانی (یعنی سنت ابراہیمی کی یادگار میں تا قیامت جاری رہنے والی قربانی) دے دی اور تمام آنیوالی امتوں میں اس واقعۂ عظیمہ کے ذکر کو قائم کر دیا، پس سلام ہو راہ الٰہی میں قربانی کرنے والے ابراہیم خلیل پر،

مختصر یہ کہ حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ کی جگہ ایک دنبہ لٹا دیا گیا اور اسکی قربانی اللہ تعالےٰ نے منظور فرمائی ،،

احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ عید الاضحیٰ کے موقع پر جو قربانی کیجاتی ہے اس کے بدلے میں ثواب عظیم حاصل ہوتا ہے، قربانی کے جانور کے ہر بال کے عوض دس نیکیاں عطا فرمائی جاتی ہیں، اور دس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ اور دس درجہ بلند ہوتے ہیں۔

قربانی بھیڑ بکرے۔ اونٹ۔ گائے بھینس۔ کی جائز ہے۔ بکرے اور بھیڑ کی قربانی ایک شخص کی طرف سے۔ اور باقی جانوروں کی قربانی زیادہ سے

زیادہ سات آدمیوں کی طرف سے ہو سکتی ہے ،

قربانی میں بھیڑ اور بکری ایک سال کی یا زیادہ اور گائے بھینس دو سال کی یا زیادہ ہونا چاہیئے ۔ قربانی کا جانور بے عیب اور موٹا تازہ ہونا چاہیئے ، مستحب ہے کہ قربانی کا گوشت ایک تہائی مساکین کو دیا جائے ۔ باقی آپ کھائے اپنے اقارب و احباب کو دے ۔ کافر اور حلال خور کو دینا جائز نہیں کھال خیرات کر دے تو مناسب ہے ،

تکبیرات تشریق ہر مسلمان مرد و عورت پر واجب ہیں نویں ذوالحجہ کی فجر سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد تکبیر با آواز بلند کہنا مسنون ہے

(مولانا) سید خورشید علی مہر دہلوی

تفریح و تفنن

دعوت لیا ہے

تعلقات کو وسیع کرنے والی ریشمی رسی۔ دوستی کا ناقابل شکست رشتہ۔ عزیزوں اور شناساؤں میں ہر دلعزیز ہونے کا نسخہ۔ اظہار خلوص کی بہترین صورت۔ دولت کی نمائش کا طریقہ۔ حاشیہ نشینوں کے مجمع کا راز۔ روپیہ کی تباہی کا افضل ترین مصرف۔ تمنائے خطاب کی تکمیل کا ذریعہ۔ سی۔ آئی۔ ڈی کی رپورٹ۔ نمک حلالی۔ پولیس کا چالان۔ وفاداری۔ ہونٹ سی دینے کی بے خلش سوئی۔ ایمان فروشی کی قیمت۔ ناکردہ گناہ کے گناہ کا ثبوت بہم پہنچانیوالا ہتھیار۔ گناہگار کی بریّت کی ضامن۔ براہ راست معدہ تک پہنچ جانے والی رشوت۔ وہ جادو جسکا اتار نہیں۔ وہ شراب جس کا ماحصل خمار نہیں۔ پیر جی کی خوشنودی۔ جنت کے راستہ کو خوشگوار بنانے کی ترکیب۔ منت وعظ کرانے کی اجرت۔ کرائے پر رونیوالوں کا کرایہ۔ فضول۔ اور بے ضرورت ہنسنے والوں کی تنخواہ۔ جھوٹے گواہوں کی فیس۔ مضمون نگاروں کی خوشامد۔ ایڈیٹروں کے تعریفی الفاظ کا راز۔ اخلاق و محبت کی نشانی۔ ہم خیال بنانے کی دلچسپ ترکیب اختلاف رائے کی قاتل۔ ووٹ حاصل کرنے کا کامیاب طریقہ۔ تحصیلدار و تھانہ دار صاحب کا نذرانہ۔ میونسپلٹی کی زمین پر قبضہ کرنے کا محصول۔ رازداری کا قفل۔ تلاش راز کی کنجی سیاہ کاری کا بلاوا۔ محبوبوں کے وصل کی پردہ پوش۔ کورٹ شپ کی اجازت۔ پیٹ کا دائرہ وسیع کرنے کا نسخہ۔ مولوی صاحب کے چہرے کی سرخی۔ مُردوں کی روح خوش کرنے کا طریقہ۔ قومی خدمات کا اعتراف۔ ممنوعات شرعیہ کو جائز کرنے کی سند۔ حرام کو حلال کرنیوالی چھری۔ مذہب کی گردن کاٹنے کا چاقو۔ ڈاکٹر استاد اور معشوقہ کی رضاجوئی کا

اُف نہیں ہے فرصت افشائے راز

(کوئی ہوگا) ورنہ تو معلوم ہے سارا مجھے

— تجربہ کار

رازِ نیاز

تمہیں شکایت ہے کہ میں نے اپنی محبت کو ابتک تم سے اور صرف تم سے پوشیدہ کیوں
تمہیں رنج ہے کہ میں نے بیتاب ہو کر اپنے دل کی بیچینی تم پر ظاہر کیوں نہ کر دی تمہارا خیال ہے
کہ محبت اظہار کی محتاج ہے۔ اور اظہار الفاظ کا منت گذار تم سمجھتے ہو کہ میں نے اپنی محبت کے
راز کو ضبط کر کے تمہارے حسن کی توہین کی، (ممکن ہے یہ سب سچ ہو مگر میرا مدعا یہ نہ تھا)
محبت ایک نازک رشتہ ہے اور اسوقت تک نازک رہتا ہے جبتک اس کے دونوں
سرے نہیں دو دل منسلک نہ ہو جائیں۔ دو دل ایک دوسرے کی محبت میں فنا ہو کر اسے مستحکم
بنا سکتے ہیں۔ اور اسکا استحکام حوادثات زمانہ کو شکست دے کر بقائے دوام کا جامہ پہن لیتا ہے
محبت نام ہے روحانی تعلقات کا۔ مرد اور عورت کی روح مختلف نہیں روح تذکیر و تانیث
کی قیود سے آزاد ہے۔ اس لئے جو حکایات تمہیں مجھ سے ہیں وہی مجھے تم سے ہیں اگر میرے
ضبط نے تمہارے حسن کی توہین کی تو تمہارے سکوت نے میری محبت کا احترام نہیں کیا،

(لہٰذا ہم دونوں مجرم ہیں)

اس کو بھی جانے دو اگر تم سچ کہتے ہو کہ تمہیں میری محبت کا علم نہیں تو میں صرف یہ پوچھنا
چاہتا ہوں کہ تمہیں یہ شکایات کیوں پیدا ہوئیں، ...... اگر میرے واقعات اور تاثرات
نے تمہیں تمہارے نازک دل کو میری محبت سے آگاہ کر دیا تو میں خوش ہوں کہ محبت کا راز
اسطرح افشا ہوا اور محبت الفاظ سے بے پروا رہی۔ محبت کا تقدس الفاظ کے مظالم سے
آشنا نہ ہوا تمہارا احساس میری محبت کی زندگی کا ضامن ہے۔ اگر میری محبت قابل احترام
ہے۔ تو تمہارا دل میرے جذبات کی ترجمانی کریگا تمہارے خیالات میرے عصمت مآب تصور
کی گود میں ہوں گے، .... اور بے زبانی محبت کی زبان ہوگی،

تمہیں معلوم ہے کہ تم نے اپنے پیارے اور سادے الفاظ میں۔ ہم نے کہا تھا کہ ہم سے محبت کرو۔۔ اپنی محبت کے راز کو طشت ازبام کر دیا۔ اگر تمہارے الفاظ تمہارے دل کے ترجمان تھے تو للہ اتنا بتا دو کہ جب میں نے تمہارا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تو تمہارا ہاتھ لرزنے لگا۔ تب میں نے تم سے گفتگو کی تو تمہارے لب کیوں مرتعش ہو کر رہ گئے اور جب میں نے تمہاری آنکھوں میں تمہارے دل کے راز کو پڑھنے کی کوشش کی تو تم نے نظریں کیوں جھکا لیں۔ ... ... (کیا یہ محبت کی خاموش زبانیں نہ تھیں)

میں جانتا ہوں کہ تم مجھے نہیں دیکھتیں۔ مگر یہ بھی جانتا ہوں کہ تم مجھے اسوقت نہیں دیکھتیں جب تم اچھی طرح سمجھتی ہو کہ میں تمہیں دیکھ رہا ہوں۔ مجھے علم ہے کہ تم نے میرا افسانۂ غم میری زبان سے نہیں سنا۔ مگر یہ بھی مجھے خوب معلوم ہے کہ میری محبت کا راز تم سے پنہاں نہیں۔ تم نے مجھ سے کبھی گفتگو نہیں۔ تم نے میری تصویر کا غذ پر نہیں دیکھی مگر کیا تم مجھے اسکا یقین دلا سکتی ہو کہ تصویر میں بھی تم نے کبھی مجھے نہیں دیکھا مجھ سے گفتگو نہیں کی مجھ تمہاری محفل عیش میں بار نہیں ملا مگر کیا میرا تصور بھی تمہاری خلوت نازمیں باریاب نہیں ہوا ... ...

(کیا تصور محبت کی تصویر نہیں)

اب تجاہل عارفانہ چھوڑ دو، آخر اس ستم ظریفی سے کیا فائدہ۔ میری مجبور محبت۔ میرا خاموش التماس۔ اگر قابل پذیرائی نہیں تو جانے دو۔ میری معصوم امیدیں یاس کی دلشکن اور روح فرسا صورت اختیار کرتی ہیں تو کرنے دو۔ تمہیں ان سے کوئی تکلیف نہ ہوگی ہاں میں نے تم سے محبت کی مگر اس لئے نہیں کہ تم حسین ہو۔ تمہارے تقویٰ شکن شباب نے مجھے محبت کی ترغیب نہیں دی تمہیں جاننا چاہیئے کہ محبت حسن کی طالب نہیں بلکہ حسن محبت کا محتاج ہے۔ عشق نام ہے حسن کی کامیابی کا اور حسن تو نہیں ہے محبت کی۔ ... ...

(مجھ ناز ہے کہ میری محبت حسن کے مشورہ سے بے نیاز ہوا)

میں نے پھولوں کو مرجھاتے ہوئے دیکھا ہے مجھے معلوم ہے کہ محبت کی آغوش میں جینا

شاخ پر نکہت ور آغوش ہوکر مرجھانے سے بدرجہا بہتر ہے۔ بمقصد زیست کی تکمیل کا تقاضا
کفران نعمت کا مستحق نہیں مگر میں کیا کروں معذور ہوں میرے معصوم ارمان وہ پھول ہیں جو دل
کے ویرانہ میں کھلے۔ اور کس مپرسی کی آغوش میں مرجھا گئے۔ میری تمنائیں چمن کی وہ سر بستہ
کلیاں ہیں جو نکہت در آغوش رہکر اپنی معصومیت میں فنا ہو گئیں۔ میرے آنسو میری ناکامی
کا اعتراف میرے ذوق عبودیت کی تکمیل کریں گے۔ میری آہیں میری امیدوں کی ہچکیاں بنیں گی

(اور میں اپنی نامرادی میں مسرور رہوں گا)

تمہارا حسن مجھ پر رحم نہ کرے میں اس کی منت نہ کروں گا۔ میری زبان تمہارے شباب کی
سائل نہ ہوگی۔ میرے ہونٹ میری بیکسی کا افسانہ نہ کہیں گے۔ تمہارا جمال مجھ سے اظہار
ہمدردی نہ کرے۔ میرے آنسو اس دلداری کے متحمل نہ ہوں گے۔ میں تمہارا ہو سکتا ہوں
مگر اسوقت جب تم اپنے حسن وجمال کو نظرانداز کر کے بزم ناز سے حضرت ہو کر فنافی المحبت
ہو جاؤ سراپا نیاز بنجاؤ، ....

تاکہ یہ زندگی روحانیت سے لبریز ہو جائے،

"ساحرہ"

شکریہ

میں اپنے مخلص دوست ملا اکبر حیدری صاحب مؤذن تکبیر
کا شکر گزار ہوں کہ وہ امام دار التصنیف دہلی کے حلقہ اقتدار کو
وسیع کرنے میں سعی بلیغ فرما رہے ہیں۔

"زاہد القادری"

احترام محبت

اگر میں شاعر ہوتا؟ تو تمہاری مدح میں قصیدہ کہتا - اور تمہیں غیر فانی بنا دیتا - تمہارا سراپا مبالغہ کی زبان سے ادا کرتا، حسین سنتے اور تم پر نہیں تمہارے حسن پر رشک کرتے ہیں حسن وعشق کے مردہ جسم میں جان ڈالتا - اور تمہیں اس کی روح بنا دیتا - تمہاری عنایتوں کو طشت از بام کرتا - وصل وہجر کے فسانے کہتا، شوق وتمنا کی داستانیں سناتا، وفا و جفا کے قصے نظم کرتا - شکوہ وشکایت کے دفتر لکھتا - راز ونیاز اشعار میں قلمبند کرتا، وہ باتیں جو تمہارے اور صرف تمہارے لئے مخصوص تھیں ہر کس وناکس کے کان تک پہنچتیں اور جذبات محبت کی پاکیزگی آلودۂ عصیاں ہوتی - مگر نہیں مجھ سے اپنی معصوم محبت کی توہین نہ ہوئی اور مجھے ناز ہے کہ ... ... میں شاعر نہیں

اگر میں انشا پرداز ہوتا! تو تمہارے محبت کے افسانے کو بہترین الفاظ میں پیش کرتا اپنی اور تمہاری سرگزشت فرضی ناموں سے شائع کرتا محبت کے راز کو **افشائے لطیف** کی سرخی سے درج کرتا اور اپنی انشا پردازی دکھانے کے جوش میں بڑے بڑے الفاظ کو ان کے مسکن یعنی لغات سے انتخاب کرتا - اپنے فسانوں کو دلچسپ بنانے کے لئے وہم وقیاس کی امداد سے خیالی واقعات درج کرتا محبت کے تقدس کو ہوا وہوس کی آلائشوں سے آلودہ کرتا - اپنے عشق کو باقی اور تمہارے حسن کو فانی بناتا، اپنی وفائیں دکھانے کیلئے تمہاری جفاؤں کا تذکرہ کرتا - اپنے لئے ایک فرضی رقیب اور تمہارے لئے ایک فرضی عاشق جس کا شعار بوالہوسی ہوتا انتخاب کرتا - اور اسطرح حسن کی معصومیت کی توہین کرتا، مگر نہیں مجھ سے یہ نہ ہوا اور مجھے ناز ہے کہ میں ... ...

(انشا پرداز نہیں)

اگر میں مصور ہوتا - تو تمہاری تصویر بناتا - اور ان نگاہوں کو صفحۂ قرطاس پر مقید کرنیکی کوشش کرتا

ہاں اُن نگاہوں کو جو دل جیسے مقدس خانۂ خدا میں معتکف ہونے کے بعد بھی اُسے برباد کرنے میں دریغ نہیں کرتیں۔ تمہارے آتشیں رخساروں کے رنگینی کے لئے اپنے دل کے خون کا بہترین قطرہ قربان کر دیتا اور انہیں انکی مخصوص تجلی کے ساتھ جلوہ گر کرتا۔ تمہارا تبسم جو دل کی دنیا میں تلاطم پیدا کرتا ہے اس تصویر میں نمایاں ہوتا میں تمہارے فانی حسن کو لباسِ دوام کے لباس میں ملبوس کرتا۔ مگر نہیں میں نے ایسا نہیں کیا اور تمہارے حسن کی عصمت کو کوتاہ بین نگاہوں کی دست درازیوں سے محفوظ رکھا، اور مجھے ناز ہے کہ . . . . . .

(میں مصور نہیں)

اگر میں مغنی ہوتا۔ تو یقیناً میرے نغمہ میری محبت سے لبریز ہو کر فضا کے دامن میں پناہ لیتے میرا درد بھرا دل میرے نغموں میں تحلیل ہو جاتا۔ اور میری مضطرب روح اپنا اضطراب سکون کے قبضہ میں دیدیتی۔ میری آواز کے نشیب و فراز محبت کی پردہ دری کرتے میری لرزتی ہوئی انگلیاں پھر ساز کے تار پر رقص کرتیں۔ اور ہر ساز میرے دل میں مجروح ہو کر شکست کی آواز بجاتا اور میرا شکستہ دل حریف نغمہ بنکر میرے نغموں کو شکست دیتا۔ میرے ہونٹ مرتعش ہو کر ساکن ہو جاتے سننے والے میرے جذبات سے متاثر ہوتے۔ میرے تاثرات موسیقی کی زبان سے ظاہر ہوتے۔ دنیائے محبت میں ایک تلاطم پیدا ہو جاتا اور کس و ناکس میری محبت سے واقف ہو جاتے۔ مگر نہیں ایسا نہیں ہوا اور مجھے ناز ہے کہ . . . .

(میں نغمہ زن نہیں ہو سکتا)

ہاں میں خاموش ہوں اور خاموش رہونگا۔ مجھے اس سکوت کی قیمت ادا کرنے پڑے گی اور اپنی حیات اس سکوت کے خراج میں پیش کرونگا محبت کو اختیار ہے کہ وہ مرگ ناگہانی کی صورت میری روح قبض کر لے میرے دل کی حرکت پر قبضہ کر کے اسکو ساکت بنا دے مجھے منظور ہے مگر میں شاعر، انشاپرداز، مصور یا مغنی بنکر محبت کی توہین نہ کرونگا۔ . . .

میرا سکوت میری محبت کا احترام ہے،

"دو پر بسمل"
محبت تقی

مشیّت کا انعام

۱

ضرورت ہے

ایک تعلیم یافتہ حنفی المذہب برسرروزگار مسلمان کی ایک تعلیم یافتہ اعلیٰ خاندان کی لڑکی کے لئے عمر بیس سال لڑکے کی عمر پچیس اور پینتیس کے درمیان ہونی چاہئے، خط وکتابت بصیغۂ راز، اس پتہ پر درخواست بھیجئے

ا - ج - معرفت اخبار

ناصر نے اس اشتہار کو پڑھا اور وہ پھر غور کرنے لگا گذشتہ تین دن میں وہ اس کاغذ کے ٹکڑے کو متعدد بار پڑھ چکا تھا۔ وہ ہر دفعہ اسے پڑھ کر ایک آہ بھرتا اور اپنے مخصوص خیالات میں گم ہو جاتا اس کی آنکھوں کے سامنے مرحوم شمسہ کی تصویر آجاتی شمسہ اس کی محبت کی دنیا کی روح رواں اس صغیرہ کو اس کی آغوش محبت میں دیکر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رخصت ہو چکی تھی دنیا کی ازدواج غالباً ناصر اور شمسہ کی عاشقانہ زندگی کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ شمسہ اگر اس کی محبت میں فنا ہو چکی تھی، تو وہ صحیح معنوں میں اس کی پرستش کرتا تھا، مرحومہ کے بعد وہ یقیناً دیوانہ ہو جاتا اگر صغیرہ کی پرورش اس کی زندگی کا مقصد نہ ہوتا، اس نے شمسہ کی اس معصوم امانت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھا اور آج صغیرہ اس قابل تھا کہ اپنی پیاری پیاری اور بھولی بھولی باتوں سے ناصر کی محبت کا مرکز بن گیا تھا دو سال تک جس محبت اور تکلیف سے اس نے صغیرہ کی پرورش کی وہ ایک سبق تھا جو ہر باپ کے لئے چراغ ہدایت کا کام دے سکتا تھا۔ ناصر کی مصیبتوں کی شریک اماں پندرہ روز ہوئے ایک پردرد اور جانکاہ وصیت کے بعد اس کی آنکھوں سے کنارہ کش ہو کر آغوش لحد میں آرام لے چکی تھی، وصیت کے الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے لگے وہ جانتا تھا کہ شمسہ کے بعد دوسری

میں معنوں میں اسکی محبت کا مرکز ہونے سے محروم رہے گی اسے معلوم تھا کہ میری تباہ شدہ بہشت دوبارہ وہ رعنائیاں اور دلفریبیاں نہ پیدا کر سکے گی مگر انتظام خانہ داری اور نصیر کی پرورش ایک عورت کی محتاج ہے جب اس نے دوسری شادی نہ کرنے کا عہد کیا تھا تو وہ آنے والے واقعات سے بے خبر تھا،

وہ اپنے خیالات میں غرق اخبار کا یہ ٹکڑا ہاتھ میں لئے خاموش بیٹھا تھا۔ والدہ کی وصیت اُس کے کانوں میں گونج رہی تھی۔ شمسہ کے وہ الفاظ جو وہ بارہا خواب میں اُس کی زبان سے سن چکا تھا اس کی یاد پر کبھی نہ مٹنے والے نقوش پیش کر رہے تھے در و دیوار کی اُداسی۔ گھر کے ہر کمرے کی کس مپرسی۔ سامان کی پریشان حالی۔ اُس کے فوری فیصلہ کی طالب تھی اس کے دل اور ضرورت میں ایک کشمکش ہو رہی تھی۔ وہ اپنے عمیق تاثرات سے چونکا تو معصوم نصیر کی محبت سے لبریز آنکھیں اسکی آنکھوں سے دوچار ہوئیں اُس نے فرط محبت سے نصیر کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ اور دیوانہ وار اُس کے بوسے لینے لگا۔ نصیر نے اخبار اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ اور پوچھا۔ ابّا یہہ کیا ہے ناصر نے جواب دیا۔ بیٹیا۔ یہہ اخبار ہے۔ نصیر نے پھر پوچھا۔ اس میں کیا لکھا ہے" اب ناصر خاموش تھا وہ پھر غور کرنے لگا آخر وہ مسکرایا اور اپنے ناطق فیصلہ کے لئے نصیر کی زبان کو انتخاب کیا اور اس سے مشورہ کرنے لگا نصیر "ماں" کا نام سنکر بیتاب ہو گیا۔ اور اُس نے کہا ہاں ابّا جان ہمیں بھی ایک "امّاں" لا دو۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اُس کا موہوم ارادہ مستقل فیصلہ کی صورت میں مستقل ہو گیا۔ اور اس نے اس اشتہار کا جواب لکھدیا۔

۲

ناصر آسودہ حال تھا۔ یہہ آسودگی اسکی اپنی جدوجہد کا نتیجہ تھی تعلیمی مراحل طے کرنے کے بعد ہی مشیت ایزدی نے اس کی غریب اور بے کس ماں کی دعاؤں کو

مقبول کر کے اُسے گورنمنٹ آف انڈیا کے دفتر میں ایک کلرک کی حیثیت میں پہنچا دیا تھا۔ نہایت خلوص اور فرمانبرداری کے ساتھ جب وہ تین سو روپیہ کی رقم اپنے جوش عقیدت سے اپنی ماں کے ہاتھ میں ہر ماہ لاکے دیتا۔ تو اُس کی مسرت کی کوئی انتہا نہ ہوتی غم نصیب ماں کو مسرور دیکھ کر وہ باغ باغ ہو جاتا۔ ماں کی محبت اور عقیدت میں ڈوبی ہوئی دعائیں ناصر کے شادمانی کے آنسوؤں کو اپنی آغوش میں لے کر بارگاہ ایزدی میں جا پہنچتیں۔ ناصر کا ایمان تھا کہ یہ صرف ان دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ وہ پانچ سال کی قلیل مدت میں کلرک سے ترقی پاکر اسسٹنٹ بن گیا تھا۔ چار سو ساڑھے چار سو کی ماہوار آمدنی میں سے وہ تین حصہ پس انداز کرتا اب وہ ایک ذاتی مکان کا مالک تھا اور کرایہ کی ادائیگی کے بار سے بے نیاز ہو چکا تھا وہ اسلامی تعلیم کا سچا شیدائی اور اسلام کے احکام کا پابند تھا۔ ایمانداری اس کی رگ رگ میں گردش کر رہی تھی، ہر شخص جو ایک دفعہ بھی اس سے مل لیتا اس کے اخلاق کا گرویدہ ہو جاتا مگر اس کی تمام خوبیاں عزیزوں کی نظر میں کھٹکتی تھیں وہ عزیز جو اسکے خون کے پیاسے تھے اس کا جرم اسقدر اور صرف اسیقدر تھا کہ وہ ایک ایسے باپ کا بیٹا تھا جس نے اپنے نالائق عزیزوں پر اعتبار کر کے ناصر کی مرحوم ماں کو اُن کے سپرد کر دیا تھا مرحومہ نے مرحوم شوہر کی وصیت کا احترام کر کے اپنے عزیز شوہر کا اثاثہ ان خود غرض رشتہ داروں پر قربان کر دیا ان کی جاہل اور بدزبان بہو دیوں کی خدمتیں کیں کہانا پکاکر کھلایا بچوں کی پرورش میں حصہ لیا اور ہر طرح اپنی ضرورتوں پرانکی خواہشوں کو ترجیح دی مگر اس تمام ایثار کا نتیجہ کچھ نہ نکلا آخر مجبور ہو کر اپنے کم عمر ناصر کو اپنے ہمراہ لے کر اپنے ایک دور اُفتادہ بھائی کے گھر پناہ لی، بھائی کے انتقال کے بعد ناصر کی تعلیم اور تربیت کے لئے محنتیں کیں آدھی آدھی رات تک ایک دھندلے چراغ کی روشنی میں سلائیاں کیں اپنی صحت اور آنکھوں کو ناصر کی تعلیم پر قربان کر دیا آخر اسکی قربانیاں مقبول ہوئیں اور اُس نے اپنی آنکھوں سے ناصر کو پھلتے پھولتے دیکھ لیا۔ ناصر نے بھی ایک سعادتمند بچے

کی طرح ماں کی خدمت کی اور اب نہ اپنی محترم ماں کی آخری خواہش کو پورا کرنے کے لئے اپنے ارادہ کے خلاف آمادہ ہوگیا خاندان اس کے لئے کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا اور اب وہ ان تعلقات کو تجدید کفر سمجھتا تھا، یہ وجہ تھی کہ اس نے اپنی جد وجہد کا مرکز اس اشتہار کو قرار دیا اور اپنے تمام حالات بے کم وکاست صحیح صحیح قلمبند کر کے مندرجہ پتہ پر بھیجدئے،

وہ تین ماہ کی رخصت پر تھا اور چاہتا تھا کہ رخصت کے اختتام سے پہلے لفیر کی اور گھر کی ذمہ واریوں سے ایک حد تک سبکدوش ہو جائے اُس کی درخواست کامیاب ہوئی اور فریق ثانی نے بھی اپنے مفصل حالات سے اسے مطلع کر دیا۔

مرحوم شمسہ کے انتقال کے تین سال بعد نورجہان اوس کی جانشین بنکر نام کے پہلو میں رونق افروز ہوگئی اور اس طرح لفیر کو ایک دوسری ماں اور مکان کو ایک دوسری مالکہ نصیب ہوگئی

۳

نورجہاں مرحومہ شمسہ سے بدرجہا حسین تھی تعلیم یافتہ تھی مگر مذہب اور مذہب کی مقدس تعلیم کو حرف غلط کی طرح مٹا چکی تھی، نماز روزہ کی پابندی تو کہاں وہ یہ بھی نہ جانتی تھی کہ یہ فرائض کس طرح ادا ہوتے ہیں نماز کا نام اٹھک بیٹھک اور روزہ کا خطاب فاقہ تھا، انگریزی معاشرت اس کے معمولی سے معمولی شوق میں پنہاں تھی تحصیلدار کی بیٹی اور تھانہ دار کی بھتیجی ہونے کی حیثیت سے حکمرانی اس کی فطرت کا دوسرا نام تھا۔ دل آزاری اس کی گھٹی میں پڑی تھی۔ فرعونیت کے آغوش میں پلکر جوان ہوئی تھی۔ مشن کی تعلیم نے مذہب کو نقش برآب ثابت کر دیا ضرورتمند اور مجبور بنی نوع انسان کی خوشامدوں نے اس کا دماغ آسمان پر پہنچا دیا نذرانوں اور رشوت کی کمائی نے اس کے اسراف کو اسدرجہ آزاد کر دیا تھا کہ توہمات محض کی تکمیل کے لئے سیکڑوں رپوں پر پانی پھیر دینا معمولی بات تھی۔ غصہ کا یہ عالم تھا کہ ہر وقت ناک پر رہتا تھا۔ بدمزاج اتنی تھی کہ ذرا ذرا سی بات کو اہم معاملات میں تبدیل کر دیتی

ناصر اور نوزجہاں کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ شادی کے بعد خیر دو چار ماہ تو بھلے برے گزر ہی گئے مگر اس کے بعد تو ناصر کو ہر لمحہ اپنی حماقت کا احساس ہونے لگا شادی کے بعد سے جو اخراجات میں اضافہ ہونا شروع ہوا۔ تو تنخواہ میں سے پس انداز ہونا تو کیسا، موجودہ اثاثہ بھی رخصت ہونے کی دھمکیاں دینے لگا۔ ناصر نے کئی دفعہ دبی زبان سے نوزجہاں کی توجہ اس طرف منعطف کرانے کی کوشش کی مگر ناکام رہا، نصیر بھی جو اس فیصلہ میں برابر کا شریک تھا ان تاثرات سے محروم نہ رہا اور اسے باوجود اس صغر سنی کے اپنے مصائب کا احساس ہونے لگا۔ ناصر مستقل مزاج ناصر سے روزانہ مصائب کو نہایت استقلال سے برداشت کرتا نوزجہاں کے فقرے نشتر بنکر اس کے دل میں اتر جاتے مگر وہ اپنی تقدیر پر شاکر ہو کر صبر کرتا، نوزجہاں کا بگڑ کر یہ کہنا کہ اگر نصیر سے اتنا عشق تھا تو مجھ نصیبوں جلی کو کیوں مصیبت میں ڈالا اور روپے کی اتنی محبت تھی تو کس نے کہا تھا کہ شادی کر کے اپنے ساتھ دوسروں کی مٹی خراب کیجئے ناصر کے لئے کچھ کم تکلیف دہ نہ تھا۔ مگر وہ اپنی عادت کے موافق خاموش رہتا اس کی معمولی درخواست پر نوزجہاں کا فرضی آبدیدہ ہو جانا۔ اپنے بزرگوں کو بے نقط سنانا اسے مجبور کرتا تھا کہ وہ اپنے اہم ضروریات پر نوزجہاں کے تباہ کن ولولوں کو ترجیح دے اس نے مختلف اوقات میں اس کی خدمت کے لئے خادمائیں رکھیں ملازم لایا مگر نوزجہاں کی بدزبانی اور دست درازیوں نے دو چار روز بھی کسی ملازم یا خادمہ کو نہ رہنے دیا۔ غم نصیب ناصر اس پر بھی اپنی شرافت کا ثبوت دیتا رہا وہ گھر میں جھاڑو دیتا برتن دھوتا ذلیل سے ذلیل کام اپنے ہاتھ سے کرتا مگر نوزجہاں کی متلون فطرت کی تسکین نہ کر سکتا اس کے تمام ایثار کا جواب نوزجہاں کی پرشکن پیشانی کے ناقابل برداشت نشیب و فراز دیتے اور وہ اپنی محنتوں کو یوں کس مپرسی کی آغوش میں سلا کر اپنی عالی ظرفی کا ثبوت دیتا۔

۴

دن رات کے مصائب۔ تسکین قلب کا انتشار راحت سے محرومیت کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ناصر بیمار پڑ گیا اور اس کے مرض نے جو جسمانی نہیں بلکہ روحانی تھا یہانتک طول کھینچا کہ اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

یہ ہوا مگر نورجہاں کی طبیعت پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا وہ نصیر کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے والدین کے پاس چلی گئی ناصر کا اثاثہ تمام و کمال نورجہاں نے اپنے قبضہ میں لے لیا اور مکان مہر میں وصول کر کے اپنے نام منتقل کرا لیا۔ یتیم نصیر بے خانماں ہو کر اپنی نام نہاد ماں کے مظالم سے تنگ آ کر خدا کی وسیع دنیا میں گم ہو گیا اور باوجود تلاش اس کا کوئی نشان نہ ملا خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ اسے عیسائیوں یا آریوں نے کس یتیم خانہ میں داخل کیا،

نورجہاں ایک خاص مدت تک تو اپنے والدین کے لئے وبال جان رہی مگر اس کے بعد ہی اس کی شادی علی نقی خاں سے کر دی گئی،

علی نقی خاں پولیس میں سب انسپکٹر تھا اس کی ناعاقبت اندیشیاں اسے جاہل پٹھان کا خطاب دلوا چکی تھیں۔ اور وہ اپنے بے تکلف احباب میں اسی نام سے مشہور تھا۔ وہ خوبصورت تھا مگر اس کے رنگ و روغن کے پردے میں شراب کی عنایتیں تھیں اس کی مخمور آنکھیں کیف شراب سے ہر وقت آلودہ رہتیں ہوا و ہوس جسے وہ محبت کے نام سے تعبیر کرتا اس کی زندگی کا جزو اعظم تھا تمام آوارہ منش گمراہ عورتیں۔ جو اس کے حلقۂ اثر میں داخل تھیں اس کے حسن و شباب سے فیضیاب تھیں اس کے جائز و ناجائز اخراجات کی ضامن رشوت کی وہ رقوم تھیں جنہیں وہ ناکردہ گناہ کو گناہگار اور گنہگاروں کو ناکردہ گناہ ثابت کر کے وصول کرتا اس کے شاہانہ اخراجات ہر روز کسی شکار کی جستجو میں سرگرم تلاش نظر آتے اور اس کا عملہ اخوان الشیاطین کا مجموعہ رات دن اسی جدوجہد میں مصروف رہتا

نورجہاں کے والد اور چچا دونوں علی نقی خاں کی ان عیاریوں سے واقف تھے

مگر مشیت ایزدی کے فیصلے نے ان کی تمام احتیاطوں کو شکست دی اور نورجہاں کی شادی علی نقی خاں سے ہوگئی، علی نقی خاں جو محبت کی منزلیں بار ہا زبانی طے کرچکا تھا اپنی چرب زبانی کی بدولت نورجہاں کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب ہوا اور نورجہاں اس کی پرستار بنکر زندگی گزارنے لگی۔ محبت نے ایک حد تک اس کے فطری تلون اور نازک مزاجی کو شکست دی مگر اس کی طبیعت کا یہ جزو غالب فنا نہ ہوا،

آخر اس کی عارضی جنت کی رعنائی کم ہونے لگی۔ علی نقی خاں کی طبیعت اس سے بہت جلد سیر ہوگئی اور وہ عموماً آدھی آدھی رات تک غائب رہتا اور جب واپس آتا تو شراب کی عنایتوں میں اسدرجہ گم ہوتا کہ نورجہاں کو دم مارنے کی مجال نہ ہوتی وہ نورجہاں کی شکایتوں کا خیر مقدم ناگفتہ بہ گالیوں سے کرتا اپنے طاقتور بازو کی امداد سے اس نے بار ہا نورجہاں کو اس بری طرح مارا کہ وہ کئی کئی دن تک بستر پر پڑی ہلدی چونے کا مرکز بنی رہتی،

۵

شادی کے ایک سال سے کچھ زیادہ کے بعد ایک خون کے مقدمہ میں علی نقی خاں کی رشوت کا راز حکام بالا پر ظاہر ہوگیا انہوں نے اسے معطل کر کے مقدمہ چلا دیا نورجہاں کا تمام اثاثہ جو زیادہ تر ناصر کے فراہم کردہ زیور کی صورت میں تھا وکیلوں کی فیس وغیرہ میں خرچ ہوگیا مکان جو معصوم لضیر کی حق تلفی کر کے غصب کیا گیا تھا فروخت کر دیا گیا۔ مگر ان سب تدبیروں کا نتیجہ کچھ نہ ہوا اور علی نقی خان تین سال قید با مشقت برداشت کرنے کے لئے بھیجدیا گیا

نورجہاں خانماں برباد ہو کر پیسہ پیسہ کو محتاج ہوگئی اس کی تمام فرعونیت خاک میں ملگئی۔ اب اسے مرحوم ناصر کی قدر معلوم ہوئی اب اسے اپنے تمام مظالم جن کا نتیجہ ناصر کی بے وقت موت کی صورت میں ظاہر ہوا تھا یاد آنے لگے اب اس نے لضیر کی حق تلفیوں کا احساس کیا اور اب اسے معلوم ہوا کہ اس کے ان تمام مصائب میں مشیت ایزدی کا انتقام پنہاں ہے۔ تمام عزیز و اقارب نے اس کی طرف سے آنکھیں پھیرلیں

اور اسے ہر لحظہ اپنی بے بسی اور بے کسی کا احساس ہونے لگا ہر قدم پر مجبوریاں اُس کو آنسوؤں میں منتقل ہونے لگیں اس کے رنج و الم نے غیر فانی صورت اختیار کر کے اُسے فانی ہونے کی تعلیم دینی شروع کر دی اور وہ اپنے اوقات کا ایک بڑا حصہ اپنی گزشتہ زندگی دہرانے میں گزار دیتی معمولی معمولی واقعات اس کی طبیعت پر نیر و نشتر کا کام کرنے لگے وہ اپنی زندگی پر اپنی موت کو ترجیح دینے لگی اور یقیناً وہ اپنی زندگی کا خاتمہ اپنے ہاتھ سے کر دیتی اگر اُسے اپنے جسم میں ایک نئے ذی روح کی موجودگی کا احساس نہ ہوتا

علی نقی خاں کے جیل میں جانے کے پانچ ماہ بعد نوجہاں ایک لڑکے کی ماں بنگئی مگر مشیت کا انتقام پوری طاقت سے **تلافیٔ مافات** کیلئے آمادہ تھا مرحوم شمسہ کی مضطرب روح نصیر کی تباہی کا تاوان مانگ رہی تھی نوجہاں ان مطالبات سے بے خبر نہ تھی اس کے خواب ان تقاضوں کے متحمل نہ ہوتے اور وہ چونک چونک پڑتی اسی حالت میں اسے بخار رہنے لگا اس کا بچہ جس نے پیدا ہونیکے بعد ماں کے دودھ کا ایک قطرہ بھی نہ پیا تھا ایک بوڑھی خادمہ کی نگرانی میں دیدیا گیا اوپری دودھ اسکے نشو و نما میں قاصر رہا اور خادمہ نے اسکی تلافی بچہ کو افیم دیکر سلانے میں کرنی چاہی، نوجہاں کی حالت دن بدن خراب ہونے لگی۔ وہ بستر سے ہل نہ سکتی اسکے ناتوان ہاتھ اسکی پرنم آنکھیں اسکی ضعیف آواز اپنے گناہوں اور قصوروں کی معافی چاہتی اور وہ بے بسی اور بیکسی کی آغوش میں بیہوش ہوکر رہجاتی ، بچہ کی افیم خوری کا نتیجہ اس کی روزانہ نقاہت میں ظاہر ہونے لگا اور ایک شب کو خادمہ نے اس کے رونے سے اور اپنی نیند سے متاثر ہوکر افیم کی ایک معقول مقدار اسے کھلادی جس کا لازمی نتیجہ اس کی موت میں ظاہر ہوا

اس صدمہ نے نوجہاں کی زندگی کی رہی سہی امید کو خاک میں ملا دیا اور وہ بھی تین دن کے بعد اپنے بچے کے آغوش میں دنیا و مافیہا کو خیر باد کہہ کر جا سوئی ، "انا للہ وانا الیہ راجعون"

روح جذبات

غزل

در نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

تو جو اے ماہ عرب عالم کی زینت ہو گیا
نور تیرا کس کے جلوہ کی بشارت ہو گیا

نور تیرا دافع آثار ظلمت ہو گیا
ایک عالم کے لئے شمع ھدایت ہو گیا

غم ترا آیا ہے دل میں عیش کا ساماں لئے
دور کلفت ہو گئی اندوہ رخصت ہو گیا

بچھ گئی ہے چادر خار مغیلاں دشت میں
تیرے وحشی کے لئے سامان راحت ہو گیا

سادہ دل عاشق کہ تھا مشتاق تیری دید کا
دیکھ کر آئینۂ دل محو حیرت ہو گیا

کیوں نہ منظور نظر ہو تیرے کوچے کا غبار
عین یہ تو سرمۂ چشم بصیرت ہو گیا

روئے انور کا تصور وجہ خاموشی ہوا
اک پری کا جلوہ تھا دیوانہ وحشتؔ ہو گیا

وحشت کلکتہ

جذبات وحشی

ترے نازک لبوں پر دیکھ کر موجیں تبسم کی
تمنا دھمکیاں دینے لگی دل کو تلاطم کی

حیا خلوت میں اتنی چشم پوشی کر نہیں سکتی
اگر نگہیں اجازت دیں بھی دی اس کو تکلم کی

ترے ملنے کے یہ آثار عاشق کو مبارک ہوں
کہ دل نے اپنی حرکت پتلیوں نے روشنی گم کی

وحشی شاہجہاں پوری

اِفادات آزاد

مُطربِ نغمہ کار ہو۔ ساقیٔ بادہ بار ہو
سرخوشیٔ خمار ہو۔ کیفِ وصالِ یار ہو

نام خدا جدھر گئے۔ دل میں اتر اتر گئے
خنجرِ آبدار ہو۔ دشنۂ آبدار ہو

کون جگر بکف رہے۔ کون ترا ہدف رہے
کون امیدوار ہو۔ کون ترا شکار ہو

رفعِ ملال چاہئے کچھ تو خیال چاہئے
روحِ تنِ فگار ہو۔ راحتِ جانِ زار ہو

پھول نثار کیوں نہ ہوں ٹوٹ کے ہار کیوں نہ ہوں
شاہدِ گلعذار ہو۔ غیرتِ صد بہار ہو

دونوں جہاں تباہ ہیں کون نگاہ گواہ ہیں
دلبرِ فتنہ کار ہو۔ آفتِ روزگار ہو

تم سے نظامِ دوجہاں تم سے قیامِ دوجہاں
مامنِ ہر دیار ہو۔ مرکزِ ہر مدار ہو

ہم تمہیں جانتے بھی ہیں ہم تمہیں مانتے بھی ہیں
خالقِ نوزونار ہو۔ رازقِ مور و مار ہو

کچھ تو بتا دو کس لئے جان کے خواستگار ہو
اسلئے شاید اسلئے مقصدِ جانِ زار ہو

دل کے قرار ہو مگر دل سے قرار لے چلے
دوست ہو یار ہو مگر ساقط الاعتبار ہو

کاش خیالِ بیکسی شکلِ سکون دکھا سکے
کاش کمالِ بےبسی بخت کو سازگار ہو

آزاد انصاری سہارنپوری

درسِ مستقبل

ابوالفخر مولانا سیماب صدیقی الوارثی اکبرآبادی

وہ سمجھ لیں گے جب انکا سامنا ہوجائیگا
آنکھوں آنکھوں میں مرا مطلب ادا ہوجائیگا

محشرِ دل میں خیالِ عیش آیا بھی تو کیا
یہ بھی صرف کاہشِ بے انتہا ہوجائیگا

محضرِ دل عرش پر فریاد سے کر جائیگی
قطرہ قطرہ خون کا جزوِ دعا ہوجائیگا

صفحۂ تاریخ پر کام آئے گا میرا لہو
کم سے کم رنگین عنوانِ وفا ہوجائیگا

طالب الکل ہو کے فوت الکل کی محرومی نہ لے
ایک کا ہوجا تو پھر سب کچھ ترا ہوجائیگا

یہ نکماپن جمودِ دل کا اک انجام ہے
دل سے کوئی کام لے دل کام کا ہوجائیگا

شادماں ہوں گے عدو ناشاد مجھکو دیکھکر
ایک میرا درد دنیا کی دوا ہوجائیگا

میری خاکستر کا ہر ذرہ ہے دنیا کی نمود
ہو سکا تو غازۂ صبحِ وفا ہوجائیگا

پردۂ غفلت اٹھا پروانہ بن محفل میں آ
سوزِ دل خود درس آموزِ فنا ہوجائیگا

برہمن اور شیخ میں ہے مدتوں سے گفتگو
تم کہیں جلوہ دکھا دو فیصلا ہوجائیگا

عشق کے جوگی اٹھیں گے مقبروں سے اسقدر
منظرِ صبح قیامت جھینپ کر گم ہوجائیگا

مصلحت یہ ہے خودی کی غفلتیں طاری رہیں
جب خودی مٹ جائیگی بندہ خدا ہوجائیگا

زندگی دو دن کی ہے لمبی سہی میعاد قید
آج آیا ہے قفس میں کل رہا ہوجائیگا

برہمن مندر نشیں۔ زاہد پرستارِ حرم
اب جو تجھ کو دل میں پوجیگا وہ کیا ہوجائیگا

عشق کی دو حالتیں ہیں آئیگی مٹ جائیگی
وصل سے کیا ہو گیا فرقت سے کیا ہوجائیگا

سو کے اٹھنا بھی ہے اے سیماب دنیا میں محال
مر کے جی اٹھنا مرا اک معجزہ ہوجائیگا

تحیر گاہ حرماں

مجھے اذن تماشا ہے تحیر گاہ حرماں تک
مری سیر نظر محدود ہے خواب پریشاں تک

بہت تدبیر کی سعی طلب نے حد امکاں تک
نہ پہنچا کاروان شوق خلوتگاہ جاناں تک

نہ پوچھو وسعت جذبات وحشت مختصر یہ ہے
ہزاروں کوس کا چکر ہے دامن سے گریباں تک

ہجوم جلوہ سے پیدا ہے لاکھوں حشر رستہ میں
نگاہیں کیا پہنچتیں انکی بزم فتنہ ساماں تک

کوئی ایسا بھی کانٹا ہے مری قبر شکستہ پر
سلام شوق لیجائے بہار گل بداماں تک

ابھی ٹھیرو کہ ہے نظارۂ تردامنی باقی
ابھی تو چار آنسو آئے ہیں چاک گریباں تک

فضائے نے سے نغمے پھوٹ نکلیں گے محبت کے
رباب دل کی آوازیں پہنچیں دو نیستاں تک

محبت کسکو لے آئی خراب آباد عبرت میں
لرز اٹھے مری تربت کے ذرات پریشاں تک

مری تنہائیوں کی خوف سامانی ارے توبہ
کہ پروانہ نہیں آتے چراغ شام ہجراں تک

درختوں پر شب مہتاب مصروف تجلی ہے
ہزاروں طور ہیں صحن گلستاں سے بیاباں تک

مرے مٹتے ہی مٹ جائینگی شانیں حسن برہم کی
تری زلفوں کے چرچے ہیں مرے حال پریشاں تک

ہر جگہ جوش تمنا کا نیا عالم ہوا
آنکھ میں آنسو جگر میں داغ دل میں غم ہوا

باغ کی دوشیزگی غمگیں ہوئی میرے لئے
مرگیا جب میں تو کلیوں میں مرا ماتم ہوا

اشک حسرت بنگئی افسردہ پھولوں کی نمی
جذب نظارہ فنائے قطرۂ شبنم ہوا

جب ہوا آرائے آرائش ہوا حسن نظر
عالم تصویر ہر تصویر کا عالم ہوا

آشنائے حسن پر اور اک عالم ہے حرام
تجھ سے جو محرم ہوا دنیا سے نامحرم ہوا

آ گئی جب یاد آخر حد نگاہی آپ کی
دفعتہ سارا نظام آرزو برہم ہوا

ہو گئی آخر عزا سے کل شب کو اطلاع
نالۂ برہم رقیب مجلس ماتم ہوا

ساغر نظامی سیمابی (علیگ)

نعرۂ حیدری

مجھکو لقب اے نام ملے گی فنا کے بعد ۔۔۔ یعنی کہ ابتدا ہے مری انتہا کے بعد
واد طلب ملی ہیں صبر و رضا کے بعد ۔۔۔ قدر وفا ہوئی ا ہنیں پیہم جفا کے بعد
ممکن نہیں کہ دل سے ملے دلربا کے بعد ۔۔۔ عذر ستم عبث ستم ناروا کے بعد
حسرت اگر مٹے گی تو آفات جھیل کر ۔۔۔ راحت اگر ملے گی تو رنج و عنا کے بعد
اب مدعائے دل ہے کوئی مدعا نہ ہو ۔۔۔ کچھ اور مدعا نہیں اس مدعا کے بعد
اے چارہ گر مجھے مری قسمت پہ چھوڑ دے ۔۔۔ ظالم یہ لطف درد کہاں پھر دوا کے بعد
پھر کر سکوں گا لطف و ستم میں کچھ امتیاز ۔۔۔ مجھ پر جفائیں کیجئے لیکن وفا کے بعد
آسان حصولِ زندگئی جاوداں نہیں ۔۔۔ راہ بقا ملے گی تو کامل فنا کے بعد

اکبر سمجھ کے کیجئے گا ارتکاب جرم
عذر خطا قبول نہ ہوگا خطا کے بعد

"اکبر حیدری"

لمعات مہر

مرے دل کے واقعہ کو کوئی داستاں نہ جانو ۔۔۔ کہ یہ شرح درد و غم ہے اسے تم فغاں نہ جانو
مرے خون سے ہے رنگیں یہ زمین کوئی قاتل ۔۔۔ اسے تم چمن نہ سمجھو اسے گلستاں نہ جانو
مرے تن کا ہر رواں اب مرا حال کہہ رہا ہے ۔۔۔ مرے لب پہ مہر کر کے مجھے بے زباں نہ جانو
مری آہیں کہہ رہی ہیں نہیں چپ میں صفیر و ۔۔۔ نہیں جانتے اگر تم مجھے ہم زباں نہ جانو
میں ہوں مہر ذرہ ذرہ مرے نام سے ہو واقف ۔۔۔ یہ ملکے خاک میں تم مجھے بے نشاں نہ جانو

سید خورشید علی صاحب مہر دہلوی

درسِ سابق

خواہشِ دل بے کہے منہ سے بیاں ہو جائیگی
میری خاموشی ہی خود میری زباں ہو جائیگی

اس مسیحا کو ذرا ہونے تو دو خنجر بکف
زندۂ جاوید مرگِ ناگہاں ہو جائیگی

کیا خبر تھی خار بھی رکھتا ہے باغِ آرزو
جو کلی دل کی کھلے گی خوں فشاں ہو جائیگی

ہم نے ظاہر ہی نہ کی اپنی تمنا اس لئے
ان کی نازک طبع کو بارِ گراں ہو جائیگی

سرگزشتِ ہجر میں کہتا تو کچھ آتا مزا
کوئی قاصد کی زباں میری زباں ہو جائیگی

ہمنشیں جب وقت آئے گا ہمارے وصل کا
وہ نہیں بھی کہنی چاہیں گے تو ہاں ہو جائیگی

اب وہ کیا آئیں گے اے طالب گئی وعدہ کی شب
اب سحر ہے بولتے ہیں مرغ اذاں ہو جائیگی

ابوالکمال طالب معنوی

جواہرات

رنگ لاتا ہے رخ انکا جدھر جاتے ہیں
عکس سے پھول سرِ راہ بکھر جاتے ہیں

ظلمتِ ہجر کا ڈر کتنا سمایا دل میں
اپنی پرچھائیں سے ہم دن کو بھی ڈر جاتے ہیں

ایک عقدہ ترا اترا نہ کسی دن۔ ورنہ
جتنے دریا ہیں وہ سب چڑھ کے اتر جاتے ہیں

برہمن صبح کو سورج کی پرستش بھولے
روز منہ دیکھنے اس شوخ کے گھر جاتے ہیں

جتنے دن ہم کو جنوں میں نہیں ملتے کانٹے
اتنے دن عمر کے بیکار گزر جاتے ہیں

صورتِ سایہ ہے اے شوق ہماری رفتار
جتنے ہم چڑھتے ہیں اتنے ہی اتر جاتے ہیں

شوق قدوائی

برقِ نظر

اے برق نظر ہاں ہاں پھر گرم تماشا ہو
خیرہ ہو نگہ جس سے پیدا وہی شعلا ہو

خاکِ سر داماں ہو ہستی مری پھر جل کر
ہو خونِ جگر سارا صرفِ خلشِ نشتر

خونابۂ دل میں پھر اندازِ تراوش ہو
پھر سینۂ سوزاں میں پیدا وہی کاوش ہو

پھر سوزشِ دل کو جینے سے رسا کر دے
پھر جاں کی مری کاہش بڑھ بڑھ کے فنا کر دے

پھر صورتِ نے مجھ سے پیدا مرے نالے ہوں
پھر چشم گل افشاں ہو پھر زخم دل آلہ ہوں

مصروف جگر کاوی ہو ناوکِ غم میرا
کر دے مرے دل کا خوں پھر ضبط الم میرا

پھر چھین نہ لینے دے رہ رہ کے خلش میری
پھر روئے لہو چشم آوارہ منش میری

واقف نہ سکوں سے ہو پہلوئے تپاں میرا
آزار جگر کا ہو پھر درد نہاں میرا

ہو بستر غم میرا وقفِ تنِ کاہیدہ
چہرے سے عیاں ہو سب حالِ غم دیدہ

چھن چھن کے نفس آئے پھر پردۂ مژگاں سے
وارفتۂ الفت ہو مضطر غمِ پنہاں سے

لیکن ہے عبث تجھ سے امید وفاداری
بیہوشی دل کیوں ہو ظالم تری ہشیاری

پھر کچھ نہ خبر لینا اک رخنۂ دل ہو کر
ناسور جگر بنتا اک بار خجل ہو کر

اندازِ تغافل سے پیدا جو سکوں ہو گا
حالِ دلِ بے چارہ پھر اور زبوں ہو گا

میں سیلِ نگہ کا ہوں جب تشنہ بجان و دل
لب خشک دکھائے کیوں مژگاں کا تری ساحل

انداز تغافل میں پنہاں ہے ترے محشر
جنبش سے تری پیدا ہی ربط سکوں یکسر

مژگاں کو اٹھا دے پھر بے چین مجھے کر دے
پھر کوٹ کے بجلی سی اک دل میں مرے بھر دے

اے برق نظر ہاں ہاں پھر گرم تماشا ہو
خیرہ ہو نگہ جس سے پیدا وہی شعلا ہو

— ماخوذ —

اخگر از جے پور

قابل قدر علمی جواہر ریزے

(تصانیف علامہ شبلی مرحوم)

آغاز اسلام ۔ اسلام کی تاریخی معلومات اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح حالات واہم واقعات کا بہترین مجموعہ مستند کتاب ہے۔ قیمت آٹھ آنہ ۸/

الفاروق ۔ علامہ شبلی کی معرکۃ الآراء تصنیف ہے جس میں حضرت فاروق اعظم کی مفصل سوانح عمری اور آپ کے زمانہ کے تمام واقعات کی محققانہ تفصیل اور عظیم الشان فتوحات کا ذکر ہے رسول اللہ کے زمانہ سے لیکر خلافت فاروقی تک جس قدر کارنامے ہیں ان سب کا تفصیلی حال اسلامی قانون کا اجرا محکموں کی ایجاد وغیرہ سب درج ہیں قیمت دو روپیہ عا/

سوانح عمری مولینا روم ۔ مولینا روم کے حالات زندگی مثنوی شریف پر نہایت عمدہ تبصرہ حضرت شمس تبریزی کا ذکر اور مولانا روم کی زندگی کے شاندار کارنامے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہر

المامون ۔ خلیفہ عباسی مامون رشید کے زمانہ میں اسلام نے کیسی ترقی کی مسلمانوں نے کس طرح حکومت کی شہنشاہ مامون رشید نے کیسے عظیم الشان کارنامے دکھلائے تفصیلی حالات درج ہیں قیمت ہر دو حصہ کامل ایک روپیہ آٹھ آنہ عہر

الہارون ۔ خلیفہ ہارون رشید کے دلچسپ حالات زندگی اسلامی دربار کی شان وشوکت خلیفہ کے شاندار کارنامے قیمت ایک روپیہ عہ/

مجموعہ نظم معہ سوانح عمری ۔ مولینا شبلی کی مذہبی سیاسی اور ادبی نظموں کا مجموعہ جس میں مولینا مرحوم کے حالات زندگی بھی لکھے گئے ہیں قیمت آٹھ آنہ ۸/

سیرۃ النبی دنیا بھر میں بے مثل کتاب تسلیم کی گئی ہے قیمت پانچ روپیہ صہ/

حیات سعدی ۔ حضرت شیخ سعدی کی سوانح عمری اور ان کے کارناموں پر تبصرہ قیمت آٹھ آنہ

حیات حافظ حضرت حافظ شیرازی کے حالات زندگی اور آن کے کلام پر تنقید قیمت آٹھ آنہ

سیرۃ النعمان حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کے حالات علم فقہ کی زبردست بحث امام صاحب کے عظیم الشان کارنامے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہر

الغزالی حضرت امام غزالی کے حالات زندگی علمی کارنامے امام صاحب کی تصانیف پر تنقید اور بعض اہم تاریخی واقعات کا انکشاف تصوف و حقایق پر تبصرہ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہر

سفرنامہ روم ومصر وشام ۔ مقامات مقدسہ اور ممالک اسلامیہ کے نہایت دلچسپ حالات قسطنطنیہ مصر فلسطین شام بیت المقدس کے عجیب وغریب حالات قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہر

کیا اورنگ زیب عالمگیر ظالم تھا ۔ اس محققانہ کتاب میں شہنشاہ عالمگیر کے صحیح حالات زندگی شاندار

تمام کتابوں کے ملنے کا پتہ [illegible] دار المصنفین [illegible]

کارنامے اور طرز حکومت کا حال لکھا ہے اور تمام اعتراضوں
کا دنداں شکن جواب دیا گیا ہے قیمت آٹھ آنہ ۸ر

رسائل شبلی - مولینا شبلی کے تاریخی علمی و ادبی گیارہ
رسالوں کا مجموعہ جن کے پڑھنے سے عجیب معلومات حاصل
ہوتی ہیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

مقالات شبلی - مولینا شبلی کے بلند پایہ مضامین کا
بہترین انتخاب جسمیں تاریخی و علمی اور ادبی معلومات
بھری ہوئی ہیں قیمت ایک روپیہ عہ

بیان خسرو حضرت امیر خسرو کے صحیح حالات اور ان کے
کلام پر محققانہ تبصرہ قیمت آٹھ آنہ ۸ر

تصانیف شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب مرحوم و مغفور

وظایف قرآنی اُن دس سورتوں کا مجموعہ جو
اوراد و وظائف میں عموماً پڑھی
جاتی ہیں تقطیع و خط مثل حمائل ترجمہ و حواشی و مختصر تفسیر
و شان نزول و خواص وغیرہ قیمت دس آنے

ادعیۃ القرآن قرآن مجید کی کل دعاؤں کا مجموعہ مع
ترجمہ و حواشی و فلسفہ دعا وغیرہ قیمت ۱۰

مطالب القرآن ڈپٹی صاحب مرحوم کی ناتمام
تفسیر جس میں عقائد پر مفصل بحث کی گئی ہے عہ

الحقوق والفرائض مسلمانی زندگی کا مکمل دستور العمل
اُن تمام فرائض اور ذمہ داریوں کا مفصل بیان جو ایک
مسلمان پر اسلام نے لازم کئے ہیں حقوق اللہ و حقوق العباد
اور اخلاقی تعلیمات کا جامع تذکرہ مکمل اسلامی قانون تین
جلدوں میں عہ

اجتہاد - دلائل عقلیہ سے اسلام کے دین الفطرت
ہونے کا ثبوت، توحید و رسالت اور دین و دنیا کے
تعلق پر اعلیٰ مضامین کا مجموعہ اسلام کی حقانیت کا آئینہ
قیمت ایکروپیہ چار آنے عہ

نظم بے نظیر اُن تمام دلچسپ نظموں کا مجموعہ جو ڈپٹی
صاحب ہر لکچر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے عہ

لکچروں کا مکمل مجموعہ ڈپٹی صاحب کے مشہور و معروف
لکچروں میں سے کوئی لکچر ایسا نہیں رہا جو اس مجموعہ
میں شامل نہ ہو، دو حصوں میں مجموعی قیمت عہ

مراۃ العروس لڑکیوں کو امور خانہ داری اور سلیقہ
سکھانے کی سب سے بہتر کتاب اصغری اکبری کا پر لطف قصہ
قیمت ایک روپیہ عہ

بنات النعش مراۃ العروس کا دوسرا حصہ عہ

توبۃ النصوح - عورتوں کو نیک کرداری اور مذہبی
و اخلاقی تعلیم کا بہترین ذریعہ قیمت عہ

محصنات: یعنی فسانۂ مبتلا - دو شادیاں کرنے
کی مصیبتوں کا دردناک بیان قیمت عہ

ایامٰی بیویوں کی دکھ بھری کہانی انہی کی زبانی عہ

رویائے صادقہ ڈپٹی صاحب کا آخری ناول
مذہبی معلومات کا ذخیرہ اور مذہبی شکوک و شبہات
دور کرنے کا عمدہ ذریعہ قیمت عہ

ابن الوقت انگریزی وضع قطع میں کورانہ تقلید کی
خرابیاں، لامذہبی کے نقصانات و خطرات قیمت ایک روپیہ
آٹھ آنے عہ

مواعظ حسنہ ناصحانہ خطوط کا مجموعہ۔ عہ

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم تقطیع اردو ترجمہ بالمقابل صفحہ پر جلد چرمی نقرئی ہدیہ سات روپیہ (عہ)

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم بین السطور کتابی صورت کی تقطیع کاغذ چکنا اور سفید چھپا شدہ ہدیہ دس روپیہ عنا

حمائل شریف ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب کا نفیس چکنا چھپا شدہ ہدیہ مجلد عہ غیر مجلد عہ علاوہ محصولڈاک

منتخب الحکایات ستر دلچسپ نتیجہ خیز کہانیوں کا مجموعہ حکایات لقمان کے ہم پلہ۔ بچوں کے لئے نہایت مفید قیمت آٹھ آنے ۸؍

چند پند تیس منتخب سبق آموز مضامین کا مجموعہ اخلاقی تعلیم کا ذخیرہ قیمت آٹھ آنے ۸؍

رسم الخط بچوں کو املا لکھنے کی تعلیم بہم مخرج حروف کی پہچان کے طریقے قیمت چھ آنے ۶؍

نصاب خسرو حضرت امیر خسرو کی خالق باری مع مناسب ترمیمات و اضافات فارسی اور عربی الفاظ کے معنی قیمت چھ آنے ۶؍

صرف صغیر آمدنامہ کی طرز پر فارسی زبان کے قواعد بچوں کے لئے مفید قیمت ۲؍

مالابدمنہ فی الصرف عربی گرامر بطرز جدید ۱۲؍

مبادی الحکمۃ علم منطق میں عجیب کتاب ہے۔ عہ

تصانیف مولوی بشیر الدین احمد صاحب خلف ڈپٹی نذیر احمد مرحوم

اقبال دلہن رسوم شادی و غمی اور زن و شوہر کے باہمی تعلقات کی اصلاح، تعدد ازدواج کی خرابیاں قصہ کے پیرایہ میں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے عہ

حسن معاشرت پھوہڑ اور سلیقہ مند عورتوں کی حالات زندگی اور طرز عمل کا موازنہ قصہ کے پیرایہ میں عہ

اصلاح معیشت مردوں کے بگاڑنے اور سنوارنے میں عورتوں کو کہاں تک دخل ہے قصہ کے پیرایہ میں عہ

تحفت ہمکر ازدواجی زندگی کے اہم فرائض اور شادی کے بعد خوش رہنے کے طریقے قیمت عہ

فغان اشرف شوہروں کی بدسلوکی و دل آزاری کے نتائج ایک شریف خاندان کا سچا قصہ عہ

حرز اطفال کم عمر لڑکیوں کے لئے اخلاقی تعلیم اور بیش بہا نصیحتوں کا ذخیرہ مفید اخلاقی مضامین کا قابل قدر مجموعہ قیمت ایک روپیہ عہ

نشاط عمر نوجوان اور ناکتخدا لڑکیوں کیلئے قیمتی نصیحتوں اور اخلاقی تعلیم کا ذخیرہ قیمت عہ

عصائے پیری عمر رسیدہ لوگوں کے سامنے ایک ایسا ذخیرہ معلومات جو دنیا کی آخری منزل میں بھی کارآمد ہے قیمت ایک روپیہ عہ

بچیوں سے دو دو باتیں بچیوں کی تعلیم

آفتاب دمشق تثلیث و توحید کی آویزش ہلال و
صلیب کے مقابلہ اسلام و نصرانیت کے معرکے پر
درد تاریخی اور نہایت دلچسپ ناول قیمت عہ

تائید غیبی اندلس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کے
مناظر و اسباب مسلمانوں کے سرفروشانہ کارنامے ۸ر

یاسمین شام عہد فاروقی کا ایک نہایت دلچسپ ناول
فتح بیت المقدس کے واقعات حسن و عشق کی کرشمہ
سازیوں کی چاشنی کے ساتھ قیمت عہ

سہرا کا چاند ایک نہایت پرلطف ناول عورتوں
کی تعلیم و تربیت اور سیاسیات حاضرہ کے متعلق
دلچسپ بحث مولانا کی تازہ تصنیف قیمت عہ

ماہ عجم فاروق اعظم کے عہد میں مسلمانوں کے جنگی
کارنامے فرزندان ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش
حسن و عشق کے جذبات لطیفہ قیمت عہ

منازل السائرہ مولانا راشد الخیری کی ابتدائی تصنیف
سائرہ کی نہایت دردناک و دلچسپ سرگذشت۔
لڑکیوں کے لئے نہایت مفید قیمت ایک روپیہ عہ

سنجوگ محض دولت کی طمع سے بے سوچے سمجھے
لڑکیوں کا نکاح کر دینے کے خوفناک نتائج ۱۰ر

گوہر مقصود دو چھوٹے مگر دلچسپ قصے ۶ر

سوکن کا جلاپا نکاح ثانی کے مضر نتائج ایک گنا
از مصیبت زدہ لڑکی کی دردناک سرگذشت قیمت

انجام زندگی۔ نہایت دلسوز اور غمناک فسانہ
ہے دہلی کی زبان میں قیمت ۸ر

جذبات راشد۔ مولینا کی دردناک نظمیں ۸ر

در شہوار۔ مازندران ایران اور سیستان کی
ہولناک جنگوں کا نقشہ عشق و محبت کے ساتھ ۱۰ر

انگوٹھی کا راز ایک نہایت پر درد اور دلچسپ
ناول قیمت آٹھ آنے ۸ر

جوہر عصمت خاوندوں کو وفاداری اور
بیویوں کو عصمت سکھانے والا نہایت پر درد
دلسوز اور قابل دید ناول ۶ر

فسانہ سعید معصوم اولاد پر ایک ظالم اور بے رحم
باپ کے ہولناک مظالم کی درد بھری داستان
جس کو پڑھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے
ہیں قیمت دس آنے ۱۰ر

لڑکیوں کی انشا بچیوں کو خط و کتابت
کی تعلیم دینے والی اور نہایت کارآمد باتیں
سکھانے والی کتاب۔ نہایت پیاری زبان
میں نہایت آسان طرز بیاں کے ساتھ ۱۲ر

حالات سرمد شہید حضرت مولانا ابوالکلام
آزاد اسیر قید فرنگ نے حضرت سرمد شہید کا
شہادت نامہ حضرت خواجہ حسن نظامی کی خواہش
سے تحریر فرمایا ہے سرمد کا قتل شاہ عالمگیر کے حکم سے
ہوا جس کی مفصل کیفیت اس میں درج ہے قیمت ۲ر

قربان نگاہ حسن۔ مولنا نیاز کا لکھا ہوا ایک نہایت
دلچسپ فسانہ قیمت ۴ر

منیجر رسالہ تکبیر و مجلس دار التصنیف کٹرہ مہر پرور دہلی

حضرت خواجہ حسن نظامی کی تصانیف

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کے لئے تمام ضروری باتوں کا سبقاً سبقاً بیان نہایت مفید نہایت دلچسپ اور عام فہم قیمت غیر مجلد ایک روپیہ عہ

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے جو حال ہی میں چھپا ہے قیمت فی جلد قسم اول عہ قسم دوم عہ علاوہ محصولڈاک۔

اولاد کی شادی یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جس میں حضرت مولانا خواجہ صاحب نے والدین کو اولاد کی شادی کرنے کے وہ وہ اصول و نکات تعلیم فرمائے ہیں جن پر ہر شخص کو عمل کرنا اشد ضروری ہے قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول۔

اسرار یہ کتاب درحقیقت فلک درویشی کے مخفی ستاروں کی دوربین، باطنی کائنات کے نظارہ کے لئے ہے اور جس سے پیکر انسانی کی طلسم کشائی ہوتی ہے اور جس کے لفظ لفظ میں رموز تصوف کو بھر دیا گیا ہے اصل متن مع اردو ترجمہ کے قیمت عہ

فلسفہ شہادت اس میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر فلسفیانہ بحث کی گئی ہے قیمت ایک آنہ

میلادنامہ نئے رنگ کا قابل دید مشاہدہ مولود شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقدس حالات اور پاک و پاکیزہ اخلاق کا پاک و پاکیزہ بیان قیمت عہ

محرم نامہ خلافت کے جھگڑوں کا مفصل بیان جنگ جمل و صفین کی پوری کیفیت شہادت امام حسین کا معتبر اور دردانگیز نظارہ قیمت عہ

یزیدنامہ معرکۂ کربلا کے بعد کے واقعات حجاج بن یوسف کے مظالم کی تفصیل اہلبیت کی بربادی عجیب و غریب کتاب قیمت عہ

سی پارۂ دل مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کے ادبی اور مذہبی قابل دید مضامین کا مجموعہ قیمت عہ

آپ بیتی حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت نہایت دلچسپ اور قابل دید سوانح عمری قیمت عہ

جگ بیتی درد و غم سے پرسوز اور عبرت خیز مضامین الم انگیز قصوں کا درد بھرا ہوا مجموعہ قیمت ۱۰ ار

طمانچہ برخسار یزید اس میں افراد بنی امیہ کی خفیہ اور شرمناک سازشوں اور بدچلنیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے نہایت دلچسپ قیمت عہ

فاطمی دعوت اسلام اُن دلچسپ دلکش اور حیرت انگیز اور مخفی طریقوں کا بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے اشاعت اسلام کے لئے اختیار کئے قیمت عہ

سفرنامہ مصر و شام و حجاز حضرت خواجہ صاحب کے سفر بلاد اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات مفصل

نہایت دلچسپ اور پر لطف کتاب ہے قیمت چار
کرشن بیتی ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن
جی مہاراج کی قابل دید سوانح عمری خواجہ صاحب
کے قلم سے عہ

گیارھویں نامہ گیارھویں شریف کی محفلوں میں
پڑھنے کیلئے خواجہ صاحب کی نادر اور عجیب کتاب
قیمت ۱۲ر

اوراد و دعائیں ہر موقع اور ہر محل کے لئے موثر
اور مناسب دعاؤں کا مجموعہ جو خاص اوقات میں
مرتب ہوا ہے قیمت ۴ر

بچوں کی کہانیاں بچوں کے بہلانے کے لئے
نہایت دلچسپ اور سبق آموز کہانیوں کا دلکش اور
باتصویر مجموعہ قیمت فی جلد ۱۰ر

تسخیر مہر و قمر اعمال حزب البحر کے متعلق حضرت خواجہ
صاحب کی نہایت مقبول اور مشہور کتاب ہر شخص
کے لئے مفید ۱۰ر

معلومات سیر دہلی جو حضرات غیر مقامات سے دہلی آتے
ہیں یا گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنی چاہتے ہیں ضرور منگائیں
قیمت ۱۲ر

تسکین احساس تصوف کے ابتدائی اصول و قواعد
اور اذکار و اشغال کی تعلیم میں قابل قدر کتاب ہے
قیمت ۸ر

خدائی انکم ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنے کی ترکیب۔ زکوٰۃ
کا فلسفہ زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے بہت سی
ضروری معلومات قیمت ۱۰ر

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت خواجہ صاحب
کے ظریفانہ مگر بیحد نتیجہ خیز مضامین کا قابل دید اور
بیمثال مجموعہ جس کو پڑھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے
قیمت ۱۲ر

شیطان کا طوطا ضخامت ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی
معمولی کاغذ درمیانہ یہ ایک عبرت انگیز اور نہایت
دلچسپ کہانی ہے جس میں مغربی تعلیم و تہذیب
کی برائیاں اور خراب صحبت کے نتائج پر اثر قصہ
کے پیرایہ میں ظاہر کئے گئے ہیں قیمت دو آنے ۲ر

روزنامچہ سفر ہندوستان حضرت خواجہ صاحب
کے سفر بمبئی و کاٹھیاواڑ وغیرہ کی دلچسپ حالات
قیمت ۱۲ر

خطوط اکبر حضرت خواجہ صاحب کے نام وفات
حضرت اکبر کے بعد انکی علمی یادگار کا پہلا حصہ اس
مجموعہ میں حضرت کے نادر الوجود فلسفیانہ صوفیانہ
اور ظریفانہ خطوط ہیں فصاحت و بلاغت کا دریا
ہے خطوط نویسی کا سبق ہر صفحہ پر موجود ہے، یہ
کمال کسی اردو نویس میں نہیں ہے کہ ایک فقرہ
میں ایک بڑی کتاب کا مضمون ادا کر دیا جائے
حضرت اکبر میں یہ کمال موجود تھا ان کے اشعار میں
بھی اور خطوط میں بھی یہ صفت پائی جاتی ہے، جو
شخص مختصر الفاظ میں بڑا مطلب ادا کرنا چاہتا ہے
اُسے یہ خطوط اکبر کا مجموعہ پڑھنا چاہیے قیمت عہ

کم ٹو موت عشق دنیا کی بھول سے بچانے
اور ہر وقت موت کو یاد دلانے والی نہایت

درد انگیز اور قابل دید کتاب ہے قیمت علہ

جرمنی خلافت شیخ سنوسی کا چٹھا حصہ جو چھپتے ہی شملہ میں ضبط کر لیا گیا تھا اور اب واپس پا گیا ہو قابل دید ۶ر

اسلام کا انجام یہ توفیق بکری کی معرکۃ الآرا کتاب کا قابل دید اردو ترجمہ ہے ضرور طلب فرمائیے ۶ر

قرآن آسان قاعدہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے پڑھانے کیلئے خواجہ صاحب کا لکھا ہوا عجیب غریب قاعدہ جس کی تمام ملک میں دھوم مچی ہوئی ہے قیمت آٹھ آنہ ۸ر

تعلیم القرآن یہ کتاب قرآن آسان قاعدہ کے بعد بچوں کو پڑھائی جاتی ہے اور اس کو پڑھ کر وہ قرآن کی تمام ضروری باتوں سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں قیمت صرف ۸ر

گاندھی نامہ مہاتما گاندھی کی ذات وصفات کا دلچسپ اور قابل دید تذکرہ قیمت ۸ر

سکھ قوم اس میں سکھ قوم کے تمام مذہبی حالات اور رسم ورواج کا بیان ہے ۔ ۶ر

حلال خور اس میں ہندوستان بھر کے حلال خوروں کے مذہبی قصے رسم ورواج وغیرہ درج ہیں ۸ر

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ قابل دید قیمت ۸ر

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب اعیان اسلام کی معلومات کے لئے خاص طور پر لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸ر

اسلامی توحید ۔ توحید اسلام کا بیان ۳ر

لڑائی کا گھر خواجہ صاحب کے سات متفرق مضامین توپخانہ بم بندوق وغیرہ کا دلکش مجموعہ قیمت ۴ر

قبروں کے غیبی نوشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کے مزارات کیلئے موثر کتبے بالکل نئی چیز قیمت فی جلد ۴ر

مرگ نامہ کم ٹو موت جیسی مشہور کتاب کا دوسرا قابل دید حصہ حضرت خواجہ صاحب نے حال ہی میں مرتب فرمایا ہے قیمت ۴ر

امام الزمان کی آمد شیخ سنوسی کے پانچویں رسالہ کا خلاصہ امام الزماں کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ واقعات جس میں حیرت انگیز پیشینگوئیاں شامل ہیں قیمت صرف ۱۰ر

اتالیق خطوط نویسی خواجہ صاحب کی مشہور کتاب حصہ اول ودوم قیمت صرف ۱۲ر

مجموعہ خطوط حسن نظامی یہ اتالیق خطوط نویسی کا تیسرا حصہ ہے قیمت ۱۲ر

داعی اسلام اس کتاب میں ہر مسلمان کو داعی اسلام کا کام کرنے کی ترکیبیں اور حکمتیں بتائی ہیں ۳ر

کالے دور کا سلام حضور سرور کائنات کی خدمت میں دردسوز بھرا ہوا سلام قیمت ایک آنہ ۱ر

جانباز مسلم ۔ ان مجاہدین اسلام کے حالات جو مر گئے مگر مرتد نہ ہوئے ۔ قیمت ۳ر

اسلامی رسول ۔ پیغمبر اسلام کے محققانہ حالات واخلاق ۳ر

ہندوستان میں غدر

خواجہ حسن نظامی صاحب کے لکھے ہوئے غدر دہلی کے دردناک افسانے

پہلا حصہ آنسوں کی بوندیں اس حصہ میں وہ دردناک حالات درج ہیں جو غدر ۱۸۵۷ء میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی اور انکی بیگمات اور بچوں کو پیش آئے واقعات اس قدر عبرت خیز کہ پڑھکر کلیجہ پاش پاش ہوجاتا ہے قیمت ایک روپیہ عہ

دوسرا حصہ انگریزوں کی بپتا اس حصہ میں حضرت خواجہ صاحب نے انگریزوں کے اُن مصائب کا حال تحریر فرمایا ہے جو غدر ۱۸۵۷ء میں انکو باغیوں کے ہاتھوں برداشت کرنے پڑے۔ قیمت فی جلد صرف ۸ر

تیسرا حصہ محاصرہ دہلی کے خطوط غدر دہلی تیسرے حصے میں خواجہ صاحب نے اُن خطوط کو مہیا فرماکر درج کیا ہے جو محاصرۂ دہلی کے متعلق انگریز افسروں نے افسران پنجاب کو لکھے تھے غدر کے حالات کی رپورٹ قیمت ۴ر

چوتھا حصہ بہادر شاہ کا مقدمہ اس مقدمہ کی تفصیل ہے جو انگریزوں نے دہلی کے آخری مسلمان بادشاہ پر قائم کیا تھا اس میں بہادر شاہ کا جواب اور صفائی کے گواہوں کے بیانات اس کا دیباچہ بھی قابل دید ہے قیمت فی جلد ۱۲

پانچواں حصہ گرفتار شدہ خطوط اس میں وہ خط و کتابت درج جو غدر کرنے والوں اور بہادر شاہ بادشاہ کے درمیاں ہوئی اور وہ خطوط اور فرمان جو بادشاہ کی طرف سے اُن کو بھیجے گئے تھے اور جنکو بعد فتح دہلی قلعہ سے انگریزوں نے گرفتار کیا قیمت عہ

چھٹا حصہ غدر دہلی کے اخبار۔ اس میں غدر ۱۸۵۷ء کے ان اخبارات کے مضامین ہیں جو دہلی وغیرہ میں چھپکر شایع ہوئے اور جن پر غدر کی آگ کا الزام لگایا گیا تھا عجیب کتاب ہے قیمت فی جلد ۴ر

ساتواں حصہ۔ غالب کا روزنامچہ سنی سنائی باتیں نہیں بلکہ غدر کے چشمدید حالات مرزا نوشہ غالب کے قلم سے جس میں غالب کی مشہور فارسی کتاب دستنبو کا ترجمہ بھی شامل کردیا گیا ہے قیمت فی جلد ۱۲ر

آٹھواں حصہ دہلی کی جاں کنی۔ یہ قصہ عجیب وغریب ہے اور کئی نایاب عکسی تصاویر کے ساتھ ہے اس میں غدر کی کیفیت مرزا الٰہی بخش کی حکمت عملیاں جنرل ہڈسن کے مظالم شہزادوں کا قتل اور بادشاہ کی گرفتاری اور جلاوطنی وغیرہ کا مفصل بیان ہے قیمت عہ

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ تکبیر مجلس دار التصنیف کٹرہ مہر پرور دہلی

شمس العلما مولانا محمد حسین صاحب آزاد دہلوی مغفور کی تصانیف

جنکی دنیا میں دھوم مچی ہوئی ہے

اگر آپ نے ابتک نہیں منگائیں تو فوراً ان کی خریداری پر توجہ فرمائیے۔

دربار اکبری ہندوستان کے جلیل القدر اور ہر دلعزیز مسلمان بادشاہ جلال الدین اکبر کے نورتن اور عہد اکبری کے مکمل و مفصل اور دلچسپ حالات ہندو مسلم اتحاد ۲۲×۲۹ کی بڑی تقطیع (۸۵۰) صفحوں کی ضخیم کتاب عمدہ قیمتی کاغذ ؏

نگارستان فارس فارسی زبان کے مشاہیر شعرا کا تذکرہ رودکی سے لیکر خان آرزو تک آب حیات کے نقطوں میں ؏

سخندان فارس فارسی زبان کی مکمل تاریخ جس میں مختلف زبانوں کے مقابلے سے قوموں کے باہمی رشتوں کے مٹے ہوئے سراغ نکالے گئے ہیں۔ ژند پہلوی۔ دری سنسکرت کے الفاظ کا مقابلہ کر کے تاریخی نتائج نکالے ہیں قیمت مجلد ؏

آب حیات مشاہیر شعرائے اردو کی سوانح عمری اور اردو زبان کے عہد بعہد ترقیوں کا حال ہے مشرقی شاعری کی آخری جھلک اور آخری بہار کا دلفریب اور دلسوز فسانہ ہے حجم ۵۵۲ صفحے لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ قیمت ؏ علاوہ محصول

سیر ایران مشرقی زبانوں کے محقق نے ہندوستان اور پنجاب سے نکلکر افغانستان اور ایران تک تحقیق کا دامن بچھا دیا تھا وہاں سے واپس آنے کے بعد اپنے سفر کے حالات مولانا نے خود بیان فرمائے ہیں اس میں رائی سے لیکر پربت تک روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ؏

جانورستان مولانا نے یہ کتاب جانوروں کے ظاہر و باطن پر لکھی ہے جس میں درندوں پرندوں چرندوں کے حالات ہیں قیمت ۱۲؍

دیوان ذوق مغل شہنشاہی کے آخری چراغ ابوظفر محمد بہادر شاہ کے استاد ملک الشعرا حضرت ذوق کا کلام انکی تمام غزلیات قصائد قطعات رباعیات تاریخیں اور اشعار وغیرہ مع سوانح عمری ضخامت ۳۶۰ صفحے قیمت ؏ علاوہ محصول

تذکرۂ علما اس میں مولانا ممدوح نے ہندوستان کے چالیس علما مشاہیر کا تذکرہ لکھا ہے شروع میں حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کا دیباچہ ہے قیمت آٹھ آنے ۸؍

مکتوبات آزاد مولانا کے کئی سو دلچسپ سبق آموز خطوط کا گرانبہا مجموعہ قیمت ایکروپیہ بارہ آنے ؏

نظم آزاد قابل دید قیمت نو آنے ۹؍ **نصیحت کا کرن پھول** بچوں کیلئے ۹؍ **قند پارسی** ۱۱؍ **نیرنگ خیال** ؏

سیاسی نماؤنکی کارنامے

تازہ مضامین مولانا ابو الکلام آزاد ۱۹۲۷ء کے تمام مضامین کا نادر مجموعہ قیمت دس آنے

مضامین مولانا ابو الکلام حصہ اول ۱۰/ حصہ دوم ۱۲/ حصہ سویم ۱۲/ حصہ چہارم ۱۲/ حصہ پنجم ۱۲/ حصہ ششم بارہ آنے۔

دعوت حق کی بسلام سے ایک مثال دربار ہارون الرشید میں مناظرہ -۶/

صدائے حق مسئلہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی پوری تشریح (۸/)

حزب اللہ مسلمانوں کی تکالیف کا علاج ۳/

خطبات سیاسیہ سیاست اور مذہب کا تعلق مساجد کی حقیقت اور اسکا استعمال ۸/

جہاد اور اسلام اس میں جہاد کے معنے اور مفہوم اور اس کی غرض نہایت پر عالمانہ اور محققانہ بحث کی گئی ہے قیمت ۶/

دعوت عمل مسلمانوں کے تنزل کے اسباب اور ان کا علاج قیمت آٹھ آنے ۸/

تاریخ حریت اسلام اسلامی تاریخ کے تمام عہد ہائے گذشتہ کے راستباز وحق پرست مسلمانوں کے ولولہ انگیز استقلال جوش و ایثار اور جانبازیوں کے حالات قیمت تین روپے ؎

غازی مصطفےٰ کمال پاشا سرگروہ مجاہدین سمرنا کی باتصویر مفصل سوانحعمری ہے جو آجکل عدوئے اسلام سے مصروف جہاد ہیں اور ہر مسلمان انکو دعائیں دے رہا ہے قیمت ۱۲/

غازی انور پاشا امام حریت فاتح ایڈریانوپل غازی انور پاشا کی مکمل باتصویر سوانح عمری ہے۔ جس میں اُن کے کئے فوٹو سرفروشانہ کارنامے اور تمام حالات درج ہیں قیمت ۱۲/

سوانحعمری مولینا ابو الکلام ۲/

نہایت دلچسپ قابل دید تاریخی ناول

عذرائے قریش حضرت عثمان کی خلافت وشہادت جنگ جمل وصفین، محمد او رسلمٰی کی محبت کے واقعات ۱۲/

لیلائے کربلا حجر بن عدی کا قتل اس کی بیٹی سلمٰی اور بھتیجے عبدالرحمن کی انتقام کیلئے آمادگی سلمٰی کے عاشق عبدالرحمن کی گرفتاری حجر کے بوڑھے باپ عدی کی رہنمائی سلمٰی کا یزید کے محل میں داخل ہونا یزید کے ہاتھوں سے اسکا اور عبدالرحمان کا نجات پانا کربلا کے خونفشاں مناظر حضرت امام حسین کی شہادت کا دردناک

واقعہ مجلد ۱۲ار
حجاج بن یوسف عبدالملک کی طرف سے
حجاج بن یوسف ایک جرار فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی
کرتا ہے حضرت عبداللہ ابن زبیر حرم محترم میں
محصور ہو جاتے ہیں اور آخرکار ایک خوفناک
مقابلہ کے بعد شہید ہوتے ہیں حسن و محبت کے
واقعات نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے عہ
امین و مامون درباریان خلافت عباسیہ
کے جوڑ توڑ عربوں اور ایرانیوں کی کشمکش خلیفہ
ہارون رشید کے فرزند امین و مامون کا مجادلہ
ایرانی پولٹیکل خفیہ اور پر اسرار انجمنوں اور انقلابی
سوسائٹیوں کی جد وجہد معلومات کے خزانہ کو
مالا مال کرنے والے سچے تاریخی واقعات حسن و
عشق کے دلآویز سوز و گداز فراق و وصال کے
ولگداز مناظر قیمت عہ
عروس مصر احمد بن طولون ترکی گورنر مصر کا عہد
حکومت۔ قبطیوں کی معاشرت اس زمانہ کے
سیاسی اور اجتماعی حالات اور اس کے ساتھ ساتھ
حسن و عشق کا ایک نہایت دلفریب تاریخی افسانہ
قیمت فی جلد ۶/
عبدالرحمن ناصر سرزمین اندلس میں اسلامی دورِ
حکومت کا فتاندار مرقع خلیفہ عبدالرحمن ناصر کے دلچسپ
واقعات اسلامی عمارات اور اُن کے ساز و
سامان کی حیرت انگیز تفصیلات، اس زمانہ کے
مسلمان امرا کی علمدوستی سیاسی سازشیں،

اندلس کی سب سے زیادہ حسین عورت زہرا کے
حالات حسن و عشق کی دل آویز داستان فی جلد عہ
شارل و عبدالرحمن سرزمین فرانس پر عربوں کا
حملہ امیر عبدالرحمن والئی اندلس اور کونٹ اوڈ اور
شارل چارلس حکمراں فرانس کی پرجوش سپاہ
کا مقابلہ جنگی مناظر فتوحات اسلام کے سربستہ
راز مسیحی بزرگان مذہب کی رائے ہانی اور مریم
کی محبت کی پاک جذبات فی جلد عہ
محبوبہ شام محبت کے جذبات لطیف نہایت
عمدگی سے دکھائے گئے ہیں بدکار لوگوں کی
تاریک زندگی اور شرارتوں کا خاکہ قیمت فی جلد عہ
محبوبۂ بغداد جنگ عراق کے ہولناک مناظر
ترکوں کے دلیرانہ کارنامے حسن و عشق کے
حیرت انگیز اور پرلطف کرشمے قیمت فی جلد ۱۲ار
انقلاب سیاسی تاریخی اور دلچسپ ناول
مصر سوڈان میں مہدی سوڈانی اور انگریزوں
کی زبردست معرکہ آرائیاں خرطوم پر انگریزوں
کا قبضہ توفیق آفندی اور زبیدہ کی داستان
محبت عزیز نامی ایک مخلص دوست کی رفاقت
قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔
محاصرۂ دردانیال دردانیال کے گذشتہ
محاصرہ پر مختصر بحث جنگی جہازوں اور سپاہ کی
کارگزاریاں دردانیال کے قدرتی استحکامات
افواج متحدہ کی ان تھک کوشش سچی
محبت کی ایک جھلک قیمت ۱۴ار

جنگ طرابلس یا حسن حمرا تاریخی ناول ترکوں کی بہادرانہ جانفروشی قیمت مجلد ۲/

حیرت انگیز شہر یہ کتاب بظاہر تو ایک عربی ناول کا ترجمہ ہے جس میں حسن و عشق کی چاشنی بھی موجود ہے لیکن درحقیقت یورپ و امریکہ کی ترقی کا راز سربستہ اس کے اوراق میں فاش کیا گیا ہے اور اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک پرجوش آدمی کس طرح ابھر سکتا ہے اور وہ پستی سے نکلکر کیونکر عروج کی بلندیوں پر پہنچ سکتا ہے یہ کتاب مصر کے ایک سیاسی لیڈر نے یورپین اقوام کا بغور مطالعہ کر کے تصنیف کی قیمت ۱۲/

اجتماع ضدین اردو میں ایسے ناول بہت کم ہیں جو ادبی خوبیوں سے آراستہ ہوں اور جن میں اعلیٰ درجہ کی بلند ترین زبان استعمال کی گئی ہو لیکن اجتماع ضدین کی یہ ممتاز خصوصیت ہے کہ وہ نہایت شایستہ اور ریلتدار دو میں لکھا گیا ہے قصہ بھی نہایت دلچسپ ہے اور جہانتک معلوم ہوا ہے ایک سچے واقعہ پر مبنی ہے قیمت ۸/

انقلاب قسطنطینیہ ترکوں کی خداداد بہادری کا مرقع۔ جنگ کی خوفناک تصویریں جن کے ملاحظہ سے رگوں میں جنبش اور بازو میں حرکت پیدا ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ حسن و عشق کی دل آویزیاں بھی ہیں ۱۲/

کورٹ شپ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کورٹ شپ کیونکر ہوتی ہے لڑکیوں سے راہ و رسم کس طرح پیدا کیجاتی ہے زمانۂ کورٹ شپ میں باہم کس طور پر گذر ہوتی ہے لیڈیوں سے خط و کتابت کیونکر ہونی چاہئے وغیرہ وغیرہ تو فوراً منگا کر دیکھئے قیمت ۴/

سوز ایک جنٹلمین نے مغربی معاشرت اختیار کی وضع قطع کھانے پینے اور رہنے سہنے ہی میں انگریزوں کی تقلید نہیں کی بلکہ پردہ بھی اٹھا دیا بیوی کو ہوا خوری کے لئے ساتھ لیجاتا اور دوستوں کی محفل میں بلا تکلف بلاتا تھا اس جنٹلمین کی آزاد مزاجی سے جو واقعات پیش آئے اور بیوی کی بے پردگی کا جو نتیجہ ہوا وہ اس ناول میں لکھا گیا ہے قیمت ۱۲/

گلبدن سراغ رسانی کی ایک عجیب و غریب کہانی پنجابیوں کی اندرونی معاشرت عیاروں کی عیاریاں شاہدان بازاری کی چالاکیاں قیمت مجلد بارہ آنے

آئینہ روزگار عیاشی کے خوفناک نتائج بچوں کے زیور پہنانے اور انکی دیکھ بھال نہ رکھنے کا خوفناک اور جگر خراش انجام قیمت ۱۰/

گیتی آرا ایک ناعاقبت اندیش اور ضدی نوجوانوں کی خودسرانہ حرکات۔ ماں کی بد دعا کا اثر شہید ستم بیوی کی دلگداز کہانی۔ آجکل کے نوجوانوں کا کچا چٹھا ۱۲/

آہ ۔ اُن خودسر اور ناعاقبت اندیش لڑکیوں

کی سرگذشت جو ماں باپ کی کنارہ کشی ان کر طرح طرح
کی خرابیوں اور رسوائیوں کا باعث ہوئی ہیں
اور جنہوں نے اپنی زندگی ہمیشہ کے لئے تباہ
و برباد کر لی نہایت عبرتناک اور دلگداز قیمت بارہ آنے
شمع سحر لارڈ لٹن کے ایک مشہور معرکۃ الآرا
ناول سے اس کا پلاٹ لیا گیا ہے یہ حسن و محبت
کے کرشمہ صداقت اور پاکبازی کا خوشگوار انجام
عجیب غریب دلچسپ افسانہ ہے قیمت ۲ ار
حسرت اقبال و ادبار، دولتمندی تہیدستی کی
تصویریں، ایک وفادار شوہر کا طرح طرح کی مصائب
و مشکلات کے باوجود ثابت قدم رہنا۔ نہایت
دردناک اور عبرت انگیز واقعات قیمت بارہ آنے
نظیر بیگم اس افسانہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آدمی
کو خدا دتی کمب تک کرنی چاہئے ایک پاکدامن عورت
کی سچی محبت، خاوند کی بے اعتنائی اور پھر ندامت
انداز بیان نہایت دلچسپ اور رنگین قیمت ۱۲ ار
یوسف پاشا ایک مشہور ترکی شہزادہ کے حیرت
انگیز کارناموں کا آئینہ ہے ایک نہایت حسین
پری پیکر مسیحی ملکہ کا عشق اور اسکی تحیر خیز کرشمہ سازیاں
ڈاکوؤں کا ایک پراسرار اور خوفناک قلعہ اور یوسف
پاشا کے ہاتھ سے اس قلعہ کی بربادی جنگ و جدل
کا قیامت نما مرقع۔ اور کشت و خون کے دلسوز
مناظر قابل قدر و لایق دید کتاب قیمت عہ
تسخیر قرالنس شکسپیر کے معرکۃ الآرا مشہور
و معروف ڈراما "ہنری دی ففتھ" کا نہایت دلچسپ، نہایت دلکش اور نہایت
پرلطف اردو ترجمہ ڈرامہ کے طرز اور اردو
کی بلند انشاپردازی کے ساتھ جسکا ہر سین
حیرت افزا دلسوز اور عبرتناک ہے قیمت ۸ ار
جنگ بلقان گذشتہ جنگ بلقان کے دل
ہلا دینے والے مناظر، ترکوں کے سرفروشانہ
کارنامے مسلمان عورتوں کی دلیرانہ حسین و
جمیل دوشیزہ لڑکیوں کی سرفروشانہ کارروائیاں
حسن و عشق وصل و ہجر کے دلسوز و تحیر خیز مناظر
اور نیرنگیاں، رزم و بزم کا عجیب و غریب رزمیہ
اور تاریخی ناول قیمت عہ
جنگ روس و جرمنی نہایت پرلطف تاریخی
ناول جس میں جنگ روس و جرمنی کی ہولناک
نظارے کشت و خون کے جاں فرسا حالات اور
عشق و محبت کے تمام مراحل و منازل کی ہوشربا
کیفیتیں پاک و پاکیزہ جذبات کی حقیقی تصویر مصائب
و آفات اور صبر و استقلال کا بیش بہا خزانہ۔
نہایت دلچسپ پرلطف اور قابل دید قیمت عا
محبوبہ کربلا مصر کے مشہور رسالہ الہلال کے
ایڈیٹر جرجی زیدان کی مقبول تصنیف "فادۂ کربلا"
کا قابل دید اردو ترجمہ جس میں ایک نوعمر حسین
و دوشیزہ لڑکی نے حاکم وقت سے اپنے
باپ کے خون کا انتقام لیا ہے قیمت ۱۲ ار
عروس سمرنا - غازی مصطفی کمال پاشا فاتح سمرنا
اور انکی محبوبہ لطیفہ خانم کے حسن و عشق کے حالات اور

جواہر منظوم (ترجمہ اردو) رباعیات سرمد مرحوم

۳۲۱ رباعیاں فارسی سرمد شہید کی اور ہر فارسی رباعی کے تحت میں اردو رباعی بطور ترجمہ درج ہے شروع میں حضرت مولینا ابو الکلام آزاد کے قلم سے سوانح سرمد بھی شامل ہے۔ ہر رباعی میں تصوف و معرفت کے خزانے مخفی ہیں۔ قیمت مجلد عہ بلا جلد ۱۲ر علاوہ محصول۔

نمونتاً ایک رباعی معہ ترجمہ درج ذیل ہے

ازجرم فزوں یافتہ ام فضل ترا — این شد سبب معصیت بیش مرا
ہر چند کرم بیش گنہ بیشتر است — دیدم ہمہ جا و آزمودم ہمہ را

ترجمہ

ہر جرم سے پایا ہے سوا فضل ترا — باعث یہ فزونی معاصی کا ہوا
افزوں رہی اگر گنہ کرم افزوں تر — دیکھا ہر طرح خوب سب کو جانچا

رباعیات عمر خیام (معہ ترجمہ) ملک الکلام

مشرق کی اس سے زائد بد قسمتی ادا کیا ہوگی کہ اسے اپنے خزائن مخفی خود معلوم نہیں اور یورپ پا نہیں کہنچے لئے جاتا ہے عمر خیام کیطرف سے مشرق نے جلا پروا ہی برتی اور اس کے فلسفہ کو جس طرح ردی کی ٹوکری میں ڈالدیا اس کا صحیح جواب مغرب کے علمی قدردانوں نے یہ دیا کہ آج عمر خیام یورپ کی نگاہ میں خدا معلوم کیا بنا ہوا ہے اس رباعیات مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر بچے بچے کے ہاتھ میں پہنچ چکی ہیں اور ہر شخص انکا قدردان بنا ہوا ہے مدتکے بعد جب یورپ میں اتنا شور ہوا تو اب ہندوستان کی آنکھیں کھلیں اور عمر خیام کی کم و بیش نو سو رباعیاں جنہیں فلسفہ کے جواہر کہنا چاہئے اردو میں ترجمہ ہو کر ناظرین کے سامنے آگئیں ضرورت ہے کہ ہندوستان میں اسکی کافی قدر کیجائے اور ہر شخص اسے اپنی میز پر رکھے قیمت ۸ علاوہ محصول

آمد سحرے ندا ز میخانۂ ما — کاے رند خراباتی دیوانۂ ما
برخیز کہ پر کنیم پیمانہ ز مے — زاں پیش کہ پر کنند پیمانۂ ما

اک صبح ندا آئی یہ میخانے سے — اے رند خرابات مرے دیوانے
قبل اس کے مے ناب سے بھر لو ساغر — پیمانۂ تن سے بادۂ جاں چھلکے

فلاح دین و دنیا

ہر اُس مسلمان کے لئے جو دین او دنیا کی بھلائی چاہتا ہے جو اسلام کی معلومات اور دینی مسائل سے واقف ہونے کے علاوہ دنیا میں بھی عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اس کے لئے فلاح دین و دنیا نہایت ضروری کتاب ہے۔ اس کتاب کو پڑھکر ہر مسلمان عالم دین اور واقف دنیا بن سکتا ہے قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ

مولانا زاھد القادری مدظلہ کی تصنیفات و تالیفات

معارف القرآن۔ اردو زبان میں طرز جدید پر قرآن حکیم کی بے مثل تفسیر جس میں نہایت جامع طریقہ پر سورۂ والعصر کی تفسیر بیان کیگئی ہے اور اس کے ضمن میں عقائد اسلامی پر بسیوط و مدلل تبصرہ کیا گیا ہے نیز بعض نکات و مسائل شریعت بھی سلیس عبارت میں درج کئے گئے ہیں قیمت صرف ۸ر

اسوۃ النبی حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن و مناقب اور اخلاق فاضلہ و خصائل کریمہ کے متعلق یہ بہترین کتاب ہے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت و صداقت کو یورپ کے سربرآوردہ محققین اور دنیا کے تمام مشہور و معروف غیر مسلم مستندین کے اقوال و اعتراف سے بین طور پر ثابت کیا گیا ہے قیمت ۸ر

الکلام المبین اس معرکۃ الآرا کتاب میں معاندین اسلام کے عقائد باطلہ کی مدلل طریقہ پر تردید کی گئی ہے اور اسلام کے محاسن کو دلائل و براہین کے ساتھ ثابت کیا گیا ہے خدائے تعالے کے واجب الوجود ہونے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی برحق ہونے اور قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کے متعلق ہزارہا عقلی و نقلی دلائل لکھے گئے ہیں جن کو پڑھ کر کسی شخص کو انکار کی گنجائش نہیں رہ سکتی قیمت ایک روپیہ

مشکوٰۃ الانوار۔ رسول اعظم صلعم کا بیان میلاد نہایت مستند اور معتبر کتابوں سے اخذ کر کے مولانا نے تیار کیا ہے نظمیں بھی بہت دلگداز ہیں قیمت ۸ر

سیرت غوث الاعظم اسمیں سیدنا غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زندگی کے پاک حالات درج ہیں اور مولانا کی تاریخ گردانی اور کتب بینی کا ثمرہ ہے کہ آپنے غوث پاک کے اس قدر مختصر اور مستند حالات جمع کئے ہیں حضور کے اخلاق حسنہ و خصائل کریمہ آپ کی کرامات و خرق عادات اور آپ کے فضائل مناقب بالتفصیل درج ہیں قیمت ۸ر

مجلس دار التصنیف دہلی

مقاصد و قواعد

(۱) اسلام کی حفاظت و اشاعت اور مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی اصلاح کے متعلق ضروری کتابیں و رسائل شائع کرنا۔

(۲) ہندوستان کے مسلمانوں میں تصنیف و تالیف کا مذاق بڑھانا اور مصنفین کی جماعت پیدا کرنا۔

(۳) ادبی و انشائی رسالے شائع کرنا۔

(۱) جو صاحب مجلس دار التصنیف کو پچاس روپے یکمشت یا ایکسال تک پانچ روپے (صہ) ماہوار عطا فرمائینگے وہ مجلس کے رکن دائمی سمجھے جائینگے، انکو پھر کوئی فیس کبھی ادا کرنی نہیں پڑیگی اور وقت رکنیت سے دار التصنیف کی تمام مطبوعات ماہانہ و سالانہ ان کو ہدیۃً دی جایا کرینگی، اور مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر ہمیشہ اُنکی خدمت میں بھیجا جائیگا۔

(۲) جو صاحب دار التصنیف کو ۲۵ یکمشت یا ایک سال تک ۲ ماہوار عطا فرمائینگے وہ رکن اعانت سمجھے جائینگے اور اُنکو سال کی تمام مطبوعات بلاقیمت نذر کیجائینگی اور مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر ہمیشہ اُنکی خدمت میں بھیجا جائیگا۔

(۳) جو صاحب دار التصنیف کو بیس روپے یکمشت یا ایکسال تک عہ ماہوار عطا فرمائینگے رکن اعانت سمجھے جائینگے، انکو سال کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر دیجائینگی اور رسالہ نصف قیمت پر بھیجا جائیگا۔

(۴) پانچ روپے (صہ) سالانہ ادا کرنیوالا دار التصنیف کا ممبر خصوصی ہوگا۔ اُسکو مجلس کا رسالہ تکبیر سال بھر تک بھیجا جائیگا۔

تمام خط و کتابت و ترسیلِ زر بنام ناظم مجلس دار التصنیف و انجمن اشاعت الاسلام کٹرہ مہریہ دہلی

مجلّۂ "تکبیر" کے ۲ شعبے

(۱) **شعبۂ ترتیب** اس شعبہ سے جو مراسلت کی جائے (جس میں رسائل اور اخبارات کا تبادلہ۔ ترسیل مضامین اور تمام وہ مکتوبات شامل ہیں جن کا تعلق ایڈیٹر سے ہے)

ان میں براہِ کرم یہ پتہ تحریر فرمائیے:-

پروفیسر محمد اکبر خاں صاحب حیدری ایم۔ آر۔ اے۔ ایس
اکبر منزل۔ دہلی

(۲) **شعبۂ نشر و انتظام**، اس شعبہ سے جو خطاب کیا جائے گا (جسمیں ترسیلِ زر۔ درخواست خریداری۔ مضامین اشتہار وغیرہ شامل ہیں)۔ اس کا پتہ یہ ہوگا:-

مولانا زاھد القادری صاحب۔ ناظم مجلس علمیہ دار التصنیف
کٹرہ مہر پرور۔ دہلی

اللّٰہ اکبر
مجلہ
تکبیر
مجلس دار التصنیف دہلی کا ماہوار علمی رسالہ
قیمت دو روپے سالانہ
مع محصول ڈاک
طابع و ناشر
زاہد القادری
(ایم۔آر۔اے۔ایس)
جامع
اکبر حیدری
مطبوعہ شاہجہانی پریس دہلی

اِطلاعات

(۱) مجلہ "تکبیر" مجلس علمیہ دار التصنیف دہلی کے دفتر سے ہر انگریزی مہینہ کی پانچویں تاریخ کو شائع ہوتا ہے، اس میں ملک کے عظیم القدر ارباب علم کے دلنواز مضامین درج ہوتے ہیں۔

(۲) "تکبیر" کا اہم مقصد مذہب اسلام کی حفاظت و حمایت مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی اصلاح اور ادب عالیہ و انشائے لطیف کی نشر و اشاعت ہے۔

(۳) "تکبیر" کا دوسرا مقصد مجلس علمیہ دار التصنیف کے حلقہ کو وسیع کرنا اور ملک کے ہر گوشہ میں اس کے ممبروں کی تعداد بڑھانا ہے۔ اسی لیے اس کا چندہ نہایت قلیل یعنی صرف دو روپئے سالانہ مقرر کیا گیا ہے، تاکہ ہر شخص جو ذوق علمی رکھتا ہو بآسانی "تکبیر" کا خریدار اور مجلس کا ممبر ہو سکے۔ یعنی جو شخص دو روپیے سالانہ ادا کریگا وہ مجلس کا ممبر عمومی ہوگا اور سال بھر تک رسالہ تکبیر بھی اسکو بھیجا جائیگا۔

(۴) "تکبیر" کے لیے مضامین اور تبادلہ کے اخبار و رسائل حضرت اکبر حیدری جامع "تکبیر" اکبر منزل محلی والان دہلی کے پتہ پر آنے چاہئیں۔

ان کے علاوہ

ہر قسم کے خطوط، زر چندہ "تکبیر" (فیس ممبری) اور جملہ فرمائشات

زاھد القادری

ناظم مجلس دار التصنیف و دفتر "رسالہ تکبیر"

کوچہ چیلان۔ کٹرہ مہر پرور دہلی کے نام بھیجیں۔ منیجر

دہلی میں گرفتاریاں

اللہ تعالیٰ اُن اہلِ فریب اور مہذب ڈاکوؤں کو گرفتار کرکے دردناک عذابوں میں مبتلا کریگا جو خدا کی مخلوق کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔ دہلی میں بکثرت ایسے اشتہاری دوا فروش موجود ہیں جو طبِ یونانی سے محض ناواقف اور اصولِ علاج سے محض نابلد ہیں۔ ان مشکلات کو مدنظر رکھکر انجمن اشاعت الاسلام دہلی نے ایک قابلِ اعتبار دواخانہ زیرِ نگرانی و زیرِ سرپرستی عالیجناب رئیس الاطبا حکیم علی رضا خاں صاحب سابق ایڈیٹر "طبیب" دہلی قائم کیا ہے جس میں ہر قسم کی دوائیں نہایت احتیاط کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں اور لاگت کے داموں پر روانہ کی جاتی ہیں۔ چند دوائیں ذیل میں درج ہیں، ضرورتمند اصحاب بلا تامل "دواخانہ فلاح عام" دہلی سے طلب فرمائیں۔

"خاکسار سکریٹری انجمن اشاعت الاسلام دہلی"

چند مجرّب اور سریع الاثر دوائیں

قبض کشا — کسی قسم کا قبض ہو دائمی ہو یا عارضی قبض کشا کے استعمال سے آناً فاناً آرام ہو جاتا ہے سوءِ ہضمی فوراً دور ہو جاتی ہے۔ "قبض کشا" اس دواخانہ کی خاص دوا ہے قیمت فی ڈبیہ ...

حبِ تریاقِ معدہ — یہ زود اثر گولیاں معدے کے تمام امراض کے لیے بے حد مفید ہیں معدے کو طاقتور بناتی ہیں، کھانے کو جلد ہضم کرتی ہیں، قوت ہاضمہ کو بڑھاتی ہیں اسکے علاوہ دردِ شکم اور دردِ معدہ کو دور کرتی ہیں۔ بلاشک یہ ایک اعلیٰ درجہ کی دوا ہے جسکا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے۔ ان کے استعمال میں رہنے سے ہیضہ کبھی نہیں ہوتا۔ قیمت فی بکس آٹھ آنے۔

روحِ حیات — یہ دواخانہ "فلاح عام" دہلی کی خاص اور بے نظیر دوا ہے۔ ہر موسم میں ہر مزاج کے موافق ہے اعضائے رئیسہ کو قوت دیتی ہے، خونِ صالح پیدا کرتی ہے۔ قوتِ باہ کو بڑھاتی ہے کمزوری کو دور کرتی ہے۔ پٹھوں میں قوت اور سختی پیدا کرتی ہے۔ غلط کاریوں سے جو

شکایات پیدا ہو جاتی ہیں اُن کو بالکل دور کر دیتی ہے اس کے استعمال کرنیوالوں کو مباشرت کے وقت پورا انتہا لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے۔ حیرت انگیز اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ قیمت فی شیشی عا ر

قاطع جریان "جریان کے مایوس مریضوں کے لیے یہ دوا نہایت درجہ مفید، نہایت سریع الاثر اور یقیناً تیر بہدف ہے۔ صدہا مایوس العلاج مریضوں کے حق میں رحمت ثابت ہوئی ہے اسکے علاوہ سرعت، رقت اور احتلام کیلیے بھی بیحد نافع ہے۔ ہر موسم میں ہر مزاج کا مریض استعمال کر سکتا ہے قیمت بیس خوراک عہ ر

سیلان الرحم یہ خوفناک مرض صنف نازک کیلیے بلائے بے درماں سے کم نہیں، اسکی وجہ سے عورتوں کے اعضائے رئیسہ نہایت کمزور ہو جاتے ہیں اور اُنکی زندگی خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ اُن کے شگفتہ چہرے پھول کی طرح مرجھا جاتے ہیں اور خوبصورتی و رعنائی رخصت ہو جاتی ہے۔ آجکل جسطرح جریان کا مرض اسی فیصدی مردوں میں پایا جاتا ہے اسی طرح عورتیں بھی بکثرت اسمیں مبتلا نظر آتی ہیں۔ قیمت بیس خوراک عہ ر

کیمیا تاثیر سوزاک کیلیے تیر بہدف دوا ہے جسکا اثر فوری طور پر ظاہر ہوتا ہے اور پہلی خوراک میں ہی نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی عا ر۔

اکسیر دماغ یہ دوا جملہ قوائے دماغی کی محافظ ہے۔ خصوصیت کیساتھ اُن اصحاب کیلیے جو مضمون نگاری کرتے ہیں، جو اخبار نویسی کرتے ہیں، جو وکیل اور بیرسٹر ہیں، جو مدرسوں اور کالجوں میں تعلیم پاتے ہیں، جو طالبعلم کیساتھ دماغ سوزی کرتے ہیں اور اُن سب کیلیے جو ہمیشہ دماغی کام کرتے ہیں اور بالعموم نزلہ، زکام اور دردِ سر میں مبتلا رہتے ہیں۔ یقیناً یہ دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس میں خاص خاص قیمتی اجزا شامل کیے گئے ہیں اور نہایت غور و فکر کے بعد اسکو تیار کیا گیا ہے۔ قیمت دس تولہ عـہ

بدرِ منیر دانتوں اور مسوڑوں کے تمام امراض کو مفید ہے، دانتوں سے خون آنیکو روکتا ہے، ٹھنڈا لگنے کے درد۔ مسوڑوں کی بیماریوں اور منہ کی بدبو وغیرہ کیلیے بیحد نافع ہے، اگر ہر روز استعمال کیا جائے تو دانت نہایت مضبوط اور چمکدار ہو جاتے ہیں اور منہ میں خوشبو رہتی ہے۔ قیمت فی ڈبیہ آٹھ آنے

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر صاحب دواخانہ "فلاحِ عام" کٹرہ مہر پرور دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۶۴۹

جلد ۱ نمبر ۶

بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۲۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بصائر القرآن

تعلیم التوحید

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ۔

اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ زندہ اور سب کا سنبھالنے والا ہے، نہ اُس پر غنودگی طاری ہوتی ہے اور نہ اُس پر نیند غالب آتی ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اُسی کا ہے۔

"اِلٰہ" کے معنی ہیں معبود حقیقی، اور معبود حقیقی وہ ہے جس کی عبادت باستحقاق کی جائے کیونکہ عبادت کہتے ہیں اُسی غیبی قوت کے سامنے روح کے عجز و انکسار کرنے کو جس کا راز سمجھ میں نہ آئے اور علم جس کو محیط نہ کر سکے، اور یہی معنی ہیں کسی کو اللہ بنانے یا اللہ سمجھنے کے علاوہ آدمی نے جن چیزوں کو از قبیل نبات و حیوان اللہ بنایا یا اُن میں بھی غیبی قوت یا لااستقلال یا باتباع موجود سمجھکر بنایا اور سمجھا اور اسی سمجھ میں غلطی کرنے

ست انسانی اللہ متعدد ہوگئے جنکی تعظیم و تکریم کی گئی اور جن کو معبود بنایا گیا لیکن درحقیقت اُن کے خداوندوں میں وہ غیبی قوت نہ تھی جو اُنہوں نے بزعم خود سمجھی پس وہ غیر حقیقی معبود قرار پائے اور ان کی عبادت و پرستش بھی حماقت سمجھی گئی۔ خلاصہ یہ کہ حقیقی معبود وہی ہے جس میں درحقیقت وہ غیبی قوت موجود ہو جس کے ہونے کے اعتقاد پر اس کی عبادت شروع کی گئی اور ایسا معبود ایک ہی ہے اور وہ "اللہ" ہے۔

اب "لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ" کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ کے سوا کوئی موجود مخلوق پر حقیقی حکومت رکھنے والا نہیں جو خلقت کو بایں اعتقاد اپنی تعظیم پر برانگیختہ اور طاعت و بندگی کرنے پر مجبور کرے کہ عطائے خیر و رفع شر اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

"اَلْحَیُّ اَلْقَیُّوْمُ" حی کے معنی ہیں حیات والا۔ اور حیات نبات و حیوان و انسان میں مبدء ہے شعور و ادراک نمو و حرکت وغیرہ کا۔ لیکن اس قسم کی حیات سے اللہ تعالیٰ منزّہ ہے یہ اُس کے حق میں محال ہے۔ اس لیے اکثر مفسرین نے "الحی" کی تفسیر دائم البقاء "ہمیشہ باقی رہنے والا" سے کی ہے لیکن یہ تفسیر لفظ "الحی" سے بالکل بعید اور غیر مناسب ہے۔ "الحی" کے معنی "صاحب حیات" ہی ہیں اور یہاں حیات مراد ہے مبدأ علم و قدرت الٰہی سے۔ یعنی وہ صفت جس کے ساتھ اللہ کا علم و ارادہ و قدرت سے متصف ہونا سمجھ میں آتا ہے۔ اور دلیل اللہ کی حیات کی یہ ہے کہ حیات ایک وجودی کمال ہے اور ہر کمال جو کسی ایسے نقص کو مستلزم نہ ہو جو واجب تعالیٰ کے حق میں محال ہو وہ اس کے لیے واجب ہے تاکہ کسی قسم کا نقص اس کی ذات و صفات میں لازم نہ آئے۔

اگر واجب الوجود کو حی نہ مانا جائے اور حیات اُس کی صفت نہ ٹھہرائی جائے جو مبدأ علم و ارادہ ہے تو بعض ممکنات اُس کے مقابلہ میں وجوداً اکمل و اعلیٰ ٹھہریں گے اور یہ خلاف مفروض ہے۔ اس لیے وجود واجب تعالیٰ کو اکمل و اعلیٰ ترین وجودات

ان لیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ واجب تعالیٰ ہی وجود و لوازم وجود" از قبیل حیات و علم و ارادہ "کا بخشنے والا ہے لیکن جب وہ خود فاقد الحیات ہو تو پھر ممکنات کو کیونکر حیات دے سکتا ہے حالانکہ ممکنات میں ذی حیات ہیں اس لیے ضروری ہے کہ وہ خود صاحبِ حیات ہو جیسے کہ مصدرِ حیات ہے۔

(۲) "اَلْقَیُّوْمُ" قیوم کے بہترین معنی ہیں اپنے آپ قائم ہونیوالا ایسا کہ تمام موجودات اس کے ساتھ قائم ہو یہاں تک کہ کسی شے کے وجود کا اس کے وجود کے بغیر تصور بھی نہ کیا جا سکے۔

"لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ" "سنہ کہتے ہیں غنودگی کو جو نیند کا پیش خیمہ اور طاقت میں نیند سے کمزور ہوتی ہے۔ غنودگی اور نیند خاصہ ہے جسم کا اور جسمانی عوارض سے پیدا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ جسمانی عوارض سے منزہ ہے پھر غنودگی اور نیند سے اُسے کیا واسطہ۔

"لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ" زمین و آسمان میں جو کچھ مخلوق ہے سب اُس (اللہ) کی ملک ہے وہی اکیلا ان سب کی حالت بدلنے والا اور ان کے وجود کی حفاظت کرنے والا ہے۔

آہ! کس قدر نادان ہیں وہ ہستیاں جو تمرد اور سرکشی میں مبتلا ہیں اور اُس معبود حقیقی کی عبادت و اطاعت سے منحرف ہیں۔ فیا حسرتا علی العباد۔

(ماخوذ از "المنار" مصر)

زاہد القادری عفاعنہ

منزلِ تسلیم و رضا

معرکۂ حق و باطل

صبح صادق کا وقت ہے، آسمان پر ہلکی ہلکی روشنی نمودار ہو تی جاتی ہے۔ عیش کی نیند سونیوالوں پر غفلت طاری ہے، مؤذن کی تکبیروں اور چرندوپرند کی صداؤں نے بہت کوشش کی کہ اُن سرشاران غفلت کو جو یادِ الٰہی سے غافل ہیں بیدار کردے لیکن بے سود۔

اس وقت کربلا کا منظر ہمارے سامنے ہے، فرات کے کنارے ایک عظیم الشان لشکر پڑا ہے جس کو اپنی مادی طاقت پر فرعون سے زیادہ غرور ہے، اس کے مقابل کسی قدر فاصلہ پر بہتر آدمیوں کی جماعت فروکش ہے جو حمدِ الٰہی میں مصروف ہے۔

چند لمحوں کے بعد اس جماعت میں اللہ اکبر اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہوئیں اور یہ خدا کے مخلص بندے نماز میں مشغول ہو گئے۔

نماز سے فارغ ہو کر دعائیں مانگی گئیں اور الحاح وزاری کے ساتھ اظہار عبودیت کیا گیا۔

یہ مختصر سی جماعت حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھیوں کی ہے جس نے فیصلہ کیا ہے کہ حق و صداقت کی تائید اور نیکی و بھلائی کی حمایت میں اگر جان بھی قربان کرنی پڑے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ؎

سرِ دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

سیدنا حسینؑ کی پُرجوش تقریر

اشتغال و وظائف سے فارغ ہو کر سیدنا حسین علیہ السلام نے اپنے انصار سے فرمایا:-

عزیزانِ من! آپ کو معلوم ہے کہ یزید اور اُس کے حوارین نے کس قدر ظلم و ستم پر کمر باندھی ہے، آپ جانتے ہیں کہ یہ بدنصیب جماعت لذائذ دنیوی میں گرفتار ہے اور اللہ کی قائم کی ہوئی حدوں کو درہم برہم کرنا چاہتی ہے، آپ سمجھتے ہیں کہ اگر ان دنیا پرستوں کے سامنے سر جھکا دیا جائے اور ان کی بداعمالیوں پر ماتم نہ کیا جائے تو قیامت کے دن خدائے واحد القہار کو کیا جواب دیا جائیگا۔ میرے عزیزو! میں تم سے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی آزمائش کرتا ہے، فطرت کا یہ ایک قانون ہے کہ جب بندہ منزلِ تسلیم و رضا کی طرف قدم بڑھاتا ہے تو اس کو امتحان دینے کی ضرورت ہوتی ہے، آپ دیکھتے ہیں کہ سونے کو جب تک آگ میں تپایا نہیں جاتا اُسکی اصلیت معلوم نہیں ہوتی، بس آپ یقین کیجئے کہ رب العزت آپ کی صداقت اور آپ کے خلوص کا امتحان لینا چاہتا ہے۔ اے انصار! یزید کا منشا یہ ہے کہ ہم اُسکی بداعمالیوں اور سفاکیوں پر اظہار نفرت نہ کریں، ہم اُس کے آگے سرِ تسلیم خم کردیں اور اسکی اطاعت قبول کرلیں، ظاہر ہے کہ ہم اگر اس پر آمادہ ہوجائیں تو ہمارے لیے کوئی خطرہ نہیں، ہمارے سامنے کوئی مشکل نہیں، ہم نہایت اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کرسکتے ہیں اور دنیا کی بہت سی راحتیں ہمکو مل سکتی ہیں۔ لیکن اے خدائے واحد کے پرستارو! کیا تم اس بات کو جائز رکھتے ہو کہ شریعت اسلام کو درہم برہم کیا جائے، قرآنِ پاک کے احکام کو ٹھکرا یا جائے، اللہ کی قائم کی ہوئی بنیادوں کو متزلزل کیا جائے، محمدؐ کی صداقت کو پامال کیا جائے اور ایک فاسق و فاجر کے ہاتھ پر بیعت کرلی جائے؟

(خدا کے مخلص بندوں نے آوازِ بلند کہا۔ نہیں ہرگز نہیں، ہم اس باطل پرستی کو گوارا نہیں کرسکتے)

انصار کا یہ جواب سنکر حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:-

اے لوگو! مجھے تمہارا جواب سنکر مسرت ہوئی اور میں تمہارے ایمان و یقین کی تعریف کرتا ہوں لیکن میں تم سے پھر یہ کہتا ہوں کہ منزلِ تسلیم و رضا نازک ہے، اس میں بڑی بڑی مشکلات پیش آتی ہیں، ممکن ہے کہ آپ کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کیے جائیں۔ ممکن ہے آپ پر ناقابلِ برداشت مظالم ڈھائے جائیں، ممکن ہے آپ کو پانی کے ایک ایک قطرہ کے لیے ترسایا جائے پس میں کہتا ہوں کہ میں تم سے خوش ہوں، میرا خدا تم سے راضی ہے، میں خوشی سے تمکو اجازت دیتا ہوں جہاں جس کا جی چاہے چلا جائے۔ خدا گواہ ہے کہ میں تم کو مصیبت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ تمہاری تکلیف مجھے گوارا نہیں۔

(پھر آوازیں بلند ہوئیں کہ اے جنت کے وارث، اے صداقت کے حامی ہم آپکی وفاداری اور حق و صداقت کی حمایت سے منھ نہیں موڑ سکتے)

حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا جزاکم اللہ خیر الجزا۔ اب میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے اور تمہارے عزم و استقلال کو قائم رکھے۔

محرم کی دسویں تاریخ ہے، کربلا کا میدان ہے، تلواریں چمک رہی ہیں، نیزے بلند ہو رہے ہیں، ایک طرف ظالموں اور سنگدلوں کا لشکر ہے، دوسری طرف خدا پرستوں کی قلیل جماعت ہے۔ حق و باطل کی معرکہ آرائی ہو رہی ہے، حامیانِ حق میں سے ایک تشنہ لب آگے بڑھتا ہے اور صداقت کی تائید کرتے ہوئے جامِ شہادت نوش کرلیتا ہے۔

دن کے بارہ بجے تک تمام رفقائے مخلصین شہید ہو جاتے ہیں اور اب صرف حضرت امام علیہ السلام باقی رہجاتے ہیں، یکایک خیمۂ اہلبیتؑ سے ایک دردناک آواز سنائی دیتی ہے اور حضرت امام علیہ السلام فوراً وہاں تشریف لیجاتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ معصوم علی اصغر پانی کے لیے مضطرب ہے۔ پیاس کی شدت سے ہیجان ہو رہا ہے، آنکھوں میں حلقے پڑ گئے

ہیں اور قریب ہے کہ یہ گلاب کا پھول مرجھا جائے، دیکھا نہ گیا، بیتاب ہو گئے۔ معصوم کو گود میں لیا، اور میدان میں تشریف لائے، سنگدلوں سے کہا۔

یہ معصوم پیاس کے مارے بیتاب ہے ایک قطرہ پانی کا دیدو تاکہ میں اس کے حلق میں ٹپکادوں، میں نے اگر تمہارا قصور کیا ہے تو یقیناً یہ معصوم تو بے قصور ہے، اس کا جواب زبانِ تیر سے دیا گیا، ایک سنگدل نے چلہ جوڑ کر ایسا تیر مارا کہ معصوم تڑپ اٹھا اور ہمیشہ کے لیے خاموش ہو گیا۔

نورِ چشمِ رسول اللہ کی گردن پر خنجرِ ستم

میدان مقتل کشادہ ہے، ظلم و ستم کی چنگاریاں بلند ہیں، جبر و استبداد کے شعلے بھڑک رہے ہیں، شہید جفا سیدنا حسین علیہ السلام مدافعتِ باطل میں مصروف ہیں۔ بدن زخموں سے لالہ زار ہے، ضعف و نقاہت کی انتہا نہیں یہاں تک کہ آپ گھوڑے سے زمین پر گرے۔ اور ایک شقی القلب شمر ذی الجوشن آپ کے نزدیک آیا اور اپنی استبدادیت کا ثبوت پیش کرنے لگا

آسمان کانپ اٹھا، زمین لرز گئی، تاریکی چھا گئی، جب اس راکبِ دوشِ رسول اللہ کی نازک گردن پر خنجر ستم چلا اور نورانی شہ رگ کو کاٹ دیا۔ رحمتِ الٰہی نے اپنے دونوں ہاتھ بڑھائے اور کہا آؤ میں تمہارے لینے کو بڑھ رہی ہوں۔

لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء و لاکن لا تشعرون

زاہد القادری غفرلہ

تجارت اور اسلام

(از جناب مولانا سید محمود صاحب الوری)

قوموں کا عروج و زوال، فنا و بقا، تمدن و معاشرت کی تہذیب و تنظیم، یہ سب امور تجارت پر موقوف ہیں۔ بلکہ دورِ حاضرہ میں سلطنتیں تک اسی تجارت کی بدولت قائم اور اپنے حلقۂ فرمانروائی کو وسیع کر رہی ہیں۔ دور جانے کی کیا ضرورت ہے، پہلے ہم کو اپنی ہمسایہ قوم ہندو پر نظر ڈالنی چاہیے کہ آج تجارت اُس کے ہاتھ میں ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کا عیش و آرام اُس کے رحم و کرم پر موقوف ہے۔ ہندوستان کے اُس حصّہ کو نظر انداز کیجئے جہاں ہنود بحیثیت مردم شماری مسلمانوں سے زیادہ ہیں، اُس گوشہ پر غور کیجیے جہاں مسلمان مردم شماری میں ہندوؤں سے زیادہ یا برابر ہیں۔

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہاں ہنود قلت آبادی کے باعث مفلوک الحال اور مسلمانوں کے دست نگر ہوتے۔ مگر ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ وہاں بھی ہنود کی قلیل جماعت متمول، صاحب جائداد اور محتاج الیہ بنی ہوئی ہے۔ ہر مسلم کی گردن قلادۂ رہن و سود میں مربوط دکھائی دیتی ہے، سر سے پیر تک کی ہر ضروری چیز اُسی قوم سے لی جاتی ہے مسلمانوں کا شریف سے شریف خاندان بھی قرض اور رہن، ناداری کی پریشانی میں مبتلا ہے۔ دوسری جانب ہر رذیل سے رذیل شخص آسودگی اور بے نیازی کی زندگی گزارتا ہے۔

اس قوم کے تموّل اور آسودگی کے اسباب محتاجِ دلائل نہیں بلکہ بلا کسی برہان کے صاف معلوم ہو رہے ہیں کہ اس قوم کے قبضہ میں تجارت ہے اس لیے یہ ہر جگہ عیش و عشرت سے زندگی بسر کرتی ہے۔ مسلمان قومی حیثیت سے تنزل میں ہیں اور ہنود یوماً فیوماً تمدنی زندگی میں ہم سے ترقی پر ہیں اور ترقی کر رہے ہیں، مسلمانوں کی تمدنی اور معاشرتی زندگی بالکل تباہ و برباد ہوتی جاتی ہے۔

اس کے ساتھ ہی یورپ کی اقوام کا مطالعہ بھی نہایت ضروری ہے، جن کی اجتماعی اور انفرادی زندگی قابلِ رشک معلوم ہوتی ہے۔ یورپ کا تموّل، اُس کی سرمایہ داری محکوم اقوام کی زندگی کے ہر شعبہ پر قابض ہے تا آنکہ مہد سے لیکر لحد تک کے طویل زمانہ میں ہر قدم پر یورپ کی محتاج ہیں۔

غرضکہ دنیا کی تمام قومیں میدانِ تمدّن میں انفرادی اور اجتماعی حیثیت سے نہایت سرعت کے ساتھ پیش قدمی کر رہی ہیں۔

صرف مسلمانوں کی ایک قوم ایسی ہے جو اس ترقی کے دور میں تنزل اور پستی کی جانب گری جا رہی ہے۔

اجتماعی حیثیت سے مسلمانوں میں تجارت نام کو نہیں ہے، جس کا یہ ثمرہ ہے کہ اُن کی تمام دولت دوسروں کے ہاتھ جا کر اُن کو متموّل کر رہی ہے اور ان میں افلاس و تنگدستی کی تخم پاشی ہو رہی ہے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر مسلمانوں کو تجارت سے اس قدر نفرت اور اس سے اس قدر بُعد و ہجر کیوں ہے۔ بعض مسلمانوں کو یہاں تک کہتے سُنا ہے کہ تجارت ہمارا پیشہ نہیں ہے۔ یہ تو بنیوں اور مہاجنوں کے شایانِ شان ہے، لیکن اس انکار کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی جبکہ ہم قرآن حکیم میں اس کے وجوب اور لازمی ہونے کے احکام پاتے ہیں۔ اگر ہمارے دماغوں کا اختلال اس درجہ متجاوز ہو چکا ہے کہ ہم دیگر اقوام کی ترقی کے اسباب کو روزِ روشن کی طرح دیکھکر بھی اپنی حالت میں تبدیلی نہیں پیدا کر سکتے تو ہمیں ہوشیار اور بیدار ہو کر احکام قرآن اور اُسوۂ صحابہ پر تو ضرور غور و فکر کرنا چاہیے کہ ہماری ترقی و اصلاح کا طریقہ ان سے بہتر کوئی نہیں بتلا سکتا اور نہ ان کے فرمودہ احکام کے سوا ہم کسی اور کی اتباع کر سکتے ہیں۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:۔

لا تأکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا	ناحق ایک دوسرے کا مال خورد بُرد نہ کیا کرو

ان تکون تجارۃ۔	تجارت ہو۔
فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ	جب نماز ہوچکے تو اپنی اپنی راہ لو اور خدا کے فضل یعنی معاش کی تلاش میں لگ جاؤ۔
ربکم الذی یزجی لکم الفلک فی البحر لتبتغوا من فضلہ۔	تمہارا پروردگار وہ قادر مطلق ہے جو جہازوں کو سمندروں میں چلاتا ہے تاکہ تم اُسکے فضل میں معاش طلب کرو۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی عملی تجارتی زندگی دیکھو اور اُس پر عمل کرو۔

حضرت عمر فاروق جب خلیفہ ہوئے تو فرمایا۔ لوگو! تمہیں معلوم ہے کہ میں تاجر تھا اور اسی کے ذریعہ سے اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پرورش کرتا تھا۔ (الریاض النضرہ)

حضرت ابوبکر نے فرمایا کہ میں قریش میں سب سے بڑا تاجر اور سب سے زیادہ مالدار تھا (الریاض النضرہ)

حضرت زبیر بہت بڑے تاجر تھے آپ کی تجارت بہت کامیاب تھی۔ لوگوں نے پوچھا کہ آپ کی تجارت میں اس قدر ترقی کیونکر ہوئی۔ آپ نے جواب دیا کہ اوّل تو میں خراب مال نہیں لیتا دوسرے یہ کہ نفع کے ہی پیچھے نہیں پڑا رہتا۔ (الریاض النضرہ)

حضرت عثمان بہت بڑے تاجر تھے، چنانچہ ایک دفعہ آپ ہزار اونٹ غلہ لیکر شام سے آئے، مدینہ کے تجار یہ سُنکر آپ کے پاس آئے اور کہا کہ آپ یہ سب غلہ فروخت کر دیں۔ حضرت نے فرمایا کہ تم شام کی خریداری پر فیصدی کیا نفع دوگے۔ اُنہوں نے کچھ مقدار بتائی آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک خریدار اس سے زیادہ نفع دے رہا ہے۔ تاجرو! گواہ رہو کہ میں نے یہ سب غلہ راہ خدا میں دے دیا۔ (الریاض النضرہ)

حضرت عباس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا بھی تجارت کرتے تھے۔ (الریاض النضرہ)

حضرت طلحہ کی تجارت بھی بڑے اعلیٰ پیمانہ پر تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ آپ نے ایک دن میں لاکھ درہم اللہ کی راہ میں خرچ کیے۔ اور اسی تجارت سے اُن کی زمینداری بھی بہت ترقی پر تھی چنانچہ اُنہوں نے اپنی ایک زمین سات لاکھ میں فروخت کی۔ (طبقات ابن سعد جلد ۳)

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر و بیشتر تجارت ہی کرتے تھے جس سے نہ صرف اُنکی مالی و تمدنی حالت درست ہوئی بلکہ اس کثرت سے اُن کو نفع ہوتا تھا کہ قوم کے بڑے بڑے کام نکلتے تھے۔

اس عملی زندگی کے بعد بھی اگر ہم کروٹ نہ لیں اور اپنی اصلاحی تدابیر پر نظرِ ثانی نہ کریں تو ہم سے بدبخت دنیا میں کون ہو سکتا ہے۔ صحابہ کا اُسوۂ حسنہ ہماری تمام خرابی و بربادی کا سب سے آخری علاج ہے۔ واللہ الموفق والمعین وبہ نستعین۔

(*)

مسلمانوں کی علم پروری

مسلمانوں نے اپنی حکومت اور دولت کا سنگ بنیاد رکھتے ہی علوم و معارف کی اہمیت کو محسوس کر لیا تھا۔ اور یہ اس وجہ سے کہ دین اسلام جس طرح اپنے پیرودں کو روزہ نماز زکوٰۃ کی دعوت دیتا ہے۔ اس طرح حصولِ علم و حکمت کی بھی۔ یہی نہیں بلکہ اس نے علم ہی کو جہالت و بددینی کی تاریکیوں سے نکل کر ایک ترقی کرنے والی زندگی اور حُسنِ ایمان کا ذائقہ واحد قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد باری ہوا کہ:۔

هل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون — علم والے اور بے علم برابر نہیں ہو سکتے۔

قل ربی زدنی علما — کہیے دعا کیجیے کہ خدایا مجھے زیادہ علم دے

یؤتی الحکمة من یشآء ومن یوت الحکمة — خدا جسے چاہتا ہے (علم و) حکمت دیتا ہے اور جسکو

فقد اوتی خیرا کثیرا — جسکو علم وحکمت دیا گیا اُسکو بہت سی بھلائیاں وخوبیاں دی گئیں۔

اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ:۔

العلم فریضۃ علی کل مسلم ومسلمۃ — علم کا حصول ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے

اطلبوا العلم ولو کان بالصین — علم کو حاصل کرو اگرچہ وہ چین ہی میں کیوں نہ ہو۔

وتلک الامثال نضربھا للناس وما یعقلھا الا العالمون۔ — یہ مثالیں ہم لوگوں کی بصیرت کیلیے بیان کرتے ہیں مگر اُن کو صرف عالم لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔

اور یہی نہیں بلکہ علم کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا ایک معیار قرار دیا۔ معتقداتِ مذہب اور معاملات سب میں، چنانچہ اس کی مخالفت کرنے والوں کی نسبت ارشاد ہوتا ہے:۔

تمہارے پاس علم ہو تو نکالو اور بتاؤ۔

غرض اسلام ان آیات اور امثال سے عربوں میں نشر علوم و معارف کا بڑا قوی آلہ اور جذبۂ عاملہ ثابت ہوا، اور عرب حصول علم کے لیے اس عزم و استقلال اور ہمت وجسارت سے اُٹھے جس کو کوئی طاقت نہیں توڑ سکتی تھی۔ وہ مختلف ممالک اور اقطاع عالم میں پھیل گئے نیز اپنے مقبوضہ ممالک میں دیگر اجنبی اقوام کو اُنہوں نے بکشادہ پیشانی تعلیم و تعلم کے لیے جگہ دی اور ترقی علوم و معارف کے جو جو ذرائع ہو سکتے تھے اُن کے اختیار کرنے میں کبھی کسی قسم کی پہلوتہی نہ کی۔ چنانچہ ظہور اسلام کے قرنِ اول ہی میں اُنہوں نے ہنود، اہل فارس، یونان روما غرض جتنی قومیں ان سے پہلے گزر چکی تھیں یا اُن کی معاصر تھیں اُن سب کے علوم سے اپنے دامن پُر کرنے لگے اور دیگر اقوام کی جس قدر تالیفات اُن کے ہاتھ لگیں سب کو اپنی زبان میں منتقل کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ عرب کے اُمراء و ملوک بھی اس میدان میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرتے تھے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بڑی تعداد میں انہوں نے تالیفات کا ذخیرہ بہم پہنچا لیا۔

علوم و معارف سے عربوں نے استفادہ کیا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ بڑے بڑے کتب خانوں کے قیام اور کتابوں کی فراہمی کے لیے رشک و رقابت کا بازار گرم رہتا تھا۔ قاہرہ اور اسکندریہ میں بکثرت کتب خانوں کی بنیادیں پڑ گئیں۔

اِن کے علاوہ عربوں کے اور بہت سے کتب خانے بغداد، طرابلس شام اور فارس میں تھے، اور جس زمانہ میں اندلس عربوں کے زیر نگیں تھا وہاں بھی ان کے سات سو کتب خانے موجود تھے۔ انہی میں قرطبیہ کا وہ مشہور کتب خانہ بھی ہے جس میں کتابوں کی تعداد چار لاکھ تک پہنچ گئی تھی۔

عربوں نے فنون ادبیہ میں بھی وہ سب کچھ حاصل کر لیا تھا جو انسانی ذہنوں کی جلا اور ترقی ذکاوت کے لیے ضروری خیال کیا جاتا ہے اور جس سے اُن کی ذہانت طباعی کا حیرت انگیز ثبوت ملتا ہے یا مخصوص میدانِ شعر میں وہ ترقیاں کیں کہ وہ بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں کہ جس قدر شعراء اُنہوں نے پیدا کیے دنیا کی تمام قومیں ملکر بھی اتنی تعداد پیش نہیں کر سکتیں۔ علوم میں ان کو جو تفوّق حاصل ہوا وہ اُن اسالیب اور اصول کی بدولت تھا جو خود اُنہوں نے مباحث علمیہ میں ایجاد و اجتہاد کیے تھے، اور یہ اسلوب اُنہوں نے فلاسفۂ یونان سے اُس وقت اخذ کیے جب وہ بات پایۂ تحقیق کو پہنچا چکے کہ اسلوب عقلی و نظری معراج ترقی پر پہنچانے کا ذریعۂ صحیح نہیں ہو سکتا۔ منزلِ حقیقت تک پہنچنے کی آرزو اُن کے دل کو بے چین رکھتی تھی لہٰذا عقلی اور نقلی اسالیب کے بجائے مشاہدۂ حوادث سے کام لینے کی ضرورت تھی اس وجہ سے انہوں نے مباحث علمیہ میں اصول متعارفہ اور دستور علمی و حسّی کو اپنا شعار بنایا۔

ہندسہ اور ریاضی میں بھی اُنہوں نے آلات سے کام لیا۔ علم منطق کے لیے بہت کچھ سامان تیار کیا۔ علم مکانیکا اور علم موازنۃ السوائل (سیالات (بہنے والی چیزوں) کے اندازہ کرنے کا علم) برتنوں پر پالش اور ملمع اور دیواروں پر سفیدی وغیرہ کرنے کا علم - اور

نظریہ بصیرت والابصار (روشنی اور نگاہوں کا نظریہ) وغیرہ پر اُنہوں نے جو متعدد کتابیں لکھی ہیں، اُن کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عربوں نے اپنے مسائل علمیہ کو حل کرنے میں جو کامیابی حاصل کی وہ تجربہ اور آلات کے واسطہ سے کی ہے، یہی وہ چیزیں تھیں جنہوں نے عربوں کو اس قابل بنادیا اور اُن میں یہ بصیرت پیدا کر دی کہ وہ علم الکیمیا کے واضع (موجد اوّل) اور تقصیر (گھٹانا کم کرنا) تصغیر (چھوٹا کرنا) اسالت (لمبائی پیدا کرنا، رقیق کر دینا) تصفیہ (صاف کرنا، میل اور کھوٹ دور کر دینا) کے تمام آلات کے موجد اور مکتشف (انکشاف و ایجاد کرنے والے) ہوگئے، اور درحقیقت یہی وہ اسباب تھے، جنہوں نے عربوں کو مباحث فلکیہ (مسائل علم ہیئت) میں آلات اور اسطرلابوں (ستاروں کے باہمی بعد وغیرہ کو قیاس کرنے کا آلہ اسطرلاب کہلاتا ہے) کا استعمال بتایا، اور یہی وہ ضروریات تھیں جنہوں نے علوم کیمیاوی میں میزان (ترازو اور پیمانوں) سے کام لینا بتایا۔ اور اُن کو اپنے اس نظریہ (عمل) پر پورا اعتماد تھا۔ اور اس نے فلکی زائچوں اور اجرام کا دیہ کے نوعی اوزان کے لیے عمل جداول کی طرف راہ نمائی کی۔ (زائچات وہ جدولیں اور خطوط جن سے ستاروں کی حرکات معلوم کی جاتی ہیں) بغداد اور قرطبہ اور سمرقند میں اُن کی کئی رصد گاہیں تھیں۔ اور اسی ذوق و ضرورت نے اُن کو ہندسہ اور حساب مثلثات میں نمایاں ترقی کر کے معراج کمال پر پہنچا دیا، اور یہی جذبہ تھا جس نے علم الجبر (الجبرا) کی ایجاد کا سہرا اُن کے سر باندھا، اور ہندوستانی ہندسوں کے استعمال پر آمادہ کیا۔ یہ تمام علمی ترقیاں اسی کا نتیجہ و ثمرہ تھیں کہ عربوں نے ارسطو کے اسلوب استدلالی کو افلاطون کے استفہامی مقالات پر ترجیح دی۔ اس طرح کتابوں کی فراہمی، اُن کو نہایت منظم صورت میں رکھنے کے طریقے۔ علوم کرنے کے شوق نے اُن کو یہ اصول بتایا کہ کتبخانے قائم کریں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ مامون نے بغداد میں جو کتابیں منگوائی تھیں وہ سو اونٹوں

پربار ہو کر آئی تھیں۔ شاہنشاہ میخائیل سوم اور مامون میں جو معاہدۂ صلح ہوا ہے اُس کی ایک شرط یہ بھی تھی کہ قسطنطنیہ کا ایک کتب خانہ ہم کو دیا جائے جس میں نہایت قابلِ قدر علمی ذخائر تھے۔ ان کتابوں میں ایک نادر الوجود کتاب "ریاضیات کا دیہ بر" بطلیموس" کی تصنیف تھی۔ پھر اُس کا ترجمہ مامون نے اپنے حکمِ خاص سے کرایا اور اس کا نام "آثار بطلیموس" رکھا۔ کتب خانوں کے قیام پر اس قدر توجہ صرف کی گئی کہ صرف قاہرہ (مصر) کے کتب خانہ میں ایک لاکھ کتابیں تھیں جن کی کتابت اور جلد بندی پر غیر معمولی مصارف ہوئے تھے کیونکہ اس وقت تک مطالعہ کا وجود نہیں ہوا تھا۔ ان کتابوں میں چھ ہزار پانسو جلدیں صرف علومِ طب و فلکیات پر تھیں۔ اس کتب خانہ کا یہ اصول تھا کہ وہ قاہرہ میں رہنے والے طلبہ کو عاریۃً کتابیں دیتا تھا، اور اس کتب خانہ میں دو کرۂ ارض بھی تھے۔ جن میں سے ایک چاندی کا اور دوسرا سونے کا، اور بیان کیا جاتا ہے کہ اوّل الذکر کرۂ خاص بطلیموس مشہور فلکی کا بنایا ہوا تھا جس پر تین ہزار کی امرت (یونانی طلائی سکہ) (ایک کردن ۱۲ کا ہوتا ہے) صرف ہوئے تھے۔ اس کے بعد خلفاءِ اندلس کے کتب خانے پر نظر کیجیے جس میں چھ لاکھ کتابیں تھیں۔ اور جس کی فہرست چوالیس جلدوں میں تھی۔ اس کے علاوہ اندلس ہی میں ستر کتب خانے عام (پبلک) تھے، اور خاص (پرائیویٹ) کتب خانے بے شمار، علمی ذوق کا یہ عالم تھا کہ ایک عرب فاضل نے سلطان بخاری کی دعوت کو صرف اس عذر کی بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اس کی کتابوں کو لے جانے کے لیے چار سو اونٹوں کی ضرورت تھی۔ اس کے علاوہ ہر ایک بڑے کتب خانہ سے متعلق ایک دار الکتابت اور دار الترجمہ (ترجمہ اور کتابت کا مکان) بھی ہوتا تھا۔ بعض خاص (پرائیویٹ) کتب خانوں میں بھی اس کا انتظام تھا اور نہایت معقول۔ چنانچہ ہونیاں (الناس) یہودی طبیب بغداد میں اس قسم کے ایک عہدہ پر فائز۔ اور اسی کتب خانہ کے دار الترجمہ میں مقیم تھا۔ ۸۰۵ء

میں اس نے ارسطو طالیس، افلاطون اور بقراط، جالینوس وغیرہ کی کتابیں ترجمہ کیں۔

رہیں جدید تالیفات تو بغداد یونیورسٹی میں جس قدر اساتذہ تھے گویا اُنکی عادت ہی میں یہ بات داخل تھی کہ فروعات علمیہ پر کتابیں تالیف کرتے تھے۔ جنکی بھی ضرورت داعی ہوتی تھی، یا جن کی اُن سے فرمایش کی جاتی تھی، اور ہر خلیفہ کا ایک خاص مصنف الگ ملازم ہوا کرتا تھا جو اُس کے زمانہ کی تاریخ لکھتا تھا۔ جن حضرات نے حکایات وقصص کی کتابوں مثلاً الف لیلہ ولیلہ کو دیکھا ہے وہ کہہ سکتے ہیں کہ جو عربوں کو (ڈراما) تمثیل اور تصورشعری پر کس قدرت حاصل تھی۔ اور اُس کا کیا پایہ تھا۔ غرض عرب کسی ایک علمی حد میں محدود نہ سہے بلکہ انہوں نے ہر علم، ہر فن میں کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً تاریخ قانون شریعت (فقہ) سیاست، فلسفہ، سوانح عمریاں ..... گھوڑوں اور اونٹوں تک کی سوانحعمریاں، علم الحیوانات وغیرہ پر کتابیں، یہ تمام علوم وفنون کی کتابیں ملک میں شائع ہوتی اور پھیلتی رہیں۔ گورنمنٹ کی جانب سے کسی قسم کی نگرانی اور روک ٹوک نہ تھی۔ اور ان کی نسبت یہ لکھنا صحیح ہے کہ بہت زیادہ معلومات کا خزینہ اور لاتعداد تھیں۔ نیز کتب جغرافیہ، کتب لغت (ڈکشنریوں) کے علاوہ اُن کے یہاں انسائیکلوپیڈیا (دائرۃ المعارف العلمیہ) بھی تھی۔ جسے محمد بن عبداللہ نے تالیف کیا تھا۔
عرب نہایت عمدہ، صاف ستھرا، سفید، باریک، مضبوط کاغذ بنانے میں بھی کمال اور اس صنعت کا بہترین ذوق رکھتے تھے۔ وہ مختلف رنگوں کی سیاہیاں تیار کرنا کتابوں کے حواشی اور سرورق کی نقاشی میں عجیب کمال دکھاتے تھے۔ وہ مختلف رنگوں کے نقش ونگار اور رنگین جدولوں سے مزین کرتے تھے۔ اور ہر لوح بالکل انوکھی بناتے اور اُس پر سونا چڑھاتے تھے۔

اسلامی عربی حکومت بہت سے مدارس (ہائی اسکول) اور مکاتب (پرائمری اسکولز)

کلیّہ (کالج) بھی رکھتی تھی۔ ممالک مُغلیہ، جہاں سے ترک اور تاتاری آئے تھے، نیز مراکش، اندلس وغیرہ متعدد مدارس وکلیات سے مملو تھے، اور اس ترقی پذیر حکومت کے مقبوضہ ممالک کے ایک گوشہ میں فلکی رصدگاہ بھی اور یہ حکومت وسعت و ترقی کے آخری مدارج تک پہنچ گئی تھی، جہاں سب سے زبردست اور بعد کی شاہنشاہی حکومت کو بھی کبھی پہنچنا نصیب نہ ہوا تھا۔ کواکب کے دیکھنے اور اُن کی رفتار معلوم کرنے کے لیے یہ سمرقند کی بہترین رصدگاہ تھی، اور اسی کے مقابلہ میں دوسری طرف اندلس میں رصدگاہ "جیراک" تھی۔

مسلمانوں نے علوم وفنون کی حفاظت وحمایت میں جو کوششیں کی ہیں اُن کا ذکر کرتے ہوئے دنیا کا مشہور مورخ گبن لکھتا ہے :-

مسلمانوں کے امراء تمام اطراف عالم میں علم وعلماء کی حمایت میں خاص طور پر بادشاہ سے لڑتے جھگڑتے رہتے تھے، اور علماء کی حمایت وحوصلہ افزائی جو کچھ اُنہوں نے کی اُس کا یہ نتیجہ تھا کہ ذوقِ علمی نہایت وسیع عرض وطول میں پھیل گیا تھا۔ یعنی سمرقند و بخارا سے لگا کر فارس وقرطبہ تک ایک مسلمان بادشاہ کے ایک وزیر کا یہ واقعہ قابلِ ذکر ہے کہ اُس نے دو لاکھ دینار (اشرفیاں) بغداد میں ایک کلیۂ علمیہ (کالج) کی تعمیر میں صرف کیے، اور پندرہ ہزار دینار سالانہ (اشرفیاں) اس کے مصارف کے لیے وقف کیے، اس کالج میں چھ ہزار متعلم تعلیم پاتے تھے، ان میں امیر وغریب بلاتفریق سب تھے، کالج کی چار دیواری کے اندر ایک بڑے سے بڑے سردار ورئیس کا بیٹا، اور ایک غریب سے غریب مزدور و دستکار کا بیٹا دونوں برابر تھے، کوئی خاص امتیاز نہ تھا، بلکہ غریب طلبہ سے تعلیم کی فیس معاف تھی، اور ان کے اساتذہ خود انکو بڑے بڑے وظائف دیتے اور دلواتے تھے۔ ان مدارس کے کتب خانوں میں جدید ادبی و علمی تصانیف لکھوا لکھوا کر جمع کی جاتی تھیں تا کہ اہلِ علم کی ضرورتیں پوری ہوں، اور

اہلِ دولت کا بڑھتا ہوا کتابوں کے جمع کرنے کا شوق پورا ہو۔

یہی وہ واقعات ہیں جو اسلامی دائرۃ المعارف اور علمی و تاریخی صفحات (کتب تواریخ وغیرہ) میں حیرت اور فخر کی روشنائی سے لکھے ہوئے ہیں، اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سلف صالحین کو نشرِ علوم و معارف میں کس قدر دلچسپی تھی۔ کیا خلف اس داستانِ حیرت زا سے عبرت حاصل کرینگے اور اس راہ میں اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کریں گے، تاکہ جہل و نادانی کے بادل ہٹ جائیں اور اُن کی عقل و فہم کی روشنی پھر دشمنوں کی نگاہوں کو خیرہ کرنے لگے۔ دل و دماغ پھر منور ہوجائیں، اور یہ اس لیے ضروری ہے کہ شاہراہِ ترقی و تقدم میں بھی اُن کا پہلا قدم ہوسکتا ہے، ورنہ پھر اور زیادہ تباہی و بربادی ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

(ترجمہ از عربی) محمد حسین محوی عفی عنہ صدیقی

(لکچرار عثمانیہ کالج) اورنگ آباد

قومی تمدن کی ایک زبردست تجویز

قومی ترقیات کا خوشگوار مستقبل

شاید آپ نے تمدن کے اس پہلو پر کبھی غور کیا ہو کہ ہندوستان میں غیر قومی عنصر (ہمارا مطلب مشرکین سے ہے) مسلمانوں پر غالب کیوں ہے اور مسلمان اُن کے غلبۂ اثر سے اب تک محفوظ و مصئون کیوں نہیں ہو سکے؟

کسی مسئلہ کو معمولی سمجھکر نظر انداز کر دینا اور بات ہے۔ لیکن اگر بامعان نظر دیکھا جائے تو یہی مسئلہ ارتقائے تمدن کی جان اور معراج قومیت کی روح رواں نظر آئیگا، پھر آپ اس مسئلہ کو ایک بار اچھی طرح حل کیوں نہیں کر لیتے۔

مشرکین کے غلبہ کا سبب اصلی صرف یہ ہے کہ ہم نے اپنے جذبات لطیف اُن کے اختیار میں دیدیے ہیں اور وہ ہم پر بہرحال حاوی ہیں۔ ہم مایحتاج حیات کے لیے ہر وقت اُن کے دست نگر ہیں، یہاں تک کہ اگر ایک کنکری نمک ہمیں درکار ہوتا ہے تو ہم اُس کے لیے بھی اُن کی بارگاہ کبر و غرور کے سامنے دست سوال پھیلائے کھڑے ہوتے ہیں۔

مشرکین باوجودیکہ ہماری ہی طرح ہمارے ہمسایہ ہیں، تاہم کسی حالت میں ہمارے محتاج نہیں۔ ضروریات کے تمام اسباب اُن کے قبضہ میں ہیں، اگر مسلمان اُن سے خفا ہو جائیں تو اُنہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر آج وہ اپنی دوکانوں، اور کارخانوں کو مسلمانوں پر مسدود کر دیں تو یقیناً اُنہیں سخت تکالیف کا سامنا ہو۔

باوجود اس خودداری کے وہ مسلمانوں کے محتاج و دست نگر نہیں ہیں اور نہیں

ناپاک و نجس خیال کرتے ہیں، حالانکہ قرآن کریم صاف الفاظ میں تعلیم دیتا ہے۔
"اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ"

خدا تو کہے کہ مشرک نجس اور ناپاک ہیں اور مشرک کہیں کہ مسلمان ناپاک ہیں۔ پھر ادبار زدہ مسلمان اپنے طرزِ عمل سے اس کا ثبوت دیتے ہیں کہ بے شک ہم ناپاک ہیں، اور مشرک پاک و صاف۔

کیا یہ غلط ہے۔ کیا مسلمان مشرکین کے ہاتھوں کی بنائی ہوئی ہر چیز استعمال نہیں کرتے؟ کیا مسلمان اُن کے ہاتھ سے پانی نہیں پیتے؟ کیا مسلمان ہر تر و خشک چیز اُن سے لینے میں پس و پیش کرتے ہیں؟ کیا مسلمان اُن پر ہر قسم کا معاشرتی و اقتصادی اعتقاد نہیں رکھتے؟

مگر کیا ایک ہندو کسی مسلمان کے ہاتھ کی بنی ہوئی کوئی چیز کھا سکتا ہے؟

کیا ایک ہندو مسلمان کے ہاتھ سے پانی پی سکتا ہے؟

کیا ایک ہندو (جب تک وہ بالکل مجبور نہ ہو جائے) کسی مسلمان سے کوئی خشک چیز لینا پسند کرتا ہے؟

کیا ایک ہندو کی نگاہ میں کوئی مسلمان قابلِ اعتماد و اعتبار ہے؟

ان سوالات کا جواب جو کچھ ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ آپ دن رات دیکھتے ہیں کہ ہندو مسلمانوں سے چھوت چھات رکھتے ہیں اور مسلمان ہیں کہ اُن میں خلط مبحث کی طرح ملتے چلے جاتے ہیں۔

آخر یہ ایسی کونسی اہم مشکل ہے جو اب تک مسلمانوں سے حل نہ ہو سکی۔ اگر آج مسلمان عہد کرلیں کہ وہ ہندو کے ہاتھ کی بنی ہوئی یا اُن کی دُکان پر رکھی ہوئی کوئی چیز استعمال نہ کرینگے تو کل ہی مسلمانوں کی خودداری ہندوؤں کی خودنمائی کو شکست دیکتی ہے۔ مسلمان اقتصادیات میں تمام دوسری قوموں سے پیچھے ہیں، لیکن اگر وہ ہندوؤں

سے مطالعہ کرلیں تو اُن کی اقتصادی حالت آج - آج نہیں بلکہ ابھی سنبھل سکتی ہے -
کیا مسلمانوں کے لیے قرآنِ کریم سے زیادہ کوئی اور صحیفہ قابلِ تعظیم و تسلیم ہے ؟
اگر نہیں تو پھر وہ اُس کی آیات کا احترام کیوں نہیں کرتے ؟ خصوصاً وہ آیت جو کسی تاویل و توجیہ کی محتاج نہیں جس کے معنی صاف اور مطلب بالکل آئینہ ہے جب مسلمانوں کا خدا مشرکین کو نجس کہتا ہے تو مسلمان مشرکین کو پاک کس طرح سمجھتے ہیں ؟ کیا وہ ہندوؤں کو مشرک نہیں سمجھتے ؟ اور مشرک کے سر پہ کیا سینگ ہوتے ہیں ؟
یہ روز جمنا کی پرستش کرنا ، مندروں میں مورتی پوجا کرنا ، دیوتاؤں کو حاجت روا ماننا - دیویوں کو کفیل کار سمجھنا ، شرک نہیں ہے تو بدترین شرک ضرور ہے -
جب وہ مشرک ہیں تو فیصلۂ الٰہی کے مطابق نجس بھی ہیں ، اور جب وہ نجس ہیں تو اُن کے افعال و اوضاع سب نجس ہیں - پھر آپ نماز پڑھتے ہیں ، روزہ رکھتے ہیں ، زکوٰۃ دیتے ہیں ، زہد و اتقا کے دعویدار ہیں ، اور نجس ہاتھوں کی بنی ہوئی اشیائے غلیظ استعمال کرنے پر اس قدر حریص ہیں کہ آپ کا ذہن کبھی اُن کے نقائص کی طرف متوجہ بھی نہیں ہوتا -
آپ کے اعمال و افکار میں طمانیت و لطف کا فقدان ہے ، وہ کیوں ؟
صرف اس لیے کہ آپ نجس قوم کے ہاتھوں کی بنی ہوئی چیزیں استعمال کرتے ہیں -
اگر آپ آج ان کا استعمال ترک کر دیں اور مسلمانوں کی بنائی ہوئی چیزیں استعمال کرنے لگیں تو آپ کو ہر بات میں وہ لطف حاصل ہوگا جس کے آپ متمنی ہیں
بس بسم اللہ کہکے عہد کر لیجیے کہ آپ آج سے ہندوؤں کی بنائی ہوئی کوئی چیز نہ کھائینگے نہ پئیں گے اور نہ اُن سے کسی قسم کا اقتصادی تعلق روا رکھیں گے -
اِس عہد کے بعد جب آپ آنکھیں کھولکر دیکھینگے تو مسلمان دوکاندار ہر چیز آپ کے ذوق و مذاق کے مطابق لیے ہوئے نظر آئینگے - اگر ان میں کچھ کمی ہو تو اُس کے پورا

کرنے پر بھی آپ ہر وقت قادر ہیں۔

اس عہد کے بعد (بشرطیکہ یہ عہد استوار اور عالمگیر ہو) مشرکین کا تختہ ضرور اُلٹ جائیگا اور جو غلبہ اُنہیں آج مسلمانوں پر حاصل ہے وہ بالکل کمزور ہو جائیگا۔ وہ آپکی خوشامد کرنے لگیں گے اور آپ کی اقتصادی حالتیں خودبخود اصلاح و ترقی کی طرف متمائل نظر آنے لگیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

کاش مسلمان اس مضمون کو من حیث المضمون ایک نظر دیکھکر خاموش نہ ہو جائیں اور اُن میں تعمیر و عمل کا جذبہ فوری پیدا ہو جائے۔

سیماب صدیقی الوارثی اکبر آبادی

فردوسِ محبّت

(۱)۰

سولہ گھنٹے دنیا و مافیہا سے بے خبر رہنے کے بعد آخر مس میری رینلڈ کے نیم مُردہ جسم میں ایک جنبش پیدا ہوئی۔ خاموش سمندر کی ایک لہر اٹھکھیلیاں کرتی ہوئی سطحِ آب سے بلند ہوئی اور اُس کے آغوش میں آکر مچل گئی۔ دو نشیلی اور مخمور آنکھیں ایک ساتھ کھل گئیں اور میری اُس خواب سے جو موت کا پیش خیمہ تھا بیدار ہوگئی۔ اُس نے اپنے تمام بدن میں ایک ناقابلِ برداشت درد محسوس کیا۔ سر شدّت درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ سمندر ایک سکون کے ساتھ رقص کر رہا تھا۔ اُس نے دیکھا کہ سورج اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ جلوہ افگن ہے، اُس کا عکس سمندر میں نمایاں ہو کر پانی کے اندر ایک روشن چراغ کا منظر پیش کر رہا ہے۔ اُس نے انگڑائی لی اور وہ اُٹھ کر بیٹھ گئی۔ اب اُسے معلوم ہوا کہ وہ ایک ویران جزیرہ پر پڑی تھی۔ اُس نے اپنا سر پکڑ لیا اور غور کرنے لگی۔ اُس کے ہوش و حواس مجتمع ہونے لگے اور اُسے یاد آیا کہ وہ ایک شکستہ کشتی پر تھی جب وہ بیہوش ہوئی تھی۔ تمام واقعات یکے بعد دیگرے اُس کی آنکھوں کے سامنے آگئے۔ تلاطم کے تباہ کن نظارے جنہیں وہ سولہ گھنٹے پہلے دیکھ چکی تھی اُس کی آنکھوں میں پھر گئے۔ اُس نے اپنے لباس کو دیکھا جو اس کے جسم پر خشک ہو کر اپنی تمام رعنائی کھو چکا تھا۔ وہ حیران ہوئی جب اُس نے اپنی کمر میں ایک "لائف بیلٹ" دیکھی اُسے اچھی طرح یاد تھا کہ وہ اپنے کمرے سے ایسے گھبراہٹ کے عالم میں نکلی تھی کہ کوئی چیز اپنے ہمراہ نہ لا سکی تھی۔ اس نے اس پیٹی کو نکالا اور اس کا مطالعہ کرنے لگی۔ پیٹی کی پشت پر "کمرہ نمبر ۱۶ ایس ایس کلیوپٹرا" لکھا تھا۔ وہ غور کرنے لگی کہ میرے کمرے کا نمبر صرف ۳ تھا۔ یہ ۱۶ نمبر کی پیٹی کہاں سے آگئی۔ کلیوپٹرا جہاز ہمیشہ کے لیے سمندر کے آغوش میں ساکن ہونا چاہتا تھا۔

اُس کے تمام مسافر قریب قریب تلاطم کی نذر ہو چکے تھے۔ میری تنہا ایک جزیرے پر بیٹھی ان خیالات کو مجتمع کر رہی تھی۔ لائف بیلٹ سامنے تھی اور اُس کے تمام غور و فکر کا مرکز تھی۔ آخر اُسے یاد آیا کہ ۶۱ نمبر کمرے میں "حفیظ" تھا۔ ہاں وہ حفیظ جس سے اُسے دلی نفرت تھی وہ حفیظ جس کے متعلق ایک انگریز نے "میری" سے کہا تھا۔ "وہ مسلمان ہے۔ اور مسلمان اس قابل نہیں کہ صحیح معنوں میں شریف سمجھے جائیں۔" ہاں اُسے حفیظ سے نفرت تھی اور اس نفرت کا اظہار وہ ان ۱۴ روز میں جو دونوں کو جہاز پر گزرے تھے اچھی طرح کر چکی تھی۔ اُسکی آنکھوں کے سامنے حفیظ کا مجسمہ بےکسی کی تصویر بن کر آ گیا۔ جہاز پر دو تین ہیشتر ہوئے ایک "بال" ہوا تھا اور حفیظ نے دو دفعہ اُس سے گزارش کی تھی کہ وہ کم از کم ایک دور اُسکے ہمراہ ناچ لیے۔ مگر اُس نے اُسے نہایت مغرورانہ انداز میں جھڑک دیا اور صاف کہدیا تھا:
"تمہارا مجھ سے کوئی ایسی درخواست کرنا میری توہین کرنا ہے۔" اب اُسے محسوس ہوا کہ میری جان صرف حفیظ نے بچائی۔ آہ اس حفیظ نے جس کی دل شکنی میں بارہا کر چکی تھی۔ آہ کیا وہ اتنا شریف ہو سکتا ہے کہ میری جان بچانے کے لیے اپنی پیٹی میری کمر میں ڈال دے اور خود ....

اس کی نظر اچانک اُٹھی اُس نے دیکھا کہ ایک مہیب جانور سمندر کی سطح سے سر نکالے اُسے دیکھ رہا ہے، وہ گھبرا کر اُٹھی اور سراسیمہ ہو کر بھاگی۔ وہ صرف بیس پچیس قدم گئی تھی جب اُسے معلوم ہوا کہ وہ اس خطرناک آبی درندہ سے محفوظ ہے، وہ آہستہ آہستہ اپنی مملکت کا جو قضاؤ قدر نے اُسے عطا کی تھی۔ جائزہ لینے لگی۔ یہ جزیرہ قطعی ویران تھا۔ ریت کے ذرّوں کے سوا اور کچھ نظر نہ آتا۔ کہیں کہیں عظیم الشان چٹانیں نمایاں تھیں۔ متعدد درخت تھے مگر کسی ذی روح کا پتہ نہ تھا۔ اُس کا بدن اس تھوڑی سی گردش کے بعد زندگی محسوس کرنے لگا۔ اُسے بھوک معلوم ہوئی مگر وہاں تھا کیا۔ آخر وہ ایک درخت کے سائے میں بیٹھ گئی۔

اُس کی نظریں سمندر کی طرف تھیں اور اُس کے خیالات منتشر۔ جب اُس نے اپنے بہت نزدیک قدموں کی آہٹ سُنی وہ ادھر متوجہ ہوئی اور دیکھا..............

حفیظ ایک تبسم کے ساتھ اُس کے پاس کھڑا تھا اُس نے مُنہ پھیر لیا اور ایک معذورانہ انداز سے دوسری طرف دیکھنے لگی۔ حفیظ کی آواز یہ کہتی ہوئی سُنائی دی "کیا آپ کچھ ناشتہ نہ کرینگی ؟" اُس نے اُسی انداز میں جواب دیا "لیکن یہاں ہے کیا" حفیظ نے چند " ناریل اُس کے سامنے پیش کیے۔ اور اُس کے برابر بیٹھکر اُن کے توڑنے میں مشغول ہوگیا۔
دونوں اپنے اپنے خیالات میں غرق، اس ناشتہ سے بے تکلف فیضیاب ہونے لگے۔

(۲)

آفتاب کی شعاعیں درخت کے پتوں میں سے چھن چھن کران پر پڑنے لگیں۔ حفیظ کھڑا ہوگیا اور اُس نے کہا " اب ہمیں کیا کرنا چاہیے" "میری" نے جواب دیا "موت کی تیاری" حفیظ مُسکراکر چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"میری" نے کہا " میں بہت پیاسی ہوں " حفیظ بولا " آئیے یہاں سے تھوڑی دور ایک چشمہ ہے۔ حفیظ نے رہنمائی کی اور میری اُسکے پیچھے پیچھے روانہ ہوگئی۔ چشمہ نہایت صاف اور شفاف پانی اپنے آغوش میں لیے اپنی کس مپرسی پہ آنسو بہا رہا تھا۔ حفیظ نے ناریل کے ایک ٹکڑے میں پانی بھر کر پیش کیا اور میری خوب سیر ہوکر اپنی زندگی میں پہلی دفعہ خدا کی اس قدرتی نعمت سے فیضیاب ہوئی۔ اُس نے پوچھا " کیا آپ نے اس تمام جزیرے کی سیر کی ہے" حفیظ نے جواب دیا " ہاں آج صبح تین چار گھنٹے میں برابر اپنی خدا ساز جنت میں پھر چکا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی میزبانی متمدن اور مہذب دنیا میں کرنے سے معذور رہا۔ مگر یہاں اس جنت میں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ آئیے میں آپ کو آپ کا قدرتی محل جس کی تعمیر فطرت کے ہاتھوں نے صرف آپ کے لیے کی ہے دکھاتا ہوں"۔

یہ ایک بلند چٹان تھی اور اس کے بائیں پہلو میں ایک شگاف تھا۔ دونوں اندر داخل ہوئے شگاف کی روشنی میں انہیں ایک کمرہ نظر آیا جو دس بارہ فٹ چوڑا اور کوئی بیس فٹ لمبا تھا۔ اس کی سیر سے فارغ ہوکر دونوں چٹان پر چڑھ گئے۔ آسمان کا نیلگوں شامیانہ اُن کے سر پر اور

فضا کا بسیط میدان اُن کی نظروں کے سامنے تھا۔ یہاں سے وہ سمندر کا نظارہ دور تک کر سکتے تھے۔ تمام جزیرہ اُن کے قدموں میں تھا۔ وہ دیر تک اس دلچسپ منظر کا نظارہ کرتے رہے۔
حفیظ کو سمندر کے آغوش میں کوئی عظیم الشان شے نظر آئی، وہ اپنی آنکھیں جما کر دیکھنے لگا۔ اُس نے میری کو یہ دکھایا اور کہا میرا خیال ہے کہ یہ ہمارا جہاز ہے جو تلاطم کے ہاتھوں پانی میں غرق ہو رہا ہے۔ میں جاتا ہوں اور دیکھتا ہوں۔ اگر اب تک اس کے بالائی حصہ میں کچھ سامان پانی کی دستبرد سے محفوظ ہے۔ میری نے کہا "یہ کتنی دور ہے اور آپ وہاں تک کیسے پہنچیں گے۔ کیا آپ اتنی دور تک پیر سکیں گے؟" حفیظ نے جواب دیا کوئی دو میل، مگر مجھے امید ہے کہ میں اُس تک پہنچ جاؤنگا۔ کیا آپ اپنی لائف بیلٹ مجھے دے سکتی ہیں؟ میری نے گھبرا کر کہا مگر یہ راستہ بہت خطرناک ہے۔ سمندر کے مہیب جانوروں کی پناہ گاہ ہے اور میں اسے محفوظ نہیں سمجھتی۔ مگر حفیظ نے کوئی پروا نہ کی۔ اُس نے لائف بیلٹ اپنے کمر میں ڈال لی اور بسم اللہ کہکر پانی میں کود پڑا۔ میری متفکر اور سراسیمہ نگاہوں سے اُسے دیکھتی رہی۔ وہ دو تین گھنٹے تک غیر حاضر رہا مگر جب واپس آیا تو وہ ایک بڑی کشتی پہ سوار تھا۔ یہ کشتی تمام سامانِ خورد و نوش سے لبریز تھی، اس نے تمام سامان ساحل پہ اُتارا اور میری سے کہا کہ جہاز کا بالائی حصہ سطح آب سے بہت اوپر ہے اور کئی گھنٹے تک رہیگا۔ آپ از راہ کرم اس تمام سامان کو اپنے محل تک لے جائیے اور میں اور جو کچھ دستیاب ہو سکتا ہے لاتا ہوں۔ میری نے جواب دیا کیا میرا کمرہ محفوظ ہے اگر ہو تو میرے تمام کپڑے لیتے آئیے مجھے کپڑوں کی بے انتہا ضرورت ہے۔
حفیظ کئی بار جہاز تک گیا اور سامان لاد لاد کر واپس لاتا رہا جب شام ہوئی تو دونوں نے اپنے آپ کو تمام اسبابِ زندگی سے مستغنی پایا۔ سب سامان کمرے کے نصف حصہ میں داخل کر دیا گیا۔ کمرے کے دوسرے حصہ میں حفیظ نے جہاز کی گدیاں لگا کر میری کے آرام کے لیے جگہ مخصوص کر دی۔ ایک پردہ چٹان کے شگاف پہ ڈال دیا۔ میری نے سوکھی لکڑیاں جمع

کر کے آگ روشن کی۔ گوشت مچھلی۔ مکھن اور پنیر کے ٹین کھولے۔ کافی تیار کی اور دونوں نے آگ کے پاس بیٹھکر دن بھر کی جدوجہد کے بعد اطمینان سے کھانا کھایا۔

دونوں کے لباس کا تمام حصّہ محفوظ مل گیا تھا۔ اپنے سامان کے علاوہ وہ تمام سامان جو دوسرے مسافروں کی ملکیت تھا اور جس کے جائز حقدار حفیظ کے خیال سے وہ دونوں تھے۔ جہاز پر سے جزیرے میں منتقل ہو چکا تھا۔ اس سامان میں جملہ ضروریات انسانی اُن کے ہاتھ آئیں۔ بندوقیں طمنچے کافی تعداد گولی بارود وغیرہ وغیرہ۔

کھانے سے فارغ ہو کر حفیظ نے اپنا سگار جلایا۔ اور بے تکلف پاؤں پھیلا کر اپنی دن بھر کی محنت کے بعد آرام کرنے لگا۔ دونوں ایک خاص وقت تک آگ کے پاس بیٹھے ہوئے گفتگو کرتے رہے۔ آخر حفیظ اُٹھا۔ غار کے اندر گیا۔ ایک شمع روشن کی اور میری سے آرام کرنے کو کہا۔ وہ بھی دن بھر کی پریشانیوں کی تکان محسوس کر رہی تھی حفیظ نے اُسے اندر بچا کر خود دو کمبل اُٹھائے اور باہر واپس آگیا۔ میری کے سوال پر اُس نے جواب دیا آپ طمینان سے آرام کیجئے میں آپ کے محل کے دروازہ پر دربان کی خدمت انجام دیتے ہوئے آرام کروں گا۔

(۳)

حفیظ آج اُٹھا۔ سمندر کے پانی سے غسل کیا۔ کپڑے تبدیل کیے۔ نماز پڑھی اور اطمینان سے آگ جلا کر چائے اور ناشتہ کی تیاری میں مشغول ہو گیا۔ میری نازوں میں پلی ہوئی "میری" دن بھر کی تکان کے بعد تلاطم کی مصیبتوں کا شکار رہنے کے بعد ایسی بے خبر ہوئی کہ صبح کا ایک معقول حصّہ گزر جانے کے بعد بھی بیدار نہ ہوئی۔ حفیظ خلوتِ ناز میں مخل انداز ہونے کا متقاضی نہ ہوا اور اس نے اُس نصف حصّہ میں جو پردے کی بدولت دوسرے نصف سے جدا کر دیا گیا تھا، قدم رکھنے کی ہمت نہ کی۔ وہ صبر و سکون کے ساتھ اُس کی بیداری کا انتظار کرتا رہا۔ اُسے معلوم تھا کہ "میری" کی نیند بیداری میں منتقل ہونے کے لیے ایک خادمہ

کی محتاج ہے جو ہر روز صبح کو اُسے اس خوابِ شیریں سے جگاکر چائے اُس کے بستر پر پہنچا دیتی تھی۔

آخر وہ خود بیدار ہوئی، اپنا لباس درست کیا اور اپنے محل سے باہر آئی۔ خمار آلودہ آنکھیں شانے پر بکھرے ہوئے کاکل۔ آتشیں رخسار حفیظ کی آنکھوں کے سامنے ایک پیکرِ نور بن کر پہنچے اور اُس نے آنکھیں جھکالیں۔ میری نے کہا "معاف کیجئے آپ کو میری وجہ سخت تکلیف ہوئی۔ کیا آپ اتنی اجازت دینگے کہ میں اپنی ضروریات سے فارغ ہو کر آپ کے ساتھ ناشتے میں شریک ہو سکوں"۔ حفیظ نے ایک تبسم کے ساتھ اُس کی خواہش کی پذیرائی کی اُس کا لباس اور تمام سامان سمندر کے کنارے تک لے گیا اور اُسے وہاں چھوڑ کر خود غار کے دروازے پر آگ کے نزدیک بیٹھ گیا۔ اُس نے کمبلوں کا فرش درست کیا۔ چائے کا سامان ناشتے کے پلیٹ دسترخوان پر چنے۔ اُسے زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا "میری" غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر آگئی، دونوں نے ناشتہ کیا اور اپنی صحرائی زندگی کو خوشگوار بنانے کی تجاویز پر غور کرتے رہے۔ یہ قرار پایا کہ "میری" اور "حفیظ" چٹان کی چوٹی پر بیٹھکر باری باری سمندر پر گزرنے والے جہازوں کی تلاش کریں اور جب کوئی جہاز گزرتا ہوا نظر آئے تو اس بہشت سے نکلنے کی کوشش کریں۔

چنانچہ میری اس قرارداد کے مطابق چٹان کی چوٹی پر پہنچکر اپنے فرائض کی تکمیل میں مصروف ہوگئی۔ اُدھر حفیظ نے تمام برتن صاف کیے۔ قرینے سے لگائے۔ میری کا کمرہ درست کیا اور بندوق ہاتھ میں لیکر جزیرے کی سیر میں مشغول ہوگیا۔ مگر یہاں اُسے کچھ شکار نہ ملا۔ وہ اپنی کشتی پر جسے وہ جہاز سے کھول کر لایا تھا اور جس نے تمام سامان جہاز سے منتقل کرنے میں مدد دی تھی سوار ہوا اور سمندر میں سیر کرنے لگا۔ اُس نے کئی بڑی بڑی مچھلیوں کو شکار کیا اور واپس آیا۔

"میری" اس وقت تک دوپہر کا کھانا تیار کرنے میں مشغول تھی، اُس نے اپنے شکار

کو اُس کے سامنے پیش کیا دونوں نے انہیں پکایا اور نہایت لطف سے کھایا۔ کھانے سے فارغ ہوکر میری تو آرام کرنے کے لیے کمرے میں چلی گئی اور حفیظ چٹان پر جہازوں کی تلاش میں جا بیٹھا۔

اسی انداز سے آٹھ روز گزر گئے "میری" حفیظ کے شریفانہ رویّہ کی قائل ہو گئی اور اُسے تعجب ہوا کہ کیوں ایک ایسے نیک شخص کے متعلق میں نے غلط رائے قائم کی تھی۔ وہ اپنے گزشتہ بیجا سلوک پر نادم ہوئی اور جب وہ حفیظ کی خدمت، اُس کا ایثار۔ اُسکی عالی ظرفی پر غور کر رہی تھی تو اُسے فوراً خیال آیا کہ اگر حفیظ کی بجائے کوئی میرا ہم مشرب ہوتا تو اب تک زندگی میرے لیے اپنی رعنائی کھو چکی ہوتی۔ اور میں ایک مجبور پشیمانی کے ہاتھوں زندہ درگور ہوتی۔

اُس کی تنہائیاں اکثر حفیظ کے خیال سے معمور ہوتیں اور وہ اکثر اُس کی جدائی ناپسند کرتی۔

میری بذات خود نہایت نیک اور شریف واقع ہوئی تھی۔ وہ اکثر مذہبی انجمنوں کی ممبر رہ چکی تھی۔ تثلیث کی تعلیم اُسے ازبر تھی اور وہ اس کی قائل تھی کہ اہلِ تثلیث تثلیث کو مُردہ کرچکے ہیں اُن کے اعمال مذہب کی قیود سے بے نیاز ہیں۔

(۴)

حفیظ کو میری سے نہ صرف محبت تھی بلکہ وہ اُس کا پرستار تھا۔ آج سے نہیں بلکہ گزشتہ تین ہفتے سے۔ اُس نے پہلے پہل اُسے جہاز پر دیکھا اور اپنا دل وہ دل جسے وہ گزشتہ تین سال میں لنڈن اور پیرس جیسی فنا فی الحسن دنیا میں اپنے پہلو میں بدستور ساکت دیکھ چکا تھا۔ نذر کر دیا۔ اُسکی محبت "میری" کے غیر متعلق سلوک کے باوجود بھی اپنی منزلیں طے کرتی رہی۔ اور پہلی لغزش یا پہلا مذہبی جرم جو اُس سے سرزد ہوا وہ یہ اور صرف یہ تھا باوجود انگریزی تاریخ سے ناواقف ہونے کے اُس نے اس روز میری سے ایک دور نا شنیدہ

کی آرزو ظاہر کی۔ اِس جرم کی فوری سزا میری کے انکار کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ حفیظ اپنی جرأت پر نادم اور اپنی محبت پر پشیمان ہوا۔ اُس نے بیماری کا بہانہ کیا اور وہ اپنے کمرے میں مقید ہو گیا، اور خدا جانے وہ کب تک بند رہتا اگر جہاز پر طوفان کا بگل نہ بجایا جاتا۔ وہ اپنے کمرے سے نکلا اور دوسرے مسافروں کی طرح خوفزدہ ہو کر پانی میں نہ کودا بلکہ سیدھا "میری" کے کمرے کی طرف دوڑا۔ اُس نے دیکھا کہ میری وہاں نہیں ہے، اُس کا کمرہ خالی ہے۔ وہ گھبرایا ہوا جہاز کے بالائی حصہ میں گیا۔ تمام مسافر کشتیوں میں بیٹھ کر جا چکے تھے۔ کشتیاں سر بفلک چٹانوں سے ٹکرا کر ٹکڑے ہو رہی تھیں۔ جہاز کا ایک حصہ اُلٹ کر پانی میں غرق ہو چکا تھا۔ وہ اپنی لائف بیلٹ باندھے ہوئے دوربین سے چاروں طرف دیکھ رہا تھا۔ اُس نے فاصلے پر ایک کشتی جس میں کئی مرد اور عورتیں سوار تھیں دیکھی۔ وہ بسم اللہ کہکر پانی میں کود پڑا اور اپنی پیٹی کی امداد سے تیرتا ہوا اُس کشتی کی طرف روانہ ہوا۔ مگر اُس کے پہنچنے سے پہلے کشتی ایک چٹان سے ٹکرائی اور پاش پاش ہو گئی۔ ڈوبتے ہوئے مسافروں میں سے اُس نے میری کو سنبھالا اور ایک تختہ پر لٹا دیا۔ اور تیرتا ہوا نامعلوم منزل کی طرف روانہ ہوا۔ اس وقت تک ہر طرف تاریکی پھیل چکی تھی۔ آخر وہ اس جزیرے کے نزدیک پہنچا۔ اُسے اپنا جسم بیکار ہوتا نظر آیا۔ طاقت جواب دینے لگی تو اُس نے اپنی لائف بیلٹ اُتار کر "میری" کی کمر میں باندھ دی اور ونیا و مافیہا سے بے خبر میری کو کنارے کی طرف بہا دیا۔ خود مرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ مگر اُس کی جد و جہد نے اُسے بیہوش کر دیا۔

جب اُسے ہوش آیا تو اُس نے اپنے آپ کو جزیرے پر صبح صادق کی آغوش میں پایا۔ سمندر ساکن ہو چکا تھا، پانی جو میلوں تک بلند ہو کر بہت سی زندگیاں تلف کر چکا تھا اُتر گیا۔ اُس نے اپنے چاروں طرف نظر ڈالی مگر میری اُسے نظر نہ آئی، اُسے امید تھی کہ وہ ضرور اسی جزیرے پر کہیں نہ کہیں ہو گی۔ وہ اُس کی تلاش میں سرگرداں پھرتا رہا۔ اُس کی مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اُس نے اُسے ایک درخت کے نیچے خاموش بیٹھے ہوئے پایا۔ وہ اُسے اسی حالت

میں چھوڑ کر واپس چلا گیا، اور چند ناریل جو اُس نے ایک درخت پر لگے ہوئے دیکھے تھے توڑ لایا
قضاؤ قدر کی ستم ظریفی تلاطم کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ مشیّتِ ایزدی نے ان دو پاک روحوں کے تقدس کا امتحان لینے کے لیے اس جزیرے کو منتخب کیا۔ اور اس طرح ایک کو دوسرے کے آغوش میں دے دیا کہ باوجود قرب وہ ایک دوسرے سے اتنے ہی دور رہیں جتنا اُن کے مذاہب کی تعلیم کا تقاضہ ہے۔

(۵)

صحرائی زندگی کا ایک مہینہ دیکھتے دیکھتے تمام ہوگیا۔ ضابطہ و خود دار حفیظ نے باوجود میری کی محبت میں فنا ہوجانے کے اشارتاً یا کنایتاً اپنی زبان سے۔ اپنے اعمال سے، کوئی ایسا ثبوت نہ پیش کیا جس سے میری اُس سے محبت کا راز تبدیل کرنے پر آمادہ ہوتی، وہ جانتا تھا کہ میں معصوم میری کی نفرت آلودہ نگاہوں کا شکار رہ چکا ہوں۔ اب میں اپنی محبت کا اظہار نہ کروں گا۔ اُس کی بیکسی اور تنہائی سے فائدہ نہ اُٹھاؤں گا۔ وہ خاموش رہا مگر میری کا مضطرب دل اپنی غلطی کا احساس کرکے نادم اور پشیمان تھا۔ وہ حفیظ سے اپنی غلط فہمی کی معافی مانگنا چاہتی تھی۔ مگر حفیظ نے گزشتہ واقعات کو قطعی نظر انداز کردیا تھا، اور کبھی اس تذکرے میں دلچسپی لینے کے لیے تیار نہ ہوا۔

حفیظ اپنی نماز کا خصوصیت سے پابند تھا۔ اُس کے ہمراہ کلام مجید کا ایک نسخہ بھی تھا یہ مسٹر محمد علی نے لنڈن سے عربی میں شائع کیا تھا اور انگریزی میں حواشی سے مرتب کیا تھا حفیظ عموماً صبح کی نماز سے فارغ ہوکر ایک گھنٹے کے لیے کلام مجید کی روزانہ تلاوت اپنا فرض سمجھتا تھا۔ ایک دن صبح کو حفیظ اپنے اسی فرض کی تکمیل میں مصروف تھا کہ خلاف معمول میری جو بہت عرصہ پیشتر بیدار ہوچکی تھی حفیظ کی خوش الحانی سے بیحد متاثر ہوئی۔ کلام مجید کا اعجاز اپنے پورے تاثرات لیکر اُس کے دل میں اُتر گیا اور وہ حفیظ کی نظروں سے پوشیدہ اپنی روح کو مصروف انبساط کرکے خاموش بیٹھی سنتی رہی۔ جب حفیظ فارغ ہوچکا تو اُس نے احترام سے

کلام مجید کو بوسہ دیا اور اُس کے مقدس آشیانہ میں محفوظ کر دیا ۔ جا نماز اُٹھائی اور محل کے دروازہ پر اس خیال میں غرق کہ میری ابھی خواب راحت میں ہے چلئے اور ناشتے کی تیاری میں مشغول ہو گیا۔

اُسے تعجب ہوا جب اُس نے میری کو فاصلہ سے اپنی طرف آتے دیکھا ۔ وہ ایک مخصوص تبسم کے ساتھ اُس کے استقبال کیلئے کھڑا ہو گیا ۔ میری مسرور اپنی روحانی مسرتوں میں غرق اُس کی نگاہوں کی پزیرائی کرتی ہوئی اُس کے تبسم کا جواب تبسم میں دیتی ہوئی کیبل کے مخصوص فرش پر بیٹھ گئی ، اور اُس نے کہا میں آج صبح خلاف معمول وقت سے پیشتر بیدار ہو گئی ، اور آپ کی تلاوت کلام مجید نے آپکی خوش الحانی نے مجھے بے حد مسحور کر دیا ۔ کیا آپ اپنے مذہب کی تعلیم سے مجھے واقف نہ کرینگے ۔ میں بہت محظوظ ہونگی اگر آپ مجھے ہر روز صبح کو اس روحانی کیف میں شامل کرنے کے لیے بیدار کر لیا کریں ۔ حفیظ بہت خوش ہوا ۔ اُس نے اسلام کی تعلیم کا خلاصہ محدود الفاظ میں اُسے سمجھایا ۔ مقدس اور قابل احترام مذہب کی صداقت اُس کے ذہن نشین کی ۔ وہ اِس سے خصوصاً اور حفیظ کے تقدس سے عموماً قائل ہوئی اُس نے اپنا اشتیاق ظاہر کیا اور حفیظ نے اُس کی رہنمائی کا وعدہ کرکے اُس کی تسکین کی ۔

اب روزانہ صبح کا ایک بڑا حصہ اس درس تدریس میں گزرنے لگا ۔ میری ذہین تھی اور تعلیم یافتہ ۔ خوش نصیبی سے کلام مجید انگریزی ترجمہ کے ساتھ تھا وہ جلد اور بہت جلد پڑھنے اور سمجھنے لگی ۔ اور ایک دن ایسا آیا کہ میری نے صحیح معنوں میں اسلام قبول کر لیا ۔ حفیظ نے اُسے نماز کی تعلیم دی اور وہ نہایت پابندی کے ساتھ پنجوقتہ فریضہ ادا کرنے لگی ۔

اب اُسے تثلیث اور اسلام کا موازنہ کرنے کا موقع ملا ۔ اُس نے دونوں کا مقابلہ کرکے اپنے لیے اسلام کو منتخب کر لیا ۔ اسلام کی محبت کے ساتھ ساتھ وہ حفیظ کی محبت میں غرق ہو گئی اور وہ اپنے تصور کی دنیا میں اُسے اپنی زندگی کا شریک بنا چکی ۔ دونوں

کی محبتیں اپنی اپنی منزلیں طے کر کے اُس عروج پر پہنچ چکی تھیں، جہاں گناہ تو گناہ، گناہ کے نام و نشان کا بھی پتہ نہ تھا۔

دونوں اپنی اپنی جگہ پر اپنے اپنے جذبات پر قابو حاصل کر چکے تھے۔ دونوں کی روحیں باہم متصل ہو چکی تھیں، اور یہ عارضی بہشت اُن کے لیے حضرت آدم کے مقدس بہشت سے کسی طرح کم نہ تھا۔ دونوں محبت کے اس مسکن میں کیف و سرور کی زندگی بسر کرتے اور خدا کی نعمتوں کا شکریہ اپنی پاکبازی اور عصمت مآبی کی زبان سے ادا کرتے۔

چار ماہ کا طول طویل عرصہ چشم زدن میں بسر ہو گیا۔ ایک دن شام کو میری کھانا تیار کرنے میں مصروف تھی اور حفیظ چٹان پر حسب معمول گزرنے والے جہاز کی امید میں بیٹھا ہوا تھا۔ اُس کی نگاہوں نے دور سے ایک سیاہ عظیم الشان شے سمندر کے آغوش میں متحرک دیکھی اور اپنی دوربین اُٹھائی۔ ہاں یہ ایک جہاز تھا۔ وہ بیتاب ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا، اور گھاس کے اس انبار میں آگ لگانے کے لیے تیار ہو گیا جو محض اسی مقصد کے لیے فراہم کر دیا گیا تھا۔ مدعا یہ تھا کہ آگ کی روشنی جہاز والوں کو اس جزیرے پر انسانی آبادی کا پتہ دے دے اور وہ اس طرف آ جائیں۔

حفیظ نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا مگر ماچس موجود نہ تھی، وہ ماچس لینے کیلیے چٹان سے نیچے اُترا مگر اُسے اپنی بہشت کی بربادی کا خیال آیا اور وہ ساکت ہو کر کھڑا ہو گیا، اُس کے جذبات میں تلاطم پیدا ہوا، وہ آہستہ آہستہ محل کی طرف روانہ ہوا خوش الحان نغموں نے اُسے اپنے دامن میں لے لیا، وہ ان سے بیحد متاثر ہو کر ایک چٹان کی آڑ میں بیٹھ گیا، معصوم میری کھانا تیار کرنے میں مصروف تھی اور ایک انگریزی گیت فضا میں گونج رہا تھا۔ محبت کے ان نغموں نے حفیظ کو ساکت کر دیا اور تاثراتِ محبت کا مرکز بنکر بے حس و حرکت بیٹھا ہوا ان نغموں کا لطف اُٹھاتا رہا۔ اسی انہماک کے عالم میں وہ جہاز کو یا اپنے فرائض کو قطعی بھول گیا، خدا جانے وہ کتنی دیر تک غافل رہا، مگر جب

اُسے اپنی زندگی کا احساس ہوا تو اُس نے دیکھا کستاریلی نے ہر طرف اپنا پر پھیلا دیا۔ کو
ایک مضطرب "آہ" بھر کر اُٹھا اور میری کی طرف روانہ ہوا۔ میری نے
اپنی مسّرت کا اظہار کیا اور دونوں نے فرش پر بیٹھکر کھانا کھایا۔ اس دوران میں حفیظ
بہت خاموش رہا۔ اُس کا ضمیر اُسے ملامت کر رہا تھا کہ کیوں اُس نے معصوم میری
کی آزادی کے یقینی موقع کو اپنی خودغرضی کی بدولت گزر جانے دیا۔ وہ پشیمان تھا
اور اپنی پشیمانی کی کشمکش میں مصروف۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد دونوں اپنی معمولی چہل قدمی کے لیے نکلے، چودھویں
کے چاند نے اپنی پوری رعنائی کے ساتھ اُن کا خیر مقدم کیا۔ بادِ صبا کے نرم نرم جھونکوں نے
دونوں کو اپنے آغوش میں لے لیا۔ حفیظ محشرستان جذبات بنکر خاموش تھا۔ آخر میری
نے اُس کے کندھے پر ہاتھ رکھکر اُسے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ اُس کی پشیمان نظریں میری
کی صبر آزما اور برق پاش نگاہوں سے دوچار ہوئیں۔ میری کا حُسن جانبکی تجلی بنکر اُسکے
جذباتِ محبت کو شکست کرتا ہوا دل کے عمیق تاروں تک جا پہنچا۔ اُس نے ایک آہ کی
اور اس محشرستانِ جمال کی تاب نہ لاکر آنکھیں جھکا دیں۔ میری نے بے چین ہو کر کہا۔ پیارے
حفیظ! تم آج خلافِ معمول مضطرب کیوں ہو، تمہارا سکوت میرے لیے ناقابلِ برداشت
ہے۔ کیا تم مجھے اپنے سکوت کے راز سے آگاہ نہ کروگے؟ حفیظ کے دل پر ان محبت میں
ڈوبے ہوئے الفاظ سے ایک چوٹ لگی، اور اُس کے آنسو نکل آئے، وہ بے تکلف
میری کے سامنے دو زانو بیٹھ گیا۔ اور اُس نے کہا میری مجھے معاف کرو۔ میں نے تمہاری
آزادی کا ایک بہترین موقع اپنی خودغرض محبت کا شکار ہو کر کھو دیا۔ میری نے جواب دیا
"وہ کس طرح" حفیظ کی درد آلود [illegible] ایک جہاز نظر آیا تھا مگر میں نے اُسے
گزر جانے دیا۔ میری نے [illegible] کیوں آپ نے ایسا کیوں کیا" حفیظ نے نادم
ہوکر اپنی محبت کا اقبال کیا اور اپنی محبت کی بربادی کا اعتراف کیا۔ میری نے حفیظ کا ہاتھ

بڑھ کر اٹھالیا۔ اور کہا "کیا آپ نے اس جزیرے پر پہنچنے کے بعد آج ہی چاند دیکھا ہے" حفیظ نے جواب دیا "ہاں" میری نے بے تکلف اپنے آپ کو حفیظ کے آغوش میں دے دیا اور کہا۔ میرے پیارے حفیظ میں اس سے پیشتر پانچ چاند اپنی آنکھوں سے گزرتے ہوئے دیکھ چکی ہوں۔"

چاندنی کے معصوم آغوش میں دو سرشارانِ محبت ایک دوسرے کے آغوش میں نظر آئے، اور دو راز جواب تک ایک دوسرے سے متصل نہ ہوئے تھے۔ ایک اور قطعی ایک صورت میں منتقل ہو گئے۔

(۵)

مشیت ایزدی کی تکمیل ہو چکی۔ قضاؤ قدر کا منشاء پورا ہو لیا۔ معصومیت کا امتحان کامیاب نتائج لیکر ختم ہو گیا اور دوسرے ہی دن ایک جہاز حفیظ کے بہشت کے دروازے پر دو سرشارانِ محبت کو منزلِ مقصود تک پہنچانے کے لیے لنگر انداز ہو گیا۔ ضروری سامان سفر ہمراہ لیا گیا اور حفیظ اور میری خوشی کے آنسوؤں سے جزیرے سے رخصت ہوئے۔

قاہرہ کی ایک تاریخی مسجد میں ایک قابلِ احترام ہستی کے ہاتھوں پر میری نے اسلام قبول کر کے حفیظ سے نکاح کیا اور دو سرشارانِ محبت روحانی مسرتوں میں غرق ہو کر خدا کی بے نیازی کے قائل ہو کر سربسجود ہو گئے ✽

"ایڈیٹر"

حسنِ تخیل

جب خوشی کا خیال آتا ہے — دل مایوس کانپ جاتا ہے
مجھے فردا کی فکر کیوں [illegible] — غمِ امروز کھائے جاتا ہے
دکھ میں ہوتا ہے [illegible] — [illegible] یاد آتا ہے
اپنو ہنسنا مرے لیے افسر — غیر [illegible] چلا جاتا ہے

[illegible]

اُجڑے ہوئے عبادت خانے میں؟

(۱)

اُف یہ حسین وادی دریا کا یہ کنارا
یہ عنفوانِ سبزہ صاحبدلاں خدارا

صحنِ حرم کے رُخ پر پتھر گرے ہوئے ہیں
مینار ٹوٹے پھوٹے اینٹ گرے ہوئے ہیں

آثار سے عیاں ہے شانِ کمال اب تک
مٹی میں کوندتی ہے برقِ جلال اب تک

ٹوٹے ہوئے مصلّے اعلانِ پاکبازی
ہیں معتکف ابھی تک گو یا یہیں نمازی

ذرّوں پہ کچھ مٹے سے سجدوں کے ہیں نشاں بھی
جھونکوں میں ہے ہوا کے گونجی ہوئی اذاں بھی

دھندلی سی چاندنی میں محراب و درشکستہ
دو طائر حجازی بیٹھے ہیں پر شکستہ

عکسِ شکستہ موجِ دریا کی آبرو ہے
پھر کاروانِ عبرت آمادۂ وضو ہے

آتی ہیں غسل کر کے دریا سے جب ہوائیں
وادی میں گونجتی ہیں تکبیر کی صدائیں

ہے کیمیائے طاعت مٹی جو کوئی چھانے
تسبیح کے ملینگے اب بھی ہزار دانے

(۲)

تم اپنا سر جھکائے کیوں آج کھڑی ہو
کیوں بال ہیں پریشاں کس فکر میں پڑی ہو

تیور تمہارے کافر عشوہ فسوں اثر ہے
کیا تم مسافرہ ہو؟ عزمِ سفر کدھر ہے؟

ویرانیوں میں آخر کیوں تم نے لی پناہیں
دنیا میں کیا نہیں تھیں رنگیں فرودگاہیں

کیوں سمت ہے نگاہِ غارت اثر تمہاری
برباد کرنیوالی خود ہے نظر تمہاری

روحانیت کا جذبہ اور وہ بھی منچلی سا
ہر سانس سے تمہاری پیدا ہے اک کلیسا

ہیں اک طرف نگاہیں اور آہ بھر رہی ہو
ذرّاتِ منتشر کو کیا جمع کر رہی ہو

گھبرائی سی ہے چتون شرمائی سی نظر ہے
ماتھے پہ ہے پسینہ چشمِ سیاہ تر ہے

رنگِ ندامت آخر چہرے سے کیوں عیاں ہے
او زہرۂ منازل آخر نظر کہاں ہے

ویرانیوں کا تمہید نازک سی جان پر کیوں
بل کیوں جبین پر ہیں اور ہاتھ کان پر کیوں
یہ حسن کہاں گئی تھی جب تمنے دل مٹایا
خانہ خراب تم کو سو طرح ستایا
برباد دل کو کر کے ہوتی تھیں شادماں تم
جذبات بیکسی سے آگاہ تھیں کہاں تم
دل کو خراب کر کے تم مسکرا رہی تھیں
پامال خاک دل کے خاکے اڑا رہی تھیں

جب کیوں ہوا نہ صدمہ دل پر اگر اثر تھا
"یہ بھی خدا کا گھر ہے وہ بھی خدا کا گھر تھا"

"ساغر" نظامی سیمابی
علیگڑھی

غزل

(از جناب سید محمد ہادی صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی علیگڑھ)

تقدیر کو ہی لاگ مرے مدعا کے ساتھ
دل بھی نکل نہ جائے کہیں التجا کے ساتھ
میں کیا بتاؤں منزل مقصد کی دقتیں
گم کردہ طریق رہا رہنما کے ساتھ
جب یہ ہے اضطراب تو باب قبول تک
جان حزیں بھی جائیگی میری دعا کے ساتھ
سینہ میں دل بھی رکھتا تھا اور بیخبر بھی تھا
نا آشنا ہیں بنکے رہا آشنا کے ساتھ
واقف تھی میرے بخت نگوں کے جواز سے
تاثیر ہو سکی نہ فریب دعا کے ساتھ
ڈوبی کہ میری کشتی دل پار ہو گئی
میں غرق بحر چشم رہا ناخدا کے ساتھ
واقف ہوں میں فریب تغافل کے راز سے
ہے دل ہرا تری نگہ آشنا کے ساتھ
راہ طلب میں شوق نے وارفتہ کر دیا
میں دو قدم بھی چل نہ سکا رہنما کے ساتھ
انکو بھی آہ دامن محشر نے لے لیا
کچھ داغ رہ گئے تھے دل مبتلا کے ساتھ
تیرے خیال کو دل محزوں میں آج تک
رکھا ہی میں نے کاوش انتہا کے ساتھ
اے تیر یار زخم کی گنجائشیں کہاں؟
بیکار چھیڑ ہے دل درد آشنا کے ساتھ

میری زبانِ شوق کھلی بھی تو کیا ہوا — تھی اک امید وہ بھی گئی التجا کے ساتھ
مدت ہوئی کہ جذبِ اذیت وہ ہو گئی — امید اب کہاں دلِ حسرت فزا کے ساتھ
کس منہ سے میں سکون کی عادی دعا کروں
مجھ کو تو کیف ہے دلِ درد آشنا کے ساتھ

"افکارِ پریشاں"

رات کٹتی نہیں مصیبت کی — صبح ہوتی نہیں قیامت کی
دل سے ہے ادب ہے دل کی خواہش — کیسی توہین ہے محبت کی
میری گمراہیوں کا کیا کہنا — حشر برپا کیا قیامت کی
حسن کی سب تجلیاں برحق — آنکھ اٹھتی نہیں محبت کی
میرے دستِ دعا کہاں تھی — میں نے کب آپ کی شکایت کی
سرِ تسلیم خم ہے کہاں — میں نے کب عشق سے بغاوت کی
پھر ستم آئیے ستم مجھ پر — روح بیتاب ہے اذیت کی
میری مدہوشیوں کے پردے میں — ایک تصویر ہے محبت کی
وہ غلامی ہو یا پرستاری — کوئی نسبت ہو تجھ سے نسبت کی
ایک تصویر ہے تصور میں — یہ حقیقت ہے میری جنت کی
قطرۂ خونِ دل ہے مژگاں پہ — یا کھلی ہے زبان حسرت کی
وہ ہیں مجبور اور میں بیتاب — ہائے معذوریاں محبت کی
نامرادی کے دوش پر اکبر
لاش جاتی ہے میری حسرت کی

اکبر حیدری

کارنامے اور طرزِ حکومت کا حال لکھا ہے۔ اور تمام اعتراضوں کا دنداں شکن جواب دیا گیا ہے قیمت آٹھ آنہ ۸؍

رسائل شبلی - مولینا شبلی کے تاریخی علمی و ادبی گیارہ رسالوں کا مجموعہ جن کے پڑھنے سے عجیب معلومات حاصل ہوتی ہیں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ؍

مقالات شبلی - مولینا شبلی کے بلند پایہ مضامین کا بہترین انتخاب جسمیں تاریخی و علمی اور ادبی معلومات بھری ہوئی ہیں قیمت ایک روپیہ عہ؍

بیان خسرو - حضرت امیر خسرو کے صحیح حالات اور ان کے کلام پر محققانہ تبصرہ قیمت آٹھ آنہ ۸؍

تصانیف شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد صاحب مرحوم و مغفور

وظایف قرآنی اُن دس سورتوں کا مجموعہ جو اوراد و وظائف میں عموماً پڑھی جاتی ہیں تقطیع و خط مثل حمائل ترجمہ و حواشی و مختصر تفسیر و شان نزول و خواص وغیرہ قیمت دس آنے

ادعیۃ القرآن قرآن مجید کی کل دعاؤں کا مجموعہ مع ترجمہ و حواشی و فلسفہ دعا وغیرہ قیمت ۱۰؍

مطالب القرآن ڈپٹی صاحب مرحوم کی ناتمام تفسیر جس میں عقائد پر مفصل بحث کیگئی ہے عہ؍

الحقوق والفرائض مسلمانی زندگی کا مکمل دستور العمل اُن تمام فرائض اور ذمہ داریوں کا مفصل بیان جو ایک مسلمان پر اسلام نے لازم کئے ہیں حقوق اللہ و حقوق العباد اور اخلاقی تعلیمات کا جامع تذکرہ مکمل اسلامی قانون تین جلدوں میں ۔۔

اجتہاد :- دلائل عقلیہ سے اسلام کے دین الفطرت ہونے کا ثبوت، توحید و رسالت اور دین و دنیا کے تعلق پر علمی مضامین کا مجموعہ اسلام کی حقانیت کا آئینہ قیمت ایک روپیہ چار آنے عہ؍

نظم بے نظیر اُن تمام عجیب نظموں کا مجموعہ جو ڈپٹی صاحب ہر لکچر کے شروع میں پڑھا کرتے تھے ۸؍

لکچروں کا مکمل مجموعہ ڈپٹی صاحب کے مشہور و معروف لکچروں میں سے کوئی لکچر ایسا نہیں رہا جو اس مجموعہ میں شامل نہ ہوا دو حصوں میں مجموعی قیمت ؍

مراۃ العروس لڑکیوں کو امور خانہ داری اور سلیقہ سکھانے کی سب سے بہتر کتاب اصغری اکبری کا پر لطف قصہ قیمت ایک روپیہ عہ؍

بنات النعش مرآۃ العروس کا دوسرا حصہ عہ؍

توبۃ النصوح - عورتوں کو نیک کرداری اور مذہبی و اخلاقی تعلیم کا بہترین ذریعہ قیمت عہ؍

محصنات : یعنی فسانۂ مبتلا - دو شادیاں کرنے کی مصیبتوں کا دردناک بیان قیمت عہ؍

ایامٰی بیویوں کی دکھ بھری کہانی انہی کی زبانی عہ؍

رویائے صادقہ ڈپٹی صاحب کا آخری ناول مذہبی معلومات کا ذخیرہ اور مذہبی شکوک و شبہات دور کرنے کا عمدہ ذریعہ قیمت عہ؍

ابن الوقت انگریزی وضع قطع میں کورانہ تقلید کی خرابیاں لامذہبی کے نقصانات و خطرات قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے عہ؍

مواعظ حسنہ ناصحانہ خطوط کا مجموعہ۔ عمہ

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم کلاں تقطیع خورد ترجمہ بالمقابل صفحہ پر جلد چرمی نقرئی ہدیہ سات روپیہ (صعہ)

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم بین السطور کتابی صورت کی تقطیع کاغذ چکنا اور سفید چھپا شدہ ہدیہ دس روپیہ عشہ،

حمائل شریف ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب کاغذ سفید چکنا چھپا شدہ ہدیہ مجلد صہ غیر مجلد صہ علاوہ محصولڈاک

منتخب الحکایات سترہ دلچسپ نتیجہ خیز کہانیوں کا مجموعہ حکایات لقمان کے ہم پلہ۔ بچوں کے لئے نہایت مفید قیمت آٹھ آنے ۸ر

چند پند تیس منتخب سبق آموز مضامین کا مجموعہ اخلاقی تعلیم کا ذخیرہ قیمت آٹھ آنے ۸ر

رسم الخط بچوں کو املا لکھنے کی تعلیم مع مخرج حروف کی پہچان کے طریقے قیمت چھ آنے ۶ر

نصاب خسرو حضرت امیر خسرو کی خالق باری مع مناسب ترمیمات و اضافات فارسی اور عربی الفاظ کے معنی قیمت چھ آنے ۶ر

صرف صغیر آمدنامہ کی طرز پر فارسی زبان کے قواعد بچوں کے لئے مفید قیمت ۶ر

ما لغنیک فی الصرف عربی گرامر بطرز جدید ۱۲ر

مبادی الحکمۃ علم منطق میں عجیب کتاب ہے۔ علر،

تصانیف مولوی بشیر الدین احمد صاحب خلف ڈپٹی نذیر احمد مرحوم

اقبال دلھن رسوم شادی و غمی اور زن و شوہر کی باہمی تعلقات کی اصلاح، تعدد ازدواج کی خرابیاں قصہ کے پیرایہ میں قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے عہر

حسن معاشرت پھوہڑ اور سلیقہ مند عورتوں کی حالات زندگی اور طرز عمل کا موازنہ قصہ کے پیرایہ میں عہر

اصلاح معیشت مردوں کے بگاڑنے اور سنوارنے میں عورتوں کو کہاں تک دخل ہے قصہ کے پیرایہ میں عہر

تحفۂ تنگر ازدواجی زندگی کے اہم فرائض اور شادی کے بعد خوش رہنے کے طریقے قیمت سے

فغان اشرف شوہروں کی بدسلوکی و دل آزاری کے نتائج ایک شریف خاندان کا سچا قصہ عہ

حرز اطفال کم عمر لڑکیوں کے لئے اخلاقی تعلیم اور بیش بہا نصیحتوں کا ذخیرہ مفید اخلاقی مضامین کا قابل قدر مجموعہ قیمت ایک روپیہ علر،

نشاط عمر نوجوان اور نا کتخدا لڑکیوں کیلئے قیمتی نصیحتوں اور اخلاقی تعلیم کا ذخیرہ قیمت عہر

عصائے پیری عمر رسیدہ لوگوں کے سامنے ایک ایسا ذخیرہ معلومات جو دنیا کی آخری منزل میں بھی کارآمد ہے قیمت ایک روپیہ عہ،

بچیوں سے دو دو باتیں بچیوں کی تعلیم

کی ابتدائی کتاب قیمت ایک روپیہ
عزم بالجزم ہمت و استقلال کا ایک قصہ ۔ ۱۲ر

واقعات مملکت بیجاپور ۔ باتصویر تین جلدوں میں ۔۔۔
واقعات دارالحکومت دہلی باتصویر تین جلدوں میں ۔۔۔

تصانیف مصوّرِ غم علّامہ راشد الخیری دہلوی

محبوبہ خداوند قرون اولیٰ کے پُرجوش مسلمانوں کی جانبازیوں کا عبرتناک مرقع اسلامی جوش اور سلف صالحین کی محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ عیسائی راہبوں کی شرمناک کارروائیوں کا آئینہ نہایت ہی پُردرد اور دلچسپ ناول ۔ ۱۲ر

صبحِ زندگی ۔ شامِ زندگی ۔ شبِ زندگی
ان کتابوں میں لڑکیوں کی تعلیم کے لئے ایک پُردرد دلچسپ پیرایہ میں وہ تمام باتیں بیان کردی گئی ہیں جن کی پیدائش سے لیکر وفات تک ضرورت پڑ سکتی ہے ۔

صبحِ زندگی میں نسیمہ کا بچپن کا زمانہ دکھا کر یہ بتایا گیا ہے کہ پیدائش سے شادی تک لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کیونکر کرنی چاہیے قیمت عہ

شامِ زندگی اس میں سسرال کے زمانہ کی مشکلات کو ایسے موثر طریقہ سے سمجھایا ہے کہ سعید لڑکیاں میکہ سے نکلنے کے بعد بھی خوش رہ سکیں عہ

شبِ زندگی اس میں موت کے بعد کا بیان اور عالم بالا کا حال ہے قیمت ایک روپیہ

نوحۂ زندگی بیوہ عورت کی زندگی اور اس کے دردناک مصائب ایک پُردرد اور دلچسپ قصہ کے پیرائے میں ۔ قابل دید کتاب ہے قیمت ۱۲ر

طوفانِ حیات مسلمانوں کو تباہ کرنیوالی رسوم قبیحہ کی اصلاح ۔ قصہ کے پیرایہ میں ۔ عہ

بنت الوقت جدید تعلیم یافتہ عورتوں کی ناگفتہ بہ حالت کا خاکہ ۔ نئی روشنی کی تعلیم و تربیت کے جگرخراش اور افسوسناک نتائج قیمت ۸ر

سرابِ مغرب مغربی تمدن کے دھوکوں کا انکشاف ۔ کورانہ تقلید فرنگ کے نقائص قیمت ۸ر

سات روحوں کے اعمالنامے موت و مابعد الموت کی کیفیت ۔ عالم ارواح کی سیر نہایت دلچسپ اور عبرتناک قصہ ۔ قیمت چھ آنے ۔

الزہرا سیدۃ النساء حضرت فاطمہ زہراؓ کی نہایت دلکش اور پُرسوز سوانح عمری ۱۲ر

عروسِ کربلا ۔ کربلا کے تاریخی واقعات شہادت امام کی دل ہلا دینے والی داستان غازۂ کربلا کی طرز پر قیمت فی جلد عہ

جوہرِ قدامت آج سے پچاس برس پیچھے عورتوں کی کیا حالت تھی عجیب قصہ ۔ عہ

موؤدہ لڑکیوں کو ترکہ سے محروم کرنے کی مخالفت ۔ پُرسوز اور عبرت خیز قصہ کے رنگ میں ۸ر

آفتاب دمشق تثلیث و توحید کی آویزش ہلال و صلیب کے مقابلہ اسلام و نصرانیت کے معرکے پر درد تاریخی اور نہایت دلچسپ ناول قیمت عہ/

تائید غیبی اندلس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کے مناظر و اسباب مسلمانوں کے سرفروشانہ کارنامے ۸ر

یاسمین شام عہد فاروقی کا ایک نہایت دلچسپ ناول فتح بیت المقدس کے واقعات حسن و عشق کی کرشمہ سازیوں کی چاشنی کے ساتھ قیمت عہ

سمرنا کا چاند ایک نہایت پر لطف ناول عورتوں کی تعلیم و تربیت اور سیاسیات حاضرہ کے متعلق دلچسپ بحث مولانا کی تازہ تصنیف قیمت عہ

ماہ عجم فاروق اعظم کے عہد میں مسلمانوں کے جنگی کارنامے فرزندان ایران کا سرفروشانہ مذہبی جوش حسن و عشق کے جذبات لطیف قیمت عہ

منازل السائرہ مولانا راشد الخیری کی ابتدائی تصنیف سائرہ کی نہایت دردناک و دلچسپ سرگذشت۔ لڑکیوں کے لئے نہایت مفید قیمت ایک روپیہ عہ/

سنجوگ محض دولت کی طمع سے بے سوچے سمجھے لڑکیوں کا نکاح کر دینے کے خوفناک نتائج ۱۰ر

گوہر مقصود دو چھوٹے مگر دلچسپ قصے ۶ر

سوکن کا جلاپا نکاح ثانی کے مضر نتائج ایک گنا مصیبت زدہ لڑکی کی دردناک سرگذشت قیمت ۶ر

انجام زندگی - نہایت دلسوز اور حسرتناک فسانہ بے دلی کی زبان میں قیمت ۸ر

جذبات راشد مولانا کی دردناک نظمیں ۸ر

درشہوار - مازندران ایران اور سیستان کی ہولناک جنگوں کا نقشہ عشق و محبت کے ساتھ ۱۰ر

انگوٹھی کا راز ایک نہایت پر درد اور دلچسپ ناول قیمت آٹھ آنے ۸ر

جوہر عصمت خاوندوں کو وفاداری اور بیویوں کو عصمت سکھانے والا نہایت پر درد دلسوز اور قابل دید ناول ۶ر

فسانۂ سعید معصوم اولاد پر ایک ظالم اور بے رحم باپ کے ہولناک مظالم کی درد بھری داستان جس کو پڑھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں قیمت دس آنے ۱۰ر

لڑکیوں کی انشا بچیوں کو خط و کتابت کی تعلیم دینے والی اور نہایت کار آمد باتیں سکھانے والی کتاب - نہایت پیاری زبان میں نہایت آسان طرز بیاں کے ساتھ ۱۲ر

حالات سرمد شہید حضرت مولانا ابوالکلام آزاد اسیر قید فرنگ نے حضرت سرمد شہید کا شہادت نامہ حضرت خواجہ حسن نظامی کی خواہش سے تحریر فرمایا ہے سرمد کا قتل شاہ عالمگیر کے حکم سے ہوا جس کی مفصل کیفیت اس میں درج ہے قیمت ۲ر

قربان نگاہ حسن - مولانا نیاز کا لکھا ہوا ایک نہایت دلچسپ فسانہ قیمت ۴ر

منیجر رسالہ تمدن و مجلس دارالتصنیف کٹرہ مہر پرور دہلی

حضرت خواجہ حسن نظامی کی تصانیف

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کے لئے تمام ضروری باتوں کا سبقاً سبقاً بیان نہایت مفید نہایت عجیب اور عام فہم قیمت غیر مجلد ایک روپیہ عہ/

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے جو حال ہی میں چھپا ہے قیمت فی جلد قسم اول عہ قسم دوم عہ علاوہ محصولڈاک۔

اولاد کی شادی یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جس میں حضرت مولانا خواجہ صاحب نے والدین کو اولاد کی شادی کرنے کے وہ وہ اصول و نکات تعلیم فرمائے ہیں جن پر ہر شخص کو عمل کرنا اشد ضروری ہے قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول۔

اسرار یہ کتاب درحقیقت فلک درویشی کے مخفی ستاروں کی دوربین، باطنی کائنات کے نظارہ کے لئے ہے اور جس سے پیکر انسانی کی طلسم کشائی ہوتی ہے اور جس کے لفظ لفظ میں رموز تصوف کو بھر دیا گیا ہے اصل متن مع اردو ترجمہ کے قیمت ہو

فلسفہ شہادت اس میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت پر فلسفیانہ بحث کی گئی ہے قیمت ایک آنہ

میلاد نامہ نئے رنگ کا قابل دید مستانہ مولود شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مقدس حالات اور پاک پاکیزہ اخلاق کا پاک و پاکیزہ بیان قیمت عہ

محرم نامہ خلافت کے جھگڑوں کا مفصل بیان جنگ جمل و صفین کی پوری کیفیت شہادت امام حسین معتبر اور درد انگیز نظارہ قیمت عہ

یزید نامہ معرکہ کربلا کے بعد کے واقعات حجاج بن یوسف کے مظالم کی تفصیل اہلبیت کی بربادی عجیب و غریب کتاب قیمت عہ

سی پارۂ دل مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کے ادبی اور مذہبی قابل دید مضامین کا مجموعہ قیمت ؎

آپ بیتی حضرت خواجہ صاحب کی خود نوشت نہایت دلچسپ اور قابل دید سوانح عمری قیمت عہ

جگ بیتی درد و غم کے پر سوز اور عبرت خیز مضامین الم انگیز قصوں کا درد بھرا ہوا مجموعہ قیمت ۱ ار

طمانچہ بر خسار یزید اس میں افراد بنی امیہ کی خفیہ اور شرمناک سازشوں اور بد چلنیوں کے حالات کو بے نقاب کیا گیا ہے نہایت دلچسپ قیمت عہ

فاطمی دعوت اسلام ان دلچسپ دلکش اور حیرت انگیز اور مخفی طریقوں کا بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے اشاعت اسلام کے لئے اختیار کئے قیمت ؎

سفرنامہ مصر و شام و حجاز حضرت خواجہ صاحب کے سفر بلاد اسلامیہ کے عجیب و غریب حالات

نہایت دلچسپ اور پرلطف کتاب ہے قیمت ۴ر

کرشن بیتی ہندوؤں کے مشہور اوتار سری کرشن جی مہاراج کی قابل دید سوانح عمری خواجہ صاحب کے قلم سے عہ

گیارھویں نامہ گیارھویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کیلئے خواجہ صاحب کی نادر اور عجیب کتاب قیمت ۱۲ر

اوراد و دعائیں ہر موقع اور ہر محل کے لئے موثر اور مناسب دعاؤں کا مجموعہ جو خاص اوقات میں مرتب ہوا ہے قیمت ۸ر

پھول کی کہانیاں بچوں کے بہلانے کے لئے نہایت دلچسپ اور سبق آموز کہانیوں کا دلکش اور باتصویر مجموعہ قیمت فی جلد ۱۰ر

تسخیر مہر و قہر اعمال حزب البحر کے متعلق حضرت خواجہ صاحب کی نہایت مقبول اور مشہور کتاب ہر شخص کے لئے مفید ۱۰ر

معلومات سیر دہلی جو حضرات غیر مقامات سے دہلی آتے ہیں یا گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنی چاہتے ہیں ضرور منگائیں قیمت ۱۲ر

تسکین احساس تصوف کے ابتدائی اصول و قواعد اور اذکار و اشغال کی تعلیم میں قابل قدر کتاب ہے قیمت ۸ر

خدائی انکم ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنے کی ترکیب۔ زکوٰۃ کا فلسفہ زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جائے بہت سی ضروری معلومات قیمت ۱۰ر

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت خواجہ صاحب کے ظریفانہ مگر بیحد نتیجہ خیز مضامین کا قابل دید اور بے مثال مجموعہ جس کو پڑھکر بے اختیار ہنسی آتی ہے قیمت ۱۲ر

شیطان کا طوطا ضخامت ۱۶ صفحے لکھائی چھپائی معمولی کاغذ درمیانہ یہ ایک عبرت انگیز اور نہایت دلچسپ کہانی ہے جس میں مغربی تعلیم و تہذیب کی برائیاں اور خراب صحبت کے نتائج پراثر قصہ کے پیرایہ میں ظاہر کئے گئے ہیں قیمت دو آنے ۲ر

روزنامچہ سفر ہندوستان حضرت خواجہ صاحب کے سفر بمبئی و کاٹھیاواڑ وغیرہ کی دلچسپ حالات قیمت ۱۲ر

خطوط اکبر۔ حضرت خواجہ صاحب کے نام وفات حضرت اکبر کے بعد آنکی علمی یادگار۔ کا پہلا حصہ اس مجموعہ میں حضرت کے تا ورالوجود فلسفیانہ صوفیانہ اور ظریفانہ خطوط ہیں فصاحت و بلاغت کا دریا ہے خطوط نویسی کا سبق ہر صفحہ پر موجود ہے، یہ کمال کسی اردو نویس میں نہیں ہے کہ ایک فقرہ میں ایک جیسی کتاب کا مضمون ادا کردیا جائے حضرت اکبر میں یہ کمال موجود تھا ان کے اشعار میں بھی اور خطوط میں بھی یہ صنعت پائی جاتی ہے، جو شخص مختصر الفاظ میں بڑا مطلب ادا کرنا چاہتا ہے اسے یہ خطوط اکبر کا مجموعہ پڑھنا چاہئے قیمت ۱۲ر

کم ٹو موت عشق دنیا کی بھول سے بچانے اور ہر وقت موت کو یاد دلانے والی نہایت

درد انگیز اور قابل دید کتاب ہے قیمت عہ

جرمنی خلافت شیخ سنوسی کا چھٹا حصہ جو چھپتے ہوئے ۱۹۱۵ء میں ضبط کر لیا گیا تھا اور اب وہ چھاپا گیا ہے قابل دید ہے ۶ر

اسلام کا انجام یہ توفیق مہری کی معرکۃ الآرا کتاب کا قابل دید اردو ترجمہ ہے ضرور طلب فرمائیے ۴ر

قرآن آسان قاعدہ مسلمان بچوں اور بچیوں کے پڑھانے کیلئے خواجہ صاحب کا لکھا ہوا عجیب و غریب قاعدہ جس کی تمام ملک میں دھوم مچی ہوئی ہے قیمت آٹھ آنہ ۸ر

تعلیم القرآن یہ کتاب قرآن آسان قاعدہ کے بعد بچوں کو پڑھائی جاتی ہے اور اس کو پڑھ کر وہ قرآن کی تمام ضروری باتوں سے بہت جلد واقف ہو جاتے ہیں قیمت صرف ۸ر

گاندھی نامہ مہاتما گاندھی کی ذات و صفات کا دلچسپ اور قابل دید تذکرہ قیمت ۸ر

سکھ قوم اس میں سکھ قوم کے تمام مذہبی حالات اور رسم و رواج کا بیان ہے۔ ۶ر

حلال خور اس میں ہندوستان بھر کے حلال خوروں کے مذہبی قصے رسم و رواج وغیرہ درج ہیں ۸ر

غزنوی جہاد سلطان محمود غزنوی کے ہندوستان پر سترہ حملوں کا تذکرہ قابل دید قیمت ۸ر

ہندو مذہب کی معلومات یہ کتاب اعیان اسلام کی معلومات کے لئے خاص طور پر لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸ر

اسلامی توحید توحید اسلام کا بیان ۳ر

لڑائی کا گھر خواجہ صاحب کی سات متفرق [illegible] توپخانہ بم بندوق وغیرہ کا دلکش مجموعہ قیمت ۴ر

قبروں کے غیبی نوشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اہلبیت اطہار علیہم السلام کے مزارات کیلئے موثر کتبے بالکل نئی چیز قیمت فی جلد ۴ر

مرگ نامہ کم ڈ موت جیسی مشہور کتاب کا دوسرا قابل دید حصہ حضرت خواجہ صاحب نے حال ہی میں مرتب فرمایا ہے قیمت ۶ر

امام الزمان کی آمد شیخ سنوسی کے پانچویں رسالہ کا خلاصہ امام الزماں کی آمد کے تفصیلی اور دلچسپ واقعات جس میں حیرت انگیز پیشگوئیاں شامل ہیں قیمت صرف ۱۰ر

آتالیق خطوط نویسی خواجہ صاحب کی مشہور کتاب حصہ اول و دوم قیمت صرف ۱۲ر

مجموعہ خطوط حسن نظامی یہ آتالیق خطوط نویسی کا تیسرا حصہ ہے قیمت ۱۲ر

داعی اسلام اس کتاب میں ہر مسلمان کو داعی اسلام کا کام کرنے کی ترکیبیں اور حکمتیں بتائی ہیں ۳ر

لے دور کا سلام حضور سرور کائنات کی خدمت میں درد و سوز بھرا ہوا سلام قیمت ایک آنہ ۱ر

جانباز مسلم ان مجاہدین اسلام کے حالات جو مر گئے مگر مرتد نہ ہوئے۔ قیمت ۳ر

اسلامی رسول پیغمبر اسلام کے محققانہ حالات و اخلاق ۳ر

ملنے کا پتہ — منیجر رسالہ تنکیر و تبلیغ دار التصنیف کٹرہ مہر پرور دہلی

ہندوستان میں غدر

خواجہ حسن نظامی صاحب کے لکھے ہوئے غدر دہلی کے دردناک افسانے

پہلا حصہ آنسوؤں کی بوندیں اس حصہ میں وہ دردناک حالات درج ہیں جو غدر ۱۸۵۷ء میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی اور انکی بیگمات اور بچوں کو پیش آئے واقعات اس قدر عبرت خیز کہ پڑھکر کلیجہ پاش پاش ہوجاتا ہے قیمت ایک روپیہ عہ

دوسرا حصہ انگریزوں کی بپتا اس حصہ میں حضرت خواجہ صاحب نے انگریزوں کے ان مصائب کا حال تحریر فرمایا ہے جو غدر ۱۸۵۷ء میں انکو باغیوں کے ہاتھوں برداشت کرنے پڑے قیمت فی جلد صرف ۸ر

تیسرا حصہ محاصرہ دہلی کے خطوط غدر دہلی تیسرے حصے میں خواجہ صاحب نے ان خطوط کو مہیا فرماکر درج کیا ہے جو محاصرۂ دہلی کے متعلق انگریز افسروں نے افسران پنجاب کو لکھے تھے غدر کے حالات کی رپورٹ قیمت ۴ر

چوتھا حصہ بہادر شاہ کا مقدمہ اس مقدمہ کی تفصیل ہے جو انگریزوں نے دہلی کے آخری مسلمان بادشاہ پر قائم کیا تھا اس میں بہادر شاہ کا جواب اور صفائی کے گواہوں کے بیانات اس [illegible] بھی قابل دید ہے قیمت فی جلد عہ

پانچواں حصہ گرفتار شدہ خطوط اس میں وہ خطوکتابت درج جو غدر کرنے والوں اور بہادر شاہ بادشاہ کے درمیان ہوئی اور وہ خطوط اور فرمان جو بادشاہ کی طرف سے ان کو بھیجے گئے تھے اور جنکو بعد فتح دہلی قلعہ سے انگریزوں نے گرفتار کیا قیمت عہ

چھٹا حصہ غدر دہلی کے اخبار اس میں غدر ۱۸۵۷ء کے ان اخبارات کے مضامین ہیں جو دہلی وغیرہ میں جب تک شایع ہوئے اور جن پر غدر کی آگ لزام لگایا گیا تھا عجیب کتاب ہے قیمت فی جلد ۴ر

ساتواں حصہ۔ غالب کا روزنامچہ سنی سنائی باتیں نہیں بلکہ غدر کے چشمدید حالات مرزا نوشہ غالب کے قلم سے جس میں غالب کی مشہور فارسی کتاب دستنبو، کا ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے قیمت فی جلد ۱۲ر

آٹھواں حصہ دہلی کی جان کنی۔ یہ قصہ عجیب وغریب ہے اور کئی نایاب عکسی تصاویر کے ساتھ ہے اس میں غدر کی کیفیت مرزا الٰہی بخش کی نمک حلالی جنرل ہڈسن کے مظالم شہزادوں کا قتل اور بادشاہ کی گرفتاری اور جلاوطنی وغیرہ کا مفصل بیان ہے قیمت عہ

ملنے کا پتہ منیجر رسالہ تکبیر مجلس دار التصنیف کٹرہ مہرپرور دہلی

شمس العلما مولانا محمد حسین صاحب آزاد دہلوی مغفور کی تصانیف

جنکی دنیا میں دھوم مچی ہوئی ہے

اگر آپ نے ابتک نہیں منگائیں تو فوراً ان کی خریداری پر توجہ فرمائیے۔

دربار اکبری ہندوستان کے جلیل القدر اور ہر دلعزیز مسلمان بادشاہ جلال الدین اکبر کے نورتن اور عہد اکبری کے مکمل و مفصل اور دلچسپ حالات ہندو مسلم اتحاد ۲۲×۲۹ کی بڑی تقطیع (۸۵۰) صفحوں کی ضخیم کتاب عمدہ قیمتی کاغذ ؎ ۱۰ ؏

نگارستان فارس فارسی زبان کے مشاہیر شعرا کا تذکرہ رودکی سے لیکر خان آرزو تک آب حیات کے نقطوں میں ہے، ؏ ۳

سخندان فارس فارسی زبان کی مکمل تاریخ جس میں مختلف زبانوں کے مقابلہ سے قوموں کے باہمی رشتوں کے مٹے ہوئے سراغ نکالے گئے ہیں، ژند پہلوی۔ دری سنسکرت کے الفاظ کا مقابلہ کرکے تاریخی نتائج نکالے ہیں قیمت مجلد ؏

آب حیات مشاہیر شعرائے اردو کی سوانح عمری اور اردو زبان کے عہد بعہد ترقیوں کا حال ہے مشرقی شاعری کی آخری جھلک اور آخری بہار کا دلفریب اور دلسوز افسانہ ہے حجم ۵۵۲ صفحے لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ قیمت ؏ علاوہ محصول

سیر ایران مشرقی زبانوں کے محقق نے ہندوستان اور پنجاب سے نکلکر افغانستان اور ایران تک تحقیق کا دامن بچھا دیا تھا وہاں سے واپس آنے کے بعد اپنے سفر کے حالات مولانا نے خود بیان فرمائے ہیں اس میں رائی سے لیکر پربت تک روشنی ڈالی ہے قیمت ؏

جانورستان مولانا نے یہ کتاب جانوروں کے ظاہر و باطن پر لکھی ہے جس میں درندوں، پرندوں، چرندوں کے حالات ہیں قیمت ۱۲؍

دیوان ذوق مغل شہنشاہی کے آخری چراغ ابوظفر محمد بہادر شاہ کے استاد ملک الشعرا حضرت ذوق کا کلام انکی تمام غزلیات قصائد قطعات رباعیات تاریخیں اور اشعار وغیرہ مع سوانح عمری ضخامت ۳۰۰ صفحے قیمت ؏ علاوہ محصول

تذکرۂ علما اس میں مولانا ممدوح نے ہندوستان کے چالیس علما و مشاہیر کا تذکرہ لکھا ہے شروع میں حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب کا دیباچہ ہے قیمت آٹھ آنے ۸؍

مکتوبات آزاد مولانا کے کئی سو دلچسپ سبق آموز خطوط کا گرانبہا مجموعہ قیمت ایک روپیہ بارہ آنے ؏

نظم آزاد قابل دید قیمت نو آنے ۹؍ **نصیحت کا کرنپھول** بچوں کیلئے ۶؍ **قند پارسی** ۱؍ **نیرنگ خیال** [illegible]

واقعہ فیجلد ۱۲ر

حجاج بن یوسف عبدالملک کی طرف سے حجاج بن یوسف ایک جرار فوج کے ساتھ مکہ پر چڑھائی کرتا ہے حضرت عبداللہ ابن زبیر حرم محترم میں محصور ہوجاتے ہیں اور آخر کار ایک خوفناک مقابلہ کے بعد شہید ہوتے ہیں حسن و محبت کے واقعات نے سونے پر سہاگہ کا کام کیا ہے عہ ر

امین و مامون درباریان خلافت عباسیہ کے جوڑ توڑ عربوں اور ایرانیوں کی کشمکش خلیفہ ہارون رشید کے فرزند امین و مامون کا مجادلہ ایرانی پولٹیکل خفیہ اور پراسرار انجمنوں اور انقلابی سوسائٹیوں کی جد و جہد معلومات کے خزانہ کو مالا مال کرنے والے سچے تاریخی واقعات حسن و عشق کے دلآویز سوز و گداز فراق و وصال کے دلگداز مناظر قیمت عہ ر

عروس مصر احمد بن طولون ترکی گورنر مصر کا عہد حکومت۔ قبطیوں کی معاشرت اس زمانہ کے سیاسی اور اجتماعی حالات اور اس کے ساتھ ساتھ حسن و عشق کا ایک نہایت دلفریب تاریخی افسانہ قیمت فی جلد ۶ا

عبدالرحمن ناصر سرزمین اندلس میں اسلامی دولت حکومت کا قتدار مرقع خلیفہ عبدالرحمن ناصر کے عجیب واقعات اسلامی عمارات اور ان کے ساز و سامان کی حیرت انگیز تفصیلات، اس زمانہ کے مسلمان امراء کی علمدوستی سیاسی سازشیں،

اندلس کی سب سے زیادہ حسین عورت زہرا کے حالات حسن و عشق کی دل آویز داستان فیجلد ۱۲

شارل و عبدالرحمن سرزمین فرانس پر عربوں کا حملہ امیر عبدالرحمن والئ اندلس اور کونٹ اوڈ اور شارل چارلس حکمران فرانس کی پر جوش سپاہ کا مقابلہ جنگی مناظر فتوحات اسلام کے سربستہ راز مسیحی بزرگان مذہب کی رائے مانی اور مریم کی محبت کے پاک جذبات فیجلد عہ ر

محبوبہ شام محبت کے جذبات لطیف نہایت عمدگی سے دکھائے گئے ہیں عیدکار لوگوں کی تاریک زندگی اور پُراسرار زنوں کا خاکہ قیمت فیجلد عہ ر

محبوبۂ بغداد جنگ عراق کے ہولناک مناظر ترکوں کے دلیرانہ کارنامے حسن و عشق کے حیرت انگیز اور پرلطف کرشمے قیمت فیجلد ۱۲ر

انقلاب سیاسی تاریخی اور دلچسپ ناول مصر سوڈان میں مہدی سوڈانی اور انگریزوں کی زبردست معرکہ آرائیاں خرطوم پر انگریزوں کا قبضہ توفیق آفندی اور زبیدہ کی داستان محبت عزیز نامی ایک مخلص دوست کی رفاقت قیمت فیجلد ایک روپیہ آٹھ آنے۔

محاصرۂ دردانیال دردانیال کے گذشتہ محاصرہ پر مختصر بحث جنگی جہازوں اور سپاہ کی کارگزاریاں دردانیال کے قدرتی استحکامات افواج متحدہ کی انتھک کوشش سچی محبت کی ایک جھلک قیمت ۱۲ر

منیجر ۔ اسٹاک ڈپو دارالتصنیف کٹرہ میر محمود علی

جنگ طرابلس یا حسن حمرا تاریخی ناول ترکوں کی بہادرانہ جانفروشی قیمت مجلد ۲ر

حیرت انگیز شہر یہ کتاب بظاہر تو ایک عربی ناول کا ترجمہ ہے جس میں حسن و عشق کی چاشنی بھی موجود ہے لیکن درحقیقت یورپ و امریکہ کی ترقی کا راز سربستہ اس کے اوراق میں فاش کیا گیا ہے اور اس کے مطالعہ سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ایک پرجوش آدمی کس طرح ابھر سکتا ہے اور وہ پستی سے نکلکر کیونکر عروج کی بلندیوں پر پہنچ سکتا ہے یہ کتاب مصر کے ایک سیاسی لیڈر نے یورپین اقوام کا بغور مطالعہ کرکے تصنیف کی ہے قیمت ۱۲

اجتماع ضدین اردو میں ایسے ناول بہت کم ہیں جو ادبی خوبیوں سے آراستہ ہوں اور جن میں اعلیٰ درجہ کی بلند ترین زبان استعمال کی گئی ہو لیکن اجتماع ضدین کی یہ ممتاز خصوصیت ہے کہ وہ نہایت شائستہ اور دلپذیر اردو میں لکھا گیا ہے قصہ بھی نہایت دلچسپ ہے اور جہانتک معلوم ہوا ہے ایک سچے واقعہ پر مبنی ہے قیمت ۸ر

انقلاب قسطنطنیہ ترکوں کی خداداد بہادری کا مرقع۔ جنگ کی خوفناک تصویریں جن کے ملاحظہ سے رگوں میں جنبش اور بازو میں حرکت پیدا ہوتی ہے ساتھ ہی ساتھ حسن و عشق کی دل آویزیاں بھی ہیں ۱۲

کورٹ شپ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے کہ کورٹ شپ کیونکر ہوتی ہے لڑکیوں سے راہ و رسم کس طرح پیدا کیجاتی ہے زمانۂ کورٹ شپ میں باہم کس طور پر گذر ہوتی ہے لیڈیوں سے خط و کتابت کیونکر ہونی چاہئے وغیرہ وغیرہ تو فوراً منگا کر دیکھئے قیمت ۱۴ر

سو ایک جنٹلمین نے مغربی معاشرت اختیار کی وضع قطع کھانے پینے اور رہنے سہنے ہی میں انگریزوں کی تقلید نہیں کی بلکہ پردہ بھی اٹھا دیا بیوی کو ہوا خوری کے لئے ساتھ لیجاتا اور دوستوں کی محفل میں بلا تکلف بلاتا تھا اس جنٹلمین کی آزادمزاجی سے جو واقعات پیش آئے اور بیوی کی بے پردگی کا جو نتیجہ ہوا وہ اس ناول میں لکھا گیا ہے قیمت ۱۲ر

گلبدن سراغ رسانی کی ایک عجیب و غریب کہانی پنجابیوں کی اندرونی معاشرت عیاروں کی عیاریاں شاہدان بازاری کی چالاکیاں قیمت مجلد بارہ آنے

آئینہ روزگار عیاشی کے خوفناک نتائج بچوں کے زیور پہنانے اور انکی دیکھ بھال نہ رکھنے کا خوفناک اور جگر خراش انجام قیمت ۱۲

گیتی آرا ایک ناعاقبت اندیش اور ضدی نوجوانوں کی خودسرانہ حرکات۔ ماں کی بد دعا کا اثر شوہر ستم بیوی کی دلگداز کہانی۔ آجکل کے نوجوانوں کا کچا چٹھا ۱۲ر

آہ - اُن خودسر اور ناعاقبت اندیش لڑکیوں

کی سرگذشت جو ماں باپ کا کہنا نہ مان کر طرح طرح کی خرابیوں اور رسوائیوں کا باعث ہوئی ہیں اور جنہوں نے اپنی زندگی ہمیشہ کے لئے تباہ و برباد کر لی نہایت عبرتناک اور دلگداز قیمت بارہ آنے

شمع سحر لارڈ لٹن کے ایک مشہور معرکۃ الآرا ناول سے اس کا پلاٹ لیا گیا ہے حسن و محبت کے کرشمہ صداقت اور پاکبازی کا خوشگوار انجام عجیب و غریب دلچسپ افسانہ ہے قیمت ۱۲ ار

حسرت اقبال و ادبار، دولتمندی تہیدستی کی تصویریں ایک وفادار شوہر کا طرح طرح کی مصائب و مشکلات کے باوجود ثابت قدم رہنا۔ نہایت دردناک اور حیرت انگیز واقعات قیمت بارہ آنے

لطیف بیگم اس افسانہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آدمی کو قناعت کیونکر کرنی چاہئے ایک پاکدامن عورت کی سچی محبت، خاوند کی بے اعتنائی اور پھر ندامت انداز بیان نہایت دلچسپ اور متین قیمت ۱۲ ار

یوسف پاشا ایک مشہور ترکی شہزادہ کے حیرت انگیز کارناموں کا آئینہ ہے ایک نہایت حسین پری پیکر مسیحی ملکہ کا عشق اور اسکی محیر کرشمہ سازیاں ڈاکوؤں کا ایک پراسرار اور خوفناک قلعہ اور یوسف پاشا کے ہاتھ سے اس قلعہ کی بربادی جنگ و جدل کا قیامت نما مرقع۔ اور کشت و خون کے دلسوز مناظر قابل قدر و لایق دید کتاب ہے قیمت ۸

تسخیر فرانس شکسپیر کے معرکۃ الآرا مشہور و معروف ڈرامے ہنری دی ففتھ۔ ۔ کا نہایت دلچسپ، نہایت دلکش اور نہایت پرلطف اردو ترجمہ ڈرامہ کے طرز اور اردو کی بلند انشاپردازی کے ساتھ جسکا ہر سین حیرت افزا، دلسوز اور عبرتناک ہے قیمت ۸

جنگ بلقان گذشتہ جنگ بلقان کے دل ہلا دینے والے مناظر، ترکوں کے سرفروشانہ کارنامے مسلمان عورتوں کی دلیریاں حسین و جمیل دوشیزہ لڑکیوں کی سرفروشانہ کارروائیاں حسن و عشق وصل و ہجر کے دلسوز و تحیر خیز مناظر اور رنگینیاں اردو زبان کا عجیب و غریب رزمیہ اور تاریخی ناول قیمت عہ

جنگ روس و جرمنی نہایت پرلطف تاریخی ناول جس میں جنگ روس و جرمنی کی ہولناک نظارے کشت و خون کے جاں فرسا حالات اور عشق و محبت کے تمام مراحل و منازل کی ہوشربا کیفیتیں پاک و پاکیزہ جذبات کی حقیقی تصویر مصائب و آفات اور صبر و استقلال کا بیش بہا خزانہ نہایت دلچسپ پرلطف اور قابل دید قیمت عا

محبوبہ کربلا مصر کے مشہور رسالہ الہلال کے ایڈیٹر جرجی زیدان کی مقبول تصنیف "غادۃ کربلا" کا قابل دید اردو ترجمہ جس میں ایک نوعمر حسین و دوشیزہ لڑکی نے حاکم وقت سے اپنے باپ کے خون کا انتقام لیا ہے قیمت ۱۲ ار

عروس سمرنا ۔ غازی مصطفی کمال پاشا فاتح سمرنا اور انکی محبوبہ لطیفہ خانم کے حسن و عشق کے حالات معہ

جواہر منظوم (ترجمہ اردو رباعیات سرمد مرحوم)

۳۲۱ رباعیاں فارسی سرمد شہید کی اور ہر فارسی رباعی کے تحت میں اردو رباعی بطور ترجمہ درج ہے شروع میں حضرت مولینا **ابوالکلام آزاد** کے قلم سے سوانح سرمد بھی شامل ہے۔ ہر رباعی میں تصوف و معرفت کے خزانے مخفی ہیں۔ قیمت مجلد عہ بلا جلد ۱۲ر علاوہ محصول۔

نمونتاً ایک رباعی مع ترجمہ درج ذیل ہے

از جرم فزوں یافتہ ام فضل ترا — ایں شد سبب معصیت بیش مرا
ہر چند کرم بیش گنہ بیشتر است — دیدم ہمہ جا و آزمودم ہمہ را

ترجمہ

ہر جرم سے پایا ہے سوا فضل ترا — باعث یہ فزونی معاصی کا ہوا
افزوں ہیں اگر گنہ کرم افزوں تر — دیکھا ہر طرح خوب سب کو جانچا

رباعیات عمر خیام (مع ترجمہ) ملک الکلام

مشرق کی اس سے زائد بدقسمتی اور کیا ہوگی کہ اسے اپنے خزائن مخفی خود معلوم نہیں اور یورپ انہیں کھینچے لئے جاتا ہے عمر خیام کی طرف سے مشرق نے جو لاپرواہی برتی اور اس کے فلسفہ کو جس طرح ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا اس کا جواب مغرب کے علمی قدر دانوں نے یہ دیا کہ آج عمر خیام یورپ کی نگاہ میں خدا معلوم کیا بنا ہوا ہے اس کی رباعیات مختلف زبانوں میں ترجمہ ہو کر بچے بچے کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہیں اور ہر شخص انکا قدر دان بنا ہوا ہے مدت کے بعد یورپ میں اتنا شور ہوا تو اب ہندوستان کی آنکھیں کھلیں اور عمر خیام کی کم و بیش نو سو رباعیاں جنھیں معنی کے جواہر کہنا چاہئے اردو میں ترجمہ ہو کر ناظرین کے سامنے آگئیں ضرورت ہے کہ ہندوستان میں اسکی قدر کیجئے اور ہر شخص اسے اپنی میز پر رکھے قیمت ۱۲ علاوہ محصول

سحر بانگی ندا از میخانۂ ما — کای رند خراباتی دیوانۂ ما
برخیز کہ پر کنیم پیمانہ ز مے — زاں پیش کہ پر کنند پیمانۂ ما

اک صبح ندا آئی یہ میخانے سے — اے رند خرابات مرے دیوانے
قبل اس کے کہ مے ناب سے بھر دو ساغر — پیمانۂ تن سے بادۂ جاں چھلکے

مجلس دارالتصنیف دہلی

مقاصد و قواعد

(۱) اسلام کی حفاظت و اشاعت اور مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی اصلاح کے متعلق ضروری کتابیں و رسائل شائع کرنا۔

(۲) ہندوستان کے مسلمانوں میں تصنیف و تالیف کا مذاق بڑھانا اور مصنفین کی جماعت پیدا کرنا۔

(۳) ادبی و انشائی رسالے شائع کرنا۔

(۱) جو صاحب مجلس دارالتصنیف کو پچاس روپے یکمشت یا ایکسال تک پانچ روپے (صہ) ماہوار عطا فرمائینگے وہ مجلس کے رکن دائمی اور مربی سمجھے جائینگے، انکو داخلہ کی فیس کبھی ادا کرنی نہیں پڑیگی اور وقت رکنیت سے دارالتصنیف کی تمام مطبوعات ماہانہ و سالانہ ان کو ہدیۃً دی جایا کرینگی، اور مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر ہمیشہ اُنکی خدمت میں بھیجا جائیگا۔

(۲) جو صاحب دارالتصنیف کو ۲۵ یکمشت یا ایک سال تک ۲ ماہوار عطا فرمائینگے وہ اول رکن اعانت سمجھے جائینگے اور اُنکو سال کی تمام مطبوعات بلا قیمت دیجائینگی اور مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر ہمیشہ اُنکی خدمت میں بھیجا جائیگا۔

(۳) جو صاحب دارالتصنیف کو بیس روپے یکمشت یا ایکسال تک ۲ ماہوار عطا فرمائینگے وہ دوم رکن اعانت سمجھے جائینگے، اُنکو سال کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر دیجائینگی اور رسالہ تکبیر مفت بھیجا جائیگا۔

(۴) پانچ روپے (صہ) سالانہ ادا کرنیوالا دارالتصنیف کا ممبر خصوصی ہوگا۔ اُسکو مجلس کا رسالہ تکبیر سال بھر تک بھیجا جائیگا۔

نوٹ: جملہ خط وکتابت و ترسیلِ زر بنام ناظمِ مجلس دارالتصنیف و انجمن اشاعت الاسلام کٹرہ مہرپرور دہلی

(۱) **شعبۂ ترتیب** اس شعبہ سے جو مراسلت کی جائے (جس میں رسائل اور اخبارات کا تبادلہ۔ ترسیلِ مضامین اور تمام وہ مکتوبات شامل ہیں جن کا تعلق ایڈیٹر سے ہے)

ان میں براہِ کرم یہ پتہ تحریر فرمائیے:-

پروفیسر محمد اکبر خاں صاحب حیدری ایم-آر-اے-ایس

اکبر منزل- دہلی

(۲) **شعبۂ نشر و انتظام**:- اس شعبہ سے جو خطاب کیا جائے گا (جسمیں ترسیلِ زر- درخواست خریداری- مضامین اشتہار وغیرہ شامل ہیں)- اس کا پتہ یہ ہوگا:-

مولانا زاہد القادری صاحب- ناظم مجلس علمیہ دار التصنیف

کٹرہ مہر پرور- دہلی

اللہ اکبر

مجلہ

تکبیر

مجلس دار التصنیف دہلی کا ماہوار علمی رسالہ

قیمت دو روپئے سالانہ

مع محصول ڈاک

طابع و ناشر
زاہد القادری
(ایم۔ اے۔ ایس)

جامع
اکبر حیدری

مطبوعہ شاہجہانی پریس دہلی

اطلاعات

(۱) مجلہ "تکبیر" مجلس علمیہ دار التصنیف دہلی کے دفتر سے ہر انگریزی مہینہ کی پانچویں تاریخ کو شائع ہوتا ہے، اس میں ملک کے عظیم القدر ارباب علم کے دلنواز مضامین درج ہوتے ہیں۔

(۲) "تکبیر" کا اہم مقصد مذہب اسلام کی حفاظت وحمایت مسلمانوں کی تمدنی ومعاشرتی اصلاح اور ادب عالیہ وانشائے لطیف کی نشر واشاعت ہے۔

(۳) "تکبیر" کا دوسرا مقصد مجلس علمیہ دار التصنیف کے حلقہ کو وسیع کرنا اور ملک کے ہر گوشہ میں اس کے ممبروں کی تعداد بڑھانا ہے۔ اسی لیے اس کا چندہ نہایت قلیل یعنی صرف دو روپے سالانہ مقرر کیا گیا ہے، تاکہ ہر شخص جو ذوق علمی رکھتا ہو بآسانی "تکبیر" کا خریدار اور مجلس کا ممبر ہو سکے۔ یعنی جو شخص دو روپے سالانہ ادا کریگا وہ مجلس کا ممبر عمومی ہوگا اور سال بھر تک رسالہ تکبیر بھی اسکو بھیجا جایگا

(۴) "تکبیر" کے لیے مضامین اور تبادلہ کے اخبار ورسائل حضرت اکبر حیدری جامع "تکبیر" اکبر منزل محلی والان دہلی کے پتہ پر آنے چاہئیں۔

ان کے علاوہ

ہر قسم کے خطوط، زر چندہ "تکبیر" (فیس ممبری) اور جملہ فرمائشات

زاہد القادری

ناظم مجلس دار التصنیف و دفتر رسالہ تکبیر

کوچہ چیلان۔ کٹرہ مہر پرور دہلی کے نام بھیجیں۔ منیجر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۶۴۹

جلد ۲ نمبر ۱

بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بصائر القرآن

(مولانا سید خورشید علی صاحب تھہر دہلوی)

اسی سرزمین پر جس کی ہموار سطح پر آج ہم اپنی خوشیوں کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اپنی مسرتوں کو ڈھونڈھتے ہیں۔ کتنی قومیں گذری ہیں جنھوں نے بڑی بڑی عمارتیں بنا کے عظیم الشان محل تعمیر کر کے شاندار باغ لگا کے اپنی دولت اور تمول کی مغرورانہ جاہ کا اظہار کیا۔ اور اپنی متکبرانہ پیشانی کو سجدوں کے عجز سے بے نیاز بنایا۔ اور اپنی متکبرانہ چال سے خدا کی دی ہوئی نعمتوں کو ٹھکرایا۔ اور اپنے دلوں کے ان آبگینوں کو جنکی چمک میں کبھی وحدت کا جلوہ نظر آتا تھا اور کبھی رسالت کی مقدس تصدیق ضیاپاشی کرتی تھی۔ ان کو توہمات باطلہ کے سخت پتھروں سے ٹکرا کر چور چور کر دیا۔ توحید کے بجائے عیب عقیدے سے ملکر طاغوت پرستی شروع کر دی اور اس طرح خود اپنی ترقی کی بنیاد متزلزل کر کے اپنے آپ کو قعر ذلت میں گرا دیا۔ فیا للعجب۔

جب کسی قوم سے خوش قسمتی اپنا رخ پھیرتی ہے اور عزت وحرمت کروٹ بدلتی ہے تو ظاہر ہے کہ اس کے عمدہ اخلاق وعادات اس سے رخصت ہو جاتے ہیں بجائے اسکے بری خصلتیں پیدا ہو کر اسکو ہلاکی اور بربادی کے تاریک گڑھے میں دھکیل دیتی ہیں۔ اس وقت نہ وہ کسی عہد کا پابند ہوتا ہے اور نہ کسی وعدہ کو وفا

کھلے کا احساس کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم عبر و بصائر کے حالات سُنا کر بتاتا ہے
کہ اے مسلمانوں صرف تم ہی وہ قوم نہیں ہو جسکو سب سے پہلے توحید کی امانت
سپرد کی گئی ہے۔ بلکہ تم سے پہلے بھی بنی اسرائیل کی ایک قوم تھی۔ جس سے ہم نے
توراۃ پر عمل کرنے کا عہد لیا تھا۔ اور ظاہر کر دیا تھا۔ کہ تمہارا فائدہ اسی میں ہے
کہ اپنی معاشرت کو اس کے مطابق بناؤ اور اپنے انتظامات کو اس سے منسلک کرو
کیونکہ یہ بات بذریعہ وحی کے ان کے رسول پر کشف کر دی گئی تھی کہ جب کبھی وہ کسی
بات کی خواہش کریں تو اُس کو توریت کے حوالے سے ظاہر کر دیں تو اُن کی تاریخ سے۔
چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے پانچوں سفروں میں جو عہد نامہ عتیق میں انکی طرف منسوب ہیں
یہی امر پایا جاتا ہے۔ اور قرآن کریم بتاتا ہے

ولقد اخذ نا میثاق بنی اسرائیل ۔ قسم ہے ہمکو اپنی ذات کی کہ ہمنے بنی اسرائیل سے اس کا عہد لیا ہے
وہ رب العلمین یہ بھی بتاتا ہے کہ اس عہد کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عہد تک محدود
کرو بلکہ ہم نے تو اس کا سلسلہ ان کے علاوہ بھی قائم رکھا ہے۔

وبعثنا فیھم اثنی عشر نقیبا ۔ اور ہم نے اُن کے پاس بھی بارہ نقیب بھیجے ہیں۔
نقیب اُس شخص کو کہتے ہیں جو اپنی قوم کے حالات کھولکر بیان کرے۔ اور یہاں
بنی اسرائیل کے اُن بارہ سرداروں سے مراد ہے جنکو حضرت موسیٰ نے اُس ظالم اور
غارتگر قوم سے لڑنے کے لئے بھیجا تھا۔ جس کے حالات اس سورہ میں بیان کئے گئے ہیں
بہر حال یہ قوم بنی اسرائیل کے بڑے بڑے بارہ سردار تھے اور اللہ تبارک و تعالےٰ نے
اپنے رسول حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے سے ان سے فرما دیا تھا۔ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں
وقال اللہ انی معکم ۔ اور فرمایا اللہ تبارک و تعالےٰ نے میں تمہارے ساتھ ہوں
یعنی میں تمہاری امداد کرنے اور تمکو ظالموں پر اُس وقت تک غلبہ دینے کا وعدہ
کرتا ہوں جبتک تم اپنے عہد سے نہیں پھرتے۔

یہ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ ہے۔ مگر قرآن حکیم کسی قوم کے واقعات کو ان کے حالات کی خبر دینے کے لئے نہیں دہراتا بلکہ مقصود اس سے یہ ہے کہ قرآن کو ماننے والی قومیں ان واقعات پر غور کریں اور سمجھیں کہ یہ عہد بنی اسرائیل کے لئے مخصوص نہیں تھا۔ بلکہ اُن تمام قوموں سے وابستہ ہے جو دین حق کے متبع ہیں۔ چنانچہ دوسرے انبیاء اور رسولوں سے بھی ارشاد ہوا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ نہ صرف بنی اسرائیل اس عہد شکنی کر کے مستوجب سزا ہوئے بلکہ جو قوم بھی عہد شکنی کرے گی اس کو ضرور پاداش بھگتنی پڑے گی۔ اب آگے اس عہد کو بتایا گیا ہے کہ وہ کیا ہے ارشاد ہوتا ہے۔

لئن اقمتم الصلوٰۃ واتیتم الزکوٰۃ وامنتم برسلی وعزرتموھم۔

اگر تم نے نماز کو قائم کیا اور دی زکوٰۃ اور تم میرے رسولوں پر ایمان لائے اور انکی عزت وعظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے انکی مدد کی یعنی اگر تم نے نماز کو پورے ارکان کیساتھ ادا کیا اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے مالوں پر تم سے بخل کی عادت چھڑانے اور دلوں کو صاف کرنے کے لئے جو ٹیکس لگا دیا ہے اس کو ادا کرتے رہے اور میرے رسولوں کی جنکو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بھیجا ہے انکی تمنے ایمان لانے سے عزت وعظمت قائم رکھتے ہوئے امداد کی۔ واقرضتم اللہ قرضاً حسناً۔ اور اللہ کو بہتر قرض دیا تو تم فلاح پاؤ گے

اس پر اکثر آریہ اعتراض کرتے ہیں اور مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ تمہاری طرح تمہارا خدا بھی قرض کا محتاج ہے لیکن معترض صرف لفظ قرض سے متاثر ہو کر یہ کہہ دیتا ہے۔ اُس غریب کو کیا معلوم کہ قرض سے مراد وہ مال ہے جو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے علاوہ اس رقم کے دیا جائے جس کی ادائیگی اللہ نے فرض کر دی ہے بہر حال اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب دُنیا سے بیزاری کی تعلیم دی تو یہ بھی بتا دیا کہ اگرچہ اے مسلمانوں تمہارے پاس اتنا مال نہ ہوگا جو تم بیدریغ خرچ کر سکو اور فی الحقیقت اگر شریعت کے مطابق عمل کیا جائے تو کبھی کوئی مسلمان اس قدر سرمایہ جمع نہیں کر سکتا کہ

فضول اخراجات میں پڑ کر وہ خدا کے غضب میں مبتلا ہوسکے۔ بہر حال اس پر بھی جسقدر روپیہ
تمہارے پاس ہو تو ۵۲ تولہ چاندی اور ۷ تولہ سونے پر تم زکوٰۃ کی ایک مقدار ہمیشہ ادا کرتے
رہو اور اگر اس معینہ مقدار سے زیادہ اسی قدر چاندی یا سونے پر تم اللہ دو گے تو وہ
تمہارا دینا رائیگاں نہیں جائے گا۔ تم یہ خیال نہ کرو کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں تو ہمکو ثواب
ملیگا کیونکہ خدا نے اس کی ادائیگی کا حکم فرمایا ہے اور اگر کچھ زیادہ دینگے تو چونکہ خدا نے
اس کے دینے کا حکم نہیں فرمایا اس لئے اس کا کوئی ثواب ہمکو نہیں ملے گا یہ آیت غرض
ان کو تسکین دی گئی ہے کہ تم کو اس کا غم نہیں کرنا چاہیئے کہ زیادہ مال دینے سے ہمکو
ثواب نہیں ملے گا۔ بلکہ اس کا ثواب اللہ تبارک و تعالےٰ نے اپنے ذمہ لے لیا ہے جو
تمکو دیا جائے گا۔ کیونکہ وہ تو منصف ہے اور یہ قرین انصاف نہیں ہے کہ کوئی شخص
مزدوری تو کرے مگر اُس کو مزدوری نہ دیجائے۔

تفصیل مرقومہ بالا سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ بنی اسرائیل سے اللہ تعالےٰ نے یہ عہد
لیا تھا لیکن یہ شان خداوندی سے بعید تھا کہ بندوں سے ایک بات کا وہ عہد لے اور جب
اس عہد کا ایفا کیا جائے تو اس کا کوئی صلہ مقرر نہ کرے لہذا آگے ارشاد ہوا۔

لا کفرن عنکم سیاٰتکم ولا دخلنکم جنت تجری من تحتہا الانہار۔ بیشک
ہم کفارہ کر دینگے تمہارے گناہوں کا اور تمکو ایسی جنتوں میں جنکے نیچے نہریں بہتی ہونگی داخل
یعنی ہم تمہاری نماز۔ زکوٰۃ۔ رسولوں پر ایمان لانے اور انکی تعظیم کے ساتھ مدد کرنے
اور قرض حسنہ کا یہ صلہ دینگے کہ تمہارے گناہوں کے اثرات زائل کر دینگے اور تم کو اپنی
خوشنودی کا گھر رہنے کے لئے دینگے جہاں تم کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچے گی۔ اور ہمیشہ
راحت سے رہوگے اس کے ساتھ یہ بھی بتا دیا کہ اگر تم نے اس عہد کو پورا نہیں کیا تو اس
کی کیا سزا ہوگی چنانچہ ارشاد ہے۔

فمن کفر بعد ذلک فقد ضل سواء السبیل - اور جس نے انکار کیا اس کے بعد

وہ بھٹک جائے گا سیدھے راستے سے۔

یعنی جس نے عہد کرنیکے بعد اس کو پورا نہیں کیا تو یقیناً وہ ایسے راستہ کو چھوڑ دیگا جس پر چلکر وہ اپنے دل کی اصلاح اور نفس کا تزکیہ کرسکتا تھا اور اصلاح قلب تزکیہ نفس سے اپنے آپ کو یقیناً اس قابل بنا سکتا تھا کہ وہ خدا کی خوشنودی کی دائمی راحت حاصل کرے اور وہ سیدھے راستہ سے بھٹک کر ایسی شاہراہ پر پڑ جائے گا جس پر چلکر مفسدہ پردازیوں اور خیالات کی ناپاکی کے جال میں پھنسیگا اور اس طرح وہ خدا کے ابدی عذاب میں مبتلا ہو جائے گا۔

یہ ہے وہ عہد اور اس کی جزا و سزا لیکن میرے دوستو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ صرف بنی اسرائیل ہی اس عہد سے متعہد اور اس کی جزا اور سزا کے مستحق تھے حاشا و کلا قرآن حکیم نے صاف طور پر بتا دیا ہے کہ تم کو بھی یہی حکم دیا گیا ہے اور تم سے بھی یہی عہد لیا گیا ہے۔ لیکن آج تم اپنی حالتوں پر غور کرو اور دیکھو کہ تم اس عہد کا کس حد تک ایفا کر رہے ہو اور تم نے اپنے لئے کونسا راستہ پسند کیا ہے آیا خدا کی خوشنودی کی دائمی راحت کا یا اسکے غضب کے ابدی عذاب کا۔ اگر یہ صحیح نہیں ہے کہ تم اس عہد سے پھر گئے ہو اور تم غضب خداوندی کی حدمیں پہنچ گئے ہو تو پھر یہ ذلت و مسکنت تم پر کیوں طاری ہے۔ میرے عزیزو تم اپنے دل سے اس بات کو نکال ڈالو کہ دین محمدی حاصل کر کے خدا کے عذابوں سے محفوظ ہو گئے ہو یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں پر عذاب نازل نہ ہو گا۔ لیکن کیا یہ تمہارا مسلمان ہونے کا دعویٰ اور اس پر یہ عقیدہ ایسا ہی نہیں جیسا کہ عیسائی اپنے آپ کو مسیح علیہ السلام کا پیرو کہتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام کا لٹکایا جانا مسیحیوں کے تمام گناہوں کا کفارہ ہے۔

عزیزو! تم بیدار ہو کر اپنے عقائد کو درست کرو اور صحیح معنوں میں مسلمان بنجاؤ۔ ورنہ یاد رکھو کہ آندھیاں تمہارے برباد کر دینے کو امنڈ چکی ہیں اور پانی کا طوفان تمہارے غرق کر دینے کے لئے تلا کھڑا ہے۔

محاسن اسلام

(جناب مولوی عبدالمنعم صاحب سعیدی بی۔ اے علیگ)

توحید" دنیا کے تمام مذاہب میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے کہ جس نے "توحید" کی اعلی اور مکمل تعلیم پیش کی ہے اور اسی بحث میں اس کے محاسن ظاہر ہوتے ہیں۔

اعتقاداً کلمۂ توحید کو بعض دیگر مذاہب بھی مانتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف ہے۔ اسلام انسان کو اس کا سچا عامل بنا دیتا ہے۔ اسلام کے سوا کوئی دوسرا مذہب اس کا دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اُس نے خالص توحید کی تعلیم دی ہو۔ اسلام نے آشکارا کر دیا کہ لوگ علم و عقل سے کام لیکر معبود حقیقی کو پہچانیں اور معبودانِ باطل کی پرستش ترک کر دیں۔ اور اُس خدائے واحد القہار کے سامنے سر نیاز خم کریں۔ جا بجا قرآن پاک میں ایسی آیتیں موجود ہیں جو صاف طور پر بیان کرتی ہیں۔ کہ تمہارا خدا صرف ایک ہی خدا ہے اور تم اسی کی پرستش کرو هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تمام جہان کا بادشاہ ہے پاک ذات ہے تمام عیبوں سے بری ہے۔ امن و امان والا ہے نگہبان ہے زبردست ہے صاحب جبروت و صاحب عظمت ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ کہ

صرف ایک خدائے مطلق کو پوجو جو سب کا خالق ہے۔ عبادت و استعانت میں اُس کے ساتھ کسی اور کو شریک کرنا شرک ہے۔ اور سب سے بڑا گناہ ہے۔ اس کو خدائے پاک معاف نہ کرے گا۔ ہمیشہ اس سے مدد طلب کرو وہ بڑا قدرت والا ہے اور یہ کہتے رہو ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ بغیر اسکے حکم کے کوئی کام وقوع میں نہیں آتا۔

دوسری جگہ ارشاد ہوا ہے والٰھکم الٰہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمن الرحیم۔ یعنی تم

معبود تو وہی خدائے واحد ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ نہایت رحم والا اور مہربان ہے۔
سرشاران بادۂ توحید نے جس جوش عقیدت، ایثار نفس، اور حسن عمل و فیاضی سے کام کئے ہیں اسکی نظیر سے دنیا خالی ہے۔ دنیا کے کسی مذہب میں خالص توحید کی تعلیم موجود نہیں ہے۔ پس عقل سلیم رکھنے والے، طالبان حق نظر غور سے اس تعلیم کو جانچیں۔ ان نکات پر غور کریں اور حلقہ اسلام میں داخل ہو کر نجات اخروی حاصل کریں۔

ذات پات کی پابندی اور شرافت خاندانی

لوگ غفلت میں پڑے ہوئے تھے خاندانی شرافت کے نشہ میں مست تھے اپنے آپ کو مختلف جماعتوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ تفریق نسل کے خیال نے اس قدر غلبہ پا لیا تھا۔ کہ وہ اپنے دوسرے بھائیوں کو ذلیل و ادنیٰ سمجھتے تھے۔ مگر مخدوم عالم ہادی برحق نے فتح مکہ کے دن امتیاز نوع انسانی اور فخر بانساب کو پاؤں سے روند ڈالا ارشاد فرمایا

نہ عربی کو عجمی پر فضیلت ہے، نہ عجمی کو عربی پر نہ گورے کو کالے پر
نہ کالے کو گورے پر۔ سارے آدمی آدم کی نسل ہیں اور آدم مٹی سے بنے تھے

اسلام تفریق نسلی اور امتیاز خاندانی کو صرف برا ہی نہیں سمجھتا بلکہ ان کو مٹا کر ہم سب کو اخوت کے رشتہ میں منسلک کر دینا چاہتا ہے اور ہمیں متنبہ کرتا ہے کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں لہٰذا یہ کسی کے لئے زیبا نہیں ہے کہ وہ اپنی خاندانی شرافت و اعلیٰ نسبی کا تذکرہ کر کے اس پر فخر کرے اور بزرگی پر ناز کرے۔ بلکہ درحقیقت بزرگی کا دار و مدار اس کے اخلاق و شمائل، عادات و فضائل اور زہد و تقویٰ پر ہے۔ قرآن شریف میں ہے۔

یا ایها الناس انا خلقنٰکم من ذکر و انثیٰ و جعلنٰکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند الله اتقاکم۔ لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہارے خاندان و قبیلے بنا دیئے۔ تاکہ آپس میں پہچان رکھو، حقیقت یہ ہے کہ سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

اسلام میں اعلیٰ ادنیٰ کا امتیاز اٹھ گیا۔ یہاں معلم دین ہونا، اور ہادی قوم ہونا کسی خاندان کے لئے مخصوص ہے نہ کسی گھرانے تک محدود بلکہ ہر مسلمان اپنے علم کی حد تک خود معلم ہے جہاں جو کچھ فضیلت و شرافت ہے محض گناہوں سے بچنے اور دینداری کے لحاظ سے ہے۔ خدا کا عام و سچا دین وہی ہے جو سارے انسانوں میں مساوات اور یک رنگی پیدا کرے۔ اور ساری دنیا کو بحر توحید میں غوطہ دیکر ایک رنگ میں رنگ دے۔

مساوات حقوق جس طرح اوپر بیان کیا گیا اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسنے ذات پات کا امتیاز پیدا ہی نہیں کیا صاف طور پر ارشاد ہوا ہے اے مسلمانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی نسل سے پیدا کیا ہے یعنی تم دراصل ایک ہو بس اس پر عمل کرنا۔ راہ مستقیم پر چلنا ہے۔

مساوات قانونی کی اصلی تصویر صرف اسلام ہی کے مرقع میں مل سکتی ہے۔ قانون اسلام کی نگاہ میں حاکم و محکوم اور امام عامۃ الناس یکساں ہیں۔ کیا اسلام سے پہلے ممکن تھا کہ بادشاہ اپنی رعایا کے مقابلہ میں ایک معمولی آدمی کی طرح عدالت میں حاضر ہو۔

حضرت عمرؓ ابن الخطاب اور ابی کعب میں کسی معاملہ کی نسبت نزاع ہوئی۔ زید بن ثابت کے ہاں مقدمہ پیش ہوا حضرت عمرؓ ان کے پاس گئے، تو انھوں نے تعظیم کے لئے جگہ خالی کر دی، حضرت عمرؓ نے فرمایا ابن ثابت یہ پہلی بے انصافی ہے جو تم نے اس مقدمہ میں کی " یہ کہکر اپنے فریق کے پاس بیٹھ گئے۔

عہد فاروقی کا ایک مشہور واقعہ ہے کہ جبلہ بن ایہم ایک عیسائی شہزادہ جسنے اسلام قبول کیا تھا۔ طواف کعبہ میں مشغول تھا اس کی چادر کا ایک کونہ ایک شخص کے پاؤں کے نیچے آگیا۔ جبلہ نے اس کے منہ پر ایک تھپڑ کھینچ مارا اُس نے بھی برابر کا جواب دیا۔ جبلہ غصے سے بیتاب ہو گیا اور حضرت عمرؓ کے پاس جاکر شکایت کی آپ نے سُنکر فرمایا۔ تم نے جیسا کیا تھا ویسی ہی اسکی سزا بھی پائی۔ اُس نے کہا، ہم بادشاہ ہیں اور معمولی غریب آدمی ہمارے ساتھ جو گستاخی کرے

اسکی سزا قتل ہے۔ مگر حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ہاں جاہلیت میں ایسا ہی تھا، لیکن اسلام نے شریف و ذلیل پست و بلند کو ایک کر دیا جبلہ اس واقعہ کے بعد پھر عیسائی ہو گیا اور روم بھاگ گیا لیکن خلیفۃ الاسلام، جانشین پیغمبر اسلام نے مساوات اسلامی کی قانون شکنی گوارا نہ کی۔

موجودہ زمانہ میں جبکہ آزادی، اور مساوات کے لئے جان توڑ کوشش کیجا رہی ہے۔ اور گوشہ گوشہ سے اس کی صدا آ رہی ہے کیا کوئی شخص ایک نظیر بھی پیش کر سکتا ہے جسمیں فرمانروائے وقت نے ایسے صاف اور سیدھے لفظوں میں مساوات کا اعلان کیا ہو؟ ایک معمولی بڑھیا بھی خلیفۂ اسلام سے اپنے حقوق کے لئے لڑتی ہے نالش کرتی ہے مقدمہ کی سماعت ہوتی ہے اور بڑھیا کامیاب ہوتی ہے۔ انقلاب فرانس نے مساوات کے قائم کرنے کی کوشش کی۔ اس کے بعد متواتر یورپ مساوات کے قائم کرنے میں کوشش کرتا رہا۔ لیکن دن بدن یہ مسئلہ اہم ہوتا گیا اور آج تک اسمیں کامیابی نہ ہوئی۔ وہی شریف و ذلیل کا تفرقہ پڑا ہوا ہے۔ اس کے برخلاف قانون اسلامی میں قریب و بعید کا بھی کوئی امتیاز نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا۔

عن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلعم واقیموا حدود اللہ علی القریب والبعید ولا تاخذکم فی اللہ لومۃ لائم۔ خدا کے حدود یعنی خدا کے مقرر کردہ قوانین و آئین دور و نزدیک رشتہ دار و غیر رشتہ دار سب پر یکساں جاری کرو اور خدا کے معاملہ میں تم ملامت کرنیوالے کی ملامت کی پرواہ نہ کرو۔

اس سے بڑھکر کہیں مساوات حقوق کی مثال مل سکتی ہے۔؟

اخوت دراصل یہ اسلام کی واضح ترین خصوصیت ہے کہ اس کی نظر میں آقا اور غلام صہیب و بلال، جو آزاد شدہ غلام ہے اُن کا ایک رتبہ ہے سرداران قریش کے پہلو بہ پہلو تھے ان میں کوئی تفاوت تھا نہ امتیاز۔

کلام اللہ کی تعلیم سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، پہلا سبق جو دیا گیا وہ یہ ہے۔ انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم۔ یہی اخوت کا سبب

تھا جس نے تمام مسلمانوں کو رشتہ اخوت میں منسلک کر دیا۔ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں صرف ایک ہی چیز ہے جس سے انسان کے باہمی رتبوں میں تفریق ہو سکتی ہے یعنی تقوی اور حسن عمل "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" تم میں زیادہ معزز وہی ہے جو زیادہ متقی ہے۔

پس تمام بزرگی و عظمت کا انحصار اسی پر ہے یہی معیار ہے۔ اس کے سوا کسی شخص کو کوئی فوقیت حاصل نہیں۔ مختلف قوموں، نسلوں، اور مذہبوں میں ایک اخوت اور قومیت کا رشتہ قائم کرا دینا اسلام سے پیشتر دنیا میں کہیں نہیں دکھا گیا تھا۔ اسلام کی امتیازی خصوصیت ہے کہ اس نے نسلی اور قومی تفریق کو مٹا کر سب کو دائرہ اسلام میں داخل کر کے بھائی بنا دیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غلاموں تک پر اس قدر مہربانی فرمایا کرتے تھے کہ ہمیشہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ اور ان کو آزاد کیا۔ مگر وہ آستانہ رحمت پر حاضر ہو کر ظل عاطفت میں زندگی بسر کرنا پسند کرتے تھے۔ اور احسان و کرم کی زنجیر سے آزاد ہونا منظور نہ تھا۔ آپ غلاموں کے بارے میں فرمایا کرتے تھے یہ تمہارے بھائی ہیں جو خود کھاتے ہو وہ ان کو کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو وہ ان کو پہناؤ۔ اللہ اکبر اسلام میں غلاموں کا بھی یہی رتبہ ہے کہ سرداران قریش کے ہم پلہ ہیں۔ کیوں نہ ہو وہ بھی مسلمان ہیں اور مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ حضرت ابوذرؓ نے ایک عجمی آزاد غلام کو برا بھلا کہا اس نے جا کر آنحضرت صلعم سے شکایت کی آپ نے ابوذر کو تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا یہ غلام تمہارے بھائی ہیں انکے ساتھ ہمیشہ اچھا برتاؤ کرو۔

خاتم الانبیاء والمرسلین، مقرب بارگاہ الہی تمام مسلمانوں کے آقا اور سردار نے ہمیشہ عام مسلمانوں کے ساتھ برابری کا سلوک کیا انہیں ہمیشہ اپنا بھائی سمجھتے تھے کبھی اپنے آپ کو ان پر ترجیح نہ دی۔ آپ ہمیشہ لوگوں میں مل جلکر بیٹھتے تھے۔ خواہ وہ امیر ہو یا غریب ہر ایک کی بیمار پرسی کو تشریف لے جایا کرتے تھے اور ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔

میں خدا کا غلام ہوں، اس طرح کھاتا ہوں جس طرح ایک غلام کھاتا ہے

اسلام میں آقا اور غلام کا ایک رتبہ ہے دونوں آپس میں بھائی بھائی ہیں ایک دو

پر کوئی فوقیت نہیں سوائے حسن عمل اور تقویٰ کے۔

اسلام ہی وہ مذہب ہے جو سب کو مساوی درجہ پر کرنا چاہتا ہے اور آپس میں بھائی بھائی بنا دیتا ہے باقی دنیا بھر کے مذاہب میں گورے کالے اور امیر و غریب کا فرق پڑا ہوا ہے

خوشتر آں باشد کہ سر دلبراں گفتہ آید در حدیث دیگراں۔

اصل تعریف اس کی ہے جسکی تعریف دوسرے بھی کریں۔ اپنے منہ اپنی تعریف کرنا اپنی بڑائی کرنا اور دوسرے مذاہب کو برا کہنا نادانی پر دلالت کرتا ہے حقیقت کسی طرح پردۂ خفا میں نہیں رہ سکتی منور کرنیوالی روشنی کسی طرح دنیا سے معدوم نہیں ہو سکتی حقانیت کو روکنے کی لاکھ کوشش کی جائے مگر نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ آخر میں حقانیت اپنا اثر دکھاتی ہے اور غیر جانبدار سمجھ دار ادراک والے حضرات سے اپنی سچائی ظاہر کرواتی ہے۔

حقانیت کا یہی معیار ہے کہ مخالف اشخاص بھی باوجود مخالفت کے اسے اچھا سمجھیں کیوں نہ ہو حقیقت آشکارا ہو کر رہیگی ارباب علم و عقل نے کسی مذہب کی صداقت معلوم کرنیکا جو معیار قائم کیا ہے اسکے مطابق جب انھوں نے تحقیق کی تو اسلام کی حقانیت کا اعتراف کر لیا۔ اور اسلام کی تعریف میں صفحہ کے صفحہ لکھ ڈالے۔

الغرض جو لوگ مسلمانوں کے زبان و قلم سے پیغمبر اسلام کی تعریف و توصیف اور اسلام کی حقانیت و صداقت کے متعلق سننا یا دیکھنا پسند نہیں کرتے وہ غیر مسلم محققین کے محققانہ اقوال حق پسندانہ نظر سے دیکھیں اور اپنی جگہ نتیجہ اخذ کر لیں مشتے نمونہ از خروارے، ہم ان میں سے چند اشخاص کے نام یہاں لکھے دیتے ہیں۔

کونٹ ٹالسٹائی۔ ہربرٹ وایل۔ اسٹینلی لین پول۔ واشنگٹن ایرونگ۔ مارکس ڈاڈ گسٹیو لیبان۔ آرتھر گلیمن تھامس کارلایل۔ اینی بسنٹ۔ وغیرہ وغیرہ اور ہندوستان میں پنڈت سوامی وِویکانند۔ شردھے پرکاش دیو۔ مہاشہ منوہر سہائے وغیرہ وغیرہ (مفصل معلومات کے لئے۔ اسوۃ النبی، مولفہ مولانا زاہد القادری ملاحظہ ہو)

اسلام نیکیوں کی ہدایت کرتا ہے برائیوں سے منع کرتا ہے جائز طریقوں سے مال و دولت کمانیکو بُرا نہیں کہتا، مال و دولت کو نیک کاموں میں خرچ کرنیکی ترغیب دلاتا ہے حقوق اللہ و حقوق عباد کے بہترین طریقے بتاتا ہے اور تمام اصول کو عین فطرت کے مطابق مقرر کیا ہے تاکہ ہر شخص ان پر عمل کر سکے اسلام اس زبردست روحانی طاقت کا نام ہے جس کے مقابلے میں ماں باپ اور اولاد کی محبت کا جذبہ بے حقیقت ثابت ہو رہا ہے چہ جائیکہ قومی و نسلی تعلقات

حقیقت یہ ہے کہ ابتدائے اسلام سے لیکر آجتک جملہ اہل ملل و ادیان نے عموماً و مشرکین عرب نے خصوصاً نہ صرف عوام الناس کو مذہب اسلام سے بدظن کرنے اور پیروانِ اسلام پر بیجا مظالم ڈھانے کی کوشش کی بلکہ ہستی اسلام کو دنیا سے معدوم کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔ مگر خدائے پاک نے حسب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اسلام پر حرف نہ آنے دیا بلکہ مخالفین کی جان توڑ کوششوں کے برخلاف اسلام کو دنیا کے ہر گوشہ میں ایسا چمکایا کہ اب تک مسلمان اور اسلام تیر کی طرح اعدائے دین کے سینوں کو چھلنی کر رہے ہیں۔

پس مسلمانو عقائد اور اعمال میں اتباع حق اور صراط مستقیم اور طریق سنت کی پیروی کرو۔ توحید و سنت کے عامل رہو شرک و بدعت سے پرہیز کرو اور اس عالمگیر مذہب کو جسکے سوا دنیا میں کوئی اور مذہب عالمگیر نہیں ہے اپنے اعمال سے بٹہ نہ لگاؤ اسکی پرواہ نہ کرو کہ آج ہر طرف سے مخالفت اور دشمنی کے بادل امنڈ امنڈ کر آ رہے ہیں۔ چو طرف سے ہمارے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ اگر تمنے قرآن پاک کی تعلیم پر عمل کیا۔ اور سنت کی پیروی کی تو انشاء اللہ ایک پل میں یہ بادل ہٹ جائیں گے یہ گھٹائیں دور ہو جائیں گی۔ دشمن ذلیل و خوار ہوں گے۔ اور خدائے عزوجل کا وعدہ مسلمانوں کا بول بالا رہے گا۔ پورا ہو کر رہے گا۔

یہ ایک محض اجمالی خاکہ ہے اور صرف چند پہلوں پر بحث کی گئی ہے جو بیحد ضروری ہیں ورنہ اس مضمون کا ہر پہلو اسقدر وسیع اور طویل ہے کہ ہر پہلو پر ایک ضخیم کتاب لکھی جا سکتی ہے مگر انہیں چند ضروری اہم مسائل بیان کرکے جنکے بغیر کوئی مذہب عالمگیر نہیں ہو سکتا ہم اپنے مضمون کو ختم کرتے ہیں۔

سعیدی۔ بی۔ اے (علیگ)

حقیقتِ اسلامیہ

(مولانا سید زاہد القادری صاحب)

مذہب اسلام کی نمایاں ترین خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنے متبعین کو خالص خدا پرستی سکھاتا اور دنیا میں زیادہ سے زیادہ ترقی حاصل کرنے کی تعلیم دیتا ہے جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ اسلام مانع ترقی دنیا ہے اور اس کو تہذیب و تمدن سے کوئی علاقہ نہیں وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں "اسلام" جیسے مکمل دین کی نسبت ایسا خیال کرنا محض نادانی کا نتیجہ ہے۔ اسلام " انسان کو بہترین تمدن سکھانے والا اور نامعلوم حد تک ترقی دینے والا ہے جس کا ثبوت اس سے بڑھکر اور کیا ہو سکتا ہے اس نے اس قوم کو جو صدیوں سے وحشیانہ زندگی بسر کر رہی تھی ذلت و نکبت کے گڑھے سے نکال کر چشم زدن میں عزت و وقعت کی اعلیٰ منزل پر پہونچا دیا جس زمانہ میں کہ مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان تھے اُن کا تمدن قوی الاساس اور ان کا ملکی و قومی نظام محکم البنیان تھا دنیا انکی عزت کے سامنے سر جھکاتی تھی۔ وہ عزت والے تھے اور عزت ان کی تھی دنیا کے ہر گوشہ میں انکی عظمت و جلالت کا سکہ جما ہوا تھا۔ اور ان کے اخلاق و محاسن کا ہر متنفس کو اعتراف تھا اگرچہ اسوقت مسلمان تھوڑے تھے لیکن ان میں کا ایک ایک لاکھوں پر بھاری تھا دنیا کی کوئی زبردست سے زبردست طاقت ان کو خائف و مرعوب نہ کر سکتی تھی۔

لیکن افسوس جب سے مسلمانوں نے مذہب کی طرف سے غفلت اختیار کی اور خود غرضی و نفس پرستی ان میں پیدا ہوئی وہ قعر مذلت میں گر گئے اور ایسے گرے کہ آجتک نہ اُٹھ سکے آج اُن کا تمدن قابل اعتراض، ان کے جذبات و خیالات قابل نفرت اور ان کا شیرازہ منتشر ہے اُن میں بچی اخوت و ہمدردی مفقود ہے ان کے تعلقات جو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث تھے منقطع ہیں۔ مختصر یہ کہ آج دنیا بھر کی خرابیاں ان میں جمع ہوگئی ہیں لیکن ان کو اپنی حالت کی اصلاح اور اپنے اخلاق کی درستی کی پرواہ نہیں اسی غفلت و سرشاری کا نتیجہ ہے کہ نہ آج انکے

پاس مال و دولت ہے نہ علم و فضل ہے نہ صنعت و حرفت ہے اور نہ امارت و ریاست ہے بلکہ آج دنیا کی روشن خیال اقوام کے نزدیک وہ نہایت حقیر و ذلیل زندگی بسر کر رہے ہیں اور سچ یہ ہے کہ آج ہم بدنصیبوں کی نالائقیوں اور بداخلاقیوں کے باعث "اسلام" جیسا کامل اور پاکیزہ مذہب ہدف ملامت بنا ہوا ہے جدید روشنی کے مسلمان جو مذہب سے زیادہ واقفیت نہیں رکھتے وہ علی الاعلان کہتے ہیں مسلمانوں کی ذلت و پستی کا باعث قرآن اور اسلام ہے۔ وہ جب تک یورپ کی تقلید نہ کرینگے ہرگز دنیا میں ترقی نہیں کر سکتے۔ ان کا خیال ہے کہ ترقی و کامیابی کا مطلع صرف یورپ ہے۔ اور اسلام دنیاوی ترقیوں کا مانع ہے۔

جدید تعلیم یافتہ لوگوں کی بدعقیدگی اور کشیدگی کا باعث صرف یہ ہے کہ مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی حالت بہت ہی گری ہوئی دیکھتے ہیں اور مدعیان دین و مذہب کی ترغیب و تبلیغ کو خطرناک سمجھتے ہیں آج علماء کی یہ حالت ہے کہ ان میں سے اکثر کا مبلغ علم، دین کے متعلق بس اتنا ہی ہے کہ وہ جانتے ہیں قرآن پاک ایک مذہبی آسمانی کتاب ہے جس میں روزہ نماز حج زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق احکام ہیں اور گذشتہ اقوام کے قصے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کا مقصد محض روحانی اصلاح ہے دنیا سے اس کو کچھ واسطہ نہیں اسلام کی تعلیم صرف یہ ہے کہ مسجد کے حجروں میں بیٹھے ہوئے تسبیح پڑھتے رہو اور ترقی و کامیابی کا ذریعہ تلاش نہ کرو۔ دنیا مسلمانوں کے لئے نہیں ہے بلکہ کافروں کے لئے ہے "لھم الدنیا ولنا الآخرۃ" حاشا و کلا یہی وہ خیالات ہیں جو مسلمانوں کو ذلت و پستی کی طرف لیجانے والے ہیں اور یہی ترغیب و تبلیغ ہے جو جدید روشنی کے مسلمانوں کو یورپ کی تقلید پر آمادہ کرتی ہے لاریب، اسلام ایک کامل اور مکمل مذہب ہے جو ہر قسم کی ترقیوں کا سرچشمہ اور دنیا و آخرت کی سعادت کا کفیل ہے۔

آج یورپ میں جو خوبیاں نظر آرہی ہیں یقیناً وہ سب اسلام کی برکتیں ہیں۔ حریت، مساوات، اخوت، اتحاد، خودداری، خود پسندی، وقت کی پابندی اپنے اوپر بھروسہ کرنا رزق معاش کی تلاش میں سرگرم رہنا۔ یہ سب باتیں اسلام کی تعلیم کی ہوئی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے

کہ مسلمانوں نے اپنے بیش بہا موتیوں کو بیدردی کے ساتھ پھینکدیا اور اہل یورپ نے انکو اٹھاکر سرآنکھوں پر رکھ لیا۔ خلاصہ مافی الباب یہ کہ اسلام ایک مذہب حق ہے، قرآن خدائی قانون ہے جسکے احکام انسانی فطرت کے موافق ہیں۔ اسلام اگر ایک طرف خالص خداپرستی اور دینداری کی تعلیم دیتا ہے تو دوسری طرف ہر قسم کی دنیاوی ترقیوں کو بھی ضرور بتلاتا ہے۔ اس موقع پر معاندین اسلام یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر حقیقت اسلام کی تعلیم ایسی ہی ہے تو پھر مسلمان آج ذلیل و خوار کیوں ہیں؟ وہ اعلیٰ درجہ کے متمدن اور سب سے زیادہ مہذب کیوں نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں کی ذلت و پستی کا سبب انکی غفلت اور عدم فرض شناسی ہے اس میں اسلام کی کچھ خطا و تقصیر نہیں مسلمانوں نے جب سے اسلامی تمدن و آئین معاشرت کو چھوڑا ہے وہ ذلیل و خوار ہیں اور جب تک غافل رہیں گے ہر قسم کی ترقیوں سے محروم رہیں گے۔

بڑی خرابی یہ ہے کہ مسلمان اب بھی یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ ہماری موجودہ زندگی خالص اسلامی زندگی ہے اور ہماری موجودہ حالت کچھ زیادہ قابل افسوس نہیں کیونکہ امام مہدی ظاہر ہو کر ہماری مشکلیں حل کر دینگے اور ہم پھر ترقی حاصل کر سکیں گے یقیناً یہ ایک ایسی خوفناک غلط فہمی ہے کہ جس نے مسلمانوں کو تباہ و برباد کر دیا ہے اور وہ بالکل ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ گئے ہیں اس غلط فہمی کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے قرآن و سنت کو بالکل پس پشت ڈال دیا ہے اور تعلیمات اسلام پر غور و تدبر کرنا فعل عبث سمجھتے ہیں ورنہ کجا "لھم الدنیا ولنا الآخرۃ" کا ناقابل عمل مسلک اور کہاں قرآن و اسلام کی تعلیم؟

اسلام کی تعلیم ہے کہ مسلمانو تم اپنے عقیدت والے خدا سے یوں دعا مانگو کہ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ اے خدا ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور ترقی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ قل من حرم زینۃ اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبات من

الرزق قل ھی للذین امنوا فی الحیات الدنیا خالصۃ یوم القیامہ۔

اے محمدؐ لوگوں سے پوچھو کہ جو زینت اور آرائش کی چیزیں اور پاک صاف رزق اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کئے ہیں وہ کس نے حرام کئے ہیں ان سے کہدو کہ یہ تمام ان لوگوں کے لئے ہیں کہ جو دنیا میں ایمان لائے ہیں بحالیکہ قیامت کے دن یہ صرف انہی کا حصہ ہوں گے کیا قرآن کریم کی ان بین تصریحات کے باوجود بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسلام " دنیا طلبی اور دنیاوی ترقی کا مانع ہے " اور ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنے کی تعلیم دیتا ہے ! باللہ العظیم کہ اسلام انقطاع دنیا کو ہرگز جائز نہیں رکھتا بلکہ اس کی کھلی ہوئی تعلیم یہ ہے کہ مسلمانوں دنیا کی زندگی کے لئے جدوجہد سے کام لو اور کسی کے محتاج و دست نگر نہ ہو۔ لا رھبانیۃ فی الاسلام

واللہ الموفق المعین و بہ نستعین

احتسابِ نفس

مولانا سید محمود دانوری ایم فاضل

حسن اخلاق وگرانمایہ خوبی ہے جسکے پیدا ہوجانیکے بعد انسان صحیح معنوں میں مہذب بنجاتا ہے سینکڑوں وحشی قومیں جو تہذیب یافتہ اقوام کی ہمنشینی سے محروم تھیں۔ جب ان میں حسن اخلاق کی لازوال نعمت پیدا ہوگئی تو ان کا وجود ہر ایک قوم کے لئے دلیل راہ بن گیا عرب کی جنگجو اور جاہل قوم سے کس کو امید تھی کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر اپنی دیرینہ خصائل وعادات کو چھوڑکر ایمان وایقان کا سبق حاصل کرے گی۔ جب ہم اس طرف غور کرتے ہیں کہ دراصل وہ اسباب کیا تھے جن سے ایسی ضدی اور وحشی قوم کی آبائی عادتیں یک قلم ترک ہوکر ان کے بجائے عرب میں فرشتہ صفتی پیدا ہوگئی۔ تو ہم کو سب سے بین ثبوت حسن اخلاق کی کہربائی صفت کا ملتا ہے اس میں کلام نہیں کہ سیدنا روح القدس فداہ ابی وامی روحانی قوت کا زبردست حصہ اپنے ساتھ رکھتے تھے لیکن جو قوم کہ اصنام پرستی کی دلدل میں پھنسکر اپنے قلوب کو تاریک تر بنا چکی ہے ناممکن ہے کہ وہ فوراً ہی روحانیت والوہیت کے سرمدی نغمے سننے کے لئے آمادہ ہوتی ہے۔

فی الحقیقت جس چیز نے عرب کی سفاہت وجہالت کی بنیادوں کا استیصال کرکے اسکی جگہ کو شک ایمان کی بنا رکھی وہ نبی آخر الزماں علیہ الصلواۃ والسلام کی اخلاقی قوت تھی خلق وہ بہترین ذریعہ ترقی اور بہبودی ہے جسکی تکمیل کے بعد انسان حقیقۃ انسانیت کا جامہ پہن لیتا ہے۔ جس قوم کے اخلاق مردہ ہوجاتے ہیں دراصل وہ خود فنا ہوجاتی ہے اور اخلاق نہ ہونیکے باعث اس کی تمام قومی روایات قابل عمل نہیں رہتیں۔ اسلام تمام مذاہب کے بالمقابل بیانگ دہل تیرہ سو برس سے اپنی اخلاقی تعلیم کا اعلان کررہا ہے

ملت اسلامیہ کا ہر فرزند اخلاق کی قوت کا ظاہرہ کا وہ کثیر خزانہ اپنے ساتھ رکھتا تھا کہ اس کا وجود اقوام عالم کے لئے باعث ہدایت و رہنمائی ہوا مگر آج اسی روحانی و اخلاقی مذہب کے پیرو اس نعمت عظمیٰ سے بالکل تہی دست و داماں ہیں۔ یہ وہی دولت ہے کہ اگر آج ملت بیضا کا ہر فرد اس انسانیت کے زیور سے اپنے کو آراستہ کرلے تو اس بدترین حالت سے نجات پا سکتا ہے۔

اسلام نے اخلاقی تعلیم کو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا ہے۔ ہمارا اصل موضوع احتساب نفس ہے۔ ہم اخلاقی حیثیت سے خواہ کتنے ہی نیک کردار، نیک گفتار بنجائیں لیکن جب تک ہم اپنے اعمال کا خود احتساب کریں ہمارا اخلاق دوسروں کے لئے مفید اور مثمر نہیں ہو سکتا۔ احتساب نفس کے یہ معنی ہیں کہ جس طرح ہم دوسروں کے اعمال پر ناقدانہ و مصلحانہ نظر ڈالتے ہیں شبانہ روز اپنے کاموں کی جانچ پڑتال کریں اور بنظر غائر مطالعہ کریں کہ ان کاموں میں کونسا مناسب تھا۔ اور کس میں اعتدال سے تجاوز ہوا ہے جب آپ اپنے اعمال کے محاسبہ میں کامل ہوجائیں گے تو یقیناً دوسروں کے اعمال پر آپکی تنقید موثر و منتج ہوگی۔

جو لوگ دوسروں کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں اور اپنے فعلوں پر نظر نہیں ڈالتے وہ جماعت کی اصلاح نہیں کرسکتے۔ ایسے لوگوں کے لئے قرآن حکیم میں تہدیداً یہ فرمایا گیا ہے۔ اتامرون الناس بالبر و تنسون انفسکم۔ تم اوروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے اعمال پر نظر نہیں ڈالتے۔

تہذیب اخلاق میں سب سے پہلے اپنی اصلاح کرنی چاہئے تاکہ اپنی درستی کے بعد دوسروں کی بھی اخلاقی تربیت بطریق احسن کی جاسکے جو لوگ اپنے اعمال کی پرواہ نہ کرتے ہوئے قوم کی اصلاح میں منہمک رہتے ہیں اکثر ہوتا ہے کہ اُن کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوتی ہے مصلح کی بداعمالی ہمیشہ مکسنہ قوم کے لئے نہ صرف بدظنی کا سبب ہوتی ہے بلکہ اس موجودہ

اور آئندہ نسلوں کے لئے بدتہذیبی کا وہ بدشگون بیج بویا جاتا ہے جس کا شجر ملعونہ نشوونما پانیکے بعد بداخلاقی کے ثمرات سے ایک ملک کو متمتع کرتا ہے اس لئے احتساب نفس ہر شخص کے لئے نہایت ضروری ہے خصوصاً اُن افراد کے لئے جو قوم کی اصلاح و تنظیم کے مدعی ہیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

درسِ عبرت

(از جناب مولانا سید ظہور احمد صاحب وحشی سہارنپوری)

یہ بات تو بہت مشکل ہے کہ تم خدا کو دیکھو لیکن ایسا بھی تو نہیں کہ تم یقین رکھو کہ آسمان کی بلندیوں سے ایک آنکھ تمہیں دیکھ رہی ہے اور ایک ہستی ہے جو تمہارے نیک و بد پر نظر رکھتی ہے۔ تمہارا ایمان ہے کہ خدا حاضر و ناظر ہے۔ لیکن تم عملی طور پر ایسا نہیں سمجھتے۔ خدا کو حاضر و ناظر سمجھنے سے ضمیر کو نئی زندگی نصیب ہوتی ہے۔ اور کسی گناہ کا سرزد ہونا غیر ممکن ہے۔ اگر پولیس کے چند آدمی کسی شخص کے ہمراہ ہوں اور رات دن میں کسی وقت اُسے تنہا نہ چھوڑیں تو ظاہر ہے کہ وہ کبھی چوری نہیں کر سکتا۔ پس اگر کسی شخص کے دل میں یہ خیال قائم رہے کہ خدا حاضر و ناظر ہے تو اُس کو برائی کی جرأت نہیں ہوسکتی۔

بازار میں کوئی شخص دو خوبصورت چڑیاں لے جائے۔ ایک زندہ ہو اور ایک مردہ ہو زندہ چڑیا اور مُردہ چڑیا میں زندگی اور موت کے سوا کوئی فرق نہیں۔ دونوں حسین ہیں۔ دونوں کے پر رنگین اور خوبصورت ہیں۔ دونوں کا ایک نام ہے لیکن بازار میں زندہ چڑیا کی قیمت لگتی ہے۔ مردہ چڑیا کو کوئی نہیں پوچھتا اور مفت بھی نہیں لینا چاہتا۔ یہی حال ان کاموں کا ہے جن میں خلوص کی روح نہیں ہوتی۔ یہی حال ان عبادتوں کا ہے جو قلبی توجہ سے خالی ہیں۔ وہ نماز جس میں دل خدا کی طرف متوجہ نہ ہو۔ جس میں خلوص نہ ہو۔ اور جو مخلوق کو دکھانے کے لئے پڑھی جائے ثواب کی جگہ عذاب کا باعث ہے۔

تمہاری آنکھیں بڑی رسیلی نشیلی اور البیلی تھیں۔ تمہیں ان پر بڑا ناز تھا دھوپ میں نکلے
گرمی سے آشوب کر آئیں۔ دوا استعمال کی۔ الٹا اثر ہوا۔ دو دو ہفتے میں پتلی پر جالا آگیا
وہ آنکھیں جو بجلیاں گراتی تھیں اب دیکھنے کو ترستی ہیں۔ اللہ اللہ تم کو خدا نے کیسی گویائی
دی تھی۔ جس مجمع میں گفتگو کا اتفاق ہوا دلوں کو تسخیر کر لیا۔ ایک دن چائے پی رہے تھے
زبان پر ایک چھالا پڑ گیا۔ دو چار دن میں خود بخود اچھا ہو جاتا لیکن احتیاطاً دوا لگائی۔
دوا سے اچھا خاصہ زخم بن گیا اور پھر یہاں تک پھیلا کہ میڈیکل کالج میں زبان کٹوانی
پڑی۔ اب بات کرنی محال ہے آہ معلوم ہوا کہ جس بات پر فخر تھا وہ عضلات کی گردش کا
ایک کرشمہ تھا کل کی بات ہے تم کس قدر تنومند اور صحیح القویٰ تھے کیسے ڈھلے ہوئے
ہاتھ پاؤں تھے ورزش نے جسم کو کیسا سڈول اور خوبصورت بنا دیا تھا جلسوں میں تمہیں تم
نظر آتے تھے بازاروں میں انگلیاں اٹھتی تھیں تم اپنے تناسب اعضا، جامہ زیبی۔ اور
قوت جسمانی پر کس قدر اتراتے تھے۔ مگر افسوس کہ موسم کے ادنیٰ تغیر نے اس غرور کو خاک
میں ملا دیا۔ تم ایک دفعہ بارش میں بھیگے۔ ملیریا بخار میں مبتلا ہوئے اور ابھی اچھی طرح
بخار نہیں اترا تھا کہ طاقت وجوانی کے بھروسہ پر ٹھنڈے پانی سے نہا لئے سارے تن
میں درد پیدا ہو گیا۔ سرد و گرم روغنوں کی مالش سے رفتہ رفتہ وجع مفاصل کی شکایت
پیدا ہو گئی ہے اب یہ حالت ہے کہ سہارے کے بغیر دو قدم چلنا دشوار ہے۔

تم دنیا بھر کا انتظام کرنا چاہتے ہو لیکن اپنے نظام ہستی سے بے خبر ہو تم ہر شخص پر نکتہ
چینی کرتے ہو لیکن کبھی اس نامراد کا محاسبہ نہیں کرتے جو میں" کہکر تمہارے اندر بولتا ہے
تم بچوں کی تربیت کے لئے بیتاب رہتے ہو لیکن کبھی اس شریر و سرکش کی سرکوبی و
سرزنش کا خیال بھی نہیں کرتے جسے نفس کہتے ہیں نفس انسانی بالکل ایک بچے کی طرح
ہے [illegible] نگرانی نہ کیجائے اور اس کی تربیت کا خیال چھوڑ دیا جائے تو وہ آوارہ اور
آزاد ہو [illegible] سی طرح اگر نفس کو اسکے حال پر چھوڑ دیں تو گناہ کی پستیوں میں گر جاتا ہے

اور وہ انسان جس کے تقدس کے سامنے فرشتے ہیچ ہیں حیوانوں سے بدتر ہو جاتا ہے۔
پس نفس کی تربیت نہایت ضروری ہے اسے کبھی آرام نہ دو اسے کبھی خوش نہ ہونے
دو۔ اگر تم نے اس دشمن پر فتح پائی تو اپنے وقت کے سکندر ثابت ہو گے لیکن مشکل یہ ہے
کہ تم اسے اور اپنے آپ کو ایک سمجھ رہے ہو اسے تکلیف دیکر خود تکلیف محسوس کرتے ہو لیکن
یہ غلطی ہے تم میں اور تمہارے نفس میں زمین و آسمان کا بعد ہے تم کچھ اور ہو اور یہ کچھ اور
جس دن نفس کو تکلیف دے کر تمہیں آرام اور اُسے رنج پہونچا کر تمہیں خوشی محسوس ہو
اُس دن سمجھو کہ تم زندگی کی دشوار گزار منزلوں کو طے کرنے کے قابل ہو گئے (مقتطف)

دریا کے کنارے

صبح کے سہانے وقت میں دریا کی جانفزا لہریں میرے قلب کو تسکین دے رہی
تھیں میں نے کہا اے چشمہ محبت تیرا دلچسپ نظارہ اور دلکش منظر میری روح کو مسرور
کرتا ہے دلچسپ و جانفزا ہے کیا خوب تیرا منظر دوشیزہ سحر بھی کرتی ہے ناز تجھ پر دریا کی
ہر یں جوش میں آئیں اور زبان حال سے کہا ہماری وارفتگی اور اضطراب ایک عبادت ہے
دنیا کی ہر چیز اپنے خالق کی یاد میں مصروف ہے ہاں لائق حسرت ہے اُن سرشاران
غفلت کا تغافل جو اظہار عبودیت کو لایعنی سمجھتے ہیں میری روح نے احساس ندامت کیا
اور آنکھوں نے آنسو بہائے میں سربسجدہ ہو گیا اور ایک صدائے دلنواز میرے
کانوں میں آئی ؎

ہے آرزو کہ ان کو اب بار بار دیکھیں
ہم جی بھر کے ستائے دیوانہ وار دیکھیں

زاہد القادری

منزل لیلیٰ کا نظارہ

ساون کا مہینہ تھا اور شام کا وقت آسمان پر اودی اودی گھٹائیں ایک سیلاب عظیم کی طرح چھا رہی تھیں و زہرہ ما اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی کتاب پڑھ رہی تھی اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اُس وقت مجھے ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ایک برق حسن چمک چمک کر کائنات کی ہر چیز کو تھوڑی دیر کے لئے منور و متجلی کر دیتی ہے اور پھر بکھری ہوئے بالوں کے سمندر میں ڈوب جاتی ہے۔

میری شوق میں ڈوبی ہوئی نگاہیں اس کے رخِ روشن پر پڑیں اور اس کو بیتاب و مضطرب کر دیا۔ وہ نہ سمجھی کہ یہ اضطرار کیسا ہے؟ اس کے دل کی یہ حالت پہلے کبھی نہ ہوئی تھی وہ "اف" کہکر اٹھی اور انگڑائی لیکر کہنے لگی میرا دل کیوں دھڑک رہا ہے؟

انگڑائی بھی وہ لینے نپائے اُٹھا کے ہاتھ　　دیکھا جو مجکو چھوڑ دیے مسکرا کے ہاتھ

میں نے نزدیک جاکر کہا تمہارے شعلہ حسن نے میرے خرمنِ دل کو مجروح کر دیا کیا میں اپنے جذبہ محبت سے تمہارے سکون کو منتشر نہ کروں؟

اُس نے محبت بھری نظروں سے مجھے دیکھا اور کہا نہیں میں نے تمہارے دل کو مجروح نہیں کیا یہ تمہارا الزام صحیح نہیں میں یقیناً معصوم ہوں۔ "زہرہ" کی معصومیت میرے دل کو پشیمان کرنے لگی اور میرے ضمیر نے کہا۔ یہ عشق نہیں۔ نفس پرستی ہے۔

عشق آں شعلہ است کہ چوں بر فروخت　　ہر کہ جز معشوق بود آں را بسوخت

ناپاک جذبات کو عشق جیسے مبارک اور پاکیزہ نام سے موسوم کرنا ایک خوفناک غلطی ہو ضمیر کی یہ نصیحت سن کر میں نے اپنی حالت پر افسوس کیا اور زہرہ سے کہا تم بتلا سکتی ہو کہ عشق و محبت کیا چیز ہے؟ میرا سوال سُنکر وہ مسکرائی اور کہا ہاں میں بتلا سکتی ہوں بشرطیکہ تم میرے کہنے پر عمل کرو۔ میں نے سر جھکا کر کہا میں تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔ زہرہ نے ایک

سرد آہ بھر کر کہا۔

دنیا جس چیز کو "محبت" اور "عشق" کہتی ہے وہ ایک خود غرضانہ تعلق ہے۔ سچی محبت اور حقیقی عشق ایک پاک رشتہ ہے جس کے قائم کرنے میں خوش نصیب اور پاکیزہ ہستیاں کامیاب ہوتی ہیں۔

یہ کہکر زہرہ نے اپنے بکس کا قفل کھولا اور دو احرام نکالے پھر مجھ سے کہا اگر چاہتے ہو کہ ہم اور تم منزل لیلےٰ میں قدم رکھیں تو ایک احرام میں باندھتی ہوں اور ایک تم باندھو ہم دونوں نے اپنا فیشن ایبل لباس اُتار کر اور احرام باندھے صحرا کی طرف چلدیئے۔ آجکل ہم دونوں علیگڈھ کے قریب ایک خوشگوار جنگل میں موجود ہیں اور حقیقی محبت کی تکمیل کر رہے ہیں۔ یہ مضمون بھی آج میں نے زہرہ کے کہنے سے لکھا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ منزل لیلیٰ کا پہلا نظارہ آپ کے سامنے پیش کروں۔

در رہِ منزل لیلیٰ کہ خطرہاست بجاں
شرط اول قدم آں ست کہ مجنوں باشی

امین شیدائی

نیند کے متعلق امریکن فلاسفر کا خیال

امریکہ کا مشہور و معروف فلاسفر "مسٹر ایڈیسن" اپنے رسالہ "نیولائٹ" میں لکھتا ہے کہ آجکل ہر آدمی اپنی کم عقلی کی وجہ سے اُس مقررہ وقت سے بہت زیادہ سوتا ہے جتنا کہ اسے سونا چاہیئے ۲۴ گھنٹوں میں صرف چار گھنٹے سونا کافی ہے اس سے زیادہ سونا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ زمانہ مستقبل میں ایک انسان بجلی کی روشنی کی مدد سے اس عادت کو آہستہ آہستہ کم کر کے ایسا بن جائے گا کہ وہ بالکل ہی نہیں سوئے گا۔

ممکن ہے بعض حضرات میرے اس خیال کو محض فلسفیانہ وہم سمجھیں لیکن میں اپنے چالیس سالہ تجربہ کی بنا پر بڑے دعویٰ کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ درحقیقت چار گھنٹے سے زیادہ سونا اپنی ترقیوں کو خاک میں ملانا ہے۔ زیادہ سونے سے حافظہ کند ہو جاتا ہے جو شخص سات یا آٹھ یا نو گھنٹے سوتا ہے وہ دن بدن سست اور کاہل وجود ہو جاتا ہے میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے میں چار گھنٹے سے زیادہ کبھی نہیں سویا۔ میں نے آج تک کبھی کسی قسم کا خواب نہیں دیکھا۔

نیند کے جو اسباب ہیں اُن میں سے ایک بہت بڑا سبب تو دور ہو گیا ہے اب تک انسان کا یہ نظامِ عمل رہا کہ وہ روشنی میں تو کام کرتا تھا اور اندھیرے میں سوتا تھا لیکن بجلی کی روشنی نے بنی نوع انسان کے دن کو وسیع کر دیا ہے انسان نے اندھیرے میں سونے کی صرف اس لئے عادت ڈالی تھی کہ اندھیرے میں وہ کام نہیں کر سکتا تھا لیکن بجلی نے آہستہ آہستہ رات کو دن بنا دیا ہے۔ اس انقلاب کی بنا پر ہم کہنا چاہتے ہیں کہ آئندہ زمانہ کا آدمی موجودہ زمانہ کے آدمی کی نسبت بہت کم وقت بستر پر ضائع کریگا۔ جیسا کہ موجودہ زمانہ کا آدمی گزشتہ زمانہ کے آدمی کی بہ نسبت سونے میں کم وقت

یہہ افسانے پرانے کیوں سر محشر نکلتے ہیں

(جناب مولانا محمد حسین صاحب محوی لکھنوی)

نہ پوچھو جلوہ گاہِ حسن سے کیونکر نکلتے ہیں
بہت مجبور اٹھتے ہیں بہت مضطر نکلتے ہیں

فلک ہنستا ہوا و شامِ غریبی میری غربت پر
کہ تو آتی ہے تو ہنستے ہوئے اختر نکلتے ہیں

کہاں ہو اے نظر والو کہاں ہو اے جگر والو
وہ اپنی جلوہ گاہِ خاص سے باہر نکلتے ہیں

جو روکوں تو یہ آنسو دل میں بنجاتے ہیں تنجلنے
نہ روکوں تو یہی طوفانِ غم بنکر نکلتے ہیں

نہ رکھ ان بادہ آشاموں سے ساقی سوءِ ظن اتنا
انہیں میں سے غلام ساقی کوثر نکلتے ہیں

دل مجروح بھی سرمایہ دار چشم و ابرو ہے
جدھر ڈھونڈھو کہیں نشتر کہیں خنجر نکلتے ہیں

بصیرت ہو تو رسوائی جنونِ عاشقی ہو جا
کہ رسوائے جنون ہی بعض پیغمبر نکلتے ہیں

ستائے اے جنوں اب دل سے یاد خانہ ویرانی
کہ اس سے شکوۂ بیمہری دلبر نکلتے ہیں

خموش اے دل! کوئی گردن جھکائے مجھ سے کہتا ہے
یہ افسانے پرانے کیوں سر محشر نکلتے ہیں

توقع اور وہ بھی التفات بے تکلف کی
یہ ارمان بھی کسی کے اے دل مضطر نکلتے ہیں

جگر تفتہ دل آشفتہ چلے ہو کس طرف محوی
ارے مرد خدا یوں بھی کہیں باہر نکلتے ہیں

جذباتِ احسان

(مولوی احسان رضا صاحب احسان لکھنوی)

آستین کی گود میں خونبانۂ دل دیکھکر
کانپ کانپ اُٹھتا ہوں امیدوں کا حاصل دیکھکر

جلوہ گاہِ نور ہو۔ یا برقِ کوہِ طور ہو
سب کا قائل ہوگیا ہوں۔ تیری محفل دیکھکر

وہ حیا کی کشمکش میں میرا شوقِ مضطرب
اُنکی شکل دیکھتا ہوں۔ اپنی شکل دیکھکر

پھر گئے آنکھوں کے آگے رازِ اربابِ قضا
آنسوؤں کو سعی لاحاصل کا حاصل دیکھکر

مژدہ اے جانِ حزیں لے لذتِ ذوقِ خلش
دل لرزجاتا ہے بحرِ غم کا ساحل دیکھکر

آئینے کے سامنے وہ شرم آلودہ نگاہ
جھک گئی آخر کسے مدِ مقابل دیکھکر

جنکے پہلو میں دلِ درد آشنا تھا پھر گئے
اپنی آنکھوں سے جمالِ روئے منزل دیکھکر

یاد آتا ہے مجھے افسانۂ عہدِ شباب
کانپ اُٹھتا ہوں تجھے او ماہ کامل دیکھکر

حضرت احسان اتنی کاوشیں اچھی نہیں
کیا کہینگے تم کو آخر اہلِ محفل دیکھکر

افکارِ رفعت

(جناب محمد قاسم صاحب رفعت سورتی تلمیذ حضرت شوکت مرحوم سورتی)

وصل کے سامان بت بے پیر ہوکر رہ گئے
نالہائے ہجر بے تاثیر ہوکر رہ گئے

دامِ گیسو سے رہائی غیر ممکن ہوگئی
تیرے عاشق پائے در زنجیر ہوکر رہ گئے

بیخودیٔ شوق سے ہم آپ اپنا ملک گئن
دیکھتے ہی دیکھتے تسخیر ہوکر رہ گئے

حُسن پر مغرور تھے اتنے کہ اپنے آپ کو
اس قدر کھینچا کہ بس تصویر ہوکر رہ گئے

آرزوئیں دل کی نکلی ہیں نہ نکلیں گی کبھی
یہ وہ کانٹے ہیں جو دامنگیر ہوکر رہ گئے

معجزہ تھا یہ بھی اے رفعت خدا کے دین کا
جو مخالف تھے وہی تسخیر ہوکر رہ گئے

رشحاتِ جوہر

(جناب سید محمد یونس صاحب جوہر عظیم آبادی ڈسپنسر منشی)

مرے سادہ لوح دل کو یہ فریب دلنوازی
میری چشم حق نما میں تیری یہ کرشمہ سازی

دل مبتلا ہے مائل بہ فغاں و آہ نالہ
کہ گذر گئی ہے اب تو تری حد سے بے نیازی

مرے قتل کی ہے خواہش تو یہ صاف مجھ سے کہہ دو
مرے جرم پر نظر ہے یہ ہے کیوں بہانہ بازی

مجھے دق نہ چارہ گر کر تجھے کیا پڑی پرائی
مرا درد ہے فزوں تر یہ ہے اچھی چارہ سازی

شب وصل مختصر میں مجھے رونا کیوں نہ آئے
مجھے خوب یاد ہے وہ شب ہجر کی درازی

کہیں کر کے راز افشانہ ہو وجہ صد خرابی
مرا ذوق سر فروشی ترا شوق سرفرازی

کبھی جور و ظلم مجھ پر کبھی چشم لطف و الفت
تری وہ کرشمہ بازی تری یہ زمانہ سازی

تمہیں دعویٔ محبت تمہیں خبط عشق جوہر
یہ خیال ہے تمہارا نہیں سہل عشق بازی

ایک آرزو

(از مولانا سید وہاج الدین احمد صاحب بی۔اے بی ٹی پروفیسر عثمانیہ کالج دکن)

دنیا کی کشمکش نے پریشان کر دیا
یا رب یہ آرزو ہے اگر تو عطا کرے

دامانِ کوہسار میں اہل جہاں سے دور
چھوٹا سا جھونپڑا مرا مسکن رہا کرے

مرغانِ خوش نوا کا ترنم اذان بنے
اور جا نماز سبزۂ صحرا بنا کرے

شاخیں لچک کے دیں مجھے پیغام وَارکعُوا
بلبل چہک کے درس تلاوت دیا کرے

غماضِ عاشقاں کو نسیم سحر گہی
آکر کسی کا راز محبت کہا کرے

ہو صبح و شام میری اسی حال میں بسر
فطرت ہی صرف مونس و ہمدم رہا کرے

القصہ جس گھڑی کہ ہو لبریز جام عمر
اور مُرغِ روح قصد ہوائے بقا کرے

پرواز روح میری ہو ایسے کہ جس طرح
پھولوں سے بوگلاب سے شبنم اڑا کرے

جاروب کش لحد کا کوئی جز صبا نہ ہو
قاری کا کام بلبل رنگین نوا کرے

آنسو بہائے مجھ پہ نہ شمعِ جگر گداز
جگنو چمک کے قبر پہ روشن دیا کرے

کتبہ لحد پہ ہو نہ نشان مزار ہو،
تربتِ پہ کوئی آئے نہ آہ و بکا کرے

ہے مرگ ناگزیر، تو یکساں ہے اے شمیم
صحرا میں تو مرے کہ محل میں قضا کرے

تشکر

میں اپنے مخلصین کرام عالی جناب کنور محمد حیات علیخاں صاحب رئیس اعظم اترولی و جناب کنور محمد عبد الحمید خاں صاحب منظر رئیس باغپت و جناب حبیب احمد صاحب حیدرآبادی و جناب ابراہیم محمد قاسم صاحب فخت سورتی کا شکرگزار ہوں کہ ان حضرات نے تکبیر کی اعانت میں حصہ لیا ہے۔ (زاہد القادری)

خیالاتِ منظرؔ

(جناب ضیائے سحر الکلام حضرت منظرؔ باغپتی)

اثر بنکر در مقصود تک پہنچی دعا میری
بالآخر آج کام آ ہی گئی آہ و بکا میری

یہ حکم ہے تمہارا فیج کرنا میرا چپ رہنا
ذرا انصاف سے دیکھو جفا اپنی وفا میری

نشانِ قبر بھی ملتا نہیں بعد فنا میرا
کہاں تو لیگئی خاکِ لحد با دصبا میری

تمہاری جنبش لب سے ہی وابستہ میری ہستی
بس اِک لا و نعم پر ہے فنا میری بقا میری

میں وہ برگشتہ قسمت ہوں کہ اُکتا کر شب فرقت
دعائے موت گر مانگوں تو سو جائے قضا میری

نرالا ڈھنگ ہے ان کا عجب اندازِ الفت ہے
کہ جب دل مانگتا ہوں کہتے ہیں جانے بلا میری

نہیں کچھ غم اگر دنیا سے میں ناکام جاتا ہوں
پس مردن بھی ڈھونڈیگی انہیں منظرؔ دعا میری

نغماتِ سرشار

(از جناب صدر الدین سرشارؔ کسمنڈوی)

نہ پوچھ اے حسن خود آرا تجھے ہمنے کہاں دیکھا
نظر آیا ترا جلوہ جدھر دیکھا جہاں دیکھا

پسینہ آگیا حسرت سے سوئے آسماں دیکھا
مرے صیاد نے خالی جو میرا آشیاں دیکھا

کفن تر ہوگیا اشکوں سے چوٹ ایسی لگی دل پر
فنا کے بعد وہ ہم نے سلوک دوستاں دیکھا

نہ کہنا اب کہ تو نے آہ کیوں کی میری محفل میں
وہ دیکھو ناز سے پھر تم نے مجھکو میری جاں دیکھا

کوئی یوں پرسش بیمار کو آیا تو کیا آیا
جگر کا گھاؤ دیکھا اور نہ قلب نیمجاں دیکھا

سرورِ انگیز ہیں کتنی ہوائیں کوئے قاتل کی
جسے دیکھا اُسے سوتے وہ خوابِ گراں دیکھا

کسی نے جان دیدی تنگ آکر بعد منزل سے
مگر تم نے پلٹ کر بھی نہ اہل کارواں دیکھا

یہ کس کی قبر ہے تم کس لئے خاموش بیٹھے ہو
نتیجہ آج تو غفلت کا کیوں اے مہربان دیکھا
خدا معلوم کیا سوچا ہوا اشک آنکھ میں بھر آئے
مجھے دل شاد قاتل نے بوقتِ امتحاں دیکھا
ہمیں ہونگے نہ جب دنیا میں پھر آئے تو کیا آئے
کفن سرکا کے منہ دیکھا تو کیا اے میری جاں دیکھا

کہا سرشار اب تم شعر کہنا چھوڑ دو کچھ دن
مجھے جب میری جانِ آرزو نے ناتواں دیکھا

ہر مسئلہ فنا کا عنوان ارتقا ہے

(جناب میر نذر علی صاحب دَرد کاکوری ناظم حلقہ ادبیہ دکن)

افسانۂ دو عالم آغاز مدعا ہے
ہر مدعائے فطرت انجام اقتضا ہے
ہر نالہ بے اثر ہے ہر آہ نارسا ہے
یوں اشکِ چشمِ حسرت منت کش دعا ہے
ہر لمحہ زندگی کا پیغام موت کا ہے
ہر رشتۂ تنفس روح فنا بقا ہے
ہر درجہ عاشقی کا جذبات سے بھرا ہے
میں درد کا ہوں خوگر وہ دردآشنا ہے
حسرت کا اک ورق ہے یا پارہ برق کا
دو بوندیں خون کی ہیں دل جس کا ترجمہ ہے
دنیائے غم ہیں ٹوٹے لاکھوں طلسم حیرت
یا رب شکست دل کی کیا دل شکن صدا ہے
بے پیریوں سے دیکھو ٹھکراؤ تم نہ دل کو
اللہ جانتا ہے کیا دل کا مرتبہ ہے
لبریز جام دل ہے ہستی کی بجلیوں سے
ہر مسئلہ فنا کا عنوان ارتقا ہے

ہے دَرد کی کھٹک میں کیا لطف پوچھو
وہ اسکو جانتا ہے جو دردآشنا ہے

علامہ راشد الخیری دہلوی کی سحر نگاری

ہندوستان میں علامہ راشد الخیری دہلوی کا ایک ایک حرف انتہائی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے مولانا کی تحریر میں سوز و گداز، درد و غم، اور لطافت و سلاست کا خزانہ موجود ہے حسب ذیل کتابیں خاص طور پر لائق ملاحظہ ہیں۔

صبح زندگی	شام زندگی	شب زندگی
نسیمہ کا بچپن اس کے دلچسپ اور دردناک حالات قیمت عہ	نسیمہ کی جوانی ہر لفظ سوز و گداز میں ڈوبا ہوا ہے قیمت عہ	نسیمہ کا انجام، دلسوز حالات دردناک واقعات قیمت عہ
نوحہ زندگی	**جوہر عصمت**	**تائید غیبی**
بیوہ عورت کی زندگی اور اسکے دردناک مصائب قیمت ۱۲	صنف نازک کی وفاداری عصمت کا جوہر دلسوز واقعات قیمت ۶ ر	مسلمانوں کے شاندار کارنامے اسلامی شان و شوکت شجاعت کے دلچسپ نظارے قیمت ۸ ر
دُر شہوار	**آفتاب دمشق**	**منازل السائرہ**
فرزندان اسلام کے سرفروشانہ کارنامے حسن و عشق کی معرکہ آرائی عجیب کتاب ہے قیمت ۱۰ ر	اسلام اور عیسائیت کا معرکہ ہلال اور صلیب کا مقابلہ نہایت دلکش واقعات قیمت عہ ر	سائرہ کی دردناک مصیبت دلچسپ سرگذشت، اور عبرت انگیز داستان قیمت عہ
سمرنا کا چاند	**جوہر قدامت**	**داستان زندگی**
سمرنا کے ہولناک واقعات کی حسن و محبت کے کرشمے مسلمانوں کی شاندار فتوحات قیمت عہ	آج سے پچاس برس پہلے اسلام کیا تھا اور مسلمانوں کے اخلاق و اطوار کیسے تھے انقلاب کی دردناک تصویر قیمت عہ	مولانا کی سحر نگاری کا بہترین نمونہ نہایت دلچسپ دلنشیں افسانے عبرت انگیز اور دردناک واقعات قیمت ۸ ر

منیجر تکبیر کرلہ مہر پرور دہلی

مجلس دار التصنیف دہلی

مقاصد و قواعد

(۱) اسلام کی حفاظت و اشاعت اور مسلمانوں کی تمدنی و معاشرتی اصلاح کے متعلق ضروری کتابیں و رسائل شائع کرنا۔

(۲) ہندوستان کے مسلمانوں میں تصنیف و تالیف کا مذاق بڑھانا اور مصنفین کی جماعت پیدا کرنا۔

(۳) ادبی و انشائی رسالے شائع کرنا۔

(۱) جو صاحب مجلس دار التصنیف کو پچاس روپیے یکمشت یا ایکسال تک پانچ روپیے (صہ) ماہوار عطا فرمائینگے وہ مجلس کے رکن دائمی اور مربی سمجھے جائینگے، انکو پھر اور کوئی فیس کبھی ادا کرنی نہیں پڑیگی اور وقت رکنیت سے دار التصنیف کی تمام مطبوعات ماہانہ و سالانہ ان کو ہدیۃً دی جایا کرینگی، اور مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر ہمیشہ انکی خدمت میں بھیجا جائیگا۔

(۲) جو صاحب دار التصنیف کو ۲۵ یکمشت یا ایک سال تک ۲ ماہوار عطا فرمائینگے وہ اول رکن اعانت سمجھے جائینگے اور انکو سال کی تمام مطبوعات بلا قیمت نذر کیجائینگی اور مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر ہمیشہ انکی خدمت میں بھیجا جائیگا۔

(۳) جو صاحب دار التصنیف کو بیس روپے یکمشت یا ایک سال تک ۱۲ ماہوار عطا فرمائینگے وہ دوم رکن اعانت سمجھے جائینگے، انکو سال کی تمام مطبوعات نصف قیمت پر دیجائینگی اور رسالہ ہمیشہ بھیجا جائیگا۔

(۴) پانچ روپیے (صہ) سالانہ ادا کرنیوالا دار التصنیف کا ممبر خصوصی ہوگا۔ انکو مجلس کا ماہوار رسالہ تکبیر سال بھر تک بھیجا جائیگا۔

(۵) ہر قسم کی خط و کتابت و ترسیل زر بنام ناظم مجلس دار التصنیف و مجلس اشاعت الاسلام کوچہ ... دہلی

(۱) **شعبۂ ترتیب** اس شعبہ سے جو مراسلت کی جائے (جس میں رسا
ور اخبارات کا تبادلہ - ترسیل مضامین اور تمام وہ مکتوبات شا
ہیں جن کا تعلق ایڈیٹر سے ہے)

ان میں براہِ کرم یہ پتہ تحریر فرمائیے:-

پروفیسر محمد اکبر خاں صاحب حیدری ایم-آر-اے-ایس

اکبر منزل - دہلی

(۲) **شعبۂ نشر و انتظام**:- اس شعبہ سے جو خطاب ک
(جسمیں ترسیل زر - درخواست خریداری - مضامین ا
وغیرہ شامل ہیں) - اس کا پتہ یہ ہوگا:-

مولانا زاہد القادری صاحب - ناظم مجلس علمیہ

کٹرہ مہر پرور - دہلی

مجلہ

تبصرہ

دہلی

زیرادارت

حضرت مولینا زاہد القادری (ادیب فاضل)

ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (لندن)

خاکسار محمد عبدالباری قادری

معتمد دفتر مجلس دارالتصنیف دہلی

نے

[illegible] پریس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا ۱۹۳۳

قیمت سالانہ عہ ششماہی ایک روپیہ

بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۲۸ء

جلد نمبر ۲ | فہرست مضامین مجلہ نیرنگ خیال دہلی | نمبر ۳ و ۴

عنوان	مصنف	صفحہ
مسلمانوں کا عروج و زوال	زاھد القادری	صفحہ ۳
رسول عربی کا اسوۂ حسنہ	جناب شیخ محمد اکرام صاحب بار ایٹ لاء	صفحہ ۹
درس معاشرت	مصور فطرۃ حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی	صفحہ ۱۱
انقلاب زندگی	مولوی نیاز محمد خاں صاحب نیاز فتحپوری	صفحہ ۱۵
معصوم روح کا پیام	زاھد القادری	صفحہ ۲۱
نغمات محوی	مولوی محمد حسین صاحب محوی لکھنوی پروفیسر عثمانیہ کالج اورنگ آباد دکن	صفحہ ۲۵
آغوش درد	حضرت ساغر (علیگ)۔	صفحہ ۲۶
نوائے راز و لذت درد	حضرت سیماب اکبر آبادی و مولینا مشہدی۔	صفحہ ۲۷
تصویر اضطراب	جناب سید محمد ہادی صاحب بی اے ایل ایل بی	صفحہ ۲۸
خیالات ہاتف	جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ہاتف بھوپالی	صفحہ ۲۹
محسوسات منظر	سحر الکلام حضرت منظر باغپتی	صفحہ ۳۰
جذبات حبیب	جناب مرزا حبیب احمد صاحب حیدرآبادی	صفحہ ۳۰
نقد و نظر	جامع	صفحہ ۳۱ و ۳۲
عروس سمرنا	جامع	(سولہ صفحات)

گزارش احوال واقعی

"تکبیر" کی زندگی میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ دو مہینے کا رسالہ ایک ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ رسالہ اپنے وقت مقررہ سے ایک دن کی تاخیر کے ساتھ بھی شائع ہو لیکن بعض مجبوریاں ایسی حائل ہو جاتی ہیں کہ انسانی ارادے اور کوششیں خاک میں مل جاتی ہیں اور اقرار کرنا پڑتا ہے کہ عرفت ربی بفسخ العزائم (میں نے پہچانا اپنے رب کو اپنے مضبوط ارادوں کے ٹوٹ جانے سے)

نومبر کا رسالہ بالکل تیار ہو گیا تھا۔ اور دسمبر کی کاپیاں لکھی جا رہی تھیں کہ دفعتاً میں درد شقیقہ میں مبتلا ہو گیا۔ بیس روز تک سخت بے چینی اور اضطراب میں گذرے میرے ساتھ ہی دفتر تکبیر کے کارکن بھی موسمی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے۔ اور دفتر کے تمام کام معرض تعویق میں پڑ گئے۔ مجبوراً نومبر کا رسالہ شائع نہ ہو سکا۔ خدا خدا کر کے علالت سے نجات ملی، تو بعض نہایت ضروری کاموں کے لیے اترولی ضلع علی گڑھ جانا پڑا۔ ایک ہفتہ میں سفر سے واپس آیا تو شکایتی خطوط کا انبار لگا ہوا تھا۔

شکایت کرنے والوں کی ناراضگی سر آنکھوں پر بالکل بجا شکایت تھی۔ لیکن سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہ تھا کہ نومبر اور دسمبر کا رسالہ ایک ساتھ شائع کیا جائے اور ضخامت میں اضافہ کر دیا جائے۔ بہر حال دو مہینے کا تکبیر ایک ساتھ شائع ہوتا ہے۔ جن احباب کو انتظار کی زحمت اٹھانی پڑی ہے اُن سے معافی کا خواستگار ہوں۔

اَلْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ

زاہد القادری عُفِیَ عَنْہُ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۶۴۹
جلد ۲ نمبر ۳ و ۴
بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۲۴ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(ماہ نومبر) (ماہ دسمبر)

مسلمانوں کا عروج و زوال

اسلام کا عہد شباب

کیسا مبارک تھا وہ زمانہ جب کہ اسلام کے داعی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس دنیا میں تشریف لائے اور اپنی صداقت کی روشنی سے باطل کی تاریکی کو فنا و معدوم کیا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کے بندوں کو ایسی پاکیزہ تعلیم دی کہ اُن کے قلب حقانیت اور صداقت سے لبریز ہوگئے، اُن کے تہذیب و تمدن، اخلاق و محاسن اور اخوت و ہمدردی کو دنیا کے بڑے حصے نے تسلیم کر لیا۔ اور ہر طرف اُن کی نیک مزاجی و حق پسندی کا اعتراف ہونے لگا۔

جس وقت آفتاب اسلام طلوع ہوا تو اُس کی مقدس شعاعیں مشرق سے مغرب تک پھیل گئیں اور دنیا کا ہر گوشہ جگمگا اُٹھا، بڑے بڑے ممالک مسلمانوں کے اثر و اقتدار میں آگئے اور دور دور تک اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔

جتنے اخلاق فاضلہ ہیں وہ سب اس وقت مسلمانوں میں موجود تھے، حریت۔ مساوات اخوت۔ اتحاد۔ خودداری۔ ہمدردی۔ انصاف پسندی۔ حق پرستی۔ اور دنیاوی ترقی یہ سب باتیں مسلمانوں کی خصوصیات تھیں۔

اگرچہ شروع میں مسلمانوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ لیکن عما شاہد ہے اُن میں کا ایک لاکھوں پہ بھاری تھا۔ دنیا کی کوئی زبردست سے زبردست طاقت اُن کی طرف آنکھ اُٹھاکر نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اُن کا ملکی و قومی نظام نہایت مضبوط اور اُن کا شیرازہ بندھا ہوا تھا۔ اقوامِ عالم اُن کی عزت وجلالت کے آگے سر جھکاتی تھیں کیونکہ درحقیقت وہ ہر قسم کی عزت وعظمت کے مستحق تھے لیکن افسوس ہے یہ زمانہ بہت جلد ختم ہوگیا اُدھر داعیٔ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا وصال ہوا اور اِدھر مسلمانوں پر خودغرضی ونفس پرستی کے بادل چھاگئے۔ تاہم صحابہ کا زمانہ پھر غنیمت تھا لیکن اس زمانہ کے بعد تو مسلمان ایسے گرے کہ پھر نہ اُٹھ سکے۔

مسلمانوں کی حالت میں انقلاب

اس میں شک نہیں کہ اب بھی مسلمانوں میں اسلام کا نشہ باقی ہے اور اس وقت بھی وہ دنیا کی تمام قوموں سے زیادہ خداپرست ہیں لیکن انصاف کی بات یہ ہے کہ اس وقت وہ سچے معنوں میں مسلمان نہیں ہیں اُن کے دل ودماغ پر اس وقت اسلام سے زیادہ خودغرضی اور زمانہ پرستی کا قبضہ ہے۔ وہ مسلمان ہیں لیکن صرف نام کے۔ خدا کی قسم! اسلام تو ایک ایسا سادہ شائستہ اور پاکیزہ مذہب ہے کہ اُس میں توحید ورسالت اور فکرِ عاقبت وتہذیبِ اخلاق کے سوا نہ کوئی خلافِ عقل بات ہے نہ رسم پرستی ہے ایک سیدھی سادی خداپرستی اور اخلاق واعمال کی اصلاح کا نام اسلام ہے پھر ذرا انصاف کے ساتھ غور کرو کیا ایسا مذہب کبھی ہدفِ ملامت بن سکتا ہے اور کیا اُس کے ماننے والے کبھی دوسرا مذہب اختیار کر سکتے ہیں؟

نہیں! ہرگز نہیں!! اسلام ایسا مذہب نہیں ہے جس کے ایک پیرو کو بھی کوئی برگشتہ کر سکے ناممکن ہے کہ کوئی شخص اسلام کو سمجھنے کے بعد صراطِ مستقیم سے بھٹک کر گمراہی کے گڑھے میں گر سکے جس کا بیّن ثبوت یہ ہے کہ ممالکِ اسلامیہ میں مشنری پادری ہزاروں روپیہ

خرچ کرکے مسلمانوں کو عیسائیت کی طرف بلاتے ہیں لیکن بجائے اس کے کہ کوئی مسلمان عیسائی ہو سینکڑوں پادری اب تک مسلمان ہو چکے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ اسلام کو صحیح طور پر سمجھے ہوئے ہیں اور حتی الامکان مذہب کی پابندی اپنا اہم فرض جانتے ہیں۔ ہندوستان میں یہ بات نہیں ہے۔ یہاں تو بس اسلام کا احترام ہی احترام ہے۔ پڑھے لکھے مسلمانوں کی یہ حالت ہے کہ وہ بظاہر تو بڑے ادب کے ساتھ اسلام کا نام لیتے ہیں اور دل سے بھی اسلام کی صداقت کے قائل ہیں لیکن سمجھنے سے اونکو غرض نہیں۔ قرآن بڑی مقدس کتاب ہے اللہ کا کلام ہے لیکن صرف اس لئے کہ اچھے اچھے کپڑوں میں لپیٹ کر تبرکاً گھر کے اونچے طاقوں میں رکھا جائے اور اگر خدانخواستہ کوئی بیمار ہو جائے تو اُس کو قرآن کی ہوا دیدی جائے۔ اس سے بحث نہیں کہ اُس میں کیا لکھا ہے اس کے نازل ہونے کا مقصد کیا ہے۔ اور اس میں کیا احکام ہیں۔

مسلمانوں کا عہد زوال

اب آج کل مسلمانوں کی حالت کیا ہے؟ اس اہم سوال کا جواب دیتے ہوئے آنکھیں خون کے آنسو بہاتی ہیں اور دل لرزتا ہے لیکن مسلمانوں کی حالت نہاں نہیں عیاں ہے آج سب سے زیادہ ذلیل وخوار سب سے زیادہ مفلس سب سے زیادہ بدچلن سب سے زیادہ بداخلاق، سب سے زیادہ پریشان حال مسلمان ہیں۔

آج مسلمانوں کے پاس نہ مال ودولت ہے نہ علم وفضل ہے نہ صنعت وحرفت ہے اور نہ امارت وریاست ہے، بلکہ دنیا میں جتنی برائیاں ہو سکتی ہیں وہ سب مسلمانوں میں موجود ہیں۔ چوری، عیاشی، نشہ بازی، ابلہ فریبی، جھوٹ، مکر، بدمعاشی، زناکاری بدچلنی، سب سے زیادہ مسلمانوں میں ہیں، جیلخانوں میں جاکر دیکھو تو زیادہ تعداد مسلمانوں کی ہے، تھیٹروں میں سب سے زیادہ مسلمان نظر آئیں گے۔ شراب خوار زیادہ تر مسلمان ہیں

بازاری عورتیں اکثر مسلمان ہوتی ہیں، کوکین کھانے والے زیادہ تر مسلمان ہیں، دھوکہ بازی بے ایمانی- مکاری- ان میں زیادہ پائی جاتی ہے، غرض کہ کوئی برائی ایسی نہیں ہے جو ان میں نہ ہو،

علاوہ ازیں جتنی تباہ کن رسمیں ہیں وہ سب مسلمانوں میں موجود ہیں، تعزیہ پرستی، قبر پرستی، رسم پرستی- ان چیزوں میں ہزار ہا روپیہ سالانہ مسلمانوں کا ضائع ہوتا ہے، جاہل مسلمانوں کے نزدیک خدا کے حکموں کی پابندی ضروری نہیں، لیکن رسم ورواج کی پابندی ضروری سمجھی جاتی ہے یہی وہ باتیں ہیں جو مسلمانوں کی تباہی اور ذلت کا باعث ہیں لیکن مسلمان نہایت اطمینان کے ساتھ اپنی موجودہ حالت کو دیکھ رہے ہیں اور امام مہدیؑ کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ ظاہر ہو کر مسلمانوں کی تمام خرابیوں کو دور کر دیں گے،

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ خدا کو مسلمانوں سے ہی محبت ہے اور وہ ساری دنیا سے اچھے ہیں دنیا میں جتنی قومیں ہیں سب کافر ہیں اور مسلمان سب سے بہتر ہیں خواہ وہ کچھ ہی کریں لیکن جنت میں ضرور جائیں گے،

خدا کو کیا غرض پڑی ہے

لیکن میرے نادان دوستو! تمہارا یہ خیال نہایت مضحکہ انگیز اور غلط ہے، میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم میں کونسی بات ایسی ہے جو خدا تم پر عاشق ہو گیا ہے اور اُس نے تمہارے لئے جنت کو وقف کر دیا ہے- یاد رکھو کہ خدا کو صرف اُن پاکباز، اور متقی ہستیوں سے محبت ہے جو اس کے احکام پر پوری طرح عامل ہیں اور اُس کے سچے مذہب کو خلوص قلب کے ساتھ تسلیم کر کے اُس کے قوانین کے پابند ہیں، خدا کو کوئی غرض نہیں ہے کہ تم تو زمانہ بھر کی گمراہیوں کو اختیار کرو اور وہ تم سے محبت ہی کئے چلا جائے، اور جنت کو تمہارے لئے وقف رکھے، اِنَّ الْعَاقِبَۃَ لِلْمُتَّقِیْنَ-

کیا مسلمان پھر عروج حاصل کر سکتے ہیں

مسلمانوں کی ان تمام خرابیوں کو دیکھتے ہوئے بھی میرا یہ خیال ہے کہ مسلمانوں کی اصلاح زیادہ دشوار نہیں ہے اگرچہ حریص، طامع، خودغرض، اور منافق قائدین نے ان کو تباہی کی آخری منزل پر پہنچا دیا ہے، اور وہ خود بھی اپنی نالائقیوں کے باعث حد سے زیادہ ذلیل وخوار ہو چکے ہیں، لیکن پھر بھی اصلاح ممکن ہے، افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنی ذلت اور تباہی کا احساس نہیں ہے، اگر آج اُن میں صحیح احساس پیدا ہو جائے تو ذلت و رسوائی کی سیاہ گھٹاؤں سے اسلام کا مطلع صاف ہو سکتا ہے اور مسلمان پھر اپنی حیرت انگیز ترقی سے دنیا کو بتلا سکتے ہیں کہ اسلام کی اصلی صورت کیا ہے،

راہ عمل

لیکن اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کیا چیز درکار ہے اس اہم سوال کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کو عیش پرستی اور غفلت شعاری سے اجتناب کر کے سیدھی سادی خدا پرستی اختیار کر لی چاہئے، اور اپنے اخلاق و اعمال پر ایک نظر غائر ڈال کر اپنی زندگی کو داعی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی کے مطابق کر لینا چاہئے، لقد کان فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اس کے بعد سب سے زیادہ اس بات کی ضرورت ہے کہ مسلمان آپس میں رشتۂ اخوت واتحاد کو مستحکم بنائیں یہ وہ مبارک رشتہ ہے جس کے استحکام سے مسلمانوں میں ایک زبردست قوت پیدا ہو سکتی ہے اور اقوام عالم پر اُن کی سطوت وجلالت کا سکہ بیٹھ سکتا ہے، چنانچہ لسان نبوی نے اس حقیقت کو ان الفاظ میں ظاہر فرمایا ہے، المومن للمومن کالبنیان، یشد بعضہ بعضا، ایک مومن دوسرے مومن کے لئے ایسا ہے جیسے کسی دیوار کی اینٹیں کہ ایک اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے،

مُسلمانو! تم دنیا کے سب سے بڑے رسول کی امت ہو خدا تعالیٰ نے تم کو بہترین امت فرمایا تھا، آج تمہاری حالت نہایت ہی قابل افسوس ہے، لیکن کیا تم نے یقین کرلیا ہے کہ اب دنیا میں پھر ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ اگر تمہارا یہ خیال ہے تو غلط ہے دنیا میں جو قوم سعی و جہد کرکے کامیاب ہونا چاہتی ہے وہ ضرور کامیاب ہوتی ہے۔ قدرت اُس کی تائید فرماتی ہے اور کوئی مشکل اُس کو اپنے مقصد عظیم سے روک نہیں سکتی،

پس اٹھو! اور اپنے عزم و استقلال کا امتحان دو!!

تمہارے ارادے کرنے کے بعد نسیم سعادت کے جھونکے چلیں گے رحمت کی بارش ہوگی اور چمن اسلام پھر سرسبز و شاداب نظر آئیگا،

"زاهد القادری"

رسول عربی کا اسوۂ حسنہ

حاتم کا نام آج تک سخاوت کے لحاظ سے تمام دنیا میں مشہور ہے اس کی بیٹی کا نام سفانہ اور بیٹے کا عدی تھا۔ جب حاتم مر گیا اور رسالت مآب کا غلغلہ اسلام بلند ہوا تو بعض نے اسلام قبول کیا اور بعض نے مخالفت پر کمر باندھی اس کے ساتھ اس کے ہمراہی بھی تھے اور ایک پورا قبیلہ جو اسی کے نام سے مشہور تھا لڑنے کے واسطے تیار ہوا سرور عالم نے جب یہ خبر سنی تو حضرت علی کو اس قبیلہ کے سمجھانے کے واسطے روانہ کیا مگر عدی کسی طرح اسلام پر رضا مند نہ ہوا اور سخت سست باتیں کہنی شروع کیں آخر کار نوبت لڑائی تک پہنچی۔ مگر اس سے پہلے کہ لڑائی شروع ہو راتوں رات عدی اپنے اہل وعیال سمیت غائب ہو گیا۔ اور حضرت علی نے باقی ماندہ قبیلہ کو جس میں عورتیں اور مرد شامل تھے گرفتار کر لیا ان ہی قیدیوں میں حاتم طائی کی مشہور لڑکی سفانہ بھی تھی جس وقت یہ قیدی سرور دو عالم کے دربار میں حاضر ہوئے تو سفانہ بجائے درد وغم کے پر جوش لہجے میں آگے بڑھی اور عرض کیا،

میں اُس باپ کی بیٹی ہوں جس نے تمام دنیا میں اپنا نام روشن کر دیا۔ اُس نے ہزاروں مجرموں کو قید سے چھڑایا سینکڑوں بیگناہوں کو تکلیف سے بچایا۔ بندگان خدا کی خدمت کی۔ اپاہجوں مریضوں۔ مفلسوں۔ محتاجوں پر مہربان رہا اور وہ میرا باپ حاتم طائی تھا میں اس سزا کی سزاوار نہیں ہوں مجھکو آزاد کیجئے میری وجہ سے میرے باپ کے قبیلہ پر تکلیف نہ پہنچے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفانہ کے یہ الفاظ سنکر فرمایا

توجس شخص کی یہ صفتیں بیان کرتی ہے وہ تو خاص مسلمانوں ایمانداروں کی نشانی ہے وہ اگر میرے وقت میں ہوتا۔ تو ضرور اسلام قبول کرتا،

اس کے بعد آپ نے حکم دیا،

سفانہ کے ہاتھ کھول دو اور اس کے تمام قبیلہ کو آزاد کردو،

اللہ اللہ یہ تھا وہ خلق محمدی جس نے ایک عالم کو گرویدہ کرلیا۔ جب سفانہ آزاد ہوئی تو اُس نے ہاتھ اُٹھائے اور دعا کی،

وہ خدا آپ کی نیکی اُس شخص تک جو واقعی مستحق ہو پہنچائے۔ اور آپ کسی بڑے آدمی کے محتاج نہ ہوں اور جس فیاض قوم سے کوئی نعمت چھن جائے۔ وہ آپ کے ذریعہ سے عطا ہو،"

سفانہ اس کے بعد اپنے وطن گئی اور بھائی سے کہا میں ایسے شخص کو دیکھ کر آئی ہوں جس سے بہتر کوئی نہیں وہ سخیوں میں اعلیٰ اور رحمدلوں میں بڑا ہے۔ یہ سنتے ہی دونو بھائی بہن حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا۔ اس واقعہ کو ایک شاعر نے یوں ادا کیا ہے ؎

قید میں حاتم طائی کی جو آئی دختر | خود اسے احمد مُرسَل نے اڑھائی چادر
اور کہا دختر فیاض یہ کہلاتی ہے | اس کے ہاتوں کو نہ باندھو مجھے شرم آتی ہے

شیخ محمد اکرام بیرسٹر ایٹ لا

درسِ معاشرت

مصوّرِ فطرت حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی

میں صدقہ دونوں جہان کے اُس دولہا پر جس نے امت کی تعلیم کے لئے اپنی بیبیوں سے اچھا برتاؤ کر کے دکھایا - میں قربان اُس حبیب پاک کے جو محبتانہ گھرداری کے ایسے نمونے دنیا میں چھوڑ گئے جن کی پیروی مسلمانوں کے گھروں کو بہشت کا ٹکڑا بنا سکتی ہے،

دُولھا کون؟ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

دولہن کون؟ بی بی عائشہ صدیقہ (رضی اللہ عنہا)

یہ دونوں میاں بیوی اُن کروڑوں مسلمانوں کے آقا تھے جو چاندی سونے کے محلوں میں سوتے ہیں شال دوشالے اوڑھتے ہیں - مگر خود اُن کی حالت یہ تھی کہ کچی مٹی کی دیواروں کا مکان کھجور کی سوکھی ٹہنیوں کا چھپر - گاڑھے گزے کے کپڑے - جو کی روٹیوں - سوکھے گوشت اور کھجوروں کا کھانا -

ظاہر کی حالت ایسی پھر میل جول - رکھ رکھاؤ دیکھو تو ایسا کہ میاں بیوی کے پروانہ اور بیوی میاں پر نثار - یہ عاشق تو وہ معشوق وہ طالب تو یہ مطلوب،

نہ زیور نہ کپڑا - نہ کھانا - نہ مکان - صرف بول چال خاطر داری کی یہ تاثیر تھی کہ رسول خدام سے زیادہ کسی گھر میں اچھا سلوک آپس کا نہ پایا گیا، حضرت عائشہ بیاہی آئیں تو نو برس کی جان تھیں - گڑیاں ساتھ

لائیں۔ خاوند کا وہ عالم کہ موتیں مٹانے میں رات دن مصروف۔ مگر لاڈلی بیٹی کی گڑیوں پر اعتراض نہیں کیا۔ جانتے تھے کہ بچوں کا کھیل ہے۔ عبادت کے بت نہیں
اُدھر عائشہ رض کا یہ ادب کہ گڑیوں کو چھپا کر رکھتیں اس ڈر سے کہ کہیں پیسم پیارے کی مرضی کے خلاف نہ ہو، ہوا نے ایک دن گڑیوں کا ڈھکا ہوا پردہ پردہ اُڑا دیا۔ اور پیغمبر خدا صلعم نے اونکو دیکھ لیا۔ عائشہ رض ڈریں کہ اب حضرت خفا ہوں گے۔ ان کو پھکوا دیں گے لیکن وہ تو امت کو سکھانے آئے تھے۔ کہ عورتوں سے نرمی کا برتاؤ کیا کرو، ناراض کیوں ہوتے مسکرا کر فرمانے لگے

عائشہ! یہ کیا چیز ہے؟

بولیں، میری بیٹیاں

اس جواب سے ذرا زیادہ مسکرائے اور فرمایا

یہ تمھاری لڑکیوں کے پاس پردار گھوڑا کیسا ہے۔ کیا گھوڑے کے پر بھی ہوا کرتے ہیں؟

(عرض کی) حضور آپ کو تو معلوم ہے آپ پیغمبر ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پردار گھوڑا تھا،

بھولی بیوی کا یہ پیارا جواب سنکر حضرت بہت مسکرائے،

سوچنا ایک تو یہ ہمارے مالک اور کائنات کے افسر تھے جنہوں نے اپنی ناسمجھ بیوی سے کیسی محبت کی بات چیت کی اور ایک ہم ہیں کہ اپنی بیوی کی ذراسی نادانی پر آگ بگولا ہو جاتے ہیں +

(۲)

مدینہ کے بازار میں حبشی لوگ نیزہ بازی کا تماشہ کر رہے تھے حضرت عائشہ رض نے آواز سنی تو رسول خدا سے عرض کیا۔ ہم بھی یہ تماشا دیکھیں گے آپ نے فرمایا

اچھا اور گھر کی دیوار کے پاس آکر کھڑے ہو گئے جو چھوٹی سی تھی اور سارا بازار وہاں سے نظر آتا تھا۔ اور اپنی چاہیتی عائشہؓ کو پیٹھ کے پیچھے کھڑا کر لیا حضرت عائشہؓ نے اپنی ٹھوڑی آنحضرت کے کندھے پر رکھ لی اور تماشا دیکھنا شروع کیا کچھ دیر گذری توحضور بولے کہ عائشہؓ بس دیکھ چکیں۔ یہ بولیں نہیں نہیں ابھی نہیں، یا رسول اللہ اور دیکھوں گی۔ آپ پھر ٹھہر گئے اور تھوڑی دیر کے بعد فرمایا لو اب تو بس انہوں نے ناز سے کہا نہیں ابھی اور دیکھوں گی سرکار نے اب کے بھی یہ نہ فرمایا کہ بہت دیر ہوگئی چلو اب گھر چلو بلکہ تیسری دفعہ بھی کھڑے رہے اور سیر دکھاتے رہے۔

اب اس سچے واقعہ کو دیکھو جو حدیث کی صحیح کتابوں میں لکھا ہے اور پھر اپنے ظلم و ستم پر غور کرو جو تم بچاری عورتوں پر کرتے ہو کہ خود تو سارے جہان میں خاک اُڑاتے پھرو۔ بیوی کسی چیز کے دیکھنے کا شوق ظاہر کرے تو قیامت کھڑی ہو جائے سخت کہو سست کہو۔ مارو۔ لڑو۔ اور غریب کی زندگی آدھی کردو۔

(۳)

بُولوجی حُمیرا۔ بات کروجی حُمیرا۔ آنحضرتؐ حضرت عائشہ رضؓ سے بولتے تو اس طرح بولتے جس کے حرف حرف لفظ لفظ میں محبت کی شان پائی جاتی حُمیرا خطاب دیا تھا۔ اور بڑی شیرینیٔ گفتار سے ہم کلام ہوتے۔ لکھا ہے کبھی منہ بناکر اور تیوری چڑھاکر بات نہ کی جب بولے مسکرا کر اور اس طرح کہ بیویوں کا جی باغ باغ ہو گیا۔

ذرا اپنا بھی خیال کرنا کہ کمبخت دل کم سخن بیویوں سے کیونکر بات چیت کی جاتی ہے جب گھر میں گھستے ہیں گرجتے ہوئے۔ برستے ہوئے۔ فرعون بے سامان بنے ہوئے

(۴)

ایک دن آنحضرت ؐ نے فرمایا۔ عائشہ رضؓ! تمہاری خوشی و خفگی کی پہچان ہم کو معلوم ہو گئی ہے۔ ہم جان جاتے ہیں کہ آج ہماری عائشہؓ ہم سے کچھ خفا ہیں حضرت عائشہؓ نے مسکرا کر عرض کیا۔ قربان جاؤں یا رسول اللہ ذرا بتائیے تو میری خفگی کی کیا نشانی ہے؟

فرمایا جب تم خوش ہوتی ہو تو بات چیت میں کہتی ہو محمدؐ کے خدا کی قسم تو میں سمجھ لیتا ہوں کہ آج تمہارا جی خوش ہے، اور جب تم کہتی ہو ابراہیمؑ کے خدا کی قسم تو مجھے معلوم ہو جاتا ہے کہ آج کچھ خفگی ہے جو قسم میں میرا نام نہیں، حضرت ابراہیمؑ کا نام لیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضؓ شرما کر گردن جھکا لیتیں اور کہتیں یا رسول اللہ ؐ آپ نے خوب پہچانا۔ یہ بالکل سچ ہے۔ مگر ذرا اس کا خیال رکھئے گا کہ میں خفگی میں آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں خود آپ کی ذات کی محبت نہیں چھوڑتی۔ اور آپ کے اشاروں پر کام کرتی ہوں،

خانۂ رسول کے اس راز و نیاز کو دیکھو اور اپنی حالتوں کا خیال سامنے لاؤ کہ میاں ہیں تو ایسے کہ ذرا سخت کلامی ہوئی اور بیرسول کے لئے اینٹھ گئے۔ اور بیوی ہیں تو ایسی کہ میاں سے خفا ہوئیں تو سیدھی میکہ پہنچیں،

(۵)

یہی رسول کی چاہیتی ہیں جنکی آغوش میں رسول خدا ؐ کی وفات ہوئی یہی پیغمبر خدا ؐ کی لاڈلی بیوی ہیں جنہوں نے رسول ؐ کی گھرداری کے مسئلہ امت کو سکھائے رسول ؐ ان کا نام لیتے تھے وہ رسول ؐ کا نام لیتی تھیں ہماری طرح آ ان کی ضمیر سے بات چیت نہ ہوتی تھی، الٰہی تو ہم سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اپنی بیویوں سے میٹھا اور اُلفت کا برتاؤ کیا کریں آمین

انقلابِ زندگی

جناب نیاز فتحپوری

اسلم باوجود رئیس ہونے کے ایک خاص اصول کا آدمی تہا اور اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا اُسے اتنا ہی خیال تھا جتنا ایک معمولی شخص کو ہو سکتا ہے وہ چاہتا تہا کہ اُس کے لڑکے خود اپنی ذات پر اعتماد کرنا سیکھیں اور خاندانی مال و دولت پر بھروسا کرکے خود اپنی زندگی کو بیکار نہ کر دیں لیکن اسی کے ساتھ اس میں یہ عیب بھی تہا کہ وہ اپنے فیصلہ کو خدا کا فیصلہ سمجہتا تہا اور جو رائے ایک بار قائم کرلیتا تہا اس سے انحراف اس کے لئے ناممکن ہو جاتا تھا لڑکوں کے باب میں جو رائے اُس نے قائم کی اور جن اصول پر ان کی تربیت کا انتظام کیا وہ قابل ستایش تہا لیکن اپنی لڑکی کے متعلق اُس نے یقیناً سخت غلطی کی اور اُس نے مطلقاً یہ نہیں سوچا کہ ایک مسلمان عورت کے فرائض کیا ہیں اور اُن فرائض کے ماتحت کس قسم کی تعلیم و تربیت ہونی چاہیئے وہ تعلیم کا محض تعلیم کی وجہ سے شائق تہا اور تربیت کو اُس کا ضروری جزو قرار دینا زیادہ اہم نہ خیال کرتا تہا وہ سمجہتا تہا کہ تعلیم خود تربیت ہے اور ایک انسان اپنی تربیت آپ ہی خوب کر سکتا ہے ،

اس کے چار لڑکوں میں دو بیرسٹر بنے اور دو ڈاکٹر، لیکن سب سے آخری اولاد جو بدقسمتی سے لڑکی تھی وہ کیا بنی ، اس کا جواب آپ کو آگے چل کر ملے گا ،

(۱)

جس وقت سلمہ الہ آباد کے مشہور زنانہ اسکول میں داخل ہوئی اس کی عمر اس قابل نہ تھی کہ وہ خود اپنی زندگی کی کوئی شاہ راہ قائم کرتی وہ ایک صفحۂ سادہ کی طرح منتظر تھی کہ کوئی دوسرا اس پر کچھ لکھ دے اور وہ اسے محفوظ رکھ چھوڑے ڈایک نرم و نازک شاخ کے مانند چشم براہ تھی کہ کوئی ہاتھ اسے کسی طرف جھکا دے تو وہ جھک کر

رہ جائے پھر جس طرح خزاں میں باد سموم کا ایک تند و گرم جھونکا باغ کی بہت سی
کلیوں کو آکر مرجھا دیتا ہے اور باغبان کو اپنی محفوظ کوٹھری میں اس کی خبر نہیں ہوتی
اسی طرح سلمہ کی ہستی تباہی و بربادی کے لئے ایک انگریزی اسکول اور ایک
عیسائی معلمہ کے سپرد کر دی گئی در انحالیکہ اسلم بالکل بے خبر تھا کہ سلمہ کے معصوم
دل میں وہاں کن جذبات و خیالات کے نقوش قائم کئے جا رہے ہیں اور وہ زمانہ
کے کس سیلاب پر چھوڑ دی گئی ہے ،

ہر چند سلمہ نے جوان ہو کر حد درجہ مہذب و شائستہ صورت و شکل
بے انتہا حسین وضع و انداز کا نمونہ پیش کیا لیکن ہم اس کی شگفتگی کو افسردگی
اور اس کی اس تہذیب کو وحشت و جہل سے تعبیر کریں گے۔

جس وقت وہ اسکول کے بورڈنگ (دار الاقامۃ) میں داخل ہونے والی تھی
تو وہ معمولی اُردو لکھنا پڑھنا جانتی تھی اور اپنی ماں کی زیر تربیت پسندیدہ زندگی
اختیار کرنے کی پیشین گوئی کر رہی تھی لیکن جب وہ گھر سے علیحدہ ہو کر اسکول اور
اُس کے بورڈنگ یعنی نشاط اور اُس کے خلوت خانۂ عیش میں پہنچی تو دفعتہً
اُس کی زندگی کا ایک نیا ورق اُلٹ دیا گیا اور تہذیب جدید کی تمام وہ تباہیاں
جو ایک عورت کی زندگی کو خراب کر سکتی ہیں چاروں طرف سے اس پر مستولی ہو
گئیں۔ ہر وقت زینت و آرائش کا خیال نسوانی فرض کی طرف سے غفلت و بیچارگی
نمود و نمائش کی خواہش کا ہر روز قوی ہوتا جانا اپنے تئیں دنیا میں صرف حسین نقش
و نگار قرار دینا مذہب و اعتقادات مذہب کو افسانۂ پارینہ سے تعبیر کرنا اخلاق و
تہذیب کا معیار صرف نقاشی موسیقی تزئین صورت و لباس یا پھر ایک مصنوعی
تبسّم اور غیر حقیقی فتادگی کے ساتھ کسی کی پذیرائی کرنے کو قرار دینا۔ یہ تھیں وہ
سب باتیں جنہوں نے ہر طرف سے اس کی زندگی کو متاثر کرنا شروع کیا اور پورے

دو سال بھی ختم نہ ہوئے تھے کہ عزیزہ سلمہ اچھی خاصی مس سلمہ بن گئیں چونکہ وہ ایک دولت مند باپ کی بیٹی تھی اس لئے روپیہ کی طرف سے بالکل بے فکر تھی اور چونکہ اوّل اوّل صرف روپیہ ہی ایک عورت کو بہترین مس بنا سکتا ہے اس لئے اس نے کوئی دقیقہ اپنے تئیں ایشیائی نسبت سے آزاد کرنے میں اٹھا نہیں رکھا

اس میں شک نہیں کہ سلمہ بے انتہا ذہین اور فطرت کی طرف سے خوش ذوق لے کر آئی تھی اور حقیقت یہی ہے کہ قدرت نے اسے شاعرہ اور مغنیہ پیدا کیا تھا۔ لیکن افسوس یہی ہے کہ ان عطیات فطرت سے کام لینے کے لئے سخت بے درد ہاتھ اس کو نصیب ہوئے اور جن لوگوں کی سپردگی میں وہ دے گئے انہیں مطلقاً اس کا شعور نہ تھا کہ وہ انسانی ہستی کی پستی و بلندی میں امتیاز کر سکیں۔

(۲)

جب یہ زنانہ اسکول الٰہ آباد سے لکھنؤ منتقل ہوا تو سلمہ بھی ساتھ ساتھ آئی اور یہاں کی آب و ہوا نے اس پر وہ اثر کیا جو صیقل ایک آئینہ پر کرتی ہے۔ اس کے جذبات میں غیر معمولی تلاطم پیدا ہو گیا اور اس کی رنگینیاں مختلف الالوان دوپٹوں کی صورت میں شام کو قیصر باغ کے دریچوں سے پر لگا کر اڑنے لگیں پھر جو لوگ شام کو ادھر سے گزرتے تھے جن کا معمول تھا کہ وہ اس راستہ کو صرف ان ہی دوپٹوں کے فلسفیانہ مطالعہ کی غرض سے روز شام کو طے کریں وہ چند دن میں واقف ہو گئے۔ کہ سلمہ کی رنگین طبع کس دریچہ سے نمایاں ہے۔ اور اسکول کی یہ حسین ترین وضع ملبوس و رنگ لباس اختراع کرنے والی بام خانہ کے کس گوشہ میں مصروف خرام ہے۔

سلمہ کا باپ اس سے بے خبر تھا۔ اس کے بھائی دنیا میں آزاد ہو کر اپنے مشاغل میں مصروف تھے کہ دفعتہً حالات میں انقلاب پیدا ہوا۔ اور اسلم

قلب کی حرکت بند ہو جانے سے ناگہانی موت کا شکار ہو گیا لقد روپیہ اسلم نے کچھ چھوڑا نہیں کہ سلمہ کے حصے میں بھی آتا آراضی جائداد کا بڑا حصہ پہلے ہی اس اسکول کے نام وقف ہو چکا تھا - اس لئے اب سلمہ کے سر پر سوائے ایک ماں کی کوئی بزرگ نہ رہگیا - اور کوئی ذریعہ معاش کا باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ بھائیوں سے مدد چاہی جائے ،

دو بھائی بیرسٹر تھے وہ پہلے ہی زیر بار تھے اور اُن کی فرنگی بیویوں کے مصارف کسی طرح پورے نہ ہوتے تھے - اس لئے اُن کی طرف سے کوئی توقع قائم کرنا بیکار تہا باقی دوسرے دو بھائی جو ڈاکٹر تھے - اُن میں سے ایک افریقہ چلا گیا تہا اور دوسرا فرانس کے میدان جنگ میں سرکار کی طرف سے بھیدیا گیا تھا - اب سلمہ کیا کرے ؟ اپنی پر تعیش زندگی کیونکر بسر کرے ؟ یہ ایسا سخت سوال تھا کہ اس کا جواب کسی طرح اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا اور سلمہ کی ماں بھی کوئی مدد اس معمہ کے حل کرنے میں نہ دے سکتی تھی ،

اسی حال میں چھ ماہ اور گذرے تھے کہ سلمہ کی ماں کا بھی انتقال ہو گیا اور اس نے وہیں اسکول میں ملازمت کر لی ،

(۳)

سلمہ اب مضمحل رہتی تھی - اس لئے نہیں کہ اُس کا باپ مر گیا تھا یا اُس کی ماں جدا ہو گئی تھی بلکہ صرف اس لئے کہ اسکول کے پچیس روپیہ ماہوار اُس کے بڑھے ہوئے مصارف کے لئے کسی طرح پورے نہ ہوتے تھے اور باوجود کوشش کے وہ کسی طرح اپنے دل کو اس پر رضامند نہ کر سکتی تھی کہ وہ ایک شریفانہ سادہ زندگی کو اختیار کرے یہ صحیح ہے کہ اگر وہ شادی کرنا چاہتی تو بہترین شوہر اُسے نصیب ہو سکتا تھا لیکن جو نصب العین اُس نے قائم کیا تہا وہ اسدرجہ بلند تھا کہ مشکل

سے وہ اپنی آزادی ہاتھ سے دے سکتی تھی اور نہایت دقت سے کوئی ایسا شخص میسر آسکتا تھا جو اس کے پرواز خیال کا ہم آہنگ ہو سکے ،

دن گزر گئے بہار و خزاں نے خدا جانے کتنی بار دنیا کو شاداب و مضمحل کیا۔ معلوم نہیں کتنی فصلیں سلمہ کے سر پر گرما و سرما کی کیفیات لئے ہوئے آئیں اور چلی گئیں یہاں تک کہ اس نے پورے اٹھارویں سال میں قدم رکھا اور اسی کے ساتھ وہ اسکول سے بعض غیر معلوم و پوشیدہ اسباب کی بنا پر علیحدہ کردی گئی

اب اس کے لئے کوئی چارہ کار سوائے اس کے نہ تھا کہ وہ اسکول سے اٹھ کر کسی سرائے میں چلی جائے اور وہاں اپنی زندگی کا فیصلہ کرے ،

(۴)

شام کا وقت ہے امین آباد کی سرائے میں جوبلی تھیٹر کے ایکٹر تماشہ کی مشق کر رہے ہیں اور سلمہ بھی اپنی کوٹھری سے گانے بجانے کی آوازوں کو غور سے سن رہی ہے چونکہ وہ اپنے تعلیم کے زمانہ میں ہمیشہ اسکول کے اندر قائم ہونے والی مجالس ڈراما میں نمایاں و کامیاب حصہ لیا کرتی تھی اس لئے اس کے ذہن میں دفعتہً یہ خیال پیدا ہوا کہ کوئی وجہ نہیں ہے کہ وہ اپنے مہارت موسیقی کو کسب معاش کا ذریعہ نہ بنائے جب کہ یورپ میں اکثر شریف عورتیں خوشی سے اس پیشہ کو قبول کرلیتی ہیں ،

(۵)

جوبلی تھیٹر بمبئی میں نہایت کامیاب ثابت ہو رہا ہے اور اس کی ایک ایکٹرس مس زہرہ کے حسن و جمال اور اس کے کمال موسیقی نے عام شہرت اختیار کرلی ،

اسلم کے دو بیٹے اکمل و اجمل جو بیرسٹر ہیں کانگرس میں شرکت کی غرض سے بمبئی میں موجود ہیں اور اپنے بعض احباب کے اصرار سے درجۂ خاص میں ایک

نگس رزرو کرالیا ہے۔ تماشا شروع ہوتا ہے اور اوّل اوّل مس زہرہ اور اکمل و احمل کی نگاہوں کا تصادم ہوتا ہے،

(۶)

باوجود اس کے کہ ان دونوں بھائیوں کو بعض اہم تجاویز کانگرس میں پیش کرنا تھیں وہ دفعتہً ناسازیٔ طبیعت کی وجہ سے واپس چلے گئے، اور اس کے دوسرے ہی دن مس زہرہ نے دفعتہً انتقال کیا اس کے سرہانے ایک خط ملا جو محمد اکمل بیرسٹر جونپور کے نام تہا،

(۷)

اکمل و احمل دونوں نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے اور نہایت سادہ زندگی اختیار کرکے تمام انگریزی معاشرت و اصول حیات کو ترک کردیا ہے۔ ان کی دو بیٹیاں جو پہلی بیوی سے تھیں گھر میں مذہبی تعلیم حاصل کررہی ہیں اور سلمہ یا مس زہرہ کی زندگی کا ناخوشگوار نتیجہ اب تک اس خاندان کے پیش نظر ہے،

"نیاز"

ایک معصوم روح کا پیام

اپنے بچھڑے ہوئے بھائی کے نام

بیرن پیارے! اپنی غم نصیب بہن کا سلام لو!

تم سے رخصت ہوئے ڈیڑھ سال ہو گیا میں صحرا کی ہولناک زمین میں بیٹھی ہوں - اور تمھاری یاد میں بیتاب ہوں تم اپنی چاہیتی بہن کو اپنے ہاتوں مٹی میں دبا گئے تمھیں میری محبت کا کچھ خیال نہ آیا لیکن ہاں دنیا کا قانون ہی یہ ہے کہ جس ہستی کا ایک لمحہ کے لئے جدا ہونا گوارا نہیں ہوتا - آنکھیں بند ہوتے ہی اُس کو اپنے ہاتوں مٹی میں دبا دیتے ہیں اس لئے محض تمھارا کچھ قصور نہیں ،

اچھا میری بپتا سنو! تم مجھے قبر میں سلا کر چلے گئے لیکن جب تم گھر کو جا رہے تھے میں نے تمھیں حسرت بھری نظروں سے دیکھا - میں نے کوشش کی کہ میں تمھیں آواز دوں لیکن میں بول نہ سکتی تھی - مجبوراً خاموش رہی اس غیر مانوس مقام اس تنگ و تاریک قبر میں میری طبیعت گھبرانے لگی - میرا جی چاہا کہ اس قبر سے نکل کر تمہارے پاس چلی آؤں لیکن مجھ میں طاقت نہ تھی میں نہ آسکی ،

شعبان کے آخر مہینے میں میرا انتقال ہوا تھا ایک مہینے پیچھے عید آگئی ساری روحوں کو اجازت دی گئی کہ وہ اپنے عزیزوں کے ہاں جائیں میری حالت کمزور تھی لیکن پھر بھی میں نے ہمت کی اور میں تمھارے گھر پہنچی - میرا خیال تھا کہ میری طرح تم بھی رنج و غم میں مبتلا ہو گے ، لیکن میرا خیال غلط نکلا تم عید کی خوشی

سنا رہے تھے۔ اپنے بال بچوں میں خوش تھے تمہیں شاید مجھ بدنصیب کا خیال کبھی نہ ہوگا لیکن میں محبت کی ماری تمہاری فرقت میں بے چین اور مضطرب تھی میں نے تمہیں خوش دیکھا تو مجھے بھی خوشی ہوئی،

تم اپنے دوستوں اور رفیقوں کے حصے دے رہے تھے میں بھی آگے بڑھی اور اپنا حصہ مانگا لیکن ناکام واپس آئی۔ میں انتقال کے بعد شیرینی یا سوئیوں کی محتاج نہ تھی کیونکہ یہ چیزیں میرے لئے بیکار تھیں میں تو قرآن کی چند سورتوں یا غریبوں کی خیرات کا ثواب چاہتی تھی لیکن مجھے محروم ہونا پڑا کیونکہ تمہیں اپنی خوشیوں میں ان چیزوں کا خیال بھی نہ تھا۔ آخر میں رنجیدہ ہو کر آ گئی

آج بارگاہ قدس میں میں نے درخواست کی کہ بہت دنوں سے میں نے اپنے بھائی کو نہیں دیکھا کیا میں جاؤں اور ان کو دیکھ آؤں؟ مجھے اجازت مل گئی اور میں آج ۲۶ صفر ۱۳۵۰ھ ہجری کی رات کے بارہ بجے تمہارے در پر آئی تم سو رہے تھے میں نے محبت بھری نظروں سے تمہیں دیکھا اور تمہاری روح سے کچھ باتیں کیں

کیا تم میرے ماں جائے بھائی کی روح ہو؟

ہاں! میں تمہارے بھائی کی روح ہوں؟

تم نے مجھے پہچانا؟

کیوں نہیں روحوں کا تعلق تو ازل سے ہوتا ہے،

پھر میں تمہیں کیونکر بھول سکتی ہوں،

اچھا اگر روحانی تعلق ازلی ہے تو پھر محبت کو فراموش کیوں کر دیا جاتا ہے

ہاں یہ ایک ٹیڑھا سوال ہے لیکن میں اس کا یہ جواب دیتی ہوں کہ روح تو کبھی محبت کو فراموش نہیں کرتی البتہ جسمانی اور نفسانی لذتوں کا غلبہ ہونے پر روح کی اصلی حالت برقرار نہیں رہتی اسی وجہ سے

مغائرت کا پردہ پڑ جاتا ہے ،

اچھا تو میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میں تمہاری ماں جائی بہن ہوں اور ہم دونوں نے ایک ہی ماں کے آغوش محبت اور ایک ہی باپ کے سایۂ عاطفت میں پرورش پائی ہے پھر حیرت ہے کہ تم کیسے سنگدل بن گئے جو کبھی اپنی بچھڑی ہوئی بہن کو یاد بھی نہیں کرتے اور کبھی قرآن پڑھ کر یا خیرات تقسیم کر کے اُس کی روح کو ثواب بھی نہیں پہنچاتے یہاں تک کہ تمھیں اپنے بال بچوں اور عزیزوں دوستوں میں اس بدنصیب کا خیال بھی نہیں آتا ،

میرے پیارے بیرن ! یہ سنگدلی اور بے اعتنائی تو اچھی نہیں دنیا کی خوشیاں تمہیں مبارک میں تم سے کچھ نہیں مانگتی صرف اسقدر کہ کبھی کبھی زندوں کے آگے مردوں کا بھی خیال کر لیا کرو اور اُن کی روح کو بھی ثواب پہنچا دیا کرو ،

اچھے بھائی جان ! تمہیں معلوم ہے کہ میں شروع سے غم رسیدہ ہوں میں نے جب ہوش سنبھالا تو ماں کے آغوش محبت سے محروم ہو گئی - پھر جب ذرا سیانی ہوئی تو ابا جان بھی مجھے تمھارے پاس چھوڑ کر پردیس چلے گئے ، اور پھر مجھے اُن کی صورت دیکھنی نصیب نہ ہوئی ، تم نے مجھے پرورش کیا میری دلداری کا خیال رکھا ، لیکن تمہارا مزاج تیز تھا بعض وقت تم مجھ پر اسقدر تیز ہوتے تھے کہ مجھے اپنی مرحومہ ماں اور بچھڑے ہوئے باپ یاد آتے تھے ، اور میں انکی یاد میں آنسو بہانے لگتی تھی ، پھر بھی آخر تم بھائی جان تھے ، اگر ایک وقت جھڑکا تو دوسرے وقت دلنوازی کی ،

لیکن بھائی جان نے کبھی سچی محبت اور خاص موانست سے کام نہیں لیا اگر کبھی محبت کا اظہار کیا بھی تو اوپری دل سے بہرحال یہ زمانہ جلد ختم ہو گیا ، اور تم نے میری شادی کر دی بدنصیبی سے شادی ایسی جگہ ہوئی جہاں کے چھوٹے بڑے

سب بالکل جاہل، قطعی نااہل اور انسان نما، شیطان تھے میں نے خدا خدا کرکے چند روز زندگی گزاری اور آخر متواتر صدمات کی وجہ سے میں سخت بیمار ہوگئی، بیماری بھی ایسی ویسی نہیں بلکہ وہ خطرناک بیماری جس کو مرض الموت کہتے ہیں یعنی تپ دق،

پھر بیماری کی حالت میں میں تمھارے پاس رہی، تم نے علاج میں کوئی کمی نہیں کی، ہزاروں علاج سینکڑوں تدبیریں کیں لیکن خاک بھی افاقہ نہیں ہوا جب تم میری زندگی سے مایوس ہوگئے تو ہر وقت رنجیدہ رہنے لگے اور وقتاً فوقتاً آنسو بہانے لگے۔ میں تمہیں روتا دیکھ کر خود بھی رویا کرتی تھی، موت اور زندگی تو اللہ کے اختیار کی بات ہے آخر وہ وقت آگیا کہ موت کے زبردست ہاتھوں نے مجھے تم سے علیحدہ کردیا۔ اور میں تم سے رخصت ہوکر ایک ویران جنگل میں آگئی،

"شروع شروع میں میری جدائی سے تمھیں سخت رنج ہوا لیکن چند روز کے بعد تم نے مجھے دل سے بھلا دیا۔ یہاں تک کہ اب کبھی فاتحہ کے لئے ہاتھ بھی نہیں اٹھاتے۔ بس یہی مجھے شکایت ہے"

سنسان جنگل کی قبر میں سونے والی بہن کی روح نے پلنگ پر آرام کرنے والے بھائی کی روح سے یہ پیام کہا اور خاموش ہوگئی،

اس کے بعد دونوں روحیں اپنے اپنے مقام پر چلی گئیں،

صبح کے وقت جب میں سو کر اٹھا تو یہ خیالات میرے ذہن میں موجود تھے جو میں نے اس مضمون میں لکھ دئے،

زاھد القادری

۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۳ھ

نغمات محوی

مولوی محمد حسین صاحب محوی لکھنوی پروفیسر عثمانیہ کالج اورنگ آباد

دل غریب الوطنی میں بھی مرا شاد نہ کر
ہاں نہ کر وعدہ فراموش مجھے یاد نہ کر

صبر کی داد نہ دے قید سے آزاد نہ کر
ہاں نہ کر رحم مرے حال پہ صیاد نہ کر

اسطرح گور غریباں میں نہ آئے کوئی
آئیں ہر سو یہ صدائیں ہمیں برباد نہ کر

دیکھ کر میری تباہی مرے دشمن خوش ہوں
غم یاران وطن یوں مجھے برباد نہ کر

اے گرفتار ستم توڑ قفس جوش دکھا
انتظار نگہہ رحمت صیاد نہ کر

چارہ سازی کسی غمگیں کی ترا کام نہیں
ہاں نہ کر پرسش حال دل ناشاد نہ کر

چھوٹ کے زنداں سے جو سیدھا ترے گھر آیا ہو
اس سے منھ پھیر کے باتیں ستم ایجاد نہ کر

صبح تک آپ ہی ہو جائیگا بیمار خموش
کیوں کہو بیٹھ کے بالیں پہ کہ فریاد نہ کر

مدعی شرط ہے میدان وفا میں ہمت
زندگی ورنہ غم عشق میں برباد نہ کر

دیکھنے والے مرے حال کے رو دیتے ہیں
اور تم مجھ سے یہ کہتے ہو کہ فریاد نہ کر

دل کے ہر داغ سے شعلے بھڑک اٹھے محوی
ہم نہ سمجھاتے تھے تجھ کو کہ اسے یاد نہ کر

چتلی قبر دھلی کے پوسٹماسٹر

جناب بابو سید الطاف حسین صاحب بخاری پوسٹماسٹر ڈاک خانہ چتلی قبر دھلی، ایک نہایت ہی خلیق نیک مزاج اور فرض شناس شخص ہیں جن کے محامد و محاسن کا ہر انصاف پسند کو اعتراف ہے، سید صاحب محترم بڑی تن دہی کے ساتھ اپنے فرائض متعلقہ کو انجام دیتے ہوئے ہر شخص کے ساتھ وسیع الاخلاقی سے پیش آتے اور اپنی نیک مزاجی کا ثبوت دیتے ہیں۔ ہم محکمۂ ڈاک کے ذمہ دار افسران اعلےٰ کو خاص طور پر توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ وہ ممدوح کے حقوق کا خاص طور پر احترام کریں،

ن احمد القادری (ادیب فاضل) ایم۔ آر۔ اے۔ ایس ایڈیٹر تجبیر دھلی،

آغوشِ درد

کشتگانِ نگہِ ناز کو رسوا نہ کریں — دیکھنے والوں سے کہدو کہ تماشا نہ کریں
حشر والے مرے جذبات کا چرچا نہ کریں — حسن کو منفعل وعدۂ فردا نہ کریں
سہل سی بات ہے جلووں کے لئے سعی سکوں — پردا رسوا کن طلعت ہے تو پردا نہ کریں
حسن آمادۂ پرسشش ہے باندازۂ غم — کاش ہم آج بھی اظہار تمنا نہ کریں
ہائے دوشیزگیٔ صبح کے رنگین پردے — کہیں خونریزیٔ جذبات کو رسوا نہ کریں
خاک اڑا اے نہ سے چمکے مری دیوانہ سری — کہیں جنگل کے بگولے مجھے رسوا نہ کریں
آپ کے ہاتھ میں ہے جذر و سکونِ جذبات — آپ امید سے ڈرتے ہیں تو پیدا نہ کریں
کامیابی کے طریقے ہیں محبت میں بہت — سب سے بہتر تو یہی ہے کہ تمنا نہ کریں
ہجر مہلک ہی سہی وصل کی راحت معلوم — کاش ہم یہ بھی محبت میں گوارا نہ کریں
برق عشوہ میں جو باقی ہو مذاقِ افتاد — تو ابھی دل کو نم آلود تمنا نہ کریں
آنکھ نے سیکھ لیا ہے عملِ جذبِ جمال — آپ اب طور پر آنیکا ارادا نہ کریں
نگہ ناز نے دلچسپ چھری پھینکی ہے — کیا کریں گر خلش زخم گوارا نہ کریں
ستم آرا یہ نئی طرز زباں بندی ہے — اپنے دل سے بھی ترے جور کا شکوا نہ کریں
نیچی نظروں سے گزر جائیں گزرنیوالے — دل کی ٹھہری ہوئی دنیا تہ و بالا نہ کریں
کیوں خموشی ہیں کٹے لمحۂ بربادیٔ دل — اتنی فرصت میں مرتب نئی دنیا نہ کریں

عہد ساغر میں یہ فرمان ہے تقدیس سرور
لوگ بے حرمتیٔ ساغر و مینا نہ کریں

(”ساغر“ نظامی علیگ)

نوائے راز

اُن کی نگاہِ التفات محو ہے خواب ناز میں
کس کو پیام شوق دوں بارگہِ حجاز میں

مشق تصورات سے جان پڑی نماز میں
سامنے آگیا کوئی پیکرِ دلنواز میں

سجدۂ عشق کے لئے سجدۂ عجز چاہیے
فلسفۂ نیاز ہے مشغلۂ نماز میں

عشق میں گھل کے جان دے مژدۂ صد حیات لے
ہے نئی ایک زندگی شمع کے ہر گداز میں

فطرتِ حسن سے کہو اور کلیم بھیجدے
خامشی ناگوار ہے انجمن نیاز میں

مشربِ حسن و عشق میں ترک گنہ قصور تھا
میری وفا کھٹک گئی چشم خطا نواز میں

نام ہے میرا بیقرار کام ہے میرا اضطرار
شعلۂ برق ریز ہوں محفل سوز و ساز میں

(سیماب اکبرآبادی)

لذتِ درد

(مولانا) اقبال الدین صاحب مشہدی از کانپور

عشق میں جو نشیب تھا میرے لئے فراز تھا
عجز و نیاز پر مجھے کتنا غرور ناز تھا

لذتِ درد مٹ گئی آتش دل بھی بجھ گئی
عشق جگر گداز تک سارا وہ سوز و ساز تھا

ساغرِ مے کی آرزو ہوتی نہ کس لئے مجھے
میری نگاہِ شوق کے آگے وہ مستِ ناز تھا

پھول سے خار یہ نہ تھا پھول نہ تھا یہ خار سے
غنچۂ دل نہ تھا مرا حسن کا ایک راز تھا

تیغ کا اس میں کیا قصور تیر کی اس میں کیا خطا
دل کو لیا ہے جس نے خود حسن جگر گداز تھا

تھا حواس میں وہ کیا پیر مغاں کے سامنے
مشہدیٔ وفا شعار مستِ نیاز تھا

تصویر اضطراب

جناب سید محمد ہادی صاحب بی اے ال ال بی علی گڈھ

غم نے ترے پھنسا دیا مجکو بھی کس عذاب میں
دامنِ دل ہے تار تار شدتِ اضطراب میں

مرغِ سحر نے کھو دئے دید کے دفعتہً مزے
آہ وہ شکلِ آرزو بنکے مٹی جو خواب میں

حسنِ دو وفا کی سیکڑوں صورتیں دل نے دیکھلیں
شوق کے ہر سوال میں ناز کے ہر جواب میں

دیکھئے کسطرح نبھے میرے سکوتِ ضبط سے
دل کی ہوئی ہے پرورش دامنِ اضطراب میں

آہ وہ ایک ٹھیس میں دفعتہً اُسکا ٹوٹنا
غم نے مجھے دکھا دیا منظرِ دل حباب میں

اُف کہ نگاہِ شوق کی ہو نہ سکیں تسلیاں
اُف کہ نیازِ حسن ہی کشمکش نقاب میں

کس کے فروغِ حسن سے منزلِ دل ہی پر ضیا
کس کی شبیہ ناز ہے دیدۂ کامیاب میں

اُن کو ہے گالیوں کی خو میرا شعار خامشی
اُن کا غرور کامیاب میری وفا عذاب میں

یار کی بیرخی کا میں شکوہ کروں تو کیوں کروں
لطفِ سکونِ مرگ ہی حسرتِ کامیاب میں

دیکھ لے بیوفا کبھی چشمِ غرورِ حسن سے
اپنی ستم کی وسعتیں میرے دلِ خراب میں

تیغِ جفا سے پوچھ لیں تیر ادا سے پوچھ لیں
اُلٹنے میں کیا کہوں بھلا اپنی وفا کی باب میں

میری نگاہِ شوق نے دیکھ لیا جمالِ یار
بنگیا کام جذب کا کشمکش حجاب میں

کون کرے تسلیاں ہادیٔ غم نصیب کی
دل میں نہاں ہے رازِ غم چارۂ غم نقاب میں

خیالاتِ ہاتف

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ہاتف بھوپالی

عکسِ رخِ زیبائے صنم دل میں نہاں ہے
کعبہ جسے کہتے ہیں کسی بت کا مکاں ہے

اب دل سے جدا یادِ حسینانِ جہاں ہے
بتخانہ جسے سمجھے تھے ویرانہ مکاں ہے

بت خانہ و مسجد ہی نہیں جلوہ گہِ یار
ہر چیز میں وہ خانہ بر انداز نہاں ہے

دل کو تری الفت میں میسر نہیں آرام
بسمل کی طرح سینۂ بسمل میں تپاں ہے

بت بھی ہیں ترے حسنِ جہاں سوز کے مظہر
واللہ یہ ناز اور یہ انداز کہاں ہے

اک پل میں دو عالم کے جھمیلوں سے چھڑا دے
اللہ تری یاد بھی کیا راحتِ جاں ہے

دل نظر کریں ہم جسے ٹھوکر سے وہ ٹھکرائے
اس دورۂ تاریک میں انصاف کہاں ہے

اوجھل ہوا نظروں سے تو بس دل میں ملیگا
اس بت کا بھلا اور ٹھکانا ہی کہاں ہے

تم مل گئے سب نعمتیں بس ہوگئیں حاصل
دنیا کی طلب ہے نہ تمنائے جناں ہے

خاکِ درِ محبوب دو عالم کی ہے دولت
یہ بات بھلا روضۂ رضواں میں کہاں ہے

اس نام کا اک شخص کبھی تھا مگر اب تو
ہاتف کا پتہ یہ ہے کہ بے نام و نشاں ہے

محسوساتِ منظر

سحر الکلام حضرت منظر باغیتی

پھر جوش دل بڑھا گل و گلزار دیکھ کر
روتے ہیں آبلے مرے پھر خار دیکھکر

ہنستے ہیں آپ سختی بیمار دیکھکر
حالانکہ رو دئے مجھے اغیار دیکھکر

سہما ہوں اسقدر ستم یار دیکھکر
ڈرتا ہوں دست ناز میں تلوار دیکھکر

مستانہ وار جھوم کے چلنا ہے کیا ضرور
ٹھوکر لگے نہ اے مرے سرکار دیکھکر

ہیں حسن دلفریب میں یہ دلفریبیاں
بڑھتا ہے شوق دل مرا ہر بار دیکھکر

لکنت زباں پہ مردنی چہرے سے آشکار
سب رو رہے ہیں حالت بیمار دیکھکر

ساقی پلا رہا ہے مے ناب مفت آج
للچائے پھر نہ کیوں دل میخوار دیکھکر

صیاد رحم کر مجھے للّٰہ چھوڑ دے
دل گھٹ رہا ہے قید میں گلزار دیکھکر

منظر مزاج پوچھتے ہی وہ بگڑ اٹھے
گھبرا گیا میں تیوری گفتار دیکھکر

جذباتِ حبیب

جناب مرزا حبیب احمد صاحب حیدر آبادی

لو چارہ گر وہ عیسیٰ دوران نہیں رہا
بیمار غم کا اب کوئی پرساں نہیں رہا

پھر جوش عشق میں ہوئی مرنے کی آرزو
پھر ضبط غم سے زیست کا ساماں نہیں رہا

کہتا ہے شوق دیکھ ہے نزدیک کوئی یار
کیا غم جو کوئی خضر بیاباں نہیں رہا

پیش نظر ہیں آٹھ پہر داغہائے دل
اب ہم کو شوق سیر گلستاں نہیں رہا

سو بار مجھ کو ڈھونڈ چکے عرصہ فلک
وحشت میں ہم سے کوئی بیاباں نہیں رہا

نقد و نظر

ہمارے کرم فرما جناب حاجی محمد محی الدین صاحب سوداگر و تاجر کتب ۳۹۹ سوجی بازار چھاؤنی بنگلور نے حسب ذیل کتابیں بغرض تنقید ہمارے پاس روانہ فرمائی ہیں عدیم الفرصتی کے باعث اگرچہ ہم بنظر غائر ان کا مطالعہ نہ کر سکے لیکن سرسری طور پر ہم نے ان کو ضرور پڑھا ہے، ہمارے نزدیک یہ کتابیں نہایت مفید نہایت کار آمد اور ہر علم دوست شخص کے لئے لائق مطالعہ ہیں،

(۱) سوانح عمری حضرت ابوذر غفاری (دو جلدیں) حضرت ابوذر کے دلچسپ حالات اور اخلاق حسنہ کا مستند بیان ہے، قیمت ۱۴ ؍
(۲) سوانح عمری حضرت اویس قرنی رض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے عاشق حضرت اویس قرنی کے حالات قیمت ۵ ؍
(۳) حالات ابن جوزی رح حضرت علامہ ابن جوزی رح کے مختصر حالات زندگی اور علمی کمالات ۳ ؍
(۴) حالات ابن عربی رح مشہور صوفی باصفا حضرت ابن عربی کے دلچسپ حالات اور عقاید قیمت ۲ ؍
(۵) عقائد اسلام (اردو) اسلام کے ضروری عقاید نہایت سلیس عبارت میں قیمت ۲ ؍
(۶) صحف غزالی رح حضرت امام غزالی رح کے مکتوبات اور ارشادات کا بہترین مجموعہ ضخیم کتاب ہے قیمت ۱۲ ؍
(۷) احکام رمضان نہایت معتبر کتاب ہے رمضان المبارک کے قریب قریب تمام مسائل اور فضائل درج ہیں قیمت ۳ ؍
(۸) مجموعہ مبارک حزب البحر، سورہ واقعہ، سورہ مریم اور قصیدہ غوثیہ چھوٹی تقطیع ۲ ؍
(۹) اطیب النغم - رسول پاک کی شان میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث رح کے عربی قصیدے کا ترجمہ اور شرح قیمت ۶ ؍
(۱۰) مجموعہ رسائل ستہ جس میں رفیع الدین صاحب دہلوی کے نو رسالے ہیں، اذان و نماز، حملۃ العرش، رسالہ بیعت، نذر بزرگان، مکتوبات غلام علی شاہ مذہبی سوالات و جوابات، شرح چہل کاف، حل معمہ،
(۱۱) رسالہ اتباع سنت جس میں سنت نبوی پر عمل کرنے کے فائدے درج ہیں
(۱۲) بہشتی جوہر، اس میں عورتوں کی ضروری تربیت، امور خانہ داری کی تعلیم، مذہبی عقائد کی اصلاح وغیرہ سلیس عبارت میں درج ہے قیمت ۱ ؍
(۱۳) سراج الایمان، عقائد اسلامیہ کے متعلق نہایت عمدہ اور معتبر رسالہ ہے قیمت ۴ ؍
(۱۴) احکام قربانی، عید الاضحی اور قربانی کے تمام مسائل قیمت ۳ ؍
(۱۵) پیغمبر اسلام کے بزرگوں کا اسلام، یہ ایک نہایت ضروری اور محققانہ رسالہ ہے جس میں آنحضرت صلعم کے آباؤ اجداد کا مسلمان ہونا ثابت کیا گیا ہے قیمت ۲ ؍
(۱۶) نیر عروض، شعروں کے لئے بے مثل رسالہ سلیس اردو میں عروض و قوافی کا بیان مصنفہ شفق عماد پوری قیمت ۴ ؍
(۱۷) رشحات اوج گیاوی، حضرت اوج گیاوی کے پاکیزہ کلام کا بے نظیر انتخاب قیمت ۵ ؍
(۱۸) عماد الصلوٰۃ، نماز کے ضروری مسائل قیمت ۱ ؍ فتاوی شاہ رفیع الدین دہلوی نہایت ضروری فتاوے کا مجموعہ قیمت ۲ ؍

(۱۹) رسالۂ مصافحہ) اس میں مسنون طریقہ پر مصافحہ کرنے کے مسائل ہیں قیمت ۲ر
(۲۰) نصائح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) بعض ضروری اور مفید نصیحتوں کا مجموعہ قیمت ار فالنامہ ار
(۲۱) دعائے حزب الاعظم، مع ترجمہ اردو) مشہور و معروف دعا حزب الاعظم معہ ترجمہ درج ہے قیمت ۵ر

ان کتابوں کے ملنے کا پتہ
حاجی محمد محی الدین صاحب ۳۹۹ چھاؤنی بنگلور موچی بازار

عربی صرف و نحو عربی زبان سیکھنے کے لئے نہایت مفید اور آسان سلسلہ تعلیم الصرف و تعلیم النحو دونوں کتابیں نہایت آسان ہیں اسی طرح تعلیم عربی نہایت سلیس کتاب ہے قیمت ہر ایک کی شاید ۸ر ہے

ملنے کا پتہ :- مولوی ضیاء اللہ صاحب فریزر اسٹریٹ ۸۲ رنگون

اسلامی مساوات "مساوات" اسلام کا نمایاں ترین سبق ہے اس موضوع پر نہایت مدلل کتاب جناب ابو الفضل مولوی محمد حفیظ اللہ صاحب سکرٹری مسلم ایسوسی ایشن پھلواری شریف پٹنہ نے شائع کی ہے لکھائی چھپائی عمدہ ہے ضخامت ۸۶ صفحے عبارت نہایت سلیس ہے مصنف صاحب سے طلب کیجئے ،

شرح قصیدۂ غوثیہ حضور غوث اعظم سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عربی قصیدۂ مبارک کی نہایت جامع اور مبسوط شرح معہ ترجمہ، ہماری نظر سے اب تک اس سے بہتر شرح نہیں گذری کتابت طباعت نفیس ضخامت ۱۰۴ صفحے قیمت ۵ر ملنے کا پتہ "فقیر بغدادی" خادم کتب خانہ غوثیہ عالیہ مقام مردانہ ڈاکخانہ میرو دال براستہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

رد کفر جناب قاضی اشتیاق حسین صاحب قریشی نائب مدیر الامان دہلی کی معرکتہ الآرا تصنیف ہے جس میں آریوں کے قریب قریب تمام مشہور اعتراضات کی مدلل تردید کی گئی ہے ہر مسلمان کو اس کتاب کا پڑھنا ضروری ہے - قیمت ۸ر

ملنے کا پتہ
قریشی صاحب سب ایڈیٹر الامان دہلی

عروس سمرنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مملکت فرانس کا پایۂ تخت پیرس جو اپنی خوبصورتی و شادابی کے اعتبار سے دنیا کے تمام بلاد و امصار میں ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے، ۱۹۰۸ء سے علوم و فنون کا بھی مرکز بن گیا ہے،
یہاں ایک عظیم الشان درسگاہ ہے جس کا نام رایل ایجوکیشنل کالج ہے اس کالج میں مختلف ممالک سے طلباء آتے ہیں اور علوم و فنون سیکھتے ہیں۔
۱۹۱۰ء میں قسطنطنیہ فلسطین اور سمرنا سے بھی کچھ طلباء فرانس آئے اور کالج میں داخل ہوئے۔ کالج سے چند فرلانگ کے فاصلہ پر "کنگ گارڈن" ایک باغ ہے جہاں شام کے وقت طلباء سیر و تفریح کے لئے جایا کرتے ہیں۔
ایک روز کنگ گارڈن کے دروازے پر ایک ترکی نوجوان اور

اور ترکی خاتون سے ملاقات ہوئی۔ نوجوان ترک نے خاتون سے دریافت کیا۔ آپ کس مقام سے یہاں آئی ہیں خاتون نے جواب دیا میں سمرنا سے یہاں آئی ہوں اور کون سوسائٹی میں فرانسیسی پڑھتی ہوں کچھ دیر تک نوجوان ترک اور خاتون میں گفتگو ہوتی رہی،

جس میں نوجوان نے اپنا نام مصطفیٰ ظاہر کیا اور خاتون نے اپنا نام لطیفہ خانم بتلایا،

مصطفیٰ اور لطیفہ خانم میں یہ پہلی ملاقات تھی اس کے بعد وہ وقتاً فوقتاً اسی باغ میں ملتے رہے اور چند روز میں ایک دوسرے سے اچھی طرح مانوس ہو گئے مصطفیٰ قسطنطنیہ کے افسر محصولات کا لڑکا تھا اور لطیفہ خانم سمرنا کے ایک جلیل القدر سوداگر کی بیٹی تھی، دو سال تک ان دونوں نے پیرس میں تعلیم حاصل کی اور جنوری سنہ ۱۹۱۲ء میں مصطفیٰ نے قسطنطنیہ اور لطیفہ خانم نے سمرنا جانے کا ارادہ کیا۔ اس دو سال کے عرصہ میں مصطفیٰ اور لطیفہ خانم کی پاک محبت درجہ کمال کو پہنچ گئی تھی۔ اور وہ ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہوئے ملول خاطر تھے،

روانگی کے وقت مصطفیٰ نے اپنا ایک خوشنما فوٹو لطیفہ خانم کو دیا،

اور لطیفہ خانم نے اپنی ایک خوبصورت تصویر مصطفیٰ کو دی،

اس کے بعد وہ ایک دوسرے سے بصد حسرت دیاس یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے، ؎

زندہ رہے تو پھر ملیں گے -

مصطفےٰ کمال

مصطفےٰ کمال کے قسطنطنیہ پہنچنے پر مدرسہ حربیہ سے اس کو کمال کا لقب عطا ہوا، اور محمود شوکت پاشا کی سفارش سے اس کو فوج میں ایک معتمد عہدہ مل گیا، چند روز میں ہی اس کی زبردست شخصیت نمایاں ہونے لگی- اس کی شگفتہ مزاجی اور خوش اسلوبی سے ہر شخص اس کا مداح بنگیا -

مصطفےٰ کمال کی طبیعت میں غور و فکر کا مادہ زیادہ تھا - وہ فرصت کے وقت ترکی حکومت کی ترقی و بہبودی کے ذرائع سوچا کرتا تھا،

سلطان عبدالحمید خاں نے اس کی قابلیتوں پر نظر غائر ڈالی اور اس کے عزم و استقلال کا اندازہ کیا اس کے بعد غازی انور پاشا

کے ساتھ اس کو جنگ طرابلس کے میدان میں بھیجدیا جہاں اس نے نہایت ہوشیاری اور مستعدی کے ساتھ خدمات انجام دیں،

مصطفیٰ کمال کو شہرت پسندی اور نام و نمود سے سخت نفرت تھی اس لئے وہ نہایت گمنامی کے ساتھ ملک و قوم کی خدمت کرتا تھا، جنگ طرابلس سے واپس ہونے پر اس کو جنگ بلقان میں بھیجا گیا، وہاں بھی اس نے نہایت جرأت و شجاعت کے ساتھ دشمنوں کی سرکوبی کی اور ہر قسم کی مشکلات کو صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کیا۔

سنہ ۱۹۱۴ء میں جنگ یورپ کا آغاز ہوا مصطفیٰ کمال اس وقت بلغاریہ میں فتحی بے کے ساتھ ترکی سفارت میں متعین تھا،
جب ٹرکی کو جنگ یورپ میں شریک ہونا پڑا تو مصطفیٰ کمال پاشا کو قسطنطنیہ طلب کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ وہ دردانیال میں جاکر فوج کے ایک دستہ کی تنظیم و ترتیب کرے، درہ دانیال میں اس کو سخت مشکلات پیش آئیں۔ یہ مقام اس وقت سب سے زیادہ مخدوش اور خطرناک تھا اتحادیوں نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ یہ کوشش کی کہ کسی طرح درہ دانیال پر قبضہ کر لیا جائے تاکہ ٹرکی کے دارالسلطنت پر اقتدار قائم ہو جائے،

مصطفیٰ کمال انور پاشا اور جرمن افسروں نے سر توڑ

مداخلت کی لیکن اتحادیوں کو مغلوب نہ کر سکے تاہم مصطفیٰ کمال نے ہمت نہ ہاری،

مصطفیٰ کمال فوج میں بدرجہ غایت ہر دلعزیز تھا۔ وہ ہر موقع پر اپنے جنگجوؤں کے خون کے ایک ایک قطرے کو عزیز جانتا تھا۔ اسی اثنا میں مصطفیٰ کمال کے نام حکم صادر ہوا کہ وہ قفقاز کے محاذ پر چلا جائے کمال اس حکم کے ملتے ہی قفقاز روانہ ہوگیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے مسلمانوں میں اتحاد قائم کیا اور متفق العزم بنا کر دشمنوں کے مقابلہ میں لاکر کھڑا کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد اس کو فلسطین جانے کا حکم ملا۔ چنانچہ وہ فوراً فلسطین روانہ ہوا۔ وہاں بھی اس نے مذہبی خدمات انجام دیں،

۲۰ ستمبر ۱۹۱۷ء کو حلب بھیجا گیا وہاں پہنچ کر اس نے انور پاشا طلعت پاشا کے نام خطوط روانہ کئے جس میں اس نے لکھا کہ بصورت موجودہ ٹرکی کے لئے جنگ مضر ہے، اگر جنگ اسی طرح جاری رہی تو سلطان کا اقتدار ہمیشہ کے لئے مٹ جائے گا۔ طلعت پاشا اور انور پاشا نے اس خط کا کوئی جواب نہیں دیا،

مصطفیٰ کمال مغربی طاقتوں کی ابلہ فریبیوں اور خود غرضیوں پر گہری نظر سے تنقید کرتا تھا اور انگلستان کی ریشہ دوانیوں کو نہایت غم و غصہ کی نظروں سے دیکھتا تھا،

چند روز کے بعد مصطفیٰ کمال کو حکم دیا گیا کہ وہ بغداد کی طرف روانہ ہو جائے اور سر توڑ کوشش کر کے جلد از جلد بغداد کو تسخیر کر لے ،

اب تک تخت خلافت پر کئی خلفا جلوہ فگن ہو چکے تھے۔ سلطان عبدالحمید خاں کے معزول ہونے پر سلطان محمد خامس تخت نشین ہوئے ان کے انتقال کرنے پر وحید الدین خان سلطان بنائے گئے ،

مصطفیٰ کمال وحید الدین خاں سے ذاتی طور پر خوب واقف تھا۔ بغداد جانے کا حکم موصول ہونے پر اس نے ٹرکی کے مستقبل پر ایک نظر ڈالی اور خاموشی کے ساتھ بغداد چلا گیا وہاں پہنچنے پر اس کو معلوم ہوا۔ کہ سلطان ٹرکی نے اتحادیوں کے آگے بلا شرط ہتیار ڈال دئے ،

یہ خبر سنکر وہ غصہ سے بیتاب ہو گیا اور فوراً قسطنطیہ پہنچا جس روز وہ قسطنطیہ پہنچا اس روز اتحادیوں کی فوجیں وہاں داخل ہو رہی تہیں۔ مصطفیٰ کمال نے جب یہ نظارہ دیکھا اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا اور مارے غصہ کے کانپنے لگا اس نے چند وطن پرستوں کے سامنے نہایت جوشیلی تقریریں کیں اس پر انگریزی اف۔ اس سے سخت بدظن ہوئے اور اسپر دانت پیسنے لگے وحید الدین خاں اور دوسرے ارکین سلطنت سے کہا کہ اس خوفناک شخص کو قسطنطیہ سے نکال دو۔ چنانچہ ایمان فروش لوگوں نے اس حامیٔ وطن مجاہد ملت کے خلاف کارروائیاں شروع کیں مصطفیٰ کمال کو جب ان تنزیوں کا

علم ہوا تو وہ قسطنطنیہ سے غائب ہو گیا ،

مرقع حسن پیکر جمال لطیفہ خانم

پیرس سے روانہ ہوکر لطیفہ خانم سمرنا پہنچی اور چھ سال تک خاموش زندگی بسر کی اس کے بعد اس نے اپنے والد "محرم عشکی بے" سے درخواست کی کہ مجھے تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان بھیجدیجئے محرم عشکی بے زنانہ تعلیم کا زبردست حامی تھا ۔ اس نے لطیفہ خانم کو فوراً اجازت دیدی ،

اجازت ملنے پر وہ انگلستان روانہ ہوئی اور وہاں پہنچکر اس نے انگریزی تعلیم حاصل کرنی شروع کی ، خانم چونکہ فطرتاً نہایت ذہین واقع ہوئی تھی اس لئے اس نے تین سال کی پڑھائی ایک سال میں ختم کر لی اور اس کے بعد وہ یورپ کے مشہور و معروف مقامات کی سیاحت کے لئے روانہ ہوئی ،

مختلف مقامات پر اس نے تھوڑے دن قیام کیا اس کو اخبار بینی کا بہت زیادہ شوق تھا وہ جب کبھی اخباروں میں مصطفیٰ کمال کا نام دیکھتی تو اوس کا قلب مضطرب ہو جاتا تھا وہ کہتی تھی ممکن ہے یہ وہی مصطفیٰ ہو جس کو میرا دل پیار کرتا ہے ۔ لیکن

کمال کا لفظ دیکھ کر خاموش ہو جاتی تھی ،

ایک مرتبہ اخبارات میں "مصطفیٰ کمال" کی تصویر شائع ہوئی تو اس نے اپنے بکس میں سے مصطفیٰ کا فوٹو نکال کر دونوں کو سامنے رکھا اور مطابقت کی لیکن پہلی تصویر طالب علمانہ حیثیت کی تھی۔ اور اخبار میں جو تصویر شائع ہوئی تھی وہ فوجی لباس میں کمانڈر کی حیثیت سے تھی کچھ دیر تک خانم دونوں تصویروں کو بڑی غور کے ساتھ دیکھتی رہی۔ آخر کہنے لگی یقیناً یہ وہی مصطفیٰ ہے جس سے میں محبت رکھتی ہوں ،

یہ وہی وفا کا پتلا ہے جو پیرس میں میرے ساتھ اظہار انسیت کرتا تھا ، الٰہی پھر بھی کبھی ایسا موقع ہوگا کہ میں اس کو دیکھوں گی اور وہ میری محبت کی قدر کرے گا ،

خانم نے تصویروں کو بکس میں رکھ دیا اور کتاب دیکھنے میں مصروف ہو گئی ، لطیفہ خانم بچپن سے نہایت نیک طینت تھی وہ جس طرح حسن و جمال میں یکتا تھی اسی طرح عفت مآبی و پاکدامنی میں بھی بے مثل تھی وہ آزادانہ مختلف ممالک میں جاتی تھی۔ لیکن اپنی عصمت کا اُسے پورا خیال رہتا تھا اور جو خیال رکھتی تھی زیادہ تر اس کو مغربی خواتین کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع ملا تھا لیکن وہ اس درجہ مستقل مزاج تھی کہ ذرہ برابر مغربی اثر سے متاثر نہیں ہوئی تھی

لباس کبھی انگریزی طرز کا پہنتی تھی کبھی فرانسیسی طرز کا۔ لیکن اسلامی اصول ہمیشہ پیش نظر رکھتی تھی ؛

درحقیقت یہ ایک عجیب بات تھی کہ جس خاتون نے مغربی عقائد کے لوگوں میں نشو ونما پائی ہو وہ مذہبی اصول کی پابند رہے۔ خانم پردہ کو زیادہ ضروری نہیں سمجھتی تھی ، اس کا خیال تھا کہ مردوں کی طرح عورتوں کو بھی مدارج ترقی پر پہنچکر ملکی و قومی خدمات میں حصہ لینا چاہئے کسی چہار دیواری کے اندر محبوس ہوکر اپنی قوتوں کو زائل کر دینا اور اپنے حوصلوں کو پست کر دینا اوس کے نزدیک حماقت پر مشتمل تھا۔

لطیفہ خانم اخبارات میں مضامین شائع کراتی رہتی تھی۔ اور ہمیشہ اپنے ہمجنس جماعت کو ملکی و قومی خدمات کی طرف توجہ دلاتی تھی۔ وہ کہتی تھی کہ اگر مسلم خواتین پردے کی غیر ضروری پابندیوں کو دور کرکے میدان عمل میں نکل آئیں تو دنیا کے بڑے بڑے کام انجام دے سکتی ہیں ؛

وہ اکثر زنانہ کانفرنسوں میں شریک ہوتی تھی اور اپنے مطمح نظر کو مدلل طور پر ظاہر کیا کرتی تھی اوس نے ایک مرتبہ لندن میں لیڈیز کانفرنس میں بیان کیا کہ

عورتوں کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنی عصمت کا کافی خیال رکھیں اور اس اہم فرض کو صفحۂ دل پر نقش کرکے حتی الامکان زیادہ سے زیادہ تعلیم حاصل کریں۔ مختلف ممالک میں سفر کے لئے جائیں دنیا کے حالات پر نظر ڈالیں، اور پھر اپنے ملک اپنی قوم کی ترقی وبہبودی کے وسائل اختیار کریں،

لطیفہ خانم ایک نہایت روشن خیال اور بیدار مغز خاتون سمجھی جاتی تھی، وہ جہاں کہیں جاتی تھی ہر جگہ اوس کی قدر و منزلت ہوتی تھی۔ اور بڑی بڑی معزز خواتین اس کی دعوت کرتی تھیں،

یورپ کی سیر وسیاحت سے فارغ ہونے کے بعد اوس نے سمرنا جانے کا ارادہ کیا اور ۱۴ ۔ مئی ۱۹۲۱ء کو وہ اپنے وطن روانہ ہوئی۔ لیکن راستہ میں یونانیوں نے اوس کو ترکی جاسوس سمجھکر گرفتار کرلیا۔ اور فوجی گارڈ اوس کی حفاظت پر متعین کردیا،

مجاہد اسلام کی فرشتہ وجہد

مصطفےٰ کمال کے قسطنطنیہ سے غائب ہونے پر وحید الدین خاں
نے اوس کی نسبت یہ مشہور کیا کہ وہ ایک غدّار اور باغی افسر
تھا۔ لیکن درحقیقت یہ الزام مصطفےٰ کمال کی نسبت محض
غلط اور جھوٹ تھا چنانچہ وحید الدین خاں کی اس غلط
بیانی کی اکثر اراکین سلطنت عثمانیہ نے تردید کی۔ اور
رستم بے سفیر عثمانی مقیم امریکہ نے وحید الدین خاں کی
مرکاریوں پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی،

اُنہوں نے ظاہر کیا۔ کہ

ایسے نازک وقت میں جب کہ اسلام کی حیات و ممات کا
سوال درپیش تھا۔ جب کہ مسلم قوم مثل قوم یہود کے بے
خانماں ہونے کے قریب تھی۔ جب کہ نصاریٰ نے مسلمانوں
پر غلبہ پالیا تھا اور اسلام کو تباہ کرنے کی کوششیں جاری
تھیں سلطان وحید الدین خاں دشمنانِ اسلام سے مل گئے
وحید الدین خاں کا فرض یہ تھا کہ وہ اپنے اسلاف کی طرح
تلوار سنبھال کر میدان میں آتے اور ممالک اسلامیہ کو

دشمنان اسلام سے محفوظ رکھتے، لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ دشمنان اسلام سے سازش کر کے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی،

وحیدالدین خاں کا صرف ایک مقصد تھا۔ اور وہ یہ کہ جس طرح ہو انگریزوں کو راضی کریں اور تخت پر متمکن رہیں، اس مقصد نے اُن کو اسقدر اندھا کر دیا۔ کہ اونہوں نے سرفروشان وطن پر غداری و بغاوت کا الزام لگایا، اور مصطفےٰ کمال کے قتل کا حکم صادر کر دیا،

وحیدالدین خاں نے دشمنان اسلام کی یہاں تک اطاعت کی کہ انہوں نے ظالم یونانیوں کی اعانت کے لئے ایک "عسکر خلافت" قائم کیا اور مصطفےٰ کمال کو گرفتار کرنے اور اُنسے لڑنے کے لئے اوس عسکر کو روانہ کیا۔

ترک جنگ میں ہار چکے تھے۔ سلطان نے دشمنوں سے سازش کر لی تھی۔ دار الخلافت پر اغیار کا قبضہ ہو چکا تھا۔ اناطولیہ، تھریس، گیلی پولی، قسطنطنیہ وغیرہ میں ترکوں کا جس قدر سامان جنگ تہا وہ سب دشمنان اسلام کے قبضہ میں تھا جو وطن پرست افسران فوج تھے وہ نظر بند کر دیے گئے تھے مسلمان نہایت پریشانی میں مبتلا تھے، وحیدالدین خاں سے

قائم کردہ عسکر خلافت کو مصطفیٰ کمال کے خلاف چاروں طرف زہر افشانی کی اس عسکر نے اناطولیہ کے مسلمانوں کو بھی مصطفیٰ کمال سے بیزار کردیا۔ اس فوج کا نام وحیدالدین خاں نے عسکر خلافت اسی لئے رکھا تھا کہ مسلمان خلافت کا نام سنکر دھوکے میں آجائیں

اس عسکر نے جابجا اعلان کیا کہ مصطفیٰ کمال باغی ہے بہت سے مسلمان دھوکے میں آ گئے۔ یہی عسکر اوس وقت تیار ہوا تھا جب کہ یونانی تھریس اور سمرنا پر ظلم ڈھا رہے تھے اس عسکر نے ظالم یونانیوں کو بہت مدد دی جس کی وجہ سے مسلمانوں کی حالت بہت ابتر ہوگئی،

اب مسلمان غور کریں کہ سلطان وحیدالدین خاں سچے معنوں میں مسلمانوں کا خلیفہ ثابت ہوا یا اسلام کا دشمن،

"رستم بے" کے اس اعلان سے اسلامی دنیا میں ایک ہیجان پیدا ہوگیا اور مسلمانوں کو معلوم ہوا کہ جس وحیدالدین خاں کو وہ اپنا دوست اور خلیفہ سمجھتے تھے وہ مار آستین ثابت ہوا،

اس اعلان کے شائع ہونے سے مسلمانوں نے وحیدالدین خاں سے بیزاری ظاہر کی اوس کی غدارانہ حرکات پر اظہار نفرت کیا اور مصطفیٰ کمال کی طرف سے ان کی بدگمانیاں

دور ہوگئیں ،

مصطفی کمال قسطنطنیہ سے غائب ہوکر ایک غیر معروف مقام انگورہ میں جاکر چھپ گیا وہاں پر اوس کو چند جاں فروش محبان وطن ملے۔ مصطفی کمال نے انگورہ میں مقیم ہوکر دشمنان اسلام کو مغلوب کرنے اور حریت و آزادی حاصل کرنے کی تدبیریں اختیار کیں اوس نے اپنی قلیل مگر اولوالعزم جماعت سے عہد لیا۔ کہ وہ زندگی کے آخری لمحہ تک خدمت اسلام میں مصروف رہے گی ،

اس کے بعد اس نے مختلف مقامات پر جاکر حرّیت و آزادی حاصل کرنے اور دشمنان اسلام کی مدافعت کرنے کے لئے دھواں دھار تقریریں کیں ، چونکہ مصطفےٰ کمال کی نیت میں خلوص تھا۔ اس لئے حق تعالیٰ نے اوس کی تائید فرمائی چنانچہ بہت سے مسلمان اوس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوگئے ،

اناطولیہ سے کثیر التعداد جانفروش محبّان وطن اوس کے پاس آئے اور آخر دم تک وفادار رہنے کا عہد واثق کیا اسی طرح ایشیائے کوچک کے شہر و دیہات کے وطن پرست اشخاص اس کے ساتھ شریک ہوے ،

جب وفادار مجاہدین کی ایک کثیر جماعت مصطفی کمال کے ساتھ ہوگئی تو اوس نے ارمینوں اور یونانیوں کے ساتھ

معرکہ آرائی کی اور اکثر مقامات پر اون کو شکست دی۔ ان معرکہ آرائیوں میں مصطفیٰ کمال کو سامان حرب بھی دستیاب ہوا۔ کمالی فوج میں دن بدن اضافہ ہوتا جاتا تھا اٹھارہ برس سے کم عمر کے جوان اور پینتالیس برس سے زیادہ عمر کے بوڑھے قومی رضاکار بنکر فوج میں داخل ہوتے تھے،

تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ قوم پرستوں کو دعوت دی جاتی تھی کہ آؤ تمھارا وطن تمھیں طلب کرتا ہے انگورہ میں جا بجا رنگروٹوں کے دستے نظر آتے تھے جو چند روز میں مصطفیٰ کمال کی تربیت و تنظیم میں رہ کر یورپ کی بہترین فوجوں سے ٹکر کھانے لگے،

گورنمنٹ انگورہ ان جاں فروشان وطن کو نہایت ہی مختصر سی وردی دے سکتی تھی۔ لیکن یہ لوگ خوشی کے ساتھ ہر ایک بات کو قبول کر لیتے تھے۔ ان کے فوجی تھیلوں میں بجز روٹیوں اور گولیوں کے اور کچھ سامان نہ ہوتا تہا مجاہدین کا قول تہا کہ روٹیاں ختم ہو جائیں تو پرواہ نہیں لیکن گولیاں ہر وقت ہمارے تھیلوں میں رہنی چاہئیں،

ذخائر حرب کچھ تو ادھر ادھر چھوٹی چھوٹی لڑائیاں لڑکر دشمنوں سے چھینے گئے اور کچھ روسیوں کے توسط سے

فراہم کئے گئے، انگورہ کے ایک گوشہ میں مصطفےٰ کمال نے اپنے لئے ایک جھونپڑا ڈال لیا تھا۔ اسی میں بیٹھ کر وہ بڑے بڑے معاملات پر غور کیا کرتا تھا ایک قوم پرست معزز ترک نے اپنا محل مصطفےٰ کمال کو دیا لیکن کمال نے اوسے فوج کی نذر کر دیا۔ آخر جب اوسکے پاس کافی طاقت جمع ہو گئی تو اوس نے دشمنوں سے جنگ شروع کی اور کئی مقامات پر فرانسیسیوں۔ انگریزوں۔ اور یونانیوں سے انتہائی جرأت و شجاعت کے ساتھ لڑا۔ اور بتدریج خاک وطن کو دشمنوں کے قدموں سے پاک کرتا رہا۔ اکثر مقامات پر اوس نے دشمنوں کو سخت ہزیمت دی اور پسپا کیا۔ اسی طرح منزل بہ منزل نہایت استقلال کے ساتھ بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ تمام دنیائے اسلام میں اوس کا نام روشن ستارے کی طرح چمک اٹھا۔ اور ہر مسلمان کی ہمدردی اسے حاصل ہو گئی۔ مختلف ممالک سے بڑی بڑی رقمیں اوس کے پاس پہنچیں جن کو اوس نے اپنے جنگجوؤں پر خرچ کیا۔ خدا تعالیٰ کی تائید اوس کے ساتھ تھی۔ وہ جس طرف قدم بڑھاتا تھا۔ فتح و نصرت اوس کے قدم چومتی تھی،

دشمنوں کے دلوں میں اوس کا خوف سما گیا تھا۔ جہاں اوس کا نام لیا جاتا تھا دشمنوں کے کلیجے دہل جاتے تھے

　(باقی آئندہ)

دنیائے اردو کی

قابل دید کتابوں کا خزانہ

تصانیف مصور غم علامہ راشد الخیری دہلوی

مصور غم علامہ راشد الخیری کی شخصیت سے ہندوستان کا بچہ بچہ واقف ہے۔ خدا نے جو سوز و گداز ان کے قلم میں بھر دیا ہے۔ وہ کسی کو میسر نہیں۔ ان کی تصنیفات کی ایک فہرست ہم بھی پیش کر رہے ہیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں جو ملک میں عام طور پر مقبول ہو چکی ہیں۔ اور جن کی تعریف کرنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ ہم خصوصیت کے ساتھ "صبح زندگی" "شام زندگی" اور "شب زندگی" کیطرف ناظرین کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ یہ وہ کتابیں ہیں۔ جن کی نظیر اردو زبان میں تو نایاب ہے اور شاید دوسری زبانیں بھی مشکل سے انکا مثل پیدا کر سکیں۔ زبان کی خوبی کے ساتھ ساتھ قابل مصنف نے ہندوستانی عورتوں کی معاشرت ان کے تمدن کا جو خاکہ کھینچا ہے۔ اور جس میں سوز و گداز کا جو رنگ بھر دیا ہے۔ وہ یقیناً قدر کے قابل اور ستائش سے بالاتر ہے۔

صبح زندگی میں نسیمہ کے بچپن سے شادی تک کا زمانہ دکھایا گیا ہے اور لڑکیوں کی تعلیم و تربیت کا مناسب طریقہ بتایا ہے قیمت عہ

شام زندگی سے ہر گھر میں زندگی پیدا ہو جائیگی نسیمہ کی شادی کے بعد کے حالات خوبی کے ساتھ دکھائے گئے ہیں۔ عورتیں اسے خاص دلچسپی کیساتھ پڑھتی ہیں اور یہ مردوں کیلئے بھی مفید ہے تاکہ وہ عورتوں کے جذبات سے واقف ہو جائیں۔ قیمت عمر

شب زندگی میں نسیمہ کی موت کے بعد کا حال ہے اور عالم بالا کا نقشہ کھینچا گیا ہے حصہ اول عمر

نوحۂ زندگی یہ علامہ راشد الخیری کی زبردست اور بے مثل تصنیف ہے جسکا تیسرا ایڈیشن ختم ہو چکا اور ہزاروں کی تعداد میں روز مانگی جا رہی ہے چوتھا اڈیشن قریب الختم ہے۔ اس میں آپ کو ایک ایسا قبرستان ملیگا جسمیں ایک عصمت کی لاج رکھنے والی بیوی اپنے دو معصوم بچوں کو دائیں بائیں لئے ہوئے سو رہی ہے۔ کتاب میں جا دو ہے جسکا ایک ایک لفظ نوک نشتر کا کام کرتا ہے قیمت صرف عہ

بنت الوقت جدید تعلیم یافتہ عورتوں کی نئی روشنی کے جگر خراش اور افسوس ناک نتائج قیمت ۸ر

ہلال بک ایجنسی لال کنواں دہلی

سرابِ مغرب فرنگی تمدن کے دہوکوں کا انکشاف اور کورانہ تقلید کے نقائص ۸ر

عروسِ کربلا شہادت امام کی دل ہلا دینے والی، تاریخی داستان فسانۂ کربلا کی طرز پر قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ عہ

جوہرِ قدامت آج سے پچاس برس پہلے عورتوں کی حالت۔ نہایت دلچسپ فسانہ ہو عہ

مودودہ ایک پرسوز اور عبرت انگیز داستان ہے جس میں لڑکیوں کو ترکہ سے محروم کرنے کی مخالفت کیگئی ہے قیمت آٹھ آنہ ۸ر

تائیدِ غیبی اندلس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کے مناظر و اسباب مسلمانوں کے سرفروشانہ کارنامے قیمت ۸ر

یاسمینِ شام عہد فاروقی کا ایک نہایت دلچسپ ناول فتح بیت المقدس کے واقعات جسمیں حسن و عشق کی کرشمہ سازیوں کا رنگ بھر گیا ہے۔ قیمت عہ

سمرنا کا چاند ایک نہایت پرسوز ناول ہے جسمیں شجاع مگر مظلوم ترکی بہنوں کے صبر و تحمل اور یتیموں کی بلبلاتی ہوئی صدائیں آنکھوں سے نظر آتی ہیں۔ نسوانی زندگی کے سبق آموز قصے اگر دیکھنا ہوں تو اسے پڑھیے۔ قیمت عہ

دُرِ شہوار مالکنڈ، تیراہ اور سیستان کی ہولناک جنگوں کا نقشہ عشق و محبت کیساتھ ۱۰ر

جوہرِ عصمت خاوندوں کو وفاداری اور بیویوں کو عصمت سکھانیوالی نہایت پرسوز و گداز قابل دید ناول قیمت ۶ر

فسانۂ سعید معصوم اولاد پر ایک ظالم اور بیرحم باپ کے ہولناک مظالم جن کو پڑھ کر بے اختیار آنسو نکل پڑتے ہیں قیمت ۱۰ر

لڑکیوں کی انشا بچوں کو خط و کتابت کی تعلیم دینے والی نہایت پیاری زبان میں نہایت پیاری آسان طرز کے ساتھ قیمت ۱۲ر

روداد قفس مولانا کی نہایت موثر اور دلگداز نظمیں قیمت ۶ر

مصورِ فطرت حضرت مولینا خواجہ حسن نظامی کی تالیفات و تصنیفات

فاطمی دعوتِ اسلام اُن دلچسپ حیرت انگیز اور مخفی طریقوں کا مفصل بیان جو اسلام کے مختلف فرقوں خصوصاً بنی فاطمہ نے دعوت اسلام کے لئے اختیار کئے قیمت مجلد ہے اور غیر مجلد ہے علاوہ محصولڈاک

سی پارۂ دل مصور فطرت حضرت مولانا خواجہ حسن نظامی کے تمام ادبی اور مذہبی مضامین کا قابل دید انتخاب قیمت عہ

روزنامچہ سفر مصر و شام و حجاز حضرت مولانا خواجہ صاحب کے سفر بلاد اسلامیہ کے عجیب و غریب دلچسپ حالات بالتصویر قیمت ہے علاوہ محصول مجلد (ہے)

میلاد نامہ نئے رنگ کا قابل دید مستانہ مولود شریف رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس حالات واخلاق کا دلچسپ بیان قیمت ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک (عہ)

محرم نامہ کیفیت شہادت امام حسین علیہ السلام کا دردناک نظارہ اور خلافت کی جنگوں کے مفصل حالات قیمت غیر مجلد عہ مجلد عہ علاوہ محصول

یزید نامہ اس میں معرکہ کربلا کے بعد کے تمام واقعات بیان کئے گئے ہیں محرم نامہ پڑھنے کے بعد اسکو ضرور پڑھئے۔ قیمت عہ مجلد عہ علاوہ محصولڈاک

طمانچہ بر رخسار یزید اس میں حضرت خواجہ صاحب نے اشرار بنی امیہ کی خفیہ بدکاریوں اور سازشوں کو ناول کے پیرایہ میں بیان فرمایا ہے جو اپنی آپ ہی نظیر ہے۔ قیمت عہ علاوہ محصول

گیارھویں نامہ گیارھویں شریف کی محفلوں میں پڑھنے کی کتاب حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے حالات قیمت غیر مجلد ۱۲ مجلد عہ علاوہ محصولڈاک۔

بچوں کی کہانیاں بچوں کے بہلانے کیلئے سبق آموز دلچسپ اور قابل دید باتصویر مجموعہ جو ملک میں بہت پسند کیا گیا ہو قیمت غیر مجلد دس آنہ (۱۰) مجلد عہ علاوہ محصولڈاک۔

بیوی کی تعلیم عورتوں کی تعلیم کیلئے تمام ضروری باتوں کا سبقاً سبقاً بیان نہایت مفید نہایت دلچسپ اور عام فہم۔ قیمت غیر مجلد ایک روپیہ (عہ) مجلد ایک روپیہ سات آنہ (عہ)

بیوی کی تربیت یہ بیوی کی تعلیم کا دوسرا حصہ ہے جو حال ہی میں چھپا ہے۔ قیمت فی جلد قسم اول عہ قسم دوم عہ علاوہ محصولڈاک

اولاد کی شادی یہ بیوی کی تعلیم کا تیسرا حصہ ہے جسمیں حضرت مولانا خواجہ صاحب نے والدین کو اولاد کی شادی کرنے کے وہ وہ اصول ومکات تعلیم فرمائے ہیں جن پر ہر شخص کو عمل کرنا اشد ضروری ہے۔ قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول۔

غدر دہلی کے افسانے حصہ اول بادشاہ اور بیگمات کے دردناک حالات قیمت عہ حصہ دوم انگریزوں کی بپتا قیمت عہ حصہ سوم محاصرہ دہلی کے خطوط قیمت عہ حصہ چہارم بہادر شاہ کا مقدمہ عہ حصہ پنجم (عہ) حصہ ششم عہ علاوہ محصول

امام الزمان کی آمد شیخ سنوسی کے پانچویں رسالہ کا خلاصہ امام الزمان کی آمد کے تفصیلی حالات قیمت ۸ علاوہ محصول۔

خدائی انکم ٹیکس زکوٰۃ ادا کرنے کی ترغیب کا فلسفہ۔ زکوٰۃ کن لوگوں کو دینا چاہئے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے متعلق بہت سی ضروری باتیں قیمت (۱۰) علاوہ محصولڈاک

آپ بیتی خواجہ صاحب کی خود نوشت قابل دید سوانح عمری جسمیں خواجہ صاحب کے فوٹو بھی شامل ہیں اور بلاد ودرعایت اپنے ہر زمانہ کے حالات بھی تحریر کردیئے ہیں۔ قیمت عہ مجلد عہ

چٹکیاں اور گدگدیاں حضرت مولانا خواجہ صاحب کے ظریفانہ اور مفید خیز مضامین کا دلکش مجموعہ قیمت بارہ آنہ (۱۲) علاوہ محصول

قبروں کے غیبی نوشتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واہل بیت اطہار کے مزارات مقدسہ کے لئے موثر کتبے قیمت ۲ر علاوہ محصولڈاک

مرشد کو سجدۂ تعظیم قرآن مجید احادیث شریف اور اقوال بزرگان دین سے سجدہ تعظیمی کے جواز کا مکمل و مدلل ثبوت قیمت ۸ر آٹھ آنہ علاوہ محصولڈاک

اردو دعائیں ہر موقع اور محل کیلئے مناسب اور موثر دعاؤں کا عجیب و غریب مجموعہ قیمت بارہ آنے (۱۲ر) علاوہ محصولڈاک

رہنمائے سیر دہلی جو حضرات غیر مقامات سے دہلی آتے ہیں۔ یا اپنے گھر بیٹھے دہلی کی سیر کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے یہ کتاب منگالینی ضروری ہے بہت سی عکسی تصاویر بھی شامل ہیں۔ قیمت عہ علاوہ محصول

اتالیق خطوط نویسی ہر دو حصہ اس میں خطوط نویسی کے اصول و قواعد کو نہایت خوبی سے بیان کیا گیا ہے قیمت علاوہ محصول بارہ آنہ (۱۲)

مجموعہ خطوط خواجہ حسن نظامی یعنی اتالیق خطوط نویسی کا تیسرا حصہ قیمت بارہ آنہ (۱۲)

گم توموت عشق دنیا کی بھول سے بچانے اور موت کو یاد دلانے والی کتاب اور عبرت انگیز مضامین کا نادر مجموعہ قیمت بارہ آنے (۱۲)

جرمنی اور خلافت یہ شیخ سنوسی کا چھوٹا حصہ ہے جو ۱۹۱۵ء میں چھپتے ہی ضبط کرلیا گیا تھا۔ اور اب واپس کیا گیا ہے قیمت ۶ر

اسلام کا انجام توفیق بکری کی ایک معرکۃ الآرا کتاب کا قابل دید اردو ترجمہ قیمت علاوہ محصول ۶ر

جگ بیتی درد و غم کے پرسوز قصوں کا عجیب و غریب اور قابل دید موثر مجموعہ قیمت ۸ر مجلد عہ

لڑائی کا گھر حضرت خواجہ صاحب کے سات متفرق رسائل توخانہ بم بندوق ہوائی جہاز وغیرہ کا بے نظیر مجموعہ قیمت ۶ر

روزنامچہ سفر ہندوستان حضرت خواجہ صاحب کے سفر بمبئی اور کاٹھیاواڑ وغیرہ کے دلچسپ حالات قیمت ۱۲ر

دیگر مصنفین کی تصانیف

بزم آخر اجڑنے والی دلی شہر کی آخری بہار جس نے دیکھی۔ اس کے کلیجہ پر یہ سانپ لوٹتا ہے مسلمانوں اور مغل امپائر کا چراغ جس آنکھ نے آخری وقت جھلملاتا دیکھا ہو اور پھر اس کا گل ہونا بھی نظر سے گذرا ہو وہی اس رنج والم سے بے اختیاری کے دو آنسو اس پر بہاتا ہے منشی فیض الدین صاحب ان لوگوں میں سے

تے جنہوں نے دہلی کے لال قلعہ کی آخر گھڑیاں دیکھیں اور
پھر غدر ۱۸۵۷ء کی بربادی بھی آنکھوں کے سامنے سے گذری
بس اُن کا کچھ لکھنا اور موثر زبان میں لکھنا ظاہر ہے کہ کس
قیامت کا ہوگا۔ بزم آخر اِن ہی کی تصنیف ہے جسمیں مغلوں
کے آخری دو بادشاہوں یعنی **اکبر ثانی** اور **بہادر شاہ**
کے ایام کی ہو بہو تصویر دکہائی گئی ہے۔ شاہی محلوں کا
حال۔ محل میں شاہی سواری کی کیفیت طعام۔ خاصہ،
کھانوں کے نام رات کا منظر جو قلعہ میں گذرتی تھی، روزمرہ
کی شاہی سواری۔ عدالت کے طریقے۔ شاہی مہرین جلوس
کی سواری جشن۔ تورے بندی۔ مہمانداری۔ رات جگا جشن
کا دربار نوروز محرم۔ آخر چہارشنبہ بارہ وفات گیارہویں
سترہویں چھڑیاں، شب برات، رمضان، عید دسہرہ،
دیوالی، ہولی، پہول والوں کی سیر بادشاہ کا جنازہ،
پہول وغیرہ کثیر سرخیوں کے ماتحت قلعہ دہلی اور آخری
بادشاہوں کی تمام خانگی اور ظاہری زندگی کو اصلی شان
سے دکھایا گیا ہے۔ کتاب نہایت دلچسپ اور عبرت خیز ہے
ہر شخص اسکے مطالعہ سے لطف و اثر حاصل کرسکتا ہے،
قیمت علاوہ محصولڈاک ایک روپیہ (عہ ر)

دیوان فضل علی

از قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جناب سید شاہ فضل علی صاحب جہجری نور اللہ مرقدہ اس دیوان میں شاعرانہ نازکخیالی عروض و قوافی کی پابندی تو نہیں ہے مگر شاعر نے تصوف اور وحدانیت کا اظہار اپنی زبان میں خوب کیا ہے۔ یہ وہ بزرگ ہیں جنکا عرس ماہ صفر میں بمقام جہجر سالانہ ہوتا ہے۔ قیمت، علاوہ محصول

مثنوی بحر زخار

یہ مثنوی حضرت شاہ نیاز محمد خان صاحب جہجری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے ایک ایک شعر دریائے معرفت کا گوہر آبدار ہے۔ قیمت علاوہ محصول دو آنے (۲ر)

صدپارۂ دل یعنی تذکرہ مشاہیر عالم

مولفہ مولوی عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی جسمیں مندرجہ ذیل سوانحمریاں درج ہیں خلیفہ ناصر الدین اللہ ابن بطوطہ، زبیر ابن عوام، عبد اللہ ابن زبیر، بقراط مانی، جالینوس، سائدین وابجی اعز الدین حسین، سبا طائی، سیدی، حاتم طائی محمد بن جعفر المہدی المغربی، جبلہ بن ایہم، ابو عثمان، سعید بن مسیح دمشق کی جامع بنی امیہ سب کے جدا جدا تاریخی حالات درج ہیں، قیمت حصہ اول علاوہ محصول عہ ر

ایضاً حصۂ دوم اس میں حسب ذیل سوانحمریاں درج ہیں، ابو الاسود دولی۔ احمد بن طولون، عمرو بن معدی کرب زبیدی نابغہ ذبیانی، ابو الضحاک سمسون ابن قرا قر شلمغانی، الحکم المستنصر، محمد ابو عبد اللہ الزبیر، منذر بن مغیرہ، حجاج دمشقی مہوس مسجد اقصیٰ۔ سکندر اعظم، قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ چار آنہ (عہ ر)

کمال راسخ

اس دیوان دوم میں جناب مولانا مولوی محمد عبد الرحمن صاحب راسخ مرحوم دہلوی کی وہ وہ غزلیات رباعیات قطعات وغیرہ شامل ہیں جنکا ایک ایک شعر نازکخیالی، معاملہ بندی اور راز و نیاز کا مرقع ہے آخر میں مولانائے مرحوم کی سوانحمری اور پیشانی پر عکس فوٹو بھی بطور یادگار شامل

کردیا ہے۔ ایک شعر نمونۃً درج ہے فرماتے ہیں ؎

تصور میں تری انگڑائیاں پیما لمیں ہر گیسو
اندھیری رات ہے بیٹھا ہوں محراب عبادت میں

قیمت فی جلد مجلد رف ٹون علاوہ محصول (عہ)

حالات سرمد شہید حضرت مولانا ابو الکلام آزاد اسیر قید فرنگ نے

حضرت سرمد شہید کا شہادت نامہ حضرت خواجہ حسن نظامی کی خواہش سے تحریر فرمایا ہے۔ سرمد کا قتل شاہ عالمگیر کے حکم سے ہوا جسکی مفصل کیفیت اسمیں درج ہے قیمت ۲ر

تصنیفات شمس العلماء ڈپٹی نذیر احمد مرحوم

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم تقطیع خورد ترجمہ بالمقابل صفحہ پر

جلد چرمی نقرئی ہدیہ سات روپے (معہ)

قرآن مجید ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم بین السطور کتابی صورت کی تقطیع

کاغذ چکنا۔ اور سفید حنا شدہ ہدیہ دس روپے (عللہ)

حمائل شریف ترجمہ مولوی نذیر احمد صاحب کاغذ سفید چکنا حنا شدہ ہدیہ مجلد عہ

غیر مجلد صہ علاوہ محصولڈاک

دہ سورہ فی احسن سورہ یعنی دس سورتوں کا مجموعہ جو اوراد و وظائف میں پڑھی جاتی ہیں۔ تقطیع و خوشخط حمائل معہ ترجمہ حواشی و مختصر تفسیر و شان نزول قیمت ۱ر

ادعیۃ القرآن قرآن مجید کی کل دعاؤں کا مجموعہ معہ ترجمہ تفسیر حواشی و فلسفہ و دعا رو غیرہ قیمت دس آنے (۱۰؍)

اجتہاد دلائل عقلیہ سے اسلام کے دین فطرت ہونے کا ثبوت، توحید و رسالت پر اعلیٰ مضامین کا مجموعہ۔ اسلام کی حقانیت کا آئینہ قیمت عہ

منتخب الحکایات ستتر دلچسپ و نتیجہ خیز کہانیوں کا مجموعہ۔ حکایات لقمان کے ہم پلہ۔ بچوں کے لئے مفید۔ قیمت عہ ر

مبادی الحکمت علم منطق پر اردو میں اپنے طرز کی پہلی کتاب مشکل اور ادق مسائل کی عام فہم تشریح قیمت عہ ر

چند پند بیس منتخب سبق آموز مضامین کا مجموعہ۔ پند و نصائح کا ذخیرہ آداب و اخلاق کی تعلیم۔ قیمت ۸ ر

مراۃ العروس لڑکیوں کو امور خانہ داری اور سلیقہ سکھانے کی سب سے بہتر کتاب، اصغری اکبری کا قصہ قیمت عہ ر

بنات النعش مراۃ العروس کا دوسرا حصہ، اصغری کا مکتب اور لڑکیوں کی تربیت۔ قیمت عہ ر

توبۃ النصوح عورتوں اور مردوں کو نیک کرداری اور دینی و اخلاقی تعلیم دینے کا بہترین ذریعہ۔ قیمت عہ ر

محصنات یعنی فسانہ مبتلا۔ دو شادیاں کرنے کی

مصیبتوں کا حال قابل دید کتاب قیمت عہ ر

ایامی بیواؤں کی دکھ بھری داستان۔ خود ان کی زبانی۔ بیوہ عورتوں کی شادی کی موثر ترغیب

قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ ر)

ابن الوقت انگریزی وضع قطع میں کورانہ تقلید کی خرابیاں لامذہبی کے

نقصانات و خطرات۔ قیمت عہ ر

مواعظ حسنہ اُن نصیحت آمیز خطوں کا مجموعہ جو ڈپٹی صاحب نے اپنے لڑکے

کو ان کی طالب علمی کے زمانہ میں لکھے۔ قیمت عہ ر

رویائے صادقہ ڈپٹی صاحب کا آخری ناول مذہبی معلومات ذخیرہ

اور مذہبی شکوک و شبہات دور کرنے کا ذریعہ۔ قیمت عہ ر

رسم الخط بچوں کو املا لکھنے کی تعلیم۔ ہم مخرج حروف کی پہچان کے طریقے۔ بچوں کے

لئے نہایت مفید۔ قیمت ۶ ر

صرف صغیر آمدنامہ کے طرز پر فارسی زبان کے قواعد۔ قیمت ۴ ر

مالابدمنک فی الصرف زبان عربی کی گرامر کی آسان اور مستند کتاب

قیمت تیرہ آنے ۱۳ ر

نصاب خسرو حضرت امیر خسرو کی خالق باری معہ مناسب ترمیمات و

اضافات فارسی و عربی الفاظ کے معنی۔ قیمت ۲ ر

تصنیفات مولوی بشیر الدین احمد صاحب خلف ڈپٹی نذیر احمد صاحب

مرحوم

اقبال دلہن۔ رسوم شادی و غمی اور زن و شوہر کے باہمی تعلقات کی اصلاح، تعدد ازدواج کی خرابیاں قصہ کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ ر

حسن معاشرت۔ پھوہڑ اور سلیقہ مند عورتوں کے حالات زندگی اور طرز عمل کا موازنہ دلچسپ قصہ کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ ر

اصلاح معیشت۔ مردوں کے بگاڑنے اور سنوارنے میں عورتوں کو کہاں تک دخل ہے۔ دلچسپ قصہ کے پیرایہ میں۔ قیمت عہ ر

لخت جگر۔ ازدواجی زندگی کے اہم فرائض اور شادی کے بعد خوش رکھنے کے طریقے نا کتخدا لڑکیوں کیلئے

قیمت تین روپے آٹھ آنہ (عہ ر)

فغان اشرف۔ شوہروں کی بدسلوکی و دل آزاری کے خوفناک نتائج۔ ایک شریف خاندان کا سچا قصہ قیمت عہ

حرز طفلان۔ کم عمر لڑکیوں کیلئے اخلاقی تعلیم اور بیش بہا نصیحتوں کا ذخیرہ مفید اخلاقی مضامین کا مجموعہ

نشاط عمر۔ نوجوان اور ناکتخدا لڑکیوں کے قیمتی نصیحتوں کا اور اخلاقی تعلیم ذخیرہ نہایت مفید۔ قیمت عہ ر

بچیوں سے دو دو باتیں بچیوں کی تعلیم کی ابتدائی کتاب۔ قیمت عہ ر

ہلال بک ایجنسی بازار لال کنواں دہلی

مختلف مصنفین کی تصانیف کا بیش بہا ذخیرہ

لطف زندگی۔ قاری سرفراز حسین صاحب عزمی کے سحر نگار قلم کا ایک مختصر اور دلچسپ فسانہ قیمت ۲ ر

انیس الغربا۔ اس میں قاری صاحب نے غریب مسلمانوں کی بہبودی اور فلاح پر خامہ فرسائی کی ہے۔ اور مفلسی دور کرنے کی ہدایات درج کی ہیں۔ قیمت ۸ ر

احتیاط ملت مسلمانان ہند کی بہبودی کے متعلق قاری صاحب موصوف نے یہ بتایا ہے کہ مسلمانوں کو کرنا چاہئے۔ کہ وہ اپنے برادران وطن کے ساتھ ترقی کے دور میں آگے قدم بڑھا سکیں۔ اور باعزت زندگی بسر کر سکیں۔ قیمت ۸ ر

مستقبل اسلام، پروفیسر وامبری کی معرکۃ الآرا تصنیف ہے جسکا اردو ٹکسالی زبان میں مولانا ظفر خان۔ بی۔ اے۔ علیگ نے بےنظیر ترجمہ کیا ہے قیمت ۱۲

حکومت اور خلافت۔ اس میں مولانا محمد علی صاحب کیجانب سے متعصب نیم سرکاری اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ کے اُن تمام اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیئے گئے ہیں۔ جو اُس نے مسئلہ خلافت اور حضور خلیفۃ المسلمین کئے ہیں۔ قیمت ۴ ر

قربان گاہ حسن اردو زبان کے مشہور ادیب مولانا نیاز فتحپوری نے اپنی اس تصنیف میں ظاہر کیا ہے کہ دنیا کس طرح ایک حسین عورت کی نگاہ پر سب کچھ بھول کر اور تمام اخلاقی قیود توڑ کر مسحور ہو جاتی ہے قیمت صرف ۵ ر معہ محصول

انجام زندگی۔ اس کتاب میں دہلی کی معزز خاتون منیا بانو صاحبہ نے دہلی کی معاشرت کا فوٹو کھینچا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد ہر لڑکی اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکتی ہے۔ قیمت ۸ ر

خالدہ خانم۔ اس کتاب میں اُس عورت کے حالات زندگی درج کئے گئے ہیں جس نے مردوں کو مات کر دیا ہے اور مصطفےٰ کمال پاشا کی معین و مددگار ہے۔ اور انگورہ کی وزیر تعلیم ہے۔ ۱۲ ر

یوسف پاشا۔ اس ناول میں ترکوں کی شجاعت اور شرافت۔ مدعیان تہذیب کے در پردہ اسلام پر حملے، حسن و عشق کی جیتی جاگتی تصویریں، میر ارشاد علی صاحب ارشد دہلوی نے اس پیرایہ سے دکھلائی ہیں کہ اصلیت اور حقیقت کا انکشاف ہو جاتا ہے ۸ ر

بال گنگادھر تلک۔ یہ ہندوستان کے اُس زبردست لیڈر کی سوانح عمری ہے۔ جس نے بقول مولانا حسرت موہانی۔ ہندوستان میں آزادی کی بنیاد ڈالی۔ قیمت ۸ ر

جذبات آزادی۔ قومی اور سیاسی نظموں کا اعلیٰ ترین مجموعہ ہے جس کو پڑھکر ولولۂ قومی میں جوش پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۲ر معہ محصول۔

علامہ شبلی نعمانی مرحوم کی تمام تصانیف

الفاروق۔ المامون، اورنگ زیب عالمگیر پر ایک نظر وغیرہ بکفایت ملسکتی ہیں۔

طوائف کی پراسرار زندگی کے متعلق دلچسپ معلومات بہم پہنچانے والے عجیب و غریب ناول مصنفہ قاری سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی سیاح برما۔ جاپان، انگلستان

سعید اس میں ایک تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان اور ایک پاتر کے جذبات دلی کا خاکہ کھینچا گیا ہے۔ حسن و عشق کے معاملات پر دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ انجام اخلاقی فلاح پر کیا گیا ہے۔ عمدہ چھپائی، نفیس کاغذ۔ ۸ر

سعادت اس میں دہلی کی ایک سلیقہ مند، تعلیم یافتہ حسین طوائف کے حالات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ حسن و عشق، وصال و فراق، سوز و گداز، پر لطف خط و کتابت کا دلچسپ نقشہ کھینچا گیا ہے۔ انجام کار دونوں کو راہ راست نصیب ہوتی ہے۔ کاغذ، چھپائی بہترین ۱۴ر

شاہد رعنا یہ ناول اپنے طرز میں سب سے نرالا ہے اور ایک حد تک یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ آج تک انڈیا میں اس سے بہتر ناول تصنیف نہیں کیا گیا۔ دہلی کی ایک ڈیرہ دار طوائف خود اپنے قلم سے اپنے حالات زندگی لکھتی ہے، زبان کی سلاست، مضامین کی رنگینی، عبارت کی بندش اور ترکیب غرض ہر پہلو سے ہر دلعزیز ہے۔ اور تمام خوبیاں پر قیمت صرف عہ

سزائے عیش اس ناول کو سلسلۃ الطوائف کی آخری کڑی سمجھنا چاہئے۔ جو حال میں تصنیف کیا گیا ہے اگر شاہد رعنا بمنزلہ کامیڈی کے ہے۔ تو سزائے عیش بمنزلہ ٹریجڈی کے۔ مگر نتیجہ کامیڈی سے بھی بڑھ گیا حسن و عشق پر دلچسپ بحثیں کی گئی ہیں ایک شریف گھر اور ایک طوائف کے کوٹھے کا دلچسپ تماشہ تقابل درج کیا گیا ہے۔ قیمت ۱۰ر

رباعیات سرمد۔ سرمد شہید جن کا سر عالمگیر کے حکم سے جامع مسجد دہلی کے نیچے کاٹا گیا تھا۔ اور وہ سر سیڑھیوں کو سے کر اوپر چڑھ گیا تھا۔ یہ اُن ہی کی رباعیوں کا مجموعہ ہے ہر فارسی رباعی کے تحت میں اردو رباعی درج ہے۔ خوبی یہ کہ لطف سخن اس طرح باقی ہے۔ تصوف و معرفت کا گنجینہ ہے۔ قیمت مجلد عہ/ غیر مجلد ۱۲ر

شریف ترک جس میں ایک نہایت دلچسپ مضمون کے ذریعہ اس امر پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ انگلستان کو کن کن طریقوں سے ترکوں کا مخالف بنایا گیا ہے نیز انگریزوں کو فرانس اٹلی کی بجائے دنیائے اسلام سے اتحاد کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اور اُن سے سلطنت عثمانیہ کی تباہی و بربادی سے بچانے کی آخری پُر درد اپیل کی گئی ہے قیمت فی جلد ۶ر

مجموعہ کلام اکبر الہ آبادی۔ لسان العصر حضرت سید اکبر حسین صاحب سابق سشن جج الہ آبادی کے کلام معجز نظام کا مجموعہ ہے اس میں گل و بلبل کا رونا نہیں ہے بلکہ ہر شعر خودداری حمیت ہمدردی اور غیرت پیدا کرنے کا تازیانہ ہے۔ قیمت ۲ر

کلید اخبار بینی یا اخباری لغات میں انگریزی زبان کے وہ تمام لغت، محاورے اور اصطلاحیں وغیرہ درج ہیں۔ اس کتاب میں انکی تصریح کر دی گئی ہے اس کے مطالعہ کے بغیر اخبار بینی کا لطف نہیں۔ ۱۲ر

حیات گاندھی اسکی کیفیت نام ہی سے ظاہر ہے ۸ر

تذکرہ غوثیہ (جدید) حضرت مولانا شاہ غوث علیشاہ
کے ملفوظات - اہل تصوف کے مطالعہ کے لائق ہے ۱۲ر

تعلیم الغوثیہ - علم تصوف میں اپنی نوعیت کی پہلی کتاب
جو دیکھنے کے لائق ہے - قیمت پانچ روپیہ (۵ر)

نقشہ افغانستان و صوبہ سرحدی - آپکو سرحدی
واقعات سے دلچسپی ہے تو یقیناً یہ نقشہ بہت ہی بکار آمد
ہوگا - اس میں ایک ہزار سے زائد مقامات کے علاوہ
دریا، درے، سڑکیں اور ریلیں وغیرہ واضح طور پر دکھائی
ہیں - افغانستان کا پورا علاقہ، سرحدی صوبہ، پنجاب -
کشمیر اور بلوچستان کا بڑا حصہ دکھایا گیا ہے - ایرانی اور
روسی سرحدیں بھی نمایاں طور پر ظاہر کیگئی ہیں آج تک
ایسا مفصل نقشہ تیار نہیں ہوا - تقطیع ۲۲ × ۲۹ انچ
ہے کرکے خوشنما جلد میں لگایا گیا ہے - بند ہونے پر کتاب بنجاتی
ہے قیمت قسم اول عہ قسم دوم مجلد عہ ر

تذکرہ جہاں آرا بیگم - بنت شاہ جہاں مؤلفہ ضیاء الدین
برنی بی - اے - قیمت کاغذ سفید ۸ر حنائی ۶ر

البیان - مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کا تاریخی بیان
جو انہوں نے پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ کی عدالت میں دیا

خان بہادر کا جنازہ - خان بہادر مولوی عبدالصمد
صاحب کی وفات پر جو شور ہوا اور خدام ملت پر مقدمہ چلا
اسکی مفصل کارروائی ہے - قیمت ۸ر

سوانحعمری غازی انور پاشا - اسکی کیفیت نام
ہی سے ظاہر ہے - قیمت ۴ر

فرمان الٰہی - کلام مجید میں جسقدر آیات ترک موالات
کے بارے میں نازل ہوئی ہیں معہ شان نزول ان سبکو
اس میں جمع کردیا ہے - قیمت ۲ر

گارڈسے خان نے گلمن جان کو طلاق دیدی
اس کی کیفیت صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے - دہلی کی
ٹھیٹ زبان کا مزا حاصل ہوتا ہے - قیمت ۲ر

سوانح مارشل مصطفےٰ کمال پاشا - اسکی کیفیت
نام سے ظاہر ہے قیمت ایک روپیہ (عہ ر)

سیرۃ الصدیق - حضرت ابوبکرؓ کی مکمل سوانحعمری ہے
جو عربی کی کتاب سیر الخلفاء کا بامحاورہ ترجمہ و مصطلح
الحدیث تذکرہ سیوطی اور دیگر فوائد ضروریہ پر مشتمل ہے بالکل
نئی تصنیف ہے قیمت عہ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ
اور حضرت علیؓ کی سیرۃ دوسرا حصہ ہے - قیمت عہ
بقیہ حصص زیر طبع ہیں -

ثمرہ صداقت علی برادران دہلی میں - اگر آپنے وہ
عظیم الشان شاہانہ اور تاریخی جلوس ملاحظہ نہیں فرمایا جو
مولانا شوکت علی اور محمد علی کی رہائی کے بعد دہلی میں نکالا
گیا تھا - اگر آپنے اُس مبارک دن میں دہلی کے بازاروں راستوں
گلیوں، کوچوں، مکانوں اور دوکانوں کی آراستگی اور دونوں
در و دیوار کے حسن و زیبائش کی سیر نہیں کی، تقریریں اور لیڈروں
نہیں سنے تو فوراً ثمرہ صداقت طلب فرمائیے جسمیں تمام حالات
تفصیلوار درج ہیں - شروع میں ایک حقیقت نما دیباچہ بھی
شامل ہے جسمیں حکومت کی طرز عمل پر بحث کیگئی ہے - اور آخر
میں وہ تمام اشعار کتبے اور قطعات درج ہیں جو دہلی میں بنا کر
لگا کر اہل دہلی نے اپنے جذبات کا اظہار کیا تھا - اگر آپ اُس
روز دہلی میں موجود نہ تھے تو بھی اس کتاب کو منگا کر پڑھیے
رکھتا ہے کہ ضرور منگوائیے - قیمت ۱۰ر